اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

کتاب

تزک جہانگیری اردو

سنہ ۱۲۹۰ ھ

جلد دوم

محمد آباد عرف ٹونک کے مطبع [illegible] میں چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین

تیرہوان جشن نوروز جلوس مبارک سی

تیئیسوین ربیع الاول سنہ ۱۰۲۷ ہجری کو ڈیڑہ پہر دن چڑہی نیر اعظم نی برج حمل مین تحویل کیے
اس نوروز تک میری سلطنت کو بارہ سال گذری تہی عنایت الہی سے یہہ تیرہوان
سال بخوشی وخرمی شروع ہوا مبارک شنبہ کی دن دوسری فروردی ماہ الہی کو جشن
وزن قمری آراستہ ہوا اور اللہ تعالی کے کرم سی اکانوان سال میری عمر کا ساتہہ برکت
کے شروع ہوا امید کہ سب زندگی رضامندی الہی مین صرف ہو بعد وزن کی
بندگان خاص ساغر لبریز عنایت سی کامیاب ہوی آصف خان کو او سروز کہ

منصب

منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سی بہ فراز تہا مینی مہربانی سی اور چار ہزار
سوار دو اسپہ او رسہ اسپہ اوسکو عنایت کیی آور ثابت خان کو خدمت عرض مکرر
کی دی اور خدمت توپ خانہ معتمد خان کو مرحمت ہوئی اور گہوڑا اچہی کالہ پسر دلاور خان
نے پیشکش کیا تہا اور گجرات مین ویسا عمدہ گہوڑا میری سرکار مین نہین آیا لیکن جب
میرزا رستم نی اوسکی بہت خواہش کی تو مینی بسبب رغبت اوسکی کے وہ اوسیکو عنایت
کیا اور جام کو چار انگوٹہیین الماس اور یاقوت اور زمرد اور نیلم کی اور دو بار مرحمت ہوکے
راجہ لچہمی نرائن کو بہی چار انگوٹہیین لعل اور عین الہرہ اور زمرد اور نیلم کی دین آور مروتخان
نی تین ہاتی بنگالہ سی نذر مین بہیجی تہی دو اوسمین سی خاصہ مقرر کیی آور شب جمعہ کو مینی
چوگرد تالاب کی خوب روشنی کرائی نہایت عمدہ تماشا ہوا آور حاجی رفیق نی عراق
سی آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی اور خط میری بہائی شاہ عباس کا مجکو دیا
یہہ شخص غلام میر محمد امین قافلہ باشی کا ہی میرنی اسکو بجای فرزند پرورش کیا ہی مقرر
عمدہ خدمتگار ہی بارہا عراق مین آمد و رفت کی ہی اور میری بہائی شاہ عباس سی آشنا
ہوا ہی بسیار بچاقی گہوڑی اور سامان عمدہ لایا تہا چنانچہ اوسکی گہوڑون سی چند گہوڑی
اصطبل خاصہ مین داخل کیی چونکہ بندہ کار آمدنی تہا خطاب ملک التجار سی اوسکو سرفراز کیا
اور راجہ لچہمی نرائن کو شمشیر خاصہ اور تسبیح مرصع اور چار موتی وسطی حلقہ کان کی عنایت کیی آور
منصب میرزا رستم کا کہ پنجہزاری ذات و ہزار سوار کا تہا اوسپر اضافہ پانسو سوارون کا فرمایا
آور اعتقاد خان منصب چارہزاری ذات و ہزار سواری سی ممتاز ہوا سرفراز خان کو منصب

ڈہائی ہزاری اور چودہ سو سوار اور معتمد خانکو منصب ہزاری و سواری پنجصدی سے معزز کیا اور انکی راستی لگن اور
فدائی خان کو اسپ صد مہری عنایت ہوا اور جو اعتماد الدولہ صوبہ دار پنجاب کا تہا اوسکی خواہش
سے میر قاسم کو کہ خویش اوسکا ہی بخشی احدیون کا اوسی صوبہ مین مقرر کیا اور منصب
ہزاری ذات اور چار سو سواری سے سرفراز کرکے خطاب قاسم خانی سے ممتاز کیا اور پہلی راجہ
لچہمی نرائن کو عراقی گہوڑا دیا تہا اس تاریخ مین ہاتہی اور ترکی گہوڑا بہی مرحمت کرکی بنگالہ کی
طرف رخصت کیا اور راجہ رام کو خاص تلوار مرصع اور جمدہر اور تسبیح اور ایک گہوڑا عراقی اور
ایک ترکی اور خلعت دیکر وطن کو رخصت کیا اور آصف خان کی بہتیجی صالح نام کو منصب
ہزاری اور تین سو سواری ممتاز کرکے صوبہ بنگالہ کی طرف رخصت کیا وقت وداع کی ایک گہوڑا بہی
مرحمت کیا اور اسی تاریخ میر جملہ نی عراق سی آکر آستان بوسی کی یہہ شخص اصفہان کی سیدون
مین معتبر ہی اور انکا خاندان عراق مین ہمیشہ معزز رہا اب اسکا بہتیجا میر رضی میری بہائی
شاہ عباس کی خدمت مین منصب صدارت سی مخصوص ہی اور بادشاہ نی اپنی بیٹی اوسکے
منسوب کی ہی میر جملہ چودہ برس ہوی کہ عراق سی آکر نزدیک محمد قلی قطب الملک کی گلکنڈہ
مین گیا تہا پہلی نام اوسکا محمد امین تہا قطب الملک نی میر جملہ خطاب دیا دس برس تک وہ اوسکا
مدار المہام رہا اور صاحب سامان ہوا جب قطب الملک مر گیا اور اوسکا بہتیجا حاکم ہوا اور اوسنی
میری جیسا چاہی سلوک نکیا اسواسطی میر رخصت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نی بسبب قرابت میر
رضی اور صاحب عزت اور باسامان ہونی اوسکی اوپر شفقت اور توجہ بہت فرمائی اور اوسنی پیشکش لائق پیشتر
کی تین چار سال عراق مین رہا اور ملکین جا حاصل کین جو کچہ بار عرض ہوئی کہ ارادہ یہان آنیکا رکہتا ہی فرمان

بہیجکر بلوایا اور میر مذکور نے بمجرد فرمان پہنچنے کے ترک تعلقات کرکے جریدہ اس بارگاہ مین حاضر
ہوا اور آستان بوسی سی مفتخر ہوکر بارہ گہوڑی اور پوستین سامان اور دو انگشترین پیشکش
کین جو عقیدت اور اخلاص سی آیا تہا مینی اوسپر بہت عنایت کرکے بالفعل بیس ہزار
درب خرچ اور خلعت عنایت فرمایا پہر خدمت بخشیگری احدیون کی قاسم خان سی لیکر
عنایت خان کو مرحمت کی اور خواجہ عاقل کو کہ قدیمی ملازم تہا خطاب عاقل خانی سی سرفراز
کیا اور خاصہ گہوڑا دیا جمعہ کو دلاور خان نے دکن سی آکر آستان بوسی کی سو اشرفی و ہزار
روپیہ نذر کیں اور باقر خان فوجدار ملتان کا منصب ہشتصدی ذات اور تین سو سوار سی ممتاز
ہوا اور تجارت خان اور بارہوی زمیندار صوبہ ملتان کا عنایت فیل سی سربلند ہوی گیارہوین
کو واسطی شکار ہاتی کے دو حد سی کوچ کرکے موضع کرہ بارہ مین نزول فرمایا اور بارہوین کو
موضع سجارہ مین جاکر اوترا یہانسی دو حد آٹہہ کوس ہی اور شکارگاہ ڈیڑہ کوس تیرہوین
تاریخ کچہ مصاحبون کے ہمراہ ہاتی کی شکار کو چلا ہاتہیون کی چرائی پہاڑون مین تہی دشواری راہ
سی پیادی وہان جاسکتے تہی لیکن پہلی سی بہت سوارون و پیادون نی اوس جنگل کو گہیر لیا
تہا اور اوس جنگل مین ایک درخت پر تخت لکڑی کا میری واسطے بناکر اوسکی گرد کی درختون
پر بیٹہکین واسطی باقی امرا کی بنائی تہین دو سو نر ہاتی ساتہہ مضبوط کمند و نکی اور بہت ہتہنیون
تیار کرکے ہر ہاتی پر دو دو شخص تو خم گہ کے کہ واسطی شکار ہاتی کے مخصوص ہین بٹہلائی تہے
اور حکم دیا تہا کہ جنگلی ہاتہیون کو اطراف سی میری سامنی لاویں اونکی شکار کا تماشا کرون لیکن بسبب
کثرت جہاڑی اور نشیب و فراز کی جنگل گہر نہ سکا ہاتی متفرق ہوکر بہاگ نکلی اونمین سی چار پانچ ہاتی

میری روبرو آئی اس خوف سے کہ مبادا یہہ بہی اور طرف بہاگ جاوین سرکاری ہاتی بڑہوا کر اون
سبہونکو باندہ لیا اگرچہ بہت ہاتی شکار نہوی لیکن اونمین دو بہت عمدہ نکلی جو اوس پہاڑ کو
کہ مقام ہاتہیونکا تہا ارکس پہاڑی یعنی دیوونکا پہاڑ کہتی تہی اس نسبت سی مینی اون دونون
پہاڑیونکا نام راون سر اور باون سر یعنی دیوونکا نام ہی رکہا اور دو دن مقام کرکے سولہوین کو
کوچ کیا اور کرہہ بارہہ مین مقام ہوا حاکم بیگ کو کہ خانہ زاد درگاہ کا ہی خطاب حاکم خانی
سی سرفراز کیا اور تین ہزار روپیہ لنگرام زمیدار پنجاب کو انعام ہوی اور بسبب شدت گرمی کی کوچ
شب کا مقرر کیا اونیسوین کو کہ آفتاب نی برج حمل مین جلوہ گری کی تہی مینی جشن جلالی آراستہ کرکے
تخت پر جلوس فرمایا شہنواز خان کو کہ پنجہزاری تہا دو ہزار سوار دو اسپہ و سہ اسپہ عنایت کیی اور خواجہ ابو
الحسن میر بخشی کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سواری مع اصل اضافہ کی سرفرازی دی اور
احمد بیگ خان کابلی حاکم کشمیر نے جو فتح تبت اور کشتوار کا وعدہ دو برس کا کیا تہا اور باوجود گذرنے
اس مدت کی اوسنی فتح نکی اسواسطی اوسکو معزول کرکے دلاور خان کاکر کو صوبہ دار کشمیر کیا اور خلعت
مع ہاتی دیکر رخصت کیا اوسنی بہی تحریر فتح کی عرصہ دو سال مین واسطی تبت اور کشتوار کے لکہدی اور
بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ نی اپنی جاگیر سی کہ سلطان پور مین تہی آکر سعادت آستان بوسی حاصل
کی قاسم خان کو جڑاؤ خنجر اور ہاتی عنایت ہوا اور صوبہ دار پنجاب کرکے رخصت فرمایا اکیسوین کو دہانی
احمد آباد کی طرف کوچ کیا اور بسبب گرمی کی سفر اون دنون دشوار تہا مینی چاہا کہ اگرچہ اس موسم مین
لوگونکی تکلیف کی خیال سے موقوف کیا اور گجرات کی برسات کی تعریف سنکر وہان جانا چاہا لیکن وہا
احمد آباد کا آخر قرار پایا جو عنایت الہی ہر وقت میری شامل حال ہی خبر آئی کہ بہرا کرہ مین وبا شروع

ہی اور بہت لوگ تلف ہوتی ہین پھر تیئیسوین کو جشن مبارک شنبہ کا منزل جالو مین مرتب ہوا
آگے سکہ کا یہہ قاعدہ تہا کہ ایک طرف میرا نام اور دوسری طرف نام مقام اور ماہ اور سنہ
جلوس نقش کرتی تہے اب میری خیال مین آیا کہ مہینی کی جگہہ صورت اوس برج کی کہ اوس سے
مخصوص ہی کہو دا کرین جیسی فروردی مین صورت برہ کی اردی بہشت مین ثور کی اور اسی طرح
اور دون مین اور یہہ خاص میری ایجاد ہی کسی نے اب تک نہین کیا ہی اعتقاد خان اور مروتخان
متعینہ بنگالہ کو نشان مرحمت ہوے ستائیسوین کو موضع بدروالی مین کہ پرگنہ سہرا ہی سے
مقام ہوا وہان آواز کوئل کا سنا یہہ جانور شکل کوّی سے ہی مگر اوس سی چہوٹا آنکہیں کوّا
کی کالی اور اسکی سرخ ہوتی ہین اور کوئل کی مادہ پر سفید نقطہ ہوتی ہین اور نر یکرنگ سیاہ آواز
بہت عمدہ ہی اور حقیقت مین یہہ ہند کی بلبل ہی کہ جس طرح بلبل بہار مین مست ہوتی ہی مستی
کوئل کی برسات مین کہ بہار ہندوستان ہی بڑہتی ہی اور اسکا نالہ دل مین کمال اثر کرتا ہی
انبہ کے پکنے کی وقت بہت مست ہوتی ہی اور اوسکی رنگ و بوسی خوش ہو کر پکارتی ہی اور
کمال یہہ ہی کہ کوئل اپنی بچی آپ نہین نکالتی جہان کوّی کا گہونسلہ خالی پاتی ہی اوسکی انڈون کو چونچہ
سی توڑ کر پہینک دیتی ہی اور اپنی انڈی دیکر اوڑ جاتی ہی کوّا اوسکو اپنا انڈا جانکر بچی نکالتا ہی
مین خود یہہ امر عجیب الہ آباد مین دیکہا اٹہائیسوین کو کنارے دریای جہی کی منزل ہوی اور وہین
مبارک شنبہ کا جشن کیا وہ پانی اسقدر صاف تہا کہ اگر خشخاش کا دانہ تہ مین گرتی تو معلوم ہوتی
تہی تمام دن بیگمات کی ساتہہ وہین ہا آخر سبب عمدگی اوس جگہہ کے وہان ٹہیر گیا تہے
اور جمعہ کو شکار جہیل کا کہیلا [illegible]

حکم کیا کہ تلوار اپنی آزماوی پہر اور امیرون سے کہا کہ اپنی گہرون کی تلوارین آزماوین تا بہہان
کی تلوار نے سب سی زیادہ کاٹا پہر خاص لوگون کو کہ حاضر تہی چہلیان عنایت کین اور
غرہ اردی بہشت مین وہان سی کوچ کیا اور خاص بردارون اور اردلی والون کو حکم دیا
کہ راہ مین اور قریب اوس سی جہان بیوہ اور بیچارون کو پاوین جمع کرکی میری روبرو
لایا کرین کہ اپنی ہاتہہ سی اونکو دیا کرون کہ اس سی بہتر کوئی شغل نہین میسر تاریخ
شجاعت خان عرب اور ہمت خان اور دوسری متعینان دکن اور گجرات نی دولت
آستان بوسی حاصل کی اور احمداباد کی مشائخ اور اہل کمال نے آکر ملازمت کی چوتہی کو کنارہ دریای
محموداباد کے اوترا رستم خان کو کہ فرزند شاہجہان نی حکومت گجرات پر چہوڑا تہا اوسنی آکر
سعادت آستان بوسی سی سرفرازی حاصل کی جشن مبارک شنبہ چہٹی کو کنارے تال کانکریہ کی قمری
ہوا اور ناہر خان نے حسب الحکم دکن سی آکر کورنش ادا کی پہر فرزند شاہجہان کو انگوٹہی
الماس کی کہ قطب الملک کی پیشکش مین آئی تہی قیمتی ہزار مہر کی مرحمت ہوی اس الماس
مین تین خط برابر اور ایک خط حرف الف کی پیچ واقع تہا کہ نقش اللہ اوس سی معلوم ہوتا
تہا اوسنی وسکو لوادات سی جاکر بیچا تہا باوجودیکہ ہونا رگ وغیرہ کا جواہرات مین
عیب ہی اور فرزند شاہجہان نی اوسکو واسطی میری بہائی شاہ عباس کی فتح دکن کی نشانی
کرکی بہیجا اس روز بیس ہزار روپیہ بطور انعام کہ رکہہ رای یاد فروش کو عنایت کیی یہہ شخص
اصل مین گجراتی ہی اوس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکہتا ہی پہلی نام اوسکا اوپرٹہ تہا
بہتی بوڑہ میرے دلمین آیا کہ بوڑہی آدمی کو ڈہونڈہ سی کیا نسبت خصوصا ایسے اچہا سمجہا

انعام سی سرسبز و بارآور ہوا اسلیے مینی حکم کیا کہ آیندہ اوسکو زرروکہرای کہا کرین کہ روکہہ
زبان ہندی مین درخت کو کہتی ہین ستاوین کو مطابق غرہ جمادالاول کے احمدآباد مین آیا
وقت سواری کی فرزند اقبالمند شاہجہان بیس ہزار چرن جسکی پانچہزار روپیہ ہوتے ہین
واسطی نثار کے لایا در دولتخانہ تک مین نثار کرتا آیا وہان اوسنی طرہ مرصع قیمتی
پچیس ہزار روپیہ کا نذر لیا اوسکی اتباع نے بہی جو اوس صوبہ مین تہی نذرین دین قریب
چالیس ہزار روپیہ کے ہوی ہونگی جب ہمسی عرض کی گئی کہ میرزا خواجہ بیگ صفوی احمدنگر مین
فوت ہوا تو اوسکی متبنی خنجر خان کو کہ فرزند حقیقی سی بہی اوسکو عزیزتر تہا اور فی الحقیقۃ
وہ جوان شایستہ خدمت و قابل پرورش ہی ساتہہ منصب دوہزاری ذات و سوار اصل و
اضافہ کے سرفراز کر کے قلعہ دار احمدنگر کا کیا ان دنون بسبب شدت گرمی و عفونت ہوا کے
بیماری کی کثرت ہوئی حاضر و وارد سی کوئی آدمی کم بچا ہوگا کہ تپ محرق یا درد اعضا مین مبتلا
نہوا ہو دو تین دن مین لوگون کو ایسا ضعیف و نحیف کر دیا کہ مدت تک بعد صحت کے
اثر باقی رہا لیکن بیماری خیر کی بیچ جان کا خطر کم ہی وہان کے معمر لوگون سی معلوم ہوا کہ
تیس برس پہلی اسی قسم کی تپ ہو گئی تہی لیکن ساتہہ خیریت کی نکل گئی بہرحال گجرات
کی آب و ہوا کا نقصان ظاہر ہوا مین یہان کے آنی سی بہت پشیمان ہون امید ہی کہ اللہ
تعالی اس رنج و خدشہ کو لوگون سی رفع فرماوی تیرہوین مبارک شنبہ کو بدیع الزمان پسر مرزا
شاہرخ ساتہہ منصب ہزاری ذات و سوار اور عنایت نقارہ نشان ہی سرفراز ہوکر خدمت فوجداری
سرکار پٹن پر معین ہوا اخشید ظاہر فوجدار سرکار الکہہ ساتہہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار

سوار کے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ متعینان صوبہ قندہار سے ہی بہادر خان صاحب
صوبہ قندہار کے التماس سے ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر ہوا سید نہر خان
بارہہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سربلند ہوا زبردست خان کو منصب آٹھ صدی
ذات اور ساڑھی تین سو سوار کے سرفراز فرمایا اندنون قاسم خواجہ دہ بیدی نے کہ پانچ باز
توبغون کے ماوراءالنہر سے ہمراہ ایک شخص ہمقوم اپنی کے برسم نیاز ارسال کیے تھی ایک باز
راستہ مین تلف ہوا چار باز سلامت اوجین مین پہنچے حکم ہوا کہ مبلغ پنجہزار روپیہ حوالہ
آدم خواجہ کے کرین تا کہ متاع ہر قسم کی موافق مرضی خواجہ کی خرید لیجاوی اور ہزار روپیہ اوس
شخص کو انعام ہوی اور اوسوقت خان عالم نے جو نزدیک والی ایران کی ایلچی ہوکر گیا تھا ایک
باز آشیانی جسکو فارسی مین اکنہ کہتی ہین اور پیشکش مین بہیجا تھا نظر سے گذرا ظاہر مین
کچھہ فرق باز داحی سے نہین رکھتا ہی لیکن بعد اوڑانی کی فرق ظاہر ہوتا ہی روز مبارک شنبہ
کو بیسوین تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا یوسف خان مرحوم کی نے حسب حکم دکن سے
آکر سعادت آستان بوسی حاصل کی سو اشرفیان اور کلگی جڑاو نذر کی میرزا یوسف خان
سادات رضوی مشہدی سے ہی اور سلسلہ انکا خراسان مین ہمیشہ مکرم اور معزز رہا ہی اور
بالفعل میرے بہائی شاہ عباس نے اپنی لڑکی کو ابو صالح مذکور کی برادر خورد سے منسوب کی
ہی باپ اوسکا میرزا الغ خادم باشی روضہ رضیہ امام ہشتم کا ہی اور میرزا یوسف خان
مین پرورش حضرت عرش آشیانی سے مرتبہ امارت اور منصب چہار ہزاری کو پہنچا بہت
خوب امیر تھا اور نوکر کو بڑی توزک سے رکھتا تھا اور بہت خوش تقریر تھا اوسکی نزدیک سلیقہ

جی

جمع ہوگئی تھی وہ صوبہ دکن مین واصل رحمت الٰہی ہوا چند فرزند اوسکی باقی رہی اونظر
حقوق قدامت کی پرورش اونکی کی گئی خصوصا اوسکی بڑی بیٹی کی پرورش مین بہت توجہ
مصروف فرماکر تہوڑی مدت مین مرتبہ امارت پر پہونچایا لیکن اوسمین اور باپ مین فرق
بہت ہی روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو بیس ہزار درب انعام کی حکیم مسیح الزمان کو
مرحمت ہوی اور حکیم روح اللہ کو سو مُہر اور ہزار روپیہ مینی عنایت کیی جو وہ میری مزاج
کو خوب پہچانتا تہا اور دیکہا کہ ہوا گجرات کی ناموافق ہی عرض کی کہ جو ہین آپ شراب
و افیون معمولی مین کچہہ کمی فرماوینگی یہہ تمام کوفت آپ کی یکبارگی جاتی رہیگی جب مینی
اون دونون سی کچہہ کم کیا اول ہی روز فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خورداد کو قزلباش
خان ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور دوسو سوار کی اصل و اضافہ سی سرفراز ہوا اور
عرضی کچپت خان داروغہ فیلخانہ اور بلوچ خان قراول بیگی کی پہونچی کہ اب تک اونہتر ہاتی نر
و مادہ شکار ہوی ہین اور آیندہ جو کچہہ کہ شکار ہونگی عرض کیجاویگی مینی حکم کیا کہ ہاتی بوڑہا اور
چہوٹا ہرگز نپکڑین اور دو قسم کی سوا نر و مادہ جو کچہہ منظور آوی پکڑلین چودہوین کو دو ہزار
روپیہ واسطی عرس شاہ عالم کی اونکی سجادہ نشین سید محمد کو عنایت کیی اور اسپ خاصہ
کہ جو اسپان عمدہ راجہ جام سی تہا اور اوسنی مجکو پیشکش کیا تہا راجہ برسنگہہ دیو کو مرحمت ہوا
ہزار روپیہ بلوچ خان قراول بیگی کو کہ خدمت شکار فیل پر متعین ہی انعام فرمائی پندرہوین کو
مینی اثر گرانی اور درد سر کا پایا آخر بخار ہوگیا رات کو پیالے معمولی نہ پیی اور بعد آدہی رات کی
آزار بخار کا محنت تپ پر زیادہ ہوا صبح تک بستر پر لوٹتا رہا سولہوین کو پچہلی رات سی

کم ہوئی اور بصواب دید حکماء کے اوس رات دو ثلث پیالہ معتاد کے پیے اور وہ واسطی کہانے
شوربای ماش و برنج کی ہر چند مبالغہ کرتی تہی لیکن مینی قبول نکیا اور جب سی کہ حد تمیز کو پہنچا ہون
یاد نہین کہ کبہی یہہ کہانا کہایا ہو امید ہی کہ اینده بہی اسکی حاجت نہ پڑے صبحکو بہی غذا
پر طبیعت راغب نہوی تین دن دو راتین فاقہ سی گذرین باوجودیکہ ایک دن رات تب بہی
مگر ضعف اور ناطاقتی اس مرتبہ کو ہی کہ گویا مدتون صاحب فراش رہا ہون ور اشتہا
بالکل جاتی رہی خواہش کہانی کی نہین ہوتی جاتی حیرت ہی کہ اس شہر کی بنانی والونکو
کیا خوبی منظور تہی کہ ایسی زمین بی فیض مین شہر بسایا اور بعد اوسکی اورون نی بہی عمر عزیز
اپنی اس خاکدان مین گذاری ہوا اس شہر کی مسموم ہی اور زمین کم آب ریت اور گرد و غبار
جسقدر کہ مذکور ہوا اور پانی ناقص اور غیر ہاضم اور ندی کہ شہر کے کنارے پر ہی سوا برسات
کی خشک رہتی ہی کنوین اکثر شور و تلخ ہین تالاب کہ گرد شہر کی ہین زہر ہوین کی صابون سی
گویا کہ چہاچہہ ہین بڑی آدمیون نی جو مقدور رکہتی ہین اپنی مکان مین حوض بنا رکہی
ہین برسات مین آب باران سی بہر دیتی ہین اور سال آئندہ تک اوسی کا پانی پیتی ہین
اور حضر اوس پانیکا جسکو کبہی ہوا نہ لگی اور رستہ نکلنی بخارات کا اوسمین نہ ہو ظاہر ہی
بجای سبزہ و ریاحین کی تمام جنگلمین زقوم کہڑا ہی اور جو ہوا کہ زقوم زار سی آوی فیض و
منفعت اوسکی معلوم ؛ مصرعہ ؛ ای تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم ؛ اول ہی احمدآباد
کو گرد آباد کہا تہا اب اسکا سموستان نام رکہین یا بیمارستان یا زقوم زار یا جہنم آباد
کہ تمام صفتین اوسمین موجود ہین اگر موسم برسات مانع نہ ہوتا تو مین نکلدیتا بہی

اس محنت خانہ مین توقف نہین کرتا اور مانند سلیمان علیہ السلام کی تخت ہوائی پر بیٹھکر
چلاتا اور خلق خدا کو اس آفت و رنج سی بچاتا اور اس خیال سی کہ لوگ یہان کی ضعیف دل
اور عاجز ہین اور مبادا کہ کہین بعضی مردمان لشکریان لوگون کی گھرونمین بزور تعدی اوتر پڑین
اور فقرا و مساکین کو ستاوین اور قاضی اور میر عدل بسبب بدنا سکنی کے اون ستم پیشون سے
رو داری اور رعایت کرین اس احتیاط سی جس تاریخ سی کہ مین اس شہر مین آیا ہون باوجود
شدت حرارت ہوا کے ہر روز بعد فراغ عبادت دوپہر کے دریا کی طرف کی جھروکہ مین کہ
کوئی شی حائل در و دیوار اور سیاول و چوبدار سی نہین ہوتی دو تین ساعت نشست کرتا
ہون اور بمقتضای عدالت دادخواہ کے فریاد سنکر ظالم کو موافق خطا کی سزا دیتا ہون حتی کہ
ایام مرض مین بھی باوجود کمال درد کی ہر روز موافق عادت کی جھروکہ مین بیٹھکر آرام
اپنی پر حرام کیا ہی نظم بہر نگہبانی خلق خدا شب نکنم دیدہ بخواب آشنا
از پی آسودگی جسم و تن ہیچ پسندم تن خویشتن اللہ کی فضل سی عادت
ایسی پڑگئی کہ شب و روز مین زیادہ دو تین ساعت سوتا ہی نقد وقت کو اب مین
ضایع نہین کرتا اسمین مجکو دو فائدے منظور ہین ایک آگاہی ملک سی دوسری
بیداری دل یاد حق مین اور نصیحت ہی جو کہ عمر چند روزہ غفلت مین گذری جو بہت بڑی
در پیش ہی اس حالت کو [illegible] مین [illegible] کی صحبت جاکر ایک لحظہ یاد حق
سی غافل رہنا نہی چاہتا [illegible] بیدار [illegible] درویش [illegible]
کہ مجھکو [illegible] فرزند [illegible] بادشاہ جہان [illegible]

تک رہی دس روز کورنش کو حاضر نہو سکا چوبیسوین تاریخ روز مبارک شنبہ کو
ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آیا گویا بیماری ایک مہینی یا زیادہ پائی
ہی شکر کہ انجام بخیر ہوا روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو میر جملہ کہ ان دنون ایران سی
آیا تہا اور کچہہ حال اوسکا اول مذکور ہوا ہی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات
اور دوسو سوار کے سربلند ہوا آج بسبب رفع ضعف کی کہ مجکو پہچا تہا ایک ہاتی
اور ایک گہوڑا اور اور قسم کی چوپایہ اور کچہہ سونا چاندی اور باقی اجناس بطور
صدقہ کے مستحقون کو عنایت ہوا اکثر بندہای درگاہ موافق اپنی تصدقات
لائی تہی مینی کہا کہ اگر غرض اسی اظہار اخلاص اور مجری ہی تو قبول نہین اور
اگر سبب اسکا صدق عقیدت ہی تو حضور مین لانی کی کیا حاجت بلکہ غائبانہ
فقرا اور مستحقون کو تقسیم کرین ساتوین تیر ماہ الٰہی کو صادق خان بخشی نی منصب
دو ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و اضافہ کے سرفرازی پائی ارادت
خان میر سامان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سواری سی ممتاز ہوا میر ابو صالح
رضوی منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور خطاب رضوی خان اور عنایت علم
اور فیل سی سرفراز ہوکر صوبہ دکن کو رخصت ہوا ان دنون عرض ہوئی کہ
سپہ سالار اتالیق خان خانان نے اس مصرع مشہور مصرعہ بہر یک گل
زحمت صد خار می باید کشید پہ غزل کہی ہی اور میرزا رستم صفوی اور اوسکی بیٹی میرزا
مراد نی طبع آزمائی کی ہی ایک مطلع فی البدیہہ میری خیال مین آیا ع ساغری بر رخ دلدار

می باید کشید ابر بسیار ست می بسیار میباید کشید حاضران بزم سی ہر شخص نی کہ طبع موزون رکہتا
تہا غزل کہکر گذرانی ظاہر ہوا کہ یہہ مصرعہ مولانا جامی کا ہی اور پوری غزل بہی نظر سی گذری لیکن
سوا اس مصرعہ کی کہ ضرب المثل زمانہ ہی اور کوئی شعر بکار نہیں بلکہ سادہ و ہموار ہی آسی فرزند خبر فوت
ہونی احمد بیگ حاکم کشمیر کی آئی بیٹے اوسکی کہ خانہ زاد اس درگاہ کی ہین اور اثر نیکبختی اور کار طلبی کا
اونکی صبحال سی ظاہر ہی لایق تہہ مناصب مناسبے سرفرازی پاکر صوبہ بنگش و کابل پر متعین ہوئی منصب
اوسکا ڈہائی ہزاری تہا پسر کلان اوسکا ساتہہ منصب تین ہزاری کی اور تین بیٹے دوسری اوسکی
ساتہہ منصب ہشت صدی کی ممتاز ہوئی چودہوین مبارک شنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جو ہنر شرافت و شجاعت سی
آراستہ ہی اور ایک تہانہ ملک سی اوسکی عہدہ مین ہی ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات و ہزار سوار مع اصل
و اضافہ و خطاب باقی خانی کی سربلند ہوا راے کہنور کہ سابق مین دیوان صوبہ گجرات کا تہا ساتہہ
دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا انہدنون جفتی کرنا سارس کا کہ ایک دیکہا نہین تہا اور مشہور
ہی کہ کسی نی نہین دیکہا نظر آیا ایک جوڑا سارس کا میری سرکار مین ہی اور لیلی مجنون اون کا
نام ہی ایک روز خواجہ سرانی آکر عرض کی کہ رو برو میری یہہ دونون سارس جفت ہوئی
مینی فرمایا کہ پہر اگر جفت ہونی کا ارادہ کرین مجکو اطلاع دینا وقت صبح صادق کی آکر عرض کی کہ
اب جفت ہونا چاہتی ہین اوسی لحظہ مین واسطی تماشی کے گیا مادہ پانو پہیلا کر جہک گئی
نر نے اول ایک پانو پہر دوسرا پانو اوس کی پشت پر رکہہ کر کچہہ دیر بیٹہ کر
جفتی کی اور اوتر آیا پہر گردن زمین پر جہکا کر ایک بار مادہ کے
گرد گشت کیا عجب نہین کہ انڈے دے کر بچے نکالین گے

اور محبت سارس مین بہت تہہ اپنی جوڑی کے نقلین عجیب عجیب سنی ہین جو حد تواتر کو
پہنچین اور عمر ہین لکہی جاتی ہین منجملہ فتح قیام خان نے کہ خانہ زاد درگاہ ہی اور فن
شکار و قراولی مین وقوف تمام رکہتا ہی عرض کی کہ ایک دن مین شکار کو گیا ایک
سارس بیٹہا دیکہا جب مین نزدیک گیا تو وہ اپنی جگہہ سی وہ اٹہہ کر چلا اوسکی چال سی
ضعف اور درد ظاہر تہا وہ جہان بیٹہا تہا وہان کچہہ استخوان اور پر پڑی دیکہی کہ
وہ اون کو اپنی نیچی دبا کر بیٹہا تہا مین اوس جگہہ جال لگا کر چہپ گیا جب اوس سارس نے
وہان آکر چاہا کہ اپنی جگہہ بیٹہی تو پانو جال مین پہنس گیا مینی جاکر اوسکو پکڑ لیا
بہت ہی ہلکا معلوم ہوا جو دیکہا تو سینہ اور شکم مین اصلا پر نہ رہی تہی اور گوشت
اور پوست وہان کا گل گیا تہا اور کرم پڑ گئی تہی بلکہ تمام اعضا مین گوشت نہ تہا ایک
مشت پر و استخوان باقی تہہ آئی ظاہر ہوا کہ جوڑا اوس کا مر گیا اوسکی فراق نی اسحال کو
پہنچایا از رباعی — بگداخت تنم ز ہجر دلفروز مرا افروخت چو شمع آہ جانسوز
مرا روز طربم سیاہ شد چون شب غم بنشاند فراق تو بدین روز مرا ہمت خان
نے کہ بندہ خوب ہی اور سخن اوسکا قابل اعتبار عرض کی کہ پرگنہ دوحد مین ایک جوڑہ
سارس کا کنارہ تالاب پر نظر آیا میری ساتہہ کی بندوقچی نے ایک کو مار لیا اور وہین
سر اوس کا کاٹ کر صاف کیا اتفاقا اوس منزل مین دو تین مقام ہوئی جوڑا
اوسکا ہمیشہ اوس گرد نواح مین پہرتا تہا اور فریاد و نوحہ کرتا تہا اوسکی بیقراری سی دل
میرا دکہتا تہا اور سوا ندامت کی کچہہ نہین بن پڑتا تہا جب اوس منزل سی کوچ ہوا سب

اتفاق بعد پچیس دن کی پہر اوسی منزل مین گذر ہوا وہان کی رہنے والون سے انجام
حال اوس سارس کا پوچہا بولے اوسنے اوسی دن جان دی اور اب تک اثر اوسکی
پر و بال کا وہین ہی مینے جا کر دیکہا جس طرح لوگون نے کہا تہا ویسا ہی پایا ایسی
نقلین بہت ہین اونکی لکہنے مین طول ہوتا تہا سو لوین کو خبر فوت ہونے راوت شنکر
کی کہ تعینات صوبہ بہار سے تہا عرض ہوئی مان سنگہہ پسر کلان اوس کا بمنصب
دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار سرفراز ہوا اور بیٹے اور ہمقوم اوسکی ساتہہ اضافہ کی حمایت
ہوئی اور اوسکی متابعت کو مامور ہوئے اور مبارک شنبہ اکیسوین کو فیل اوس دن شکار کیا
ہوا خاص میرا کہ واسطے ہلجانی کی پرگنہ دوحد مین چہوڑا تہا حضور مین آیا مینے حکم فرمایا کہ
نزدیک جہروکہ جانب دریا کی رکہین تاکہ ہمیشہ زیر نظر رہے فیلخانہ عرش آشیانی مین کوئی
ہاتی کلان تر فیل دہ جس سال سے جو مدت سے سرگروہ فیلان خاصہ کا تہا نظر نہین آیا
بلندی اوسکی دو گرہ کم پانچ گز الہی تہی کہ آٹہہ گز اور تین اونگل شرعی ہوتی ہین اور
بالفعل فیل میری سرکار مین سب سے بڑا پہلوان عالم گجراج ہے کہ حضرت عرش آشیانی
خود بدولت نے اوسکو شکار فرمایا تہا اور سرگروہ فیلان خاصہ میرے کا ہے اونچائی
اوسکا چار گز نیم پاؤ کم سات گز اور سات انگل شرعی ہوتی ہین وقت گز شرعی
چوبیس انگل مرسوم تہے واسطے کہ مقرر ہین اور گز الہی چالیس انگشت ہی آٹہہ تاریخ کو
مظفر خان کے ساتہہ خدمت صوبہ ولایت ٹہٹہ کی سرفراز تہا سعادت آستان
بوسی حاصل کی سو مہر اور سو روپیہ نذر دئے ہتہیار ایک لاکہہ روپیہ کی جواہر اور سامان جڑاو

پیشکش کیا ان دنون خبر پہنچی کہ حق تعالی نے فرزند پرویز کو لڑکا دختر شاہ مراد مغفور
سے عطا فرمایا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پر مبارک ہو چوبیسوین کو رای بہارہ نے
دولت آستان بوسی حاصل کی ملک گجرات مین اس سے بڑا کوئی زمیدار نہین ملک
اوسکا دریای شور سی ملا ہوا ہی بہارہ اور جام ایک جدی ہین اور دس پشت
اوپر جا ملتی ہین حاصل کلام ملک او جمعیت کی جہت سی اعتبار بہارہ کا جام سے
زیادہ ہے کہتی ہین کہ وہ واسطی ملاقات کسی سلاطین گجرات کی نہین آیا تہا
سلطان محمود نی اوس پر فوج کشی کی اور لڑائی ہوئی فوج محمود پر شکست پڑی
القصہ جس وقت کہ خان اعظم واسطی تسخیر قلعہ جوناگڈہ ملک سورٹہ کے آیا
نتو کہ سلطان مظفر اوس کا خطاب تہا اور آپ کو وہ وارث ملک کہتا تہا
اور بحال تباہ پناہ زمیدارون مین روزگار بسر کرتا تہا بعد اوسکی جام سے
ساتہ افواج منصورہ کے صف جنگ کر کے شکست کہائی اور بنو پیچ پناہ مین ای
بہارہ کے آیا اعظم خان نے نتو کو رای بہارہ سی طلب کیا مشار الیہ نے تو تاب
مقابلہ لشکر منصور کی نہ رکہتا تہا نتو کو حوالہ کر دیا اس دولتخواہی کے سبب سے
افواج قاہرہ سی محفوظ رہا جب کہ احمد آباد نے ساتہ نزول مواکب اقبال کے
رونق پائی اور جلدی سی کوچ ہوا اس باعث وہ ملازمت مین پہنچا اور زمین
اوسکی بہی دور تہی اور فرصت بہی مقتضی تعین افواج کی نہ ہوئی جو اتفاق سے
پہر مراجعت واقع ہوئی اس دفعہ فرزند شاہ جہان نے راجہ بکرماجیت کو ساتہ

اکر

ایک فوج تک کے بندہاے درگاہ سے تعین فرمایا وہ نجات اپنی منحصر آنے
مین جان کر خود واسطے سعادت آستان بوس کے دوڑا آیا دوسو مہر
اور دو ہزار روپئیہ نذر اور سو گہوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بہی گہوڑا
ایسا نہ تہا کہ خاطر پسند ہو عمر اوسکی اسّی برس سے زیادہ نظر
آتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مین نوّے سال کا ہون لیکن حواس اور
قواے ظاہری مین کچہہ فتور نہین آیا اوسکی لوگون مین ایک بوڑہا شخص
نظر آیا کہ ریش و بروت اور ابروا وسکی سفید ہوگئی تہی کہتا ہی کہ میرے
ایام طفولیت کو بہارہ یاد رکہتا ہے کہ مین آگی اوسکی بڑا ہوا ہون - اسی
تاریخ کو ابوالحسن مصور ساتہہ خطاب نادر الزمانی کے سرفراز ہوا مجالس
میری جلوس کی دیباچہ جہانگیرنامہ مین کہینچکر سامنی لایا جو سزاوار تحسین و آفرین
کے تہا مورد الطاف بی نہایات کا ہوا اور مقصود کو پہنچا تصویرین اوسکی
نوادرات روزگار سے ہین اس زمانہ مین نظیر اپنا نہین رکہتا ہی اگر آج اوستاد
عبدالحی اور اوستاد بہزاد ہوتی تو داد اوسکی کار کی دیتی باپ وسکا آقا رضا ہروی میرے
ایام شاہزادگی مین میری خدمت مین رہا ہی اوسکو نسبت خانہ زادگی کی اس
درگاہ سی ہی لیکن اوسکو کچہہ مناسبت اپنی باپ سی نہین بلکہ دونون کو ایک
عالم سی نہین کہہ سکتی ہین مجکو اوسکی ساتہہ خیال تربیت کا بہت ہی
صغر سن سی اب تک خاطر ہمیشہ متوجہ اوسکی پرورش کی لیی تہی

یہان تک کہ کام اوسکا اس درجہ کو پہنچا الحق کہ وہ شخص نادر اپنی زمانہ کا
ہی اور ایسا ہی اوستاد منصور نقاش کہ ساتھہ خطاب نادر العصری کے ممتاز
ہی اور فن نقاشی مین یگانہ اپنی عصر کا ہی اور میری باپ کی عہد مین اور میرے
زمانہ مین یہہ دونون شخص ثالث اپنا نہین رکھتی ہین مجکو ذوق تصویر اور مہارت
اوسکی تمیز کی اسقدر ہو گئی ہی کہ اوستادون سی بڑھ گیا ہون اور عمل ہر ایک کا
نظر مین آجاتا ہی بدون اسکی کہ نام اوسکا مذکور ہو معلوم کر لیتا ہون کہ یہہ کام
فلانی کا ہی بلکہ اگر ایک مرقعہ مشتمل چند تصویرون کا ہو اور ہر تصویر عمل جدا
جدا اوستاد کی ہو تو مین معلوم کر جاونگا کہ ہر چہرہ بنایا ہوا فلانی کا ہی اور
جو ایک صورت مین چشم اور ابرو کو کسی دوسری نی کھینچی ہو اس صورت مین
مین سمجہتا ہون کہ اصل چہرہ کھینچا ہوا فلانے کا ہی اور چشم اور ابرو بنائی ہوئی
فلانی کی آکتیسوین کو باران بہت ہوا غرہ ماہ امرداد تک بہت شدت
سی برسا سولہ روز تک برابر ابر و باران رہا جو یہہ ملک ریت کا ہے
اور عمارتین اوسکی بہت کمزور ہین اس باعث بہت سی مکانات
گر پڑی جنسی چند آدمی بہی تلف ہوی یہان کے رہنی والون سی سنا
گیا کہ ایسا مینہہ کا برسنا کبہی کسی کو یاد نہین کہ کسی سال مین برسا ہو ندی
سابرمتی اگرچہ بظاہر پر آب نظر آتی ہے لیکن اکثر جگہہ پایاب ہے
اور ہاتی ہمیشہ آمدرفت کرتا ہے جون مین کہ ایک دن مینہہ موقوف ہوا

گہوڑا اور آدمی بہی پایاب گذرنی لگا سرچشمہ اس ندی کا کوہستان ملک رانامین ہی گوکرہ کی گہاٹی سی نکلتی ہی اور ڈیڑ کوس نکلکر نیچی میرپور کے گذرتی ہی وہان اس ندی کو دریای واکل کہتی ہین اور تیس کوس میرپور سی آگی بڑہ کر سانہر تہی لگتی ہین روز مبارک شنبہ دسوین کو راو بہارہ ساتہہ عنایت ہاتی اور ہتنی اور خنجر مرصع اور چار انگشتری یاقوت سرخ اور زرد اور نیلم اور زمرد کے سرفراز ہوا سابق اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے حسب الحکم ایک فوجکو بسرداری اپنی بیٹی امر اسد کے جانب گونڈوانہ واسطی لینی کان الماس کے قبضہ بنجو زمیدار خاندیس مین تہی متعین کیا تہا آج اوسکی عرضی آئی کہ زمیدار مذکور نے مقابلہ لشکر منصور کا خارج اپنی حوصلہ سی جانکر کان کو پیشکش کیا اور داروغہ بادشاہی واسطی محافظت اوس کان کے مقرر ہوا الماس وہان کا اصالت اور نفاست مین سب قسم کی ہیرون سی فوقیت رکہتا ہی اور نزدیک جوہریون کی نہایت معتبر اور سب اچہی اور خوبصورت اور اعلی ہوتی ہین دوسری کان گوکرہ کہ حدود ملک بہار مین واقع ہی اور الماس وہان کان سی نہین نکلتا بلکہ ایک ندی ہی کہ ایام برسات مین نالہ پہاڑ کے اوپر سی اوترتا ہی آگا اوسکا بند کر دیتی ہین جب سیل ندی سی گذر جاتا ہی اور پانی کم ہو جاتا ہی جو لوگ کہ اس فن مین مہارت رکہتی ہین اور اس کام کی مخصوص ہین ندی مین آکر الماس نکالتی ہین اور مدت تین سال سی یہہ ملک میری تصرف مین آیا زمیدار وہانکا محبوس ہی حاصل کلام پانی اوس زمین کا نہایت مسموم ہی

[illegible] کان الماس

اور مردم اجنبی وہان نہین رہ سکتا تیسری ولایت کرناتک مین متصل سرحد قطب
کان ۱۲
الملک کی پچاس کوس کی فاصلہ مین چار کان ہین اور زمیدارون کے تصرف مین
ہین الماس وہان کا اکثر پختہ ہاتہہ آتا ہی روز مبارکشنبہ دسوین کو ناہر خان
بمنصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور ایک ہاتی اوس کو
عنایت ہوا مکتوب خان داروغہ کتب خانہ ساتہہ ڈیڑہ ہزاری ذات کی سربلند ہوا
جو پہلی حکم دیا تہا کہ شب برات کو چوگرد تال کٹاکری کے چراغ روشن کرین روز
دوشنبہ چودہوین شعبان کو متوجہ اوس تماشی کا ہوا اطراف تال و بیچ کی عمارات کو
فانوس اقسام اور رنگارنگ چراغون کی صنعت سی آراستہ کیا تہا اور آتشبازی بہی
عمدہ روشنی تہی باوجودیکہ اس مدت مین متواتر ابر و ہوا و باران تہا لیکن اللہ کی
عنایت سی اوس رات اول ہی شب سی ہوا صاف ہوی اور ابر کچہہ نہ رہا اور حسب دلخواہ
تماشا چراغون کا میسر ہوا اور بندہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوی حکم کیا تہی
کہ شب جمعہ کو پہر اوسی دستور سی چراغان روشن کرین اور غرایب اتفاقات
سی یہہ ہی کہ آخر روز مبارکشنبہ کو متصل بارش ہوی اور وقت روشنی کی باران
موقوف ہوا اور تماشا چراغون کا خاطرخواہ ہوا اوسی روز اعتماد الدولہ نی
ایک قطعہ نیلم قطبی نہایت نفیس اور ایک ہاتی مکنہ مع سامان نقرئی پیشکش
کیا خوبصورت اور خوش اندام تہا داخل فیلان خاصہ ہوا کنارہ تال کا کیہی کی ایک
جوگی سناسی کہ پسندیدہ طائفہ ہنود کی ہوتی ہین [illegible] بنا کر رہتا تہا جو

خاطر ہمیشہ سی واسطی صحبت درویش کی راغب ہوی بتکلف اوسکی ملاقات کو
گیا مین دیر تک صحبت اوسکی پائی خالی معقولیت سی نہین کہ موافق آئین دین
اپنی کے مقدمات صوفیہ سی خوب واقفیت رکھتا ہی اور ظاہر اپنا بطور فقیران اہل
تجرید کے بنایا ہی اور طلب دنیا سی اپنی تئین دور رکھا ہی چنانچہ اس طائفہ مین
بہتر اس شخص سی نظر نہین آیا اکیسوین کو سارسنے کہ ذکر جفتی اوسکی کا اول مذکور
ہوا باغچہ مین خس و خاشاک جمع کرکے اول ایک انڈا دیا اور تیسری دن دوسرا
انڈا دیا اس جوڑہ سارسکو کہ ایک مہینی کا تہا پکڑ لائی تہی پانچ سال سرکار مین
رہا بعد ساڑے پانچ برسکی جفتی کی پہر اکیسوین ماہ مرداد یعنی ساون کو انڈے دیی
نر نزدیک مادہ کی کہڑا کہڑا پاسبانی کیا کرتا ہی اور اسقدر خبرداری رکہتا ہی کہ کسی
جانور کی مجال نہین کہ پاس اسکی جا سکی ایک وقت بڑا نیول نمودار ہوا نہایت
غصہ سی پیچہی اوسکی دوڑا اور سوراخ مین گہسنی تک پیچہا اوسکا نچہوڑا وقت طلوع
آفتاب کی نر آکر پشت مادہ کی کہجلاتا ہی مادہ اوٹہہ جاتی ہی اور نر انڈون پر
بیٹہہ جاتا ہے پہر مادہ بہی اسی دستور سی نرکو اوٹہاتی ہی اور آپ بیٹہتی ہی غرض
کہ مادہ تمام شب تنہا انڈون پر بیٹہی رہتی ہی اور دن کو نر و مادہ اپنی اپنی
نوبت سی بیٹہتی ہین اور اوٹہنی بیٹہنی مین بہت احتیاط کرتے ہین کہ مبادا
کچہہ صدمہ انڈون کو پہونچی وقت مراجعت کی شکار قبل سے چونکہ موسم شکار باقی
تہا اسلیئی کچہب خان داروغہ اور بلوچ خان قراول بیگی کو مین وہین چہوڑ آیا کہ

جسقدر ممکن ہوا ہاتی پکڑین اور اسیطرح چند قراولون کو فرزند شاہ جہان نے بہی ایسی
خدمت پر متعین و مامور کیے تہی اونہون نے اسی تاریخ کو آنکر ملازمت حاصل کی کل
ایک سو پچاسی [۱۸۵] ہاتہی پکڑکر لائی نر تہتر [۷۳] مادہ ایک سو بارہ منجملہ اونکی سینتالیس [۴۷] نر اور
پچہتر مادہ کہ ایک سو بایئس ہوتی ہین قراولان شاہی نے شکار کیے اور چہبیس [۲۶] نر
اور سینتیس [۳۷] مادہ کہ تریسٹہ ہوی قراولان فرزند نے پکڑے چوبیسوین کو واسطے سیر
فتح باغ کے گیا دو دن وہان عیش و آرام مین گذاری پہر دولتخانہ مین آیا جو آصف
خان نے عرض کیے کہ باغچہ میری حویلی کا نہایت سبز و خرم ہوگیا ہی اور انواع گل و ریاحین
اوسمین شگفتہ ہین حسب التماس اوسکی روز مبارک شنبہ اکتیسوین کو اوس حویلی مین
گیا مین مکان خوب تہا خوش ہوا مین آلات و اقمشہ مرصع جواہر کی اور پینتیس ہزار
روپیہ پیشکش کیے قبول ہوے مظفرخان عنایت فیل و خلعت سی سرفراز ہوکر عہدہ حکومت
صوبہ ٹہٹہ پر مقرر ہوا خواجہ عبد الکریم گیلانی کہ بطریقہ تجارت ایران سی آیا تہا اور
میری برادر شاہ عباس نے ایک خط ساتہہ کچہہ تحفہ کے اوسکی ہاتہہ بہیجا تہا اسی تاریخ
مشار الیہ کو خلعت و فیل عطا فرماکر رخصت کیا اور جواب خط بہیجا گیا اور خان عالم
ساتہہ فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ کے سرفراز ہوا روز جمعہ کو غرہ ماہ شہریور
کا ہوا تیسری تاریخ روز یکشنبہ سی مبارک شنبہ تک پانی برسا عجائبات سی یہہ
ہے کہ جوڑہ سارس کا دن مین پانچ چہہ مرتبہ نوبت بنوبت انڈون پر بیٹہتا
کرتا تہا جب کہ باران برسا اور ہوا سرد ہوئی واسطی گرم رکہنی انڈون کے صبح سی

دو پہر تک برابر بیٹہا رہا اور دو پہر سی دوسری دن کی صبح تک بی فاصلہ مادہ بیٹہی
کہ مبادا برخاست و نشست سی برودت ہوا کی اثر کر جاتی اور نمی انڈون کو
پہنچی تو وہ بگڑ جاوین غرض یہہ کہ آدمی رہنمونی عقل سی ادراک کرتا ہی اور حیوان
موافق حکمت ازلی کے پیدا اوسی پر ہوا ہی اور غریب تر یہہ کہ وہ ابتدا مین انڈونکو
متصل سینہ کے نیچی نگاہ رکہتی تہی جب چودہ پندرہ دن گذرے درمیان انڈونکی
قدری فاصلہ کر دیا کہ مبادا متصل رہنی سی گرمی بہت ہو اور انڈی سڑ جاوین
بروز مبارک شنبہ ساتوین کو ساتہہ خرمی اور مبارکی کے پیش خیمہ طرف آگرہ کی
نکالا گیا اول نجومیون نے واسطے کوچ کے ساعت مذکور کو اختیار کیا تہا لیکن
جو بارش بہت ہوئی چنانچہ ندی محمود آباد اور دریاے مہی سی عبور لشکر منصور
کا متعذر تہا اسلیے ناچار اس ساعت مین پیش خیمہ نکال کر اکیسوان روز
شہریور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہجہان نے خدمت فتح قلعہ
کانگڑہ کی کہ کسی بادشاہ کی قبضہ مین نہ آیا تہا اپنی ذمہ ہمت پر لازم کی تہی اور ایک
فوج بسرداری راجہ سورجمل پسر راجہ باسو کے کہ بندہاے معتقد اوسکے سی ہے
بہیجی تہی اب ظاہر ہوا کہ فتح اوس قلعہ کی اوس فوج سی صورت پذیر نہین
اسلیے اوسنی راجہ بکرماجیت کو کہ بندہاے عمدہ اوسکی سی ہی ساتہہ ہزار سوار کے جو ملازم خاص
تہی اور ایک جماعت بندہاے جہانگیری سی مثل شاہباز خان لودہی اور ہردی نرائن
احدی اور بندہاے برقی پیادہ اور تیر اندازان ہم چند اور دو سو برق انداز اور پانسو گولہ انداز

بھیجی اور جو ساعت رخصت اوس کی یہی تاریخ ٹھہری تھی مشار الیہ نی تسبیح زمرد قیمتی
دو ہزار روپیہ کی بطور نذرانہ کے گذرانی ساتھہ عطای خلعت و شمشیر کی سرفرازی پاکر
اوس خدمت پر رخصت کیا گیا جو وہ اوس صوبہ مین جاگیر نہ رکھتا تھا فرزند شاہجہان
نے پرگنہ برہانہ کہ بائیس لاکھہ کا ہی بطور انعام کے التماس کرکے اوسکو جاگیر مین دیا خواجہ
تقی دیوان بیوتات کہ واسطی خدمت دیوانی صوبہ دکن کے مقرر ہوا تہا ساتہہ
خطاب معتمد خان اور فیل اور خلعت کی ممتاز ہوا اور ہمت خان کو خدمت فوجداری سرکار
بھرونچ اور اوسکی حدود کے رخصت فرماکر اسپ اور پرم نرم خاص عنایت کیا
اور پرگنہ بھرونچ اوسکی جاگیر مین مرحمت ہوا اور رای برہتی چند کہ خدمت فتح کانگڑہ
پر متعین ہوا تھا ساتہہ منصب ہفتصدی اور ساڑھی چارسو سوار کے سربلند ہوا
جو عرس شیخ محمد غوث کا قریب آگیا تہا دو ہزار درب واسطی خرچ کے اون کے بیٹونکو
عطا ہوے مظفر ولد بہادر الملک کہ متعینان صوبہ دکن سی ہی بمنصب ہزاری ذات اور پانصد
سوار کے سربلند ہوا اب کہ وقایع بارہ سالہ جہانگیر نامہ کی بیاض مین لکھی گئی تہی
متصدیان کتب خانہ خاص کو حکم ہوا کہ اس بارہ سال کے احوال کی ایک جلد بناکر نسخہای
متعدد تیار کرین کہ مین اپنی بندہای خاص کو عنایت کرون اور تمام شہرون مین
بھیجون تا کہ ارباب دولت اور اصحاب سعادت اس کو دستور العمل اپنی روزگار کا کرین
آٹھوین کو ایک واقعہ نویس تمام کو لکھہ کر جلد ہوا کر حضور مین لایا تہا یہ پہلا نسخہ تہا تو
فرزند شاہ جہان کو کہ مین اوسکو ہمیشہ سب اپنی باقی فرزندون سے مقدم جانتا ہون

مرحمت

مرحمت کیا اور پشت کتاب پر خط خاص سی لکھہ دیا کہ فلانی تاریخ اور فلانی مقام مین
اس فرزند کو عنایت ہوا امید کہ اوسکو توفیق دریافت ان مطالب کی کہ باعث
رضاجوئی خالق اور دعاگوئی خلق کا ہی نصیب اور روزی ہو بارہوین کو سبحان قلی
قراول سیاست کیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ وہ بیٹا حاجی جمال بلوچ کا جو قراولان
عمدہ میری باپ کی سے تہا ہی اور بعد وفات اون حضرت کی نوکر اسلام خان کا ہو کر
ہمراہ اوسکی بنگالہ گیا اور اسلام خان نہایت رعایت اوسکی بنسبت خانہ زادگی
اس درگاہ کی کیا کرتا تہا اور معتمد جان کر ہمیشہ سواری اور شکار ہی مین نزدیک اپنی رکہتا
تہا عثمان افغان نی کہ سالہا تمرد و عصیان سی اوس صوبہ مین رہا اور انجام حال اوسکا
اوپر مذکور ہوا جو کہ خوف بی قیاس اسلام خان سی رکہتا تہا تو اوسنی ایک شخص نزدیک
اس بی سعادت کی بہیجکر واسطی قتل اسلام خان کی گفتگو کی اسنی خود ذمہ داری
اس کام کی کرکے دو تین شخص اپنی ساتہہ متفق کیی اتفاقا پہلی اوس سی کہ ارادہ
باطل اس ناحق شناس کا ظہور مین آوی ایک نی اونہین مین سی آکر اسلام خان کو
آگاہ کر دیا اسلام خان نی اوسی دم اوس نمک حرام کو مقید کر دیا پہر بعد فوت ہونی
اسلام خان کی وہ درگاہ مین آیا جو اور خویش و اقربا اوسکی سلک قراولون مین
منتظم تہی حکم ہوا کہ وہ قراولون مین رہا کری اوس وقت پسر اسلام خان نی بطور معمی کی
عرض کی کہ یہہ لایق خدمت میری نزدیک نہین بعد کرید کی ظاہر ہوا کہ یہہ مقدمہ طرف
اوسکی منسوب ہی لیکن جو اوسکی برادرون نی بمبالغہ عرض کی کہ محض تہمت تہی

اور بلوچ خان قراول بیگی ضامن ہو گیا تو مینی قتل اور سیاست اوسکی سی در گذر
کی اور حکم دیا کہ ہمراہ بلوچ خان کے خدمت کرتا رہی بہر باوجود اس کرامت اور
جان بخشی کے بی سبب اور بی جہت وہ حضور سی بہاگ کر طرف آگرہ کی چلا گیا حکم ہوا
کہ بلوچ خان کو کہ ضامن تہا اول حاضر کرین ونسی آدمی اوسکی تلاش مین بہیجی ایک
موضع مین مضافات آگرہ سی کہ خالی تمردسی نہین اور جہندہ اوسکا نام ہی بلوچ خانکی
بہائی نے کہ اوسکی تلاش مین گیا تہا اوسکو جا بلایا ہرچند ملائمت اور نرمی سی
چاہا کہ اوسکو حضور مین لاوی کسی وجہ راضی نہوا اور لوگ اوسکی حمایت کو کہڑی
ہو گئے ناچار نزدیک خواجہ جہان کے آگرہ مین جا کر حقیقت بیان کی مشار الیہ
نے فوج اوس گانو پر معین فرمائی کہ جبرا و قہرا اوسکو گرفتار کر لاوین وہان کے
لوگون نے جو خرابی اور ویرانی اپنی آئینہ حال مین معائنہ کی اوسکو پکڑوا دیا آستن تاریخ کو
وہ مسلسل اور مقید حضور مین آیا تو مینی حکم اوسکی قتل کا دیا میر غضب بسرعت تمام
اوسکو سیاست گاہ مین لیگیا بعد کچہ دیر کے بسبب سفارش ایک کی مقربون سی
جان بخشی فرما کر حکم واسطی کاٹنی پانو کے فرمایا وہ بحکم تقدیر پہلی پہنچنی حکم کے قتل ہو چکا تہا
ہرچند کہ وہ خون گرفتہ لایق قتل تہا متعہد انخاطر حق شناس نی ندامت اوٹہا کر مقرر
فرمایا کہ بعد اسکی حکم واسطی قتل جس شخص کے ہوا باوجود تاکید و مبالغہ کے تا وقت غروب
آفتاب اوسکو نگاہ رکہین اور مار نہ ڈالین بہر جو اوسوقت تک حکم نجات کا نہ پہنچی ضرور
سیاست کو پہنچاوین روز یکشنبہ دریای جمن سے بڑی طغیانی کی اور بڑی خوبی

وقت

نظر آئین کہ سالہاے گذشتہ مین یہہ دریا کبھی سا تہہ اس شدت کے بلکہ آدہا بھی اس
سے نہ آیا ہوگا شروع روز سی آنا سیل کا شروع ہوا اور پچھلی دن سے کچھ باکل کمی ہوا
اس شہر کے معمر لوگون نے عرض کی کہ ایک مرتبہ ایام حکومت مرتضی مین ایسے زور
سے سیل آیا تہا پہر کبھی ایسا معلوم نہ ہوا آن دنون ایک قصیدہ معزی کا جو مداح
سلطان سنجر اور ملک الشعرا اوسکا ہی سُننی مین آیا نہایت سلیس ورصاف تہا مطلع اوسکا یہہ ہی

اى آسمان مسخرِ حکمِ روانِ تو		کیوان پیر بندهٔ بختِ جوانِ تو

سعیدای زرگر باشی نے کہ طبیعت ناظم رکہتا ہے قصیدہ مذکور پر قصیدہ
کہہ کر لایا خوب کہا ہے یہہ چند شعر اوس قصیدہ کے ہین ــــ

اى نُہ فلک نمونۂ از آستانِ تو		دوران پیر گشتہ جوان از زمانِ تو
بخشند دل تو فیض و بجوید سبب چو مہر		جانہا ہمہ فدای دلِ مہربانِ تو
از باغ قدر بستِ فلک یک ترنج سبز		انداختہ بروی ہوا باغبانِ تو
یارب چہ گوہری تو کہ افروخت در ازل		جانہای قدسیان ہمہ از نور جانِ تو
بادا جہان بکام تو ای پادشاہ عہد		در سایۂ تو خرم شاہ جہانِ تو
ای سایۂ خدا ز تو پر نور شد جہان		بادا ہمیشہ نور خدا سایبانِ تو

روز مبارک شنبہ چودہوین کو واسطی صلہ اس قصیدہ کے حکم فرمایا یعنی کہ سعید اکو
سونے سے تولین پچھلی دن کو واسطی سیر باغ رستم باڑی کے جانا ہوا نہایت سبز
و خرم تہا وقت شام کے کشتی پر سوار ہوکر دولت خانہ کو لوٹ آیا پند ہر مین گہر

ملا میر نام ایک پیر مرد نی ماوراء النہر کی طرف سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی
اور عرض کیا کہ مین قدیمان عبد اللہ خان اوزبک سی تہا اور ایام شباب سی تا
وقت وفات خان کے خدمت گاران قدیم و مقرب مین ممتاز رہکر خلا و ملا
مین محرم راز رہا بعد انتقال خان کے اب تک مینی اوس ملک مین با آبرو بسر کی
اندنون واسطی زیارت دولتخانہ مبارک کے وطن مالوفہ سے نکلکر اپنی تئین ملازمت
شریف شاہی مین پہنچایا مینی جانے اور رہنی مین اوسکو مختار کر دیا اوسنی
عرض کی کہ چند روز خدمت مین رہونگا ہزار روپیہ خرچ اور خلعت اوسکو مرحمت
ہوا نہایت پیر شگفتہ روی و پر نقل و سخن ہے فرزند شاہ جہان نے بہی پانسو روپیہ
اور سر و پا اوسکو لطف کیا درمیان باغچہ دولت خانہ کے عمدہ چبوترہ اور حوض
ہے ایک طرف اوس چبوترہ کے درخت مولسری کا ہی کہ پشت اوسکو لگاکر
بیٹہہ سکتی ہین لیکن جو ایک طرف کا تنہ خمدار اور بدنما تہا فرمایا مینی کہ سنگ مرمر
کی لوح تراشکر وہان مضبوط کردین کہ اوسپر پشت لگاکر بیٹہہ سکین اوسوقت
فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگ تراشون کو حکم ہوا کہ اوس لوح
مین کہو دین تا بطریق یادگار صفحہ روزگار مین باقی رہی وہ بیت یہہ ہی
نشیمنگاہ شاہ ہفت کشور * جہانگیر ابن شاہنشاہ اکبر * اونسیوین کو دولت خانہ
خاص مین بازار مرتب ہوا اور ضابطہ ایسا تہا کہ اہل بازار اہل شہر کے حسب
حکم صحن دولتخانہ مین دوکانین آراستہ کرکے جواہر و مرصع آلات و اقمشہ

ہر طرح کے اور سامان اقسام کی اور اسباب عمدہ جو کچھہ بازار مین فروخت ہوتی
ہین حاضر کرکے میری سامنی لائی آب دل مین آیا کہ اگر شب کو یہہ بازار مرتب
ہوا کری اور بہت سی فانوس آگی صحن دکانون کے روشن کیی جایا کرین
تو ایک طور کی نمود ہوگی جب مرتب ہوا تو بی تکلف خوب نمود ہوئی کہ لاثانی تھی
تمام دوکانون مین سیر کرکے جو کچھہ جواہرات اور آلات مرصع اور ہر قسم کی چیزین
پسند آیا خرید امینی ہر دکان کے کچھہ کچھہ سامان سی ملا امیر کو انعام ہوا اسقدر
جنس اوسکو ملی کہ لینی سی عاجز ہوگیا اکیسوین شہریور روز مبارک شنبہ مطابق
بائیسوین رمضان سنہ ۱۰۲۷ ہجری کو بعد گذرنے اڑہائی گھڑی نجومی کے ساتھہ مبارکی
اور فرخی کے طرف دار الخلافت آگرہ کی کوچ ہوا دولت خانہ سی تال کاکرہ تک
کہ محل نزول رایات اقبال کا ہی بحسب معمول نوچہاور کرتا گیا مین آسی روز جشن
وزن شمسی منعقد ہوا اور از روی حساب سن شمسی کے سال پچاسوان عمر اس
نیاز مند درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق ضابطہ مقرر کے اپنی تئین ساتھہ
طلا و دیگر اجناس کے تول کر موتی اور گل زرین نوچہاور کیی اور شب کو تماشا
چراغون کا کرکے حرم سرا مین ساتھہ عیش و عشرت کی گذارا آتہائیسوین جمعہ کو
حکم کیا مینی کہ تمام مشائخ اور ارباب سعادت کو کہ اس شہر مین رہتی ہین حاضر کرین
تاکہ ملازمت مین روزہ افطار کرین تین شب سی تیرہ پر گذرین اور حضرات
آخر مجلس تک برسر پا کہڑا ہو کر زبان حال سے کہتا مین نظم

خداوندگارا تو نگرتو بے
بکشور کشایم نہ فرمان دہم
تو بر خیر و نیکی دہم دسترس
منم بندگان را خداوندگار

توانا و درویش پرور توئی
یکے از گدایانِ این درگہم
وگرنہ چہ خیر آید از من بکس
خداوند را بندہ حق گزار

ایک جماعت فقرا نے کہ اب تک ملازمت مین نہ پہچی تہی التماس مدد معاش کی کی لایق استحقاق ہر ایک کی زمین اور خرچی مرحمت کرکی کامیاب خواہش کیا
شب مبارک شنبہ اکیسوین کو سارس نی ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ چپیسوین دوسرا بچہ حاصل یہہ کہ ایک بچہ بعد چوتیس دن اور ایک بعد چہتیس دن کی نکلا جثہ مین بچہ قازسی ڈیہ یا زدہ حصہ کلان تر یا برابر بچہ یک ماہہ طاؤس کی پشم اوسکی نیلی ہی پہلی دن کچہہ کہایا دوسری دن ماں باپ اوسکی ٹڈی چہوٹی چہوٹی چونچ سی پکڑ کر کبہی مثل کبوتر کے کہلاتی تہی اور کبہی مانند مرغی کے آگی بچہ کے ڈالتی کہ بچہ آپ اوٹہا کر کہا جاوی اگر ٹڈا چہوٹا ہوتا تو سلامت چہوڑ دیتی اور اگر بڑا ہوتا تو بعضی کو دو ٹکڑے اور بعضی کو تین ٹکڑے کرتے تا بفراغت بچی اوسکو کہاوین چونکہ بہت رغبت اونکی دیکہنی کی مجکو تہی حکم دیا مینی کہ ساتہہ احتیاط تمام کے کہ کچہہ آزار اون کو نہ پہچی حضور مین لاوین بعد ملاحظہ کے پہر فرمایا مینی کہ اوسی باغچہ مین اندر دولت خانہ کی لیجاکر رکہین جب چلنا پہرنا سیکہین ملازمت مین لاوین
اس روز حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز ہوا بدیع الزمان پسر مرزا شاہرخ

نے جاگیر اپنی سے آکر ملازمت حاصل کی چھبیسوین کو تال کاکریہ سی کوچ کرکے موضع
گنج مین منزل کی ستائیسوین کو کنارہ دریاے محمود آباد پر کہ ایک نام ہی نزول اقبال
ہوا آب و ہوا احمد آباد کی بہت ناقص تھی محمود بیگرہ نے ساتھہ صواب دید حکماے کے
کنارہ دریاے مذکور پر شہر بساکر وہان اقامت اختیار کی تھی بعد اوسکی کہ چانپانیر کو
فتح کیا تو اوس مقام کو دارالملک کرلیا اور تا عہد محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات
وہان رہتے پھر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کا ہی آخر محمود آباد مین نشیمنگاہ
اپنا مقرر کیا بے تکلف آب و ہوای محمود آباد کو کچھہ نسبت ساتھہ احمد آباد کے نہین
واسطے امتحان کے فرمایا ہمنی کہ بکری کا پوست اوتار کر کنارہ تال کاکریہ کی لٹکاوین
اور اسیطرح ایک بکری محمود آباد مین تاکہ تفاوت ہوا کا ظاہر ہو اتفاقا سات گھڑی
دن چڑھی اوس جگہہ بکری لٹکائی جب کہ تین گھڑی دن باقی رہا اسقدر متعفن ہوگئی
کہ نکلنا اوسکی گرد سے دشوار ہوگیا محمود آباد مین وقت صبح کی بکری لٹکائی شام تک
کچھہ تغیر نہوئی بعد گذرنے ڈیڑھ پہر رات کی تعفن پیدا ہوا حاصل کلام یہہ کہ سواد شہر احمد
آباد مین بعد آٹھہ گھڑی کے تمام متعفن ہوے اور محمود آباد مین بعد چودہ گھڑی کے
روز مبارک شنبہ اٹھائیسوین کو رستم خان کو کہ فرزند اقبال مند شاہ جہان نے واسطے
حکومت و حراست گجرات کے مقرر کیا تھا ساتھہ عنایت اسپ و فیل اور پرچم و تومن
خاص کے سرفراز کرکے رخصت فرمایا اور ابتداے جہانگیری کہ تعین صوبہ مذکور پر مین
لایق رتبہ اپنے اپنے کی ساتھہ عطاے خلعت کے سرفراز بھی اور تیسوین کو

رای بہار رہا ساتھہ خلعت اور شمشیر مرصع اور اسپ خاصہ کے سربلند ہو کر اپنے وطن
کو رخصت ہوا اور اوسکی بیٹون نے ساتھہ اسپ و خلعت کے سرفرازی پائی سید محمد
نبیرہ شاہ عالم کو فرمایا مینے کہ جو کچھہ چاہیے بی تکلف التماس کرے اور اسپر مینے اوسکو قسم قرآن
کی دی مشار الیہ نے عرض کی کہ جو آپ قرآن کی قسم دیتے ہو التماس سوال ہے قرآن کا کرتا ہون
تا کہ ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھون اور پڑہنے کا ثواب حضرت کو پہنچے اسلیے ایک قرآن لکھا ہوا
یاقوت کا تقطیع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سے تہا میر مذکور کو عنایت ہوا اور اوسکی
پشت پر خط خاص سے مرقوم کیا کہ فلانے تاریخ فلانے مقام مین سید محمد کو یہہ قرآن دست
ہوا فی الواقع میر نہایت نیک نہاد اور مغتنم ہے باوجود نجابت ذاتی اور فضائل کسبی کے
ساتھہ اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ کی آراستہ ہے بہت شگفتہ رو اور کشادہ پیشانی ہے
اس ملک کی لوگون مین برابر میر کے خوش ذاتی مین اور کوئی نظر نہین آیا مشار الیہ کو
مینے فرمایا کہ ترجمہ قرآن مجید کا عبارت سلیس و صاف مین بی تکلف کرے اور اصلا
ساتھہ بسط و بیان شان نزول کے مقید نہو لغات ریختہ مین لفظ بلفظ قرآن کا ترجمہ
فارسی ہو اور ایک حرف معنی تحت اللفظ پر زیادہ نہ کرین اور بعد تمام ہونے کی ہمراہ
اپنی فرزند سید جلال الدین کے روانہ درگاہ کرین اور یہہ فرزند سید کا بہی ایک جوان
ہے ساتھہ فنون ظاہری اور باطنی کے آراستہ آثار صلاح اور سعادتمندی کی ناصیہ
حال اوس کے سے ظاہر میر اوسکی فرزندی پر نازان ہے اور سچ وہ لیاقت اسکی رکہتا
ہے اور عمر جوان ہے باوجودیکہ مکرر ساتھہ مشایخ گجرات کی عنایتین ہوتی تہین

پہر از سر نو لایق استحقاق ہر ایک کی نقد و جنس سی رعایتین کر کے رخصت کیی جواب
و ہوا اس ملک کی میرے مزاجکو موافق نہین ہی حکیمون نی یہہ صلاح دی کہ قدرے
پیالہ معمولی سی کم کرنا چاہیی تب موافق صوابدید حکما کے کمی کرنا شروع کیا او رعرصہ ایک ہفتہ
مین بمقدار ایک پیالہ کے کم کیا اول ہر شب کو چہہ پیالہ تہی اور ہر پیالہ ساڑہی سات تولہ کا
کہ کل پینتالیس تولہ ہوتی ہین اب چہہ پیالہ مین ہر پیالہ چہہ تولہ اور تین ماشی کا کہ کل ساڑہی
سینتیس تولہ ہوے پینے مین آتی ہین اور عجایبات سی یہہ ہی کہ سابقا الہ باد مین ساتہہ
خدا بینے کے مینے عہد کیا تہا کہ جب سال میری عمر کا پچاس کو پہچیگا تو شکار تیر و بندوق ترک کرکے
کسی جاندار کو اپنی ہاتہہ سے آزار نہ دونگا مقرب خان کہ منظوران محفل قدسی سے تہا اس
ارادہ سی واقف تہا القصہ اس تاریخکو کہ عمر میری سن مذکور کو پہچی شروع سال پچاسون
کا ہوا ایک روز کثرت مراقبت اور بخارات سی مین دل تنگ ہوا اور تکلیف بہت اوٹہائی
اوسوقت ساتہہ الہام غیبی کے جو عہد کہ مینی اپنی اسدی کیا تہا یاد آیا اور قصد سابق میری
دلمین مصمم ہو گیا اور اپنی دل مین مقرر کیا کہ جب سال پچاسوان تمام ہو کر مدت وعدہ
کی پوری ہو ساتہہ توفیق حق تعالی کے جسدن کہ زیارت حضرت عرش آشیانی
سے مشرف ہون استمداد ہمت بواطن قدسی مواطن حضرت سی کر کے دل کو اوس
شغل سی باز رکہون تجرد پیدا ہوئی اس نیت کی دل سی وہ تکلیف و رنج دور ہوئی
اور آپ کو خوشوقت او رتازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس خدا اور شکر نعمت اوسکی علاوت
بخشی امید کہ توفیق میسر ہو ؎ چہ خوش گفت فردوسی پاکزاد کہ رحمت بران تربت پاک باد

	کہ جان دارد و جان شیرین خوش است		میازار موری کہ دانہ کش است

روز مبارک شنبہ چوتھی کو سید کبیر اور بختر خان وکیلان عادل خان کو کہ پیشکش اوسکا
درگاہ والا مین لائی تھی رخصت لوٹنی کی ارزانی کی سید کبیر نی عطای خلعت اور خنجر
مرصع و اسپ سی سرفرازی پائی اور بختر خان ساتھہ عطای خلعت و اسپ و اوربسی
مرصع کے کہ لوگ اوس ملک کی گردن مین لٹکاتے ہین ممتاز ہوا اور چھہ ہزار درب
خرچ کے دونون کو انعام ہوی اور جو عادل خان نے کئی دفعہ بوسیلہ فرزند اقبال مند
شاہ جہان کے التماس شبیہ خاص کا کیا تھا سو مینے ایک شبیہ اپنی ساتھہ ایک لعل گران
بہا اور فیل خاصہ کے مشار الیہ کو عنایت فرمائی اور فرمان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ
ولایت نظام الملک و قطب الملک سی جس جگہہ اور جسقدر پرگنہ قابض ہوسکی اوسکی انعام
مین مقرر ہوا اور جبکہ کمک اور مدد چاہی شاہ نواز خان درستی فوج کرکے واسطے کمک کے
متعین کرے زمان سابق مین نظام الملک کہ کلان تر حکام دکن کا تھا اور سبھون نے اوسکو
بڑائی مین قبول کر لیا تھا اور بڑا بہائی جانتی تھی اندنون کہ عادل خان مصدر خدمات شایستہ
کا ہوا اور ساتھہ خطاب والا سے فرزندی کے خصوصیت پائی تو مینے اوسکو ساتھہ
سرداری تمام دکن کے ممتاز کیا اور واسطے شبیہ کے یہہ رباعی خط خاص سی لکھدی ہی

	آسودہ نشین بسایۂ دولت ما		ای سوی تو دایم نظر رحمت ما
	تا معنی ما بینی از صورت ما		سوی تو شبیہ خویش کردیم روان

اور فرزند شاہ جہان نے حکیم خوشحال پسر حکیم ہمام کو کہ خانہ زادان خاصہ درگاہ ہی

اور ضمن سی اوس فرزند کی خدمتین بڑا ہو لے ہے واسطے پہچانے خوشخبری
مراحم جہانگیری کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوسکے وکیلون کے بہیجا اور
اسی روز میر جملہ واسطے خدمت عرض مکرر کے مقرر ہو کر سربلند ہوا کفایت اللہ خان دیوان
صوبہ گجرات جبکہ ساتھہ دیوانی صوبہ بنگالہ کے مختص تہا بسبب وقوع بعضی حادثات کی بے
سامان ہو گیا تہا اسلیے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوئی انہین دنون
دو جلدین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئین اور نظر مین گذرین تہین ایک کو اول مدار الملک
اعتماد الدولہ کو مرحمت کیا تہا آج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی پانچوین کو بہرام
پسر جہانگیر قلیخان صوبہ بہار سی آیا دولت زمین بوس کی حاصل کی اور چند ہیرہ کان
کوکرہ کی لاکر نظر کیے جو اوس صوبہ مین جہانگیر قلیخان سی خدمت شایستہ ظاہر نہوئین اور
باوجود اسکی کئی بار عرض ہوئی کہ اکثر بہائی برادر اوسکی دست تسلط اور تعدیکا دراز کرکے خدا
کے بندون کو آزار پہنچاتی ہین اور ہر ایک اپنی کو حاکم جانکر جہانگیر قلیخان کو خیال مین نہین لاتا
اسلیے مقرب خانکو کہ بندہ قدیم الخدمت خانہ زاد ہی فرمان دستخطی خاص صادر ہوا کہ بعہدہ
صوبہ بہار کے سرفراز ہو کر بفور پہنچنی فرمان قضا جریان کے اوس طرف پہنچی آون ہیرون
سی کہ ابراہیم خان فتح جنگ نی بعد فتح کرنے کان مذکور کی حضور مین بہیجی تہی چند قطعی
واسطے تراشنی کے حوالہ کاریگران سرکاری کی ہوئی تہی اب کہ بہرام اونکا آگرہ مین پہنچا اور
ارادہ آنی درگاہ کا کیا خواجہ جہان نی چند ہیری کہ تیار ہوگئی تہی اوسکی ہاتھہ حضور مین بہیجی
ایک یاقوت مین تہی ایسا ہی کہ ظاہر مین ظالم سی ہیرہ مین کر سکتی اب تک ایسا ہیرا اس ملک کا

دیکھا نہین تہا کہی سنج کا وزن مین ہوا جوہریون نے قیمتی تین ہزار روپیہ کا بتایا اور کہا
کہ اگر سفید اور کامل عیار ہوتا تو بیس ہزار روپیہ کی قیمت پاتا اسسال مین چھٹی تاریخ ماہ
مہر تک آنبہ کہانی مین آئی اس ملک مین لیمون بہت کثرت سی ہی اور بڑا ہوتا ہی کاکو
نام ایک ہندو کی باغ سی چند لیمون لائی تہی نہایت لطیف اور بڑی تہی ایک کو جو سب سی
بڑا تہا حکم کیا مینی کہ تولین سات تولہ کے برابر تہا چہٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گہوڑون
خاصہ کو آراستہ کرکے روبرو لائی بعد ازان فیلان خاصہ کو مزین کرکے ملاحظہ کرایا چونکہ دریای
مہی اب تک پایاب نہین ہوا کہ لشکر عبور کر سکی اور آب وہوای محمود آباد کو وہان نسبت
اور منازل کے کچھہ نسبت نتہی اسساعت پہر دوشنبہ اوسی منزل مین مقام ہوا ستائیسوین کو وہانسے
کوچ کرکے مودہ مین نزول فرمایا خواجہ ابو الحسن بخشی کو ساتھہ ایک جماعت بندہای کارگزار
اور ملاحون اور کشتیون بسیار کی آگی بہیجا تہا تا کہ دریای مہی کا پل باندہین کہ انتظاری پایاب
ہونی کی نہ کہینچین اور لشکر ظفر قرین ساتھہ سہولت کی عبور کر جای آٹھوین کو مقام ہوا دسوین کو
موضع اینہ مین نزول رایات اقبال کا ہوا ابتدا مین سارس نے اپنے بچہ کا چونچہ مین پکڑ کر اونچا
لٹکا لیتا تہا اندیشہ اس بات کا ہوتا تہا کہ مبادا یہہ بی مہری کا اثر ہو اور بچی کو ضایع کرے
اسواسطی مینی حکم دیا تہا کہ نر کو جدا رکہین پاس بچون کے آنی نہ دین آن دونون واسطی
امتحان کے فرمایا ہی کہ نزدیک بچون کی چہوڑین تا حقیقت بی مہری اور محبت کی ظاہر
ہو بعد چہوڑنی کی نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اوسکی مادہ کی محبت سی کچھہ کم نہین
معلوم ہوتا ہی کہ وہ ادا بہی از راہ پیار کی تہی روز مبارک شنبہ گیارہوین کو مقام ہوا اور پچہلی

دن چیتی کے شکار کو گئی تین ہرن کالی اور چار مادہ اور چکاری چیتی سی پکڑوائی پہر چودہوین
کو واسطی شکار چیتی کے گئی پندرہ ہرن نر و مادہ پکڑی اور میرزا رستم اور اوسکی بیٹی سہراب خان
کو حکم کیا مینی کہ نیل گای کی شکار کو جاوین جسقدر ممکن ہو بندوقچی رین ہفت راس نر و مادہ
دونون نے شکار کیی جو عرض ہوئی کہ اس نواح مین ایک شیر آدم خوار ہی فرزند شاہجہان
کو حکم ہوا کہ شر اوس کا خلق خدا سی دور کری وہ فرزند بندوق سی مار کر شب کو میری
سامنی لایا فرمایا مینی کہ حضور مین اسکا پوست اوتارین اگرچہ ظاہر بڑا معلوم ہوتا ہی لیکن جثہ
لاغر تہا میری ماری ہوی شیرون سی وزن مین کم نکلا پہر پندرہوین اور سولہوین کو واسطے
شکار نیل گای کی گیا مین ہر روز دو نیل گای بندوق سی ماری روز مبارک شنبہ اٹھارہوین کو
اوپر کنارہ تال کی کہ وہان خیمہ بارگاہ اقبال کا تہا مجلس پیالہ کی آراستہ ہوی کنول کی
پہول پانی پر خوب شگفتہ تہی بندہای خاص ساغر نشاط سی خوشوقت ہوی جہانگیر قلیخان
نے بیس فیل صوبہ بہار سی اور مروت خان نی آٹہ ہاتی بنگالہ سی بہیجی تہی ملاحظہ مین گذری
ایک فیل فیلان جہانگیر قلیخان سی اور دو فیلان مروت خان سی داخل خاصہ ہتیون مین
کیے اور باقی ہاتی شاہزادون کو تقسیم کر دیی میر خان بیٹا میرزا ابوالقاسم نمکین کا کہ خانہ زاد ان
درگاہ سی ہی ساتہہ منصب آٹہ سو ذات اور چہ سو سوار کی اصل و اضافہ سرفراز ہوا قیام خان
ساتہ خدمت قراول بیگی کی منصب چہ سو ذات اور ڈیڑہ سو سوار کے ممتاز ہوا عزت
خان کہ سادات بارہہ سی ہی اور ساتہہ بڑی شجاعت اور کارطلبی کے امتیاز رکہتا ہی
اور متعینان صوبہ بنگش سی ہی حسب التماس مہابت خان کی ساتہ منصب ڈیڑہ ہزاری ذات

اور آٹھ سو سوار کے سربلند ہوا کفایت خان دیوان صوبہ گجرات کا ساتھ عنایات فیل کے
سرفراز ہو کر رخصت ہوا آصف خان بخشی صوبہ مذکور کو شمشیر مرحمت ہوئی آٹھوین کو مین شکار
کو گیا اور ایک نیل گاو ہی نر ماری اور اپنی تمام عمر مین یاد نہین کہ گولی بندوق کی نیل گاو
سے پار نکلی ہو گو کہ مادہ سے پار نکل جاتی ہے اس تاریخ کو باوجودیکہ پینتالیس قدم کا
فاصلہ تھا دو طرفی پوست سے صاف نکل گئی - اصطلاح اہل شکار مین قدم مراد دو
قدم سے ہے کہ آگے پیچھے کہے جاوین اکیسوین کو خود واسطے شکار باز وجرہ کی جا کر خوشوقت
ہوا پھر ہیزار رستم اور داراب خان اور میر میران اور اور بندون کو حکم دیا مینے کہ شکار
نیل گاو کو جا کر جسقدر ہو سکی مارین اڈنیس نر و مادہ ماری اور دس آہو چیتی سی
پکڑوائی ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کی ساتھ
منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار کے سرفراز ہوا بائیسوین کو وہانسی کوچ ہوا —
تئیسوین کو پھر کوچ ہوا قراولون نی عرض کیے کہ اس نواح مین ایک شیرنی ساتھ
تین بچون کے نظر آتی ہے جو نزدیک تھی خود نزدیک جا کر چارون کو بندوق سے
مارا مینی اور وہانسی چل کر پل کی اوپر سے جو جہی پر باندا گیا تھا عبور کیا مینی باوجودیکہ اس
دریا مین کشتی نتھی کہ پل باندہ سکین اور پانی بہت گہرا تھا اور تیز تھا لیکن ساتھ حسن
اہتمام خواجہ ابوالحسن میر بخشی کے پہلی دو تین دن سے ہی ایک پل بہت محکم ایکسو چالیس
گز کا لنبا چار گز کا چوڑا مرتب ہوا واسطے امتحان کے فرمایا مینی کہ فیل گن سندر
خاص کو کہ فیلان قومی ہیکل سے ہے مع تین ہتھنیان کے پل سے گذارین پل استقا

فاصلہ قدم

مضبوط تہا کہ پایہ اوسکی ہاتہیون کو وہ پیکر کے بوجہہ سی نہ ہلی اور جنبش نہ کہائی زبان معجز

بیان حضرت عرش آشیانی سی سنا ہی مینی کہ فرماتی تہی کہ ایکروز عنفوان جوانی مین دو

تین پیالہ پہنے پیے اور ہاتی مست پر سوار ہوی باوجودیکہ ہشیار تہا مین اور ہاتی ساتہہ

نہایت جلو کی میرے ارادہ اور اختیار سی باہر تہا لیکن مینے اپنی آپ کو بیہوش اور ہاتی

کو سرکش و بدمست ظاہر کر کے طرف لوگون کی دوڑایا بعد اوسکی ہاتی دوسرا مقابل کر دونون

کو لڑایا وہ لڑتے لڑتے پل تک جو دریای جمنا پر باندہا تہا گئی اتفاقا وہ ہاتی بہاگ گیا اور جو راہ

بہاگنی کی نہ پائی ناچار سمت پل روان ہوا اور مین جس ہاتی پر سوار تہا وہ اوسکی پیچہی دورا

ہر چند باگ اوسکی میرے اختیار مین تہی اور اشارہ سی وہ کہڑا ہو سکتا تہا لیکن دل

مین آیا کہ اگر ہاتی کو پل پر جانی سی روک لونگا تو لوگ اوس ادای مستانہ کو بناوٹ پر حمل

کرینگی اور ظاہر ہو جاویگا کہ نہ مین بدمست و بیخود تہا نہ ہاتی اور ظہور ایسی داعیہ کا بادشاہون

سے ناپسند ہی پس ساتہہ تائید اللہ سبحانہ جلشانہ کے استعانت طلب کر کے اپنی ہاتی

کو اوسکی تعاقب سی نہ روکا دونون ہاتی پل پر روان ہوی چونکہ پل کشتیون کا تہا جب ہاتی

اگلی پانو اپنے کشتی کے کنارے پر رکہتا آدہی کشتی ایک طرف سی ڈوب جاتی تہی اور دوسری

طرف سی کہڑی ہو جاتی تہی ہر ایک قدم مین گمان ہوتا تہا کہ جوڑ بند کشتی کی الگ ہو جاوینگی

آدمی اس حال کی دیکہنی سی غرق دریای بیقراری ہوی اور شور کرتی تہی چونکہ عنایت اور نگہبانی

خدای تعالی کی ہر وقت شامل حال اس نیازمند درگاہ الہی کی ہی دونون ہاتی سلامت

اوس پل سی عبور کر گئی دن مبارک شنبہ ...

ہوئی اور چند بندہای خاص نے کہ اس قسم کی مجلس و محفل مین شمول ہوتی تھے
ساغر لبریز عنایات سی کام دل حاصل کیا بی تکلف یہہ جگہہ نہایت دل نشین سے
دو جہت سی وہان چار مقام ہوے ایک خوبی جا دوم یہہ کہ لوگ عبور مین اضطراب
بکمرین اٹھائیسوین کو وہان سی کوچ کیا دوسری دن بہی کوچ ہوا اوس روز نہایت
نادر تماشا دیکہا کہ جوڑہ سارس کی کہ بچی نکالی تہی دن مبارک شنبہ کو اوسکو احمد آباد سی
لائی وہ مع بچون کے صحن دولت خانہ مین کہ کنارہ تال پر مرتب ہوا تہا پہرتے تھے
اتفاقا نر و مادہ نے آواز کی ایک صحرائی جوڑہ نے تال کے دوسری کنارہ پر آواز ان
کی سنکر فریاد کی اور انکی آواز کی سیدہ پر اوڑکر آئی اور نر نے ساتھہ نر کی اور مادہ نے
ساتھہ مادہ کی لڑائی شروع کی اور لوگون سی جو وہان موجود تہی کچہہ خوف نکیا خواہ
سر اکہ اونکی حفاظت پر متعین تہی اونکی پکڑنی کو دوڑے ایک نی نر کو پکڑ لیا اور دوسری
نی مادہ کو جسنی کہ نر کو پکڑا تہا ترکیب سی اوسکو تہام لیا اور جسنی کہ مادہ کو پکڑا تہا مادہ اوسکی
ہاتہہ سی نکل گئی میں اپنی ہاتہہ سی نر کے ناک اور پانو مین حلقہ ڈال کر چہوڑ دیا نر و مادہ
دونون اپنی مقام پر جاکر تہہری پہر جب کہ سارس خانگی آواز کرتی تہی وہ بہی برابر آواز
کرتے تہی اور اسی قسم سی تماشا جنگلی ہرن کا دیکہا کہ پرگنہ کرنال مین شکار کو گیا تہا
مین قریب تیس آدمیون کے اہل شکار اور خدمت گار ملازمین حاضر تہی ایک کالا ہرن ہم چشم
ہرنیون کے نظر آیا ایک مرتبہ ہرن آہو گیر کو لڑنے کی واسطی چہوڑا دو تین ٹکرین
سینگون کی مار کر پیچہی لوٹا دوسرے مرتبہ چاہا کہ ہرن کے سینگہہ مین آہو گیر باندہ کر

ذکر لڑائی سارس

ذکر شکار ہرن

چهوڑ دین تا گرفتار هو جاوی اس مرتبه آهوی صحرائی شدت غضب او رغیرت سی هجوم آدمیون کا خیال مین نه لاکر دوڑ کر آیا اور تین سینگهه آهوی خانگی کی مار کر بهاگ گیا اسی تاریخ کو خبر فوت هونی غایت خان کی پهنچی وه خدمتگارون مقرب سی تها او رکچهه افیون کهاتا تها اور وقت فرصت قریب یک پیاله کا بهی هوتا تها رفته رفته شیفته شراب کا هو گیا تها جو که وه ضعیف الجسم تها اور زیاده حوصله اپنی سی ارتکاب پیاله کا کرتا تها مرض اسهال مین مبتلا هوا اور اس ضعف مین دو تین بار مثل مرگی کی غشی اوسکو هوگئی حسب حکم حکیم رکنا اوسکی معالجه مین مصروف هوا هر چند تدبیرین کین فائده مند نه هوئین باوجود اسکی خوب هوک اوسکو پیدا هوئی چنانچه حکیم مبالغه او رتاکید کرتا تها که دن رات مین زیاده ایک دفعه سی کهانا نه کهاوی لیکن وه نه ره سکا دیوانه کی طرح اگ پانی پر پڑتا تها یهان تک که مرض سوء القنیه اور استسقا کا اور بهت ضعیف و نحیف هوگیا چند روز بیشتر عرض کی که آگره مین جاوی حکم دیا مینی که حضور مین آکر رخصت هووی پالکی مین ڈالکر لائی نهایت ضعیف و لاغر هوگیا تها که موجب حیرت کا هوتا تها ع کشیده پوستی بر استخوانی ٭ بلکه هڈیان تحلیل هوگئی تهین یهان تک که مصور لاغر تصویر کی کهینچنی مین بهت تکلف کرتی هین مگر اس قسم کی دبلی صورت بلکه قریب اسکی بهی دیکهنی مین نه آئی سبحان الله آدمزاده اس هیئت کی ساتهه بهی هوتا هی یه دو بیت اوستاد کی مناسب مقام کی هین

سایه من گر نه گیرد پاسی	تا قیامت ندارد هم جائی
نالد از بس که ضعف دل شنید	تا لب چند جائی خشنید

نہایت نوادر سی سمجھ کر فرمایا مینی کہ مصور اوسکی صورت کھینچین القصہ اوسکا حال
مینے نہایت متغیر پایا کہا مینی کہ ایسی وقت مین خدا کی یاد سی ایک دم غافل مت رہ
اور اوسکی کرم سی ناامید نچاہیی ہونا اگر بچ جاوی تو سمجھنا چاہیی کہ کچھ فرصت واسطے
عذر تقصیر اور تدارک مافات کی ملی اور اگر عمر تمام ہو چکی ہی تو جو دم کہ اوسکی یاد مین
گذری بہتر ہے آپنے پسماندون مین دل کو مشغول نکر کہ تھوڑا حق خدمت بہی
ہماری نزدیک بہت ہی اور جو اوسکی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ
اوسکو دیی اور رخصت کیا وہ دوسری دن مسافر راہ عدم کا ہوا تیئیسوین کو کنارہ آب
مانب پر منزل ہوی جشن نوروز مبارک شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل
مین مرتب ہوا آمان اللہ پسر مہابت خان موافق التماس مہابت خان کی منصب
ہزاری ذات اور تین سو سوار سی سرفراز ہوا عبد اللہ پسر خان اعظم بہی ہزاری ذات
اور تین سو سوار سی ممتاز ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کی جاگیردارون سی ہی عطاے
فیل و اسپ سی سربلند ہوا نیاز خان بیٹا شہباز خان کنبوہ کا موافق حکم کے صوبہ دکن
سی آکر ساتھ خدمت بخشیگری اور وقایع نویسی کے سرفراز ہوا اور منصب اوسکا
آٹھ سو ذات اور چار سو سوار کا مقرر ہوا روز جمعہ بیسوین کو کوچ کیا اس منزل مین
شاہزادہ شجاع بیٹی شاہجہان کو کہ نورجہان بیگم کے نزدیک پرورش پاتے
اور مجکو اوس سی اس قدر محبت ہی کہ اپنی جان سی زیادہ اوسکو عزیز رکھتا
ہون جو بیماری کہ بچون کو ہوتی ہے اور اوسکو ام الصبیان کہتی ہین وہ اوسکو

[illegible]

لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیہوش رہا ہر چند اہل تجربہ نے تدبیرین اور معالجے کیے
کچھہ فائدہ نہ ہوا اور اوسکی بیہوشی نے میری ہوش اوڑا دی جبکہ معالجی ظاہری سے
نا امید ہوے از روے عجز و نیاز کے سر درگاہ کریم کارساز مین رگڑ رگڑ کر اوسکی صحت
چاہی اوسوقت دل مین آیا کہ جو اپنے خدا سے مینے اقرار کیا تہا کہ بعد عمر پچاس برس کی
تیر و بندوق کا شکار نکرونگا اور کسی جاندار کو اپنے ہاتہہ سے آزار نہ دونگا اگر اوسکی سلامتی
کی نیت کرکے اسی تاریخ سے ترک شکار کرون امید ہے کہ حیات اوسکی وسیلہ نجات بہت
سے جاندارون کا ہو القصہ اوسی وقت ساتہہ اعتقاد درست اور قصد صادق کے خدا سے اقرار
کیا مینے کہ اس سے بعد کسی جاندار کو آزار نہ دونگا کرم الٰہی سے اوسکی بیماری کو تخفیف تمام
حاصل ہوگئی اور اوس زمانہ مین کہ مین شکم مادر مین تہا اکثر اطفال کہ شکم مین حرکت کرتی ہین
مجھسے کبھی اثر حرکت کا ظاہر نہین ہوتا تہا پرستارون نے مضطرب ہوکر صورت حال حضرت
عرش آشیانی سے عرض کی اوس زمانہ مین والد ہمیشہ شکار چیتی کا کیا کرتے تھے جو وہ دن جمعہ
کا تہا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دن جمعہ کے چیتی کا شکار نکرونگا آخر
عمر تک اسی نیت پر ثابت رہی اور مینے بہی متابعت حضرت کی کر کی آج تک دن جمعہ کے
شکار چیتی کا نہین کیا حاصل کلام بجہت ضعف نور چشم شاہجہان کے تین روز اوسی منزل
مین مقام ہوا امید کہ حق تعالی اوسکو عمر طبعی عطا فرماوے سانتوین کو وہانسے کوچ ہوا ایک روز
حکیم کا بیٹا اونٹ کے دودہ کی تعریف بہت کرتا تہا ولیکن پا کہ چند روز کہ دودہ اونٹنی
کا پیون کہ نفع مند ہو اور مزاج کو گوارا ہو آصف خان کہ لا بیتی اونٹنی شتر دار رکہتا تہا ہوڑا سا

اوسکی دوده مین سی بپانخلاف دوده اور اونٹون کی کہارا ہوتا ہی مجکو لذیذ اور شیرین
معلوم ہوا اور اب ایک مہینی کے عرصہ سی ہر روز موافق آدہی آنجوری کے دوده اوسکا
پیتا ہون نفع اوسکا ظاہر ہوا کہ تشنگی کو کہوتا ہی اور غرائب یہہ ہی کہ دو سال پیشتر
اوسکو آصف خان نے خریدی تہی اور اوسوقت اوسکی بچہ نہ تہا اور اصلا اثر دوده کا
ظاہر نہ تہا اندنون اتفاقا دوده اوسکی تہنون سی نکلا اور ہر روز چار سیر دوده گای کا
اور پانچ سیر گیہون اور ایک سیر گڑ اور ایک سیر سونف اوسکی کہانی کو دیا جاتا ہی کہ
دوده اوسکا شیرین اور لذیذ اور مفید ہو بتکلف مجہکو پسند آیا اور واسطی امتحان
کے دوده گای اور بہینس کا منگواکر چکہا اوس کے دوده کی شیرینی اور مٹہاس کو
نہین پہنچا حکم دیا کہ اور چند اونٹنیون کو اسی قسم کی خوراک دین تا کہ معلوم ہو کہ
مٹہاس غذا کے سبب سی ہے یا خود ہی ہے آٹہوین کو کوچ ہوا دن مبارک شنبہ تاریخ
نوین کو مقام ہوا ڈیرہ ایک بڑی تال پر ہوا تہا فرزند شاہ جہان نے کشتی کشمیری طرز
کی کہ نشیمن گاہ اوسکی نقرہ کی تہی نذر کی باقی دن اوس کشتی پر بیٹہہ کر سیر اوس تالاب کی کی
عابد خان بخشی بنگش کو کہ درگاہ پر بلایا تہا اسی روز آیا خدمت دیوانی بیوتات سی سرفراز
کیا سرفراز خان کہ کامدارون صوبہ گجرات سی ہے ساتہہ عطاے علم اور گہوڑی بنجاق
خاصہ اور ہاتی کے عزت پاکر رخصت ہوا عزت خان کہ تعینات لشکر بنگش سی ہی ساتہہ
عنایت علم کے سرفراز ہوا دسوین کو کوچ ہوا میر میران منصب دو ہزاری ذات اور چہہ سو سوار
سے سرفراز ہوا گیارہوین کو پرگنہ دو حد مین منزل کی شب یکشنبہ بارہوین ماہ آبان کو

(شیرین ہونا دوده لطیف خوش مزہ ہوا گی)

تیرہوین

تیرہوین سال جلوس سی مطابق پندرہوین ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۶ ہجری کے وقت طالع ابوبرز
درجہ میزان کے خداوند کریم بخشش والی ہمارکی سے کئی فرزند اقبال مند شاہ جہان کو آصفخان
کی بیٹی کے شکم سے فرزند کرامت فرمایا امید کہ قدم اوس کا اوپر اسس دولت ابد قرین
کے مبارک اور فرخندہ ہو تین دن منزل مذکور مین مقام رہا پندرہوین کو موضع شمرنہ
مین منزل کی جو یہہ بات مقرر ہوی کہ جشن مبارک شنبہ کا بمقدور کنارہ آب جاری خوب
وصاف مین ہو اور اسس مین مین ایکچی تہی اسلیی قریب وہی رات مبارک شنبہ تاریخ
سولہوین کو پہر سوار ہوا مین وقت طلوع آفتاب کی کنارہ تالاب باکھور کی نزول فرمایا
آخر دن سی بزم پیالہ مرتب ہوی چند ملازمان خاص کو پیالہ عنایت کیی جمعہ کی دن —
سترہوین کو کوچ کیا کیشو داس مارو کہ جاگیردار اوس نواحی کا ہی موافق حکم کے وطن
سے آکر خدمت مین حاضر ہوا اٹھارہوین کو حوالی رام گڈہ کی مقام ہوا چند روز پہلی
تین گھڑی رات باقی رہی تہی کہ کرہ ہوا مین مادہ بخار اور دخان کا مانند ستون کی
نمودار ہوا اور ہر شب کو پہلی رات سی گھڑی بہر پیشتر ظاہر ہوتا تہا اور شبہ تہا جاتا تہا جب تمام
ہوا صورت حربہ کی پیدا کی دونون سر باریک اور درمیان سی گندہ خمدار مانند دہرہ
کے پشت طرف جنوب اور رو طرف شمال کے اب پہر رات پچہلی سی ظاہر ہوتا ہی —
منجمون و ستارہ دانون نے قد و قامت اوس کا اصطرلاب سی معلوم کیا
کہ جیسی دن جون فلک کو ساتھہ اختلاف منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتھہ حرکت
فلک اعظم کے متحرک ہی اور حرکت خاص بہی بجہت حرکت فلک اعظم کے اوسمین

معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلی برج عقرب مین تہا اوسکو چہوڑکر میزان مین پہنچا اور حرکت
عرض زیادہ جنوب کی طرف رکہتا ہی منجمون نی اس قسم کا حربہ نام رکہا ہی اور لکہا ہے
کہ اسکا ظہور دلالت کرتا ہی اوپر ضعف ملوک عرب اور غالب ہونی دشمنون کی اون پر
اور حقیقت خدا جانی تاریخ مذکور تک بعد سولہوین شب کی کہ وہ علامت ظاہر ہوی
تہی اوسیطرف ایک اور ستارہ نمودار ہوا کہ سر اوسکا روشنی رکہتا تہا اور دو تین گز کی دم
اوسکی دکہلائی دیتی تہی مگر دم مین صلا روشنی اور چمک نہ تہی اب قریب آٹہہ
رات کی ہوئین جیسی کہ نمودار ہوا ہی جسوقت کہ گم ہو جائیگا اور اوسکی آثار سی جو کچہہ ظہور
پائین گے لکہا جائیگا انیسوین کو مقام کرکے بیسوین کو موضع سیتل کہیڑہ مین منزل
کی اکیسوین کو پہر مقام ہوا رشید خان افغان کو خلعت و فیل بہ نیاز خان کی ہاتہہ بہیجا
بائیسوین کو پرگنہ مدن پور مین نزول اقبال فرمایا دن مبارک شنبہ تاریخ تیئسوین کو
مقام کرکے بزم پیالہ کی آراستہ کی دارا خان خلعت نادری سے سرفراز ہوا پچیسوین کو
پرگنہ نواڑی مین منزل کی چہبیسوین کو کنارہ آب چنبل پر نزول فرمایا ستائیسوین
کو اوپر کنارہ آب کہنر کے ڈیرا کیا اٹہائیسوین کو سواد بلدہ اوجین مین ٹہری احمد آباد
سے اوجین تک اٹہانوین کوس مسافت کو اٹہائیس کوچ اور اکتالیس مقام مین کہ دو
مہینی اور نو دن ہوتی ہین آئی انتیسوین کو ساتہہ جدروپ کی کہ پسندیدگان
مذہب ہنود سی ہی اور تفصیل حال اوسکی اوراق سابق مین لکہی گئی صحبت
رکہنی کی واسطی سیر اور تماشی کا لبادہ کی توجہ فرمائی بی تکلف اوسکی صحبت مغتنمات سی ہے

اسی تاریخمین عرضی بہادرخان حاکم قندہار سی معلوم ہوا کہ پارسال قندہار اور نواحی قندہا
مین کثرت چوہون کی اسقدر تہی کہ تمام غلون اور کہیتون اور درختون کی سرون کو ضائع
کردیتی تہی جب تک کہیتی نہ کٹتی تہی خوشون کو کاٹ کر کہاتے تہی اور جب رعایا نے
اپنی مزروعات کو کہلیانون مین کوٹی اور صاف کری آدہا اور کہا گیی چنانچہ چوتہا حاصل
شاید کہ ملا ہو اور اسیطرح پالیزون اور باغات سی اثر نہا بعد چند روز کے آوارہ اور
معدوم ہوگئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنی کا نکیا تہا اوجین مین کہ
پرگنہ جاگیر اوسکی کاہی عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ تاریخ تیسوین مین اوسکی یہان آراستہ
ہونا چار اوسکی کہنی کو مان کر اوسکی یہان عیش و طرب سی گذرانی اور بندہای
خاص ساغر لبریز عنایت سی کامیاب ہوی اور فرزند شاہجہان اوس اپنی فرزند کو
روبرو لایا اور خوان جواہرات او مرصع آلات او پچاس ہاتی تیس نر او بیس ماده نذر
گذران کے التماس نام رکہنی کا کیا انشاء اللہ تعالی ساعت نیک مین نام رکہا جائیگا
اون ہاتیون مین سی سات ہاتی داخل فیلخانہ خاص مین ہوی باقی فوجدارونکو
تقسیم کردی اور نذرانہ اوسکا کہ قبول ہوا دو لاکہ روپیہ کا ہوگا - اسدن عضد الدولہ
نی اپنی جاگیر سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی اٹہاسی مہر نذر کی اور ایک ہاتی
پیشکش کیا قاسم خان نے کہ اوسکو حکومت بنگالہ سی معزول کرکے درگاہ مین
بلایا تہا دولت زمین بوس کی پاکر ہزار مہر نذر کی دن جمعہ غرہ آذر ماہ الہی کو
طرف شکار باڑی اور سیر دولی نہضت ہوئی اثنای سواری مین چوار کیت

مین گذرتا ہوا باوجودیکہ ہر درخت ایک خوشہ بار لاتا ہی ایک درخت نظر سی گذرا کہ بارہ خوشہ رکھتا تہا موجب حیرت کا ہوا اوس وقت حکایت بادشاہ او رباغبانکی دل مین گذری

حکایت بادشاہ عادل و باغبان عاقل

ایک بادشاہ موسم گرمی مین ایک باغ سے دروازہ پر پہنچا ایک بوڑہا باغبان دیکہا دروازہ پر کہڑا ہوا پوچہا کہ اس باغ مین انار ہین کہا ہین بادشاہ نی کہا کہ ایک پیالہ انار کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوبصورت اور نیک سیرت تہی اشارہ کیا تا آب انار حاضر کری لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا بہر لائی اور چند پتی اوسکی موہنہ پر رکہہ لائی بادشاہ نے اوسکی ہاتہہ سی لیا اور پیا پہر لڑکی سے پوچہا کہ مقصود ان پتون کے رکہنے سے اس پیالہ کے موہنہ پر کیا تہا لڑکی نے زبان فصیح اور ادای ملیح سے عرض کیا کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آئی اور سواری سے یکبارگی پہنچنے مین پانیکو ایک دم مین پینا منافی حکمت کی ہی اسلیے پتی مینی پانی کے موہنہ پر رکہی تا پانی تامل سے پیو بادشاہ کو یہہ بات نہایت پسند آئی اور دل مین خیال کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرمخانہ مین کرون بعد ازان باغبان سی پوچہا کہ ہر سال تجکو اس باغ سی کیا حاصل ہوتا ہی کہا تین سو دینار کہا کچہری مین کیا دیتا ہے کہا سلطان سر ہر درخت سی کچہہ نہین لیتا بلکہ زراعت سی دسوان حصہ لیتا ہے بادشاہ کی دل مین آیا کہ میری سلطنت مین باغ بہت ہین اور درخت بیشمار اگر حاصل باغ سے بہی دسوان حصہ دین روپیہ بہت ہوتا ہی اور رعیت کو اسمین

چندان نقصان نہین آپ حکم دونگا کہ محصول باغات کا بہی لیا جاوی پہر کہا تہوڑا پانی انار کا اور بہی لا تب لڑکی گئی اور بہت دیر کی بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی کا لائی بادشاہ نے کہا اول مرتبہ کہ تو گئی تہی جلد آئی تہی اور بہت لائی تہی اب کی بار دیر کیون لگائی اور تہوڑا لائی لڑکی نی کہا کہ اول مرتبہ پیالہ ایک انار کی پانی سے بہر گیا تہا اور اب کی بار پانچ چہہ انار نچوڑے اور اوسقدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت زمین کی پیدایش مین بادشاہ کی نیت سے ہوتی ہی مجکو معلوم ہوتا ہی کہ تم بادشاہ ہو جب تمنی حاصل باغ کا مجہہ سی پوچہا نیت تمہاری بدل گئی ہوگی ایسلیے برکت میوون کی کم ہو گئی بادشاہ کو اوسکی کہنے کا اثر ہوا اور اوس خیال کو دل سی دور کیا پہر کہا اب اور ایک پیالہ انار کی پانی کا لا لڑکی گئی اور جلدی پیالہ بہر لائی اور خوش و خرم بادشاہ کی ہاتہہ مین دیا اوسوقت بادشاہ نی باغبان کی عقل پر تحسین و آفرین کی اور حقیقت بیان کیے اور وہ لڑکی اوس سی چاہی اور خواستگاری کی - اور یہہ بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سی صفحہ روزگار پر باقی رہی - القصہ ظہور ایسی برکت کا اثر نیت نیک اور ثمرہ عدالت کا ہی - جبکہ تمام ہمت اور نیت بادشاہونکی مصروف اوپر آسودگی خلق اور رفاہیت رعایا کی ہوتی ہی سبب ظہور خیرات اور کثرت محصول زراعت او باغات کا نتیجہ ہی الحمد للہ کہ اس دولت ابد قرین مین ہرگز یہہ محصول سر درخت نہین ہی اور تمام ملک محروسہ مین ایک حبہ اس قسم کی داخل خزینہ مین نہین ہوتا بلکہ حکم ہی کہ

جو کوئی زمین مزروع مین باغ لگاوی حاصل اوسکا معاف ہوگا امید کہ حق تعالے
اس نیازمند کو ہمیشہ اس نیت خیر پر قائم رکھی ہے چونیت بخیر ست خیر م
دہی * دن سہ شنبہ کو دوسری مرتبہ صحبت جدروپ مین دل کا شوق بڑہا ۔ بعد
فراغ عبادت دو پہر کے کشتی پر سوار ہوکر اوسکی ملاقات کو گیا پچہلی دن سی اوسکی
گوشہ مین جاکر اوسکی صحبت حاصل کی بہت بلند باتین حقایق اور معارف
کی سنین مقدمات تصوف کی خوب صاف بیان کرتا ہے صحبت اوسکی بہت
خوش ہوا اوسکی ساٹہہ برس کی عمر ہی بائیس برس کا تہا کہ قطع تعلقات
ظاہری کا کیا اور تجرید اختیار کی اڑتیس برس سی بی لباسی مین بسر کرتا ہی
رخصت کی وقت کہا کہ شکر اس بخشش الہی کا کس زبان سی ادا کرون کہ ایسی
بادشاہ عادل کے عہد مین جمعیت و آرام سی اپنی معبود کی عبادت مین مشغول ہون
اور کسی راہ سی غبار تفرقہ میری دامن عزیمت پر نہین بیٹہا ہے تیسری کو کالیانہ
سے کوچ کیا اور قاسم کہیڑہ مین ٹہیری درمیان راہ کی شکار باز وغیرہ کا کیا
اتفاقا ایک کروانک اوڑہا باز تو بغون کو کہ نہایت توجہ اس سی رکہتا ہون
اوسکی پیچہی چہوڑا کروانک اوسکی چنگل سی نکل گیا باز اوسکا پیچہا کیا کہ نظر نہین
آتا تہا اور غائب ہوگیا ہر چند قراولون اور میر شکارون نی تجسس کی کچہہ پتہ نہ لگا
اور مشکل ہوئی کہ ایسی جنگل مین باز ہاتہہ آوی اور لشکر میر شمیری کہ سردار
میر شکارون کشمیر کا ہی اور باز کو حوالہ اوسکی تہا پریشان اطراف صحرا

مین چرتا تہا ناگاہ دور سی ایک درخت دیکہا جو نزدیک اوسکی گیا ایک ٹہنی پر
بیٹہی ہوی پایا مرغ خانگی دکہلا کر باز کو بلا لیا تین گہڑی سی زیادہ نہین گذری
تہی کہ باز کو پکڑ کر حضور مین لایا اور یہہ بخشش غیبی کہ گمان وخیال مین کسی شخص
کے نہ تہی مسرت افزای خاطر ہوئی انعام مین اس خدمت کی منصب اوسکا
بڑہایا گیا اور اسپ وخلعت مرحمت ہوا چوتہی پانچوین چہٹی کو برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ
ساتوین کو مقام کرکے کنارہ تال پر جشن مرتب کیا نورجہان بیگم کو مدت سی
ایک بیماری تہی اور حکیم مسلمان اور ہندو جو ملازمت مین تہی علاج کرتے تہی
کچہہ موثر نہین ہوتا تہا اور دوا کرنے سی عاجز ہونی کا اقرار کرتے تہی ان دنون
کہ حکیم روح اللہ خدمت مین آیا اور اوسکا علاج کیا تہوڑی مدت مین فائدہ کامل
ہوگیا صلہ مین اس خدمت شایستہ کی حکیم کو منصب لایق سی سرفراز کرکے تین
گانو اوسکی وطن مین بطور ملکیت کی عنایت کیی اور حکم ہوا کہ مشار الیہ کے برابر
چاندی تول کر وجہ انعام مین مقرر رکہین آٹہوین سی تیرہوین تک برابر کوچ
ہوا اور ہر روز آخر منزل تک شکار باز وجرہ کا کیا اور تیتر بہت پکڑے آئے تیرہوین
کو کنور کرن فرزند رانا امر سنگہہ نے در دولت پر حاضر ہوکر تسلیمات مبارکباد
فتح دکن کی کی سو مہر اور ہزار روپیہ نذرانہ اور موازی اکیس ہزار روپیہ کے
قسم مرصع آلات سی مع چند گہوڑون وہاتی کے پیشکش کیا مگر جو قیمتی
گہوڑے سی تہا اوسکو واپس بخشا اور باقی قبول کیا دوسری دن اوسکو

خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتی اور ارادت خان میرانکو
بہی ایک ہاتی عنایت ہوا سید نہر بر خان اوپر فوجداری سرکار میوات کی سرفراز
ہوا منصب اوسکا اصل واضافہ سی ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر ہوا سید
مبارک کو واسطی حراست قلعہ رہتاس کی ممتاز کرکے منصب پانسو ذات اور
دو سو سوار کا مرحمت فرمایا دن مبارکشنبہ چودہوین تاریخ کو کنارہ تالاب موضع سندہا
کے مقام کرکے بزم پیالہ آراستہ ہوئی اور بندہاے خاص ہانہ ساغر نشاط
کے خوشوقت ہوی جانور شکاری کہ آگرہ مین واسطہ کرنے کے باندہی تہی خواجہ لطیف
توشبیگی نے اندنون لاکر نظر سی گذرانی جو کہ لایق سرکار خاص کے تہی انتخاب
کرکے باقی امیرون کو تقسیم کیی آسی تاریخکو خبر بغاوت اور کفران نعمت راجہ سورج
مل ولد راجہ باسو کی سنی راجہ باسو کی چند بیٹی تہی سورج مل اگرچہ سب سی بڑا تہا لیکن
باپ اوسکو بسبب بد اندیشی اور فتنہ جوئی کی ہمیشہ قید رکہتا تہا اور ویسا ہی اوس
سے ناراض مرا بعد اوسکی مرنی کی جو یہہ بی سعادت سب سی بڑا تہا اور اور فرزند
قابل ورشید راجہ باسو نہین رکہتا تہا اسلیی حقوق خدمت راجہ باسو کے ملحوظ
فرماکر واسطہ انتظام سلسلہ زمینداری اور محافظت اوسکی وطن کے اسکو دولت
کو خطاب راجگی اور منصب دو ہزاری سی سرفراز کیا اور جاگیر اوسکی باپ کی کہ خدمت
اور دولت خواہی سی حاصل کی تہی اور تمام نقد و جنس کہ بہت سالہا سال سے
جمع کیا تہا اوسکو مرحمت ہوا اور جسوقت کہ مرتضی خان مرحوم نے اوپر خدمت فتح کانگڑہ

کے دستوری پائی جو بیہ بے دولت زمیدار عمدہ اوس کوہستان کا تہا
اور ظاہر مین عہد خدمت اور دولت خواہی کا کیا واسطی کمک مشار الیہ کی مقرر ہوا
اور بعد اوسکی کہ مطلب اوس کا حاصل ہوا اور مرتضی خان نے محاصرہ اہل قلعہ
کا بہت سخت کیا اس بدسگال نی صورت حال سی معلوم کیا کہ عنقریب فتح ہوگا
تب مقام ناسازی اور فتنہ انگیزی مین آکر پردہ نفاق کا موہنہ سے اوٹہایا اور
مشار الیہ کے لوگون سے منازعت اور مخاصمت کرنی لگا مرتضی خان نے
نقش بی دولتی اور ادبار کا اوسکی پیشانی سی دریافت کر کے شکایت اوسکی درگاہ
مین لکھہ بہیجی بلکہ بالتصریح لکہا کہ آثار بغاوت کی اوسکی حالات سی ظاہر ہین مرتضی
خان جیسا سردار عمدہ ساتہہ لشکر جہت کی اوس کوہستان مین تہا اوس
بی سعادت نی وقت کو مناسب اسباب شورش اور آشوب کا نہ پاکر خدمت فرزند
شاہجہان مین عرض کی کہ مرتضی خان بتحریک ارباب غرض کے میری ساتہہ
عداوت رکہتا ہی اور ساتہہ عصیان او بغی کے تہمت کرتا ہی امید کہ آپ باعث
نجات اور سبب میری حیات کی ہوکر مجہکو درگاہ مین طلب فرماؤ ہر چند مرتضی خان کی
بات کا مجکو اعتبار تہا لیکن جب اوسنی بہت التماس واسطی طلب اپنی کے درگاہ مین
کیا شبہہ دلمین آیا کہ مبادا مرتضی خان نے بتحریک ارباب فساد کے ہیچ کہا کر غور
نکرکے اوسکو متہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کی تقصیرات اوسکی
معاف کی اور درگاہ مین بلایا اور درمیان اس حال کے مرتضی خان مر گیا

اور فتح ہونا قلعہ کانگڑہ کا دوسری سردار کے بھیجنی پر موقوف رہا جو یہہ فتنہ سرشت
درگاہ والا مین پہنچا نظر اوسکے ظاہری احوال پر ڈال کر اوسے جلد ہی مشمول عواطف
کا کرکے بیچ ملازمت شاہجہان کے اوپر خدمت فتح کرنی دکن کے رخصت کیا
بعد اسکی کہ ملک دکن فتح ہوگیا اوس فرزند کی خدمتمین وسیلی اوٹھا کر طلبگار خدمت
فتح کانگڑہ کا ہوا ہرچند اس بی حقیقت اور حق ناشناس کو پھر اوس کوہستان مین
راہ دینا آئین حزم اور احتیاط سی بعید تھا لیکن جو اوس خدمت کو اوس فرزند
نے اپنی ذمہ لی تھی ناچار اوسکی مرضی پر اوسکو چھوڑا اور فرزند اقبالمند نے اوسکو
ساتھہ تقی نامی کے بندون درگاہ اوسکی سی تھا اور ساتھہ فوج شایستہ منصب
دارون اور احدیون اور برق اندازون بادشاہی کے تعین فرمایا چنانچہ یہہ احوال
بطور اجمال اوراق گذشتہ مین لکھا گیا جو اپنی مقصد کو پہنچا ساتھہ تقی کے بھی خصومت
اور بہانہ جوئی شروع کرکے جوہر ذاتی اپنا دکھلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوسکی
معروض کی یہان تک کہ صریح لکھا کہ صحبت میری اوس سی راست نہین ہے اور
یہہ خدمت اوس سی ہوتی نہین دکھتی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین فتح اس قلعہ
کی جلدی ممکن ہے ناچار تقی کو حضور مین طلب کیا راجہ بکرماجیت کو کہ ملازمون
عمدہ اوسکی سی ہی ساتھہ فوج تازہ کے جلد رخصت کیا جو اس بی سعادت نی
جانا کہ زیادہ اس سی حیلہ اور مکر نہین چلیگا بکرماجیت کی پہنچنی تک ملازمان درگاہ
کو اس بہانہ سی رخصت دی کہ بہت مدت سی بی سامان ہوگئی ہو اپنی گھرون

اور

اور جاگیرون کو جاکر آسے نے راجہ بکرماجیت تک درستی سامان کی کرکے آجاوین جو
ظاہر اسلسلہ جمعیت دولت خواہون مین تفرقہ ہوا اکثر اپنی محال جاگیرون مین
گئے اور چند آدمی روشناس اوسجگہہ رہی تب وسنی قابو پاکر بغی اور فساد ظاہر
کی سید صفی بارہہ والی نے کہ ساتہہ نہایت شجاعت اور دلیری کی خصوصیت
رکھتا تہا ساتہہ چند برادر اور خویشون اپنی کے پانون ہمت کا جما کر شربت شہادت
کا چکہا اور بعضون کو ساتہہ زخمون کاری سے کہ پیرایہ شیران کارزار کا ہوتا ہے
وہ نابکار بکہہ کر میدان لڑائی سی نکبت سر اپنی کو لیگیا اور بعضون نے آپ کو بہاگ
کر بچایا اوس بدبخت نی ہاتہہ تعدی و تصرف کا بیچ پرگنون دامن کوہ کے
کہ اکثر اونمین سی جاگیر مین اعتماد الدولہ کے مقرر ہین دراز کیا اور لوٹنی اور
غارت کرنے مین سر مو فرق نرکہا امید ہی کہ جلد ہی سزا ہی اعمال اپنی کو
پہنچی اور نمک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی ستروین تاریخ کو
گہانٹی چاندا سی عبور ہوا اٹہارہوین کو اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار
ساتہہ سعادت آستان بوسی کی مفتخر ہوا جو مدتون سی حضور سی دور تہا اور لشکر منصور
نواحی خاندیس اور برہانپور سی عبور کرتا تہا التماس ملازمت مین حاضر ہونے
کی کیا حکم ہوا کہ اگر دل اوسکا سب طرف سی جمع ہو جاوے آکر جلدی معاودت
کرے اسواسطی موافق حکم کے جلدی آجکی تاریخ کو آکر سعادت قدمبوسی کی حاصل کی اور
ساتہہ طرح طرح کی نوازش کی سرفراز ہوا ہزار مہر اور ہزار روپیہ نذر گذرا ... لے

چون لشکر نے گذرنے گہاٹیون سے سختی بہت کہینچی تہی واسطے فراغت لوگون کے اونہینکو
مقام ہوا بیسوین کو کوچ کر کے دن مبارکشنبہ اکیسوین کو پہر مقام ہوا کنارہ دریای
سند پر بزم پیالہ مرتب ہوئی گہوڑا سمند خاص سمیر نام کہ پہلی گہوڑون مین سے تہا
خانخانان کو عنایت ہوا سمیر اصطلاح ہند مین کوہ طلا کو کہتی ہین بسبب نسبت رنگ
اور کلانی جثہ کے اس نام سے مشہور ہوا بائیسوین تیئسوین کو برابر کوچ ہوا سند عجیب
ندی دیکہی پانی نہایت صاف پر جوش و خروش بلند جگہہ سے گرتا ہی کنارہ پر نشست گاہین
غیبی بنی ہوئین اس نواح مین چشمہ اس خوبی کی ساتہہ نظر نہین آیا خوب سیر کی جگہہ ہی
تہوڑی دیر اوسکی سیر سی محظوظ ہوا مین چوبیسوین کو اوس تالاب مین کہ سامنی دولت
خانہ کے واقع تہا کشتی پر بیٹہہ کر شکار مرغابی کا کیا پچیسوین چہبیسوین ستائیسوین
کو پی در پی کوچ ہوا خانخانان کو پوستین خاص اپنی پہنی کا مرحمت کیا اور ہفت
راس اسپ طویلہ خاص سے کہ ہر ایک پر سواری کی تہی یہہ بہی مرحمت کیی روز
یکشنبہ دوسری دی ماہ الہی کو قلعہ رنتہنبور مین نزول جلال فرمایا یہہ بڑا قلعہ ہندوون
کے قلعون سی ہے سلطان علاؤالدین خلجی کے وقتمین رای ہمیر دیو متصرف تہا سلطان
نے مدتون محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغاز عہد حضرت عرش آشیانی مین
رای سرجن ہاڈا تصرف مین رکہتا تہا اور ہمیشہ چہہ سات ہزار سوار اوسکی نوکر رہتی
تہے اور حضرت والد نے اس قلعہ سخت کو ایک مہینی اور بارہ دن کے عرصہ
مین ساتہہ مدد خدا سے پاک کی فتح کیا اور رای سرجن ساتہہ رہنمونی بخت کے

ملازمت مین حاضر ہوا اور سلک دولتخواہون مین منتظم ہوا اور امیران معتبر اور
بندون معتمد سے ہوگیا بعد اوسکی اوسکا بیٹا رای بہوج بہی زمرۂ امرای عظام مین رہا
اب پوتا اوسکا سرلبندرای داخل بندہاے حضور مین ہے تیسری تاریخ کو واسطے
دیکہنی قلعہ کے متوجہ ہوا مین دو پہاڑ برابر ہین ایک کو رن اور دوسری کو تہنبور
کہتے ہین اور قلعہ اوپر تہنبور کی بنا ہے ان دونون نامون کو ملاکر رنتہنبور نام
رکہا نہایت مضبوط ہی اور پانی کی اوسمین کثرت ہی کوہ رن ایک حصن قوی ہی اور
فتح اس قلعہ کی منحصر ہے اوسکی طرف سی چنانچہ والد بزرگوار نے حکم فرمایا تہا کہ
توپین اوپر کوہ رن کے چڑہاؤ قلعہ کے اندر کی عمارتون کو توڑو اول توپ کو کہ
آگ دی جو گہنڈے محل سرای سرجن مین گولہ لگا گرنے اوس عمارت کی سے
زلزلہ اوسکی بنیاد ہمت مین پڑا اور گہبراہت اوسکی دل پر غالب ہوئی اور نجات اپنی
قلعہ کے سونپنی مین جانکے سر عبودیت کا درگاہ بادشاہ جرم بخش عذر پذیر مین رکہا
القصہ ارادہ میرا ایسا تہا کہ رات قلعہ پر رہون اور دوسری دن لشکر مین آؤن لیکن
جو قلعہ ہندوون کی عمارتون سی بے ہوا اور کم فضا تہا اسلیی دل نی چاہا کہ توقف
کرون ایک حمام دیکہا کہ ایک نی رستم خان کے نوکرون مین سے متصل حصار کے
بنایا تہا باغیچہ اور نشیمن جانب صحرا کا خالی فضا اور ہوا سی نہین ہے تمام قلعہ مین اس
سے بہتر جگہ نہ تہی رستم خان ایک امراؤن حضرت عرش آشیانی کے سی تہا اور کمال
مین خدمت حضرت والدین تربیت پاکر نسبت محبت اور قرب حضور

نهایت اعتماد سے اوس قلعه کو حواله اوسکی فرمایا تها بعد فراغت سیر قلعه کے حکم دیا مینے
که مجرمون کو جو اس قلعه مین قید هین حاضر کرین تا حقیقت حال هر ایک کی دریافت
کر کے حکم فرمایا جاوے جملا سوا مجرم خونی اور اوس شخص کے که خلاصی اوسکی سے
فتنه اور فساد مملکت مین واقع هوتا تها باقیون کو رها کر دیا اور هر ایک کو لایق
اوسکی حال کے خرچ اور خلعت عنایت هوا چوتهی کو بعد گذرنی پهر پهر رات اور
تین گهڑی کے دولت خانه کو لوٹا مین پانچوین کو قریب پانچ کوس کے کوچ کر کے
دن مبارک شنبه چهٹی تاریخ کو مقام هوا اسی دن مین خانخانان نی پیشکش گذارنی
قسم جواهر اور مرصع آلات و نقشه اور فیل سے جو کچهه پسند آیا قبول کیا اور
باقی مشار الیه کو دیا تمام نذرانه اوسکا جتنا که قبول هوا قیمتی ڈیڑ لاکهه کا هوا ساتوین
کو پانچ کوس کوچ کیا پهلی اس هی سارس کو شاهین سے پکڑوایا تها لیکن شکار
درنا کا اب تک تماشا نهین دیکها تها فرزند شاهجهان کو ذوق شکار شاهین کا بهت
کچهه هے اور شاهین اوسکو خوب ملی موافق التماس اوس فرزند کے سوار هوا مین
ایک درنا اپنی هاتهه سے پکڑوایا مینے دوسری درنا کو شاهین نی که اوس
فرزند کے هاتهه مین تها پکڑا بی تکلف اچهی شکار هی بهی اچها هی مین بهت خوش
هوا اگرچه سارس جانور کلان هے لیکن سست پرواز کا واک هی درنا کی شکار کو
کچهه نسبت اوس هی نهین هی ناز کرتا هون شاهین کی دلیری اور چالاکی که اس
قسم کے جانور قوی جثه کو پکڑتا هے اور ساتهه زور [illegible] کی زبون

کرتا هے

کرتا ہی حسن خان قوشچی اوس فرزند کے کی بعوض اس شکار کے ساتھہ عنایت ہاتی اور
گھوڑے اور خلعت کی سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بھی عطای اسپ و خلعت سے ممتاز ہوا
آٹھوین کو سوا چار کوس کوچ کرکے نوین کو بہر مقام کیا ان دنون مین خان خانان
سپہ سالار کو ساتھہ خلعت خاص اور کمر شمشیر مرصع اور ہاتی خاص مع ساز وسامان سے کے
عزت بخشی اور ازسرنو ساتھہ عہدہ صاحب صوبگی خاندیس و برار و دکن کی سربلندی پائی
اور منصب اوسکا رکن السلطنت کو مع اصل و اضافہ سات ہزاری ذات و سوار
کا مرحمت ہوا چہ جمعیت اوسکی ساتھہ لشکر خان کے راست نہ آئی موافق التماس
اوسکی کی عابد خان دیوان بیوتات کو اوپر دیوانی بیوتات کی مقرر فرمایا پینے
اور منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسپ و فیل و خلعت
مرحمت کرکے اوسطرف روانہ فرمایا اسی روز خان دوران صوبہ کابل سے آیا ہزار مہر
اور ہزار روپیہ نذر کیے اور ایک تسبیح مروارید کی مع پچاس راس گھوڑون کی اور دس
ولایتی اونٹ نر و مادہ اور چند جانور شکاری چینی اور خطائی وغیرہ پیشکش کیے دسوین
کو سوا تین کوس گیارہوین کو قریب چہہ کوس کی کوچ ہوا آن کے دن خان دوران
اپنی آدمیون کو آراستہ کرکے سامنے لایا اور ہزار سوار مغل کہ اکثر گھوڑی ترکی اور بعضی
عراقی اور دوغلی رکہتی تہی گذرانی باوجود دیکہ جمعیت اوسکی اکثر متفرق ہو گئی بعضی ملازم
مہابت خان کی ہوئی اور اوسی صوبہ مین رہی اور بعضی لاہور سے جدا ہو کر اور طرف
چلی گئی لیکن اسقدر سوار جو ساتھہ تہی اپنی جمعیت دکہلائی دیکہی بی تکلف خان دوران

شجاعت اور دلیری او جمعیت داری مین یکتای روزگار سی ہی مگر افسوس
کہ ضعیف ہو گیا اور بسبب کبر سن کی بینائی کم ہو گئی دو لڑکے جوان و رشید رکھتا ہی
خالی معقولیت سی نہین ہین لیکن خان دوران کو نہین ملتی آن دنون خان دوران
اور اوسکی فرزندون کو خلعت اور شمشیر مرحمت ہوئی بارہوین کو ساڑہی تین کوس
کی مسافت طی کی اور اوپر کنارہ تال مانڈو کی رہی درمیان تال کی دالان تیہرون
کی بنی ہین ایک ستون پر رباعی کسی شخص کی لکہی ہوئی نظر آئی اور مجہہ کو
متعجب اور بیخود کر دیا فی الواقع خوب اور نادر شعرون سی ہی رباعی

یاران موافق ہمہ از دست شدند	در دست اجل یگان یگان پست شدند
بودند تنک شراب در مجلس عمر	یک لحظہ ز ما پیشترک مست شدند

اوسوقت ایک رباعی دوسری اسی قبیل سی سنی گئی جو کہ بہت اچہی تہی لکہدی گئی

افسوس کہ اہل خرد و ہوش شدند	از خاطر ہمدمان فراموش شدند
آنہا کہ بصد زبان سخن میگفتند	آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

روز سہ شنبہ تیرہوین تاریخ کو مقام ہوا عبد العزیز خان صوبہ بنگش سی آیا اور
قدمبوسی کی اکرام خان کہ اوپر فوجداری فتحپور اور اوس اطراف کی متعین تہا ساتہہ
دولت ملازمت کی سربلند ہوا خواجہ ابراہیم خان بخشی صوبہ دکن ساتہہ خطاب
عقیدت خانی کے سرفراز ہوا امیر حاجی کہ کمک دالان صوبہ کو [illegible] مین [illegible]
جوان مردانہ ہی ساتہہ خطاب شمشیر خانی اور علم کے سربلندی پائی

چودہوین کو سوا پانچ کوس پندرہوین کو تین کوس راہ طی کرکے قریب بیانہ کے
ٹہیری خود مع اہل حرم تماشی کو بالا قلعہ کی گیا مین محمد خان بخشی حضرت عرش آشیانی
نے کہ حراست قلعہ کی ذمہ اوسکی تہی ایک مکان بنایا جانب صحرا کی نہایت بلند اور خوش
ہوا اور مزار شیخ بہلول کا بہی اوسکی قریب واقع ہی اور خالی فیض سی نہین یہہ شیخ بڑے
بہائی شیخ محمد غوث کی ہین اور بیچ علم دعوت اسماء آلہی کی بڑا کمال رکہتا تہا اور حضرت جنت
آشیانی کو شیخ مذکور سی کمال محبت اور حسن عقیدت تہی اون دنا نہ مین کہ حضرت والا نی تسخیر
ولایت بنگالہ فرمایا تہا اور چند روز وہین ٹہیری تہی اور میرزا ہندال موافق حکم کی آگرہ مین
رہا تہا تو اکثر اہل طمع کہ طبیعت انکی ساتہہ فتنہ و فساد کی مجبول ہی راہ بی وفائی لی کر بنگالہ سی
پاس میرزا کی آئی اور سلسلہ جنبان خبث باطنی میرزا کی ہو کر ساتہہ لغی اور کافر نعمتی کی میرزا کو
رہنمونی کی میرزا نا عاقبت اندیش نی خطبہ اپنی نام کا پڑہ کر صریحا جہنڈی بغاوت کی بلند کیی
جو حقیقت حال حضرت سی عرض ہوئی آپ نی شیخ بہلول کو واسطی نصیحت کی بہیجا کہ میرزا کو
ارادہ باطل سے پہیر کر سیدہی راہ پر لاوی جو اون بی دولتون نی چاشنی سلطنت کی میرزا کو
چکہائی تہی میرزا بی خام اندیش ساتہہ موافقت اور متابعت کی راضی نہ ہوا اور ساتہہ تحریک ارباب
فساد کی شیخ بہلول کو بیچ چارباغ کی کہ حضرت فردوس مکان بابر بادشاہ نی اوپر کنارہ آب جون کی
بنایا تہا ساتہہ تلوار بی باکی کے شہید کیا جو محمد بخشی کو ساتہہ شیخ مذکور کے نسبت ارادت حاصل
تہی اونکو قلعہ مین لیجا کر دفن کیا سولہوین کو ساڑہی چار کوس طی کر منزل برہہ مین پہنچی جو باغ
اور باولی کہ موافق حکم مریم مکانی کی بنائی گئی ہی تہہ بہ تہہ جو ست چین بیچ استحکام کی نی ہی اوس کے

دیکھنے کو بھی گیا مین واقعی باولی ایک عمارت ہی بلند اور بہت عمدہ کارندون سی معلوم ہوا
کہ مبلغ بیس ہزار روپیہ اوسپر خرچ ہوے اور جو وہان شکار بہت تھا سترویں کو مقام کیا
اٹھارویں تاریخ ساتھین کوس چل کر موضع ایرستو مین پہنچے انیسوین کو ڈھائی کوس چل کر
کنارہ کول فتحپور پہنچیری آور جو وقت ارادہ فتح دکن کی رن تھنبور سی اوجین تک نام
منزلون کا اور بعد مسافت اونکی لکھی گئی دوبارا لکھنا اوسکا مناسب جانا اور رن تھنبو
سی فتحپور تک جس رستہ سی کہ آئی دو سو چوبیس کوس کو تریسٹھ کوچ اور چھپن مقام مین کہ کل
ایک سو نوی دن ہوی طی کیا حساب شمسی سی یکدن کم چار مہینے اور قمری سی پوری چار
مہینے لگی رہی اور جس تاریخ کہ لشکر منصوری واسطی فتح رانا او تسخیر ملک دکن کی دار الخلافت سی کوچ
کیا آجتک کہ رایات جلال ہمعنان نصرت و اقبال ہو کر پھر مرکز سلطنت کو پھری پانچ برس اور چار
مہینے ہوی نجومیون نی کہ روز مبارک شنبہ تاریخ اٹھائیسوین مطابق سلخ محرم سنہ ۱۰۲۶ ہجری ساعت
واسطی داخل ہونی دار الخلافہ آگرہ کی اختیار کیا تھا اندنون مکرر عرائض دولتخواہون سی معلوم ہوا
کہ آگرہ مین بیماری طاعون کی جاری ہی چنانچہ ہر روز قریب سو آدمیونکی بغل کی نیچی یا ران کی
جڑ مین یا نیچی گلی کے دانہ نکل کر مرتے ہین اور یہہ تیسرا سال ہی کہ جاڑی کی موسم مین زور کرتا
ہے اور شروع گرمی مین جاتا رہتا ہی اور غرائب سی یہہ ہی کہ اس تین سال مین تمام
قصبون اور گانوون مین قریب جوار آگرہ کی اثر کیا ہی اور فتحپور مین مطلق اوسکا اثر
نہین یہان تک کہ امان آباد اور فتحپور مین کہ دو ڈہائی کوس کا فاصلہ ہی آدمی اوس جگہ کے
خوف وبا سی وطن چھوڑ کر بھاگ گئی ناچار رعایت حزم و احتیاط کو ضرور جانتے

جانکہ یہہ بات ٹہیری کہ اس ساعت مسعود مین ساتہہ مبارکی او میمنت کی فتحپور مین مقام ہو اور
بعد کم ہونی بیماری کی ساعت دوسری اختیار کرکی ساتہہ دولت سعادت کی ورود رایت جہان کشا
کا مستقر الخلافہ آگرہ مین ارزانی فرمایین انشاء اللہ تعالی جشن مبارک شنبہ کا کنارہ کول
فتح پور پر مرتب ہوا جو ساعت داخل ہونی آبادی کی اٹہائیسوین پر قرار ہوئی تہی آٹہہ روز
اوسی جگہہ توقف ہوا مینی گرد اقبال کا پانی کو فرمایا سات کوس کا نکلا اس منزل مین سوا
حضرت مریم الزمانی کے کہ قدسی تکسیر رکہتی ہین تمام بیگمات اور خلوتیان سرادقات عفت
اور تمام بندہ ہای درگاہ استقبال کو آئی لڑکی آصف خان مرحوم کی فی کہ گہر مین عبد اللہ خان
پسر اعظم خان کی ہی ایک نقل عجیب غریب بیان کی اور نہایت تاکید وسکی تصحیح مین کی
نوادرات سی ہی ایسی لکہی گیی کہ ایک دن گہر کے صحن مین ایک چوہا نظر پڑا پریشان گرتا
پڑتا مستانہ کی مانند ہر طرف کو جاتا تہا اور جانتا نہ تہا کہ کہان جاتا ہون ایک خواص سے
کہا مینی کہ دم اوسکی پکڑ کے بلی کے آگی ڈال بلی نی شوق سی کود کر چوہی کو مونہ مین پکڑا
اور اوسی وقت چہوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آثار ملال کے اوسکی چہرہ سی ظاہر ہوے
دوسری دن قریب مرگ کے پہنچی دلمین آیا تہوڑا تریاق فاروق دیا چاہیی جو مونہہ اوسکا
کہولا تالو اور زبان سیہ نظر آئی تین دن حال تباہ سی گذرا نے چوتہی دن ہوش مین آئی
بعد اوسکی ایک باندی کے دانہ طاعون کا نکلا اور شدت درد سی بیقرار ہوگیی اور رنگ
بدل کر زرد مائل بسیاہی ہوگیا اور تپ محرق ہوئی دوسری دن اطلاق ہوکر مرگیی
اور اسی طرح سات آٹہہ آدمی اوس جگہہ مین ضایع ہوئی اور چند بیمار ہو گیی تہے

ابتداے ظہور وبا

کہ اوس جگہ سے نکل کر باغ مین آئے جو بیمار تھی باغ مین فوت ہوے اور اوس
جگہہ دوسری کو دانہ نہین نکلا مجملا عرصہ آٹھہ نو دن مین سترہ آدمی مری اور یہہ
بھی بیان کیا کہ جنکی دانہ نکلا تھا اگر پانی پینے یا نہانی کو دوسری سی منگاتی اونکو بھی فی الفور
ہو جاتا تھا آخر ایسا ہوا کہ نہایت توہم سے کوئی آدمی اونکی پاس نجاتا بائیسوین کو خواجہ
جہان کہ اوپر حراست آگرہ کے مقرر تھا حضور مین آیا پانسو مہر بصیغہ نذر اور چار سو
روپیہ برسم تصدق گذرانے چوبیسوین کو مشار الیہ کو خلعت خاصہ مرحمت ہوا
دن مبارک پنجشنبہ اٹھائیسوین تاریخ کو پچھی گذرنے چار گھڑی کے کہ قریب دو ساعت
نجومی کے ہوتے ہین مصرعہ بساعتی کہ تولا کند بدو تقویم ساتھہ مبارکی اور فرخی
کے رایات منصور کا فتح پور مین نزول ہوا اسی ساعتمین جشن فرزند اقبالمند
شاہجہان کا مرتب ہوا اوسکو سونی اور دوسری اجناس سی تولا مینے
اور اٹھائیسوان برس شمسی مہینون کے حساب سی شروع ہوا امید ہی کہ عمر
طبعی کو پہنچی اور اسی تاریخ حضرت مریم الزمانی آگرہ سے تشریف فرما ہوین اور بواسطے
دریافت دولت ملازمت اونکی کے سعادت دونون جہان کی جمع کی مینے
امید کہ سایہ اونکی تربیت اور شفقت کا اوپر سر اس نیازمند کے ہمیشہ رہے
جو اکرام خان بیٹا اسلام خان کا خدمت فوجداری اس حدود کی جیسی چاہیئے ویسی
بجا لایا منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا مہراب خان
بیٹا میرزا رستم صفوی کا منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا آیہ دن

عمارت دولت خانه حضرت عرش آشیانی کی تفصیل کی ساتهه سیر کرکے فرزند
شاه جهان کو دکهلائی گئی اندر اوسکی ایک حوض پتهر سی تراشی هوئی نهایت
صاف کپور تلاو نام مربع چهتیس ۳۶ در عرض اور چهتیس گز طول عمق ساڑهی چار
گز کا اور موافق حکم حضرت والد کے خزانه عامره کے متصدیون نے پیسون
اور روپیون سے اوسکو بهراتها چونتیس کروڑ اڑتالیس لاکهه چالیس هزار دام
که سوله لاکهه اوناسی هزار چار سو روپیه هوتا هی کل ایک کروڑ تین لاکهه حساب
هندوستان سے اور تین سو چونتالیس هزار تومان حساب ایران سی هوا که مدتون
تک تشنه لبان بادیه طلب کو اوس چشمه سی سیراب آرزو کرتے تهی دن یکشنبه شروع
بهمن ماه الهی کو حافظ یاد علی گوینده کو هزار درب انعام هوا صاحب علی هٹیا بدماغ خانی
چلکنی کا اور ابو القاسم گیلانی که بادشاه ایران نے اون دونون کے آنکهه
مین سلائی پهرا کے صحرای آوارگی مین چهوڑ دیا تها ایک مدت هی که پیاده در دولت
مین آئے اور ساتهه جمع خاطر کے بسر اوقات کرتے هین اور هر ایک کو لایق حال اوسکے
وجه معیشت مقرر هو گئی هی انهین دنون مین آگره سی آکر سعادت آستان بوسی کی
حاصل کیے هر ایک کو هزار روپیه انعام هوا آتش مبارکشنبه پانچوین تاریخ کا دولت
خانه مین آراسته هوا بنده های خاص ساغر نشاط سی خوش وقت هوے نصر الله کو
فرزند سلطان پرویز نے فیل کوه دمان کو اوسکی ساتهه درگاه مین بهیجا تها رخصت
کیا ایک جلد جهانگیر نامه کو گهوڑی چهاق خاصه کے عنایت هوا که واسطی اوس فرزند

کے لیجا آٹھوین کو کنور کرن بیٹی رانا امراوسنگھہ کو ایک گھوڑا اور ایک ہاتی اور
خلعت اور کپوہ مرصع مع پہول کٹارہ کے مرحمت ہوا اور اوسکی جاگیر کو رخصت کیا
اور ساتھہ اوسکی ایک گھوڑا رانا کو بہیجا اور اسی دن واسطی شکار کے امان آباد
کو توجہ فرمائی یہہ حکم تہا کہ ہرن اوس سرزمین کا کوئی شکار نکرے اس جہت سے
درمیان ہرن بہت جمع ہوگئی اور نہایت ہل گئی ہین دن مبارک شنبہ تک
کہ بارہوین تاریخ تہی دولت خانہ کو معاودت کی اور موافق قاعدہ مقررہ کی
محفل پیالہ کے آراستہ ہوئی شب جمعہ تیرہوین کو روضہ غفران پناہ حضرت شیخ
سلیم چشتی مین کہ تہوڑی سی تعریفین ذات اور محاسن صفات اونکی بیچ
دیباچہ کتاب مین گذر چکی ہین جاکر فاتحہ پڑہی ہرچند اظہار کرامات اور خوارق
عادات کا نزدیک مقبولون بارگاہ خدا کے پسندیدہ نہین ہی بلکہ اپنی مرتبہ
سی جانکر ایسی اظہار سی پرہیز کرتے ہین لیکن بعض اوقات بیچ حالت جذبہ مستی
کے بدون ارادہ اور اختیار کی رہنمونی اون سی ظاہر ہوجاتی ہی ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ میرے پیدا ہونے سے پہلے حضرت عرش آشیانی کو ساتھہ خوش
خبری قدوم اس نیازمند کے اور دوسری دو بہائیون کے امیدوار کیا تہا
دوسری یہہ کہ ایک دن حضرت عرش آشیانی نے کسی تقریب سی پوچہا
کہ عمر تمہاری کتنی ہے اور زمانہ رحلت کا دار ملک بقا مین کب ہوگا جواب
مین کہا کہ حق جل وعلا عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہی اور بعد مبالغہ کے

ذکر کرامات حضرت شیخ سلیم چشتی در بیان ولادت

اشارہ اس نیازمند کی طرف فرمایا کہ جسوقت شاہزادہ تعلیم معلم سی یا کسی اور
شخص سی کچہہ یاد کرے اور ساتہہ اوسکی متکلم ہووے آثار وصال کا ہے یعنی
انتقال کا ناچار حضرت والد نی جن آدمیون کو کہ میری خدمتمین رہتی تہی تاکید
فرمائی کہ کوئی آدمی شاہزادہ کو نظم و نثر سے کچہہ تعلیم نکرے یہانتک کہ دو برس اور
چہہ مہینے گذری ایکدن ایک عورت خادمہ کہ اوس محلہ مین رہتی تہی اور
اور سپند ہمیشہ واسطی چشم بد کی جلایا کرتی اور اس بہانہ سی میری خدمتمین راہ
رکہتی تہی اور خیرات اور تصدقات سی بہرہ مند ہوتی مجہکو تنہا پاکر بیخبری مین
اوس مقدمہ سی یہہ بیت تعلیم مجہکو کی ~ الٰہی غنچہ امید بکشا * گلی از
روضۂ جاوید بنما * مینے خدمتمین شیخ کی جاکر یہہ بیت پڑہی شیخ نی اختیار اپنی
جگہہ سی کودکر ملازمت مین حضرت عرش آشیانی کے دوڑے اور ظاہر ہونے
اس واقعہ کے سے آگاہی بخشی قضاء الٰہی اوسی رات آثار بخار نمودار ہوے
اور ایک آدمی کو خدمتمین حضرت والد کے بہیجا اور تانسین کلاونت کو کہ قوالی مین
بی نظیر سی تہا بلایا تانسین نی خدمتمین جاکر قوالی شروع کی بعد اسکی ایک آدمی واسطی
بلانی حضرت عرش آشیانی کے بہیجا جب حضرت والد تشریف لائی فرمایا کہ وعدہ
وصال کا آپہنچا اور تمسی وداع ہوتا ہون اور پگڑی اپنی سر سی اوتار کر میرے
سر پر رکہی اور کہا کہ ہمنی سلطان سلیم کو جگہہ اپنی بٹہایا اور اوسکو خدا کو سونپا
اور دمبدم ضعف اون کا زیادہ ہوتا تہا اور آثار مرنے کا بیشتر ظاہر ہوتا تہا

پہر وصال محبوب مین واصل ہوی ایک یہی نشانیون مین سی کہ حضرت عرش آشیانی
کے عہد مین ظہور مین آئی یہہ مسجد اور روضہ ہی بے مبالغہ عمارت ہی نہایت عالی کہ مانند
اس مسجد کی کسی شہر مین نہین ہی عمارت اوسکی پتہر کی ہی بہہ کمال صفائی کے اوسکی تیاری مین
پانچ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سی صرف ہوا اور وہ کہ قطب الدین خان کوکلتاش نے
گنبد اور فوز روضہ کا اور فرش گنبد اور پیش طاق مسجد کا سنگ مرمر سی بنوایا لاگت
اوسکی جدی ہی یہہ مسجد شامل ہی اوپر دو ۲ دروازون بڑے کی جو کہ جنوب کی طرف واقع ہی
نہایت بلند اور باتکلف پیشطاق بارہ گز عرض اور سولہ گز طول اور باون گز بلندی رکہتا ہی
بتیس ۳۲ سیڑہیان اوپر چڑہ کر جب وہان پہنچین اور دروازہ دوسرا چہوٹا اسکی مشرق کی
طرف ہی طول مسجد کا جانب مشرق سی مغرب تک مع عرض دیوارون کے دوسو بارہ گز ہی
ازانجملہ مقصورہ ساڑہی پچیس گز کا پندرہ گز عرض اور پندرہ طول مین گنبد درمیان کا ہی
اور سات گز عرض اور چودہ ۱۴ طول اور پچیس گز بلندی پیشطاق کی ہی اور دونون طرف
اس گنبد کلان کے دو گنبد چہوٹے ہین اور دہ ۱۰ دہ درعہ تتمہ ایوان ستون دار کا بنا
ہی اور عرض مسجد کا شمال سی جنوب تک ایک سو بہتر ۱۷۲ گز ہی اور گرد مسجد کی نوی ایوان
اور نواسی حجرہ مین عرض حجرہ کا چار گز اور طول پانچ گز ہی اور ایوان عرض مین ساڑہی ۱۶۹
سات گز ہی اور صحن مسجد کا سوای مقصورہ اور ایوان اور دروازی کے ایک سو اونہتر
گز طول اور ایک سو پینتالیس ۱۴۵ گز عرض ہی اور اوپر دالانون اور دروازون کے اور اوپر
مسجد کے چہوٹے گنبد بنائی ہین کہ پیچ اون عرس اور دونون منبر کے شمع اونہین

رکھہ گرد اونکی کٹہرا لپیٹتی ہین تو عالم فانوس سی دکھلائی دیتی ہین اور بیچ صحن مسجد
کے حوض بنایا ہی کہ آب باران سی بہر کرتی ہین اور فصل پور مین پانی کم اور برا ہے
وہ حوض اہل اس سلسلہ اور مجاوران مسجد کو تمام سال کفایت کرتا ہی اور مقابل بڑے
دروازہ کے شمال کی طرف مائل بمشرق روضہ شیخ کا ہی درمیان گنبد سات گز کے
اور گرد گنبد کی ایوان سنگ مرمر کا ہی کہ آگی اوسکی بہی پنجرہ سنگ مرمر کا بنا
ہوا نہایت مکلف ہی اور مقابل اوس روضہ کی مغرب کی طرف تہوڑے فاصلہ پر گنبد
دوسرا ہی کہ اقربا اور فرزند شیخ کی وہان آسودہ ہین قطب الدین خان اور اسلام
خان اور معظم خان بہ نسبت اس سلسلہ کے اور مراعات حقوق کو مرتبہ امارت اور پایہ
عالی کو پہنچی ہین چنانچہ احوال ہر ایک کا اپنی جگہہ گذرا آب بیٹا اسلام خان کا
کہ ساتھہ خطاب اکرام خانی کے سرفراز ہی صاحب سجادہ ہی اور آثار سعادتمندی کی اوس
سی ظاہر خاطر اوسکی تربیت پر بہت متوجہ ہی روز مبارک شنبہ توفیقوین کو عبد العزیز خان
کو اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سربلند کرکے اوپر خدمت فتح کرنے
قلعہ کانگڑہ اور استیصال سورج مل کے مقرر فرمایا لیپنے اور ایک ہاتی اور ایک گہوڑا اور
خلعت نامبردہ کو مرحمت فرمایا شتون بہادر کو بہی اسی خدمت پر مقرر کیا اور
منصب اوسکا ایکہزار دو سو ذات اور ساڑہی چار سو سوار کا مقرر فرمایا اور ایک
گہوڑا عنایت کرکے رخصت کیا جو کہ جا سے نزول اعتماد الدولہ کی
بیچ کنارے تال کے تہی اور نہایت جگہہ اچہی تہی اور اوسکی تعریف کرتی تہی

موافق التماس اوس نامبرده کے جشن مبارک شنبه تاریخ چهبیسوین [26] کا
اوس جگهه مرتب هوا اور وه رکن السلطنت ساتهه لوازم پای انداز
اور نذرانه کے مشغول هوا اور مجلس عالی درست کی اور شب کو بعد کهانے
طعام کے دولت خانه کو تشریف لے آیا روز مبارک شنبه تیسری اسفندارماه
الٰهی سید عبدالوهاب بارهه کو که صوبه گجرات مین خدمات خوب اوس
سے ظهور مین آئین منصب اوسکا ایکهزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا اور
ساتهه خطاب دلیرخانی کے سرفرازی بخشی بارهوین تاریخ کو بقصد شکار انا
اباد کو کوچ کرکے مع اهل محل نشاط شکار مین مصروف هوکر ستائیسوین [27] کو طرف
دولت خانه کی مراجعت فرمائی اتفاقا درمیان راه شکار کے لڑی موتیون
کی مع ایک لعل که نورجهان بیگم کے گردن مین تهی ٹوٹ گئی ایک قطعه لعل
قیمتی دس هزار روپیه کا اور ایک دانه موتی قیمتی هزار روپیه کا جاتا رها
دن کم شنبه کے هر چند قراولون نے تلاشی کی پر نه ملا دل مین آیا که چونکه اس
دن کا نام کم شنبه هی اوسکا ملنا بهی دشوار هی بخلاف دن مبارک شنبه کی که
جسمین وه نهایت مبارک هی تهوڑی تلاش مین قراول دونون کو جنگل کے رسته
پاکر لائے اور اتفاقات حسنه سی یه بهی هوا که اسی دن مبارک کو جشن وزن
قمری اور محفل سنت کی هوئی اور خوشخبری فتح هونی قلعه مئو اور حال شکست
سورج مل سیه بخت کا معلوم هوا تفصیل اس اجمال یه هی که جب راجه بکرماجیت

همراه فوج منصور کی وہان پہنچا سورج مل برگشتہ تقدیر نے چاہا کہ کئی دن ہرزہ
درائی مین گذارے مشارالیہ کہ واقف تہا اوسکی کہنی کو نمانکر جرأت اور دلیری
کا قدم آگی بڑہایا اور اوس مخذول العاقبت سی کوئی تدبیر نہ بن آئی نہ لڑائی مین ٹہیرا نہ
قلعہ کا بندوبست کیا تہوڑی سی مارپیٹ مین بہتسی آدمی قتل کرائی اور خود بہاگ
گیا اور قلعہ مئو اور شہر کہ قوت بازو اوس برگشتہ بخت کا تہا بی محنت و مشقت مفتوح
ہوا اور ملک جو باپ دادا کی وقت سی اوسکی تصرف مین تہا پامال عساکر اقبال کا
ہوا اور وہ سرگشتہ جنگل گمراہی و خواری کا ساتہہ خراب حال کی ٹیلون مین جاکر
چہپ گیا راجہ بکرماجیت نی اوسکی ملک کو پیچہی چہوڑکر اوسکا تعاقب ساتہہ فوج
قاہرہ کی کیا جب حال اوسکا یہی سنا عوض اس خدمت شایستہ کی راجہ
بکرماجیت کو نقارہ دیا اور ایک فرمان قضا جریان جاری ہوا کہ قلعہ اوسکا اور
عمارتین کہ بنائی ہوئین اوسکی یا اوسکی باپ کی ہون جڑ سی گرادی جاوین کچہہ نشان
نہ رہنی پاوی اور نادرات سی یہہ ہی کہ سورجمل برگشتہ بخت کی ایک بہائی تہا جگت
سنگہہ نام جب اوسکو ساتہہ خطاب راجگی اور مرتبہ امارت کی سرفراز کیا اور
ملک اوکا اور سامان حشم و خدم بے شرکت سہیم نامبردہ کو دیا واسطی
رعایت خاطر اوسکی کے جگت سنگہہ کو کہ اوسکی ساتہہ موافقت نرکہتا تہا
منصب کم تجویز فرماکر صوبہ بنگالہ کو بہیجا تہا یہی وہ بیچارہ وطن سی دور بنگالہ
ساتہہ خواری اور دشمن کامی کے گذرانکر انتقال [illegible] کیا تہا

یہان تک کہ اوسکی نصیب مین ایسا ہی منصوبہ تہا اور اوس ہی سعادت سے
بسولہ اپنی پیر پار راجگت سنگہہ کو جسقدر جلد چاہیے تہا درگاہ مین بلاکر ساتہہ خطاب راجگی
اور منصب ایک ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سرفراز کرکے بیس ہزار روپیہ مدد خرج
خزانہ عامرہ سے عنایت ہوا اور کپوہ مرصع اور خلعت اور گہوڑا اور ایک ہاتی مرحمت
فرماکر پاس راجہ بکرماجیت کی بہیجا اور فرمان گیتی مطاع نے شرف صدور پایا کہ اگر مشار
الیہ برہنمونی طالع مصدر خدمات شایستہ کا ہوا اور دولت خواہی اوس سے ظہور مین
آئی تو ہاتہہ تصرف اوسکی کا اوس ملک مین پہر جاری کردی جو تعریف باغ نورمنزل
اور اون عمارات کی کہ ساتہہ نازکی بنی تہین مکرر پیچ عرض کے پہنچی دوشنبہ کو آپ
شوق پر سوار ہوکر باغ بستان سرا مین منزل کی اور دن سہ شنبہ کا سا اوس باغ مین
ساتہہ عیش و فراغت کی گذار کر شب چہارشنبہ کو باغ نورمنزل مین آیا اور یہ باغ
تین سو اور تیس جریب کا ہی گز الٰہی سے اور چوگرد اوسکی ایک دیوار چوڑی اور اونچی
چونہ اور اینٹون کی بہت مضبوط اور باغ مین عمارات عالی اور نشیمنگاہین مکلف اور حوض
پاکیزہ اور باہر دروازہ کی ایک کنوان بڑا کہدا یا کہ بتیس ۳۲ جوڑی بیل برابر پانی کہینچتے
ہین اور ایک شاہ نہر درمیان باغ کے جاری ہوکر حوضون مین گرتی ہی اور سوا اسکے
اور بہی کنوین ہین کہ پانی اونکا حوضون اور باغون مین تقسیم ہوتا ہی اور قسم قسم کے
فوارے اور آبشار بنوائی اور ایک تالاب میان باغ کے واقع ہے کہ پانی باران
سے ہو جاتا ہے اور جب کبہی سخت گرمی مین پانی اوسکا کم ہوجاوے کنوئون کے پانی سے

مدد پہنچاتے ہین کہ ہمیشہ لبریز رہی قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ کے اب تک صرف مین
آئے اور اب تک نا تمام ہین اور روپیہ واسطی بنانے کیارون اور لگانی اور بہت
سے پودون کے صرف ہوگا اور یہہ بات ٹہیری ہے کہ میان باغ کو کہود اکر راستے
آمد و رفت پانی کے اسطرح مضبوط کردین کہ ہمیشہ پانی بہرا ہوا ہو اور پانی اوسکا
کہین سے نہ نکلے یقین ہے کہ قریب دو لاکہہ روپیہ کے سب طرح سے صرف مین
آوے تب تمام ہو روز مبارک شنبہ چوبیسوین کو خواجہ جہان نذرانہ لایا جواہر اور
مرصع آلات و قمشہ اور ہاتی اور گہوڑا ڈیڑہ لاکہہ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام مشار
الیہ کو دیا روز ۲۶ شنبہ تک وسی باغ مین خوشی کے ساتہہ گذار کر شب یکشنبہ تاریخ
ستائیسوین ۲۷ کو فتحپور مین آیا اور حکم دیا کہ امرا موافق قانون ہر سال کی دولتخانہ
کی آئین بندی کرین دوشنبہ ۲۸ کو کچہہ آشوب اپنی آنکہہ مین پایا چونکہ غلبہ خون سے
تہا فی الفور علی اکبر جراح کو حکم دیا یعنی کہ فصد کہولی دوسری دن نفع اوسکا ظاہر ہوا
ہزار روپیہ اوسکو دیا ۲۹ شنبہ کو مقرب خان وطن سے آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور
ساتہہ قسم قسم کے مرحمتون کی سرفراز ہوا

چودہوان جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتہی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۸ ہجری کو نیر اعظم برج حمل مین
آیا اور چودہوان سال جلوس بنیازمندی کا مبارکی اور فرخی سے شروع ہوا

دن مبارک شنبہ غرہ نوروز کو فرزند اقبالمند شاہجہان نے جشن عالی ترتیب
کرکے منتخب تحفی زمانہ کے اور نفائس اور نوادر ہر ولایت کی برسم نذرانہ
گذرانے اون سب مین سے ایک یاقوت وزنی بائیس رتی کا خوش رنگ اور
آبدار تہا کہ موافق تشخیص جوہریون کے چالیس ہزار روپیہ قیمت کا ہوا اور ایک
لعل قطبی وزنی چہہ ٹانک نہایت نفیس یہہ بہی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور
چہہ دانہ موتیون کے ہین کہ ایک اون مین وزنی ایک ٹانک اور آٹہہ رتی
کا ہی اور اوس فرزند کے وکیلون نے گجرات مین پچیس ہزار روپیہ کو خریدا تہا اور
پانچ دانہ دوسری تیئیس ہزار روپیہ کو اور ایک قطعہ ہیرا کہ اٹہارہ ہزار روپیہ
قیمت اوسکی ہوئی اور ایسا ہی پڑتلہ مرصع کا مع قبضہ شمشیر کہ زرگرخانہ فرزند مین
تیار ہوا ہی اور اکثر جواہر اوسمین جہیلکر بٹہائے ہین اور اوس فرزند نی بتصرف
طبعی سی اوسکی تیاری مین نہایت دقت کی تہی پچاس ہزار روپیہ قیمت
اوسکی ٹہیرائی اور اس قسم کی تصرفات طبعی خاصہ اوسی فرزند کا ہی اب تک
یہہ طرز کسی کے ذہن مین نہ آئی تہی بی تکلف خوب بنا ہی ایک جوڑی
نقارہ مع سل نواز کو طلا سے بنوا کر باقی تمام گورکہ اور نقاری اور کرنا اور شہنائی
وغیرہ جو کچہہ لازمہ نقار خانہ شاہان ذی شوکت کا ہوتا ہی سب کو چاندی سی
تیار کراکی مبارک گہڑی مین کہ تخت مراد پر جلوس کیا نقاری بجائی گئی یہہ کل
سامان پینسٹہہ ہزار روپیہ مین تیار ہوا اور دوسرا تخت سواری ہاتہی کا کہ اون بانہ

اوسکو

اوسکو ہووہ کہتی ہین طلاسی تیس ہزار روپیہ مین تیار ہوا دوسری دو زنجیر فیل کلان
ساتہہ پانچ زنجیر تلاہر کے بابت نذرانہ قطب الملک حاکم گولکنڈہ کی آول ہاتی کا نام
داد الہی تہا دن نوروز کی داخل فیل خانہ خاصہ کا ہوا نور نور ور نام رکہا یعنی حقیقت مین
ہاتی نہایت بلند اور جمیل اور شکوہ دار ہے کہ مثل نہین رکہتا جو نظر مین اچہا معلوم ہوا
نینے خود سوار ہو کر صحن دولتخانہ مین پہرایا قیمت اس ہاتی کی اسّی ہزار روپیہ مقرر ہوے
اور قیمت دوسری ہاتی کی بیس ہزار روپیہ ٹہیری اور سامان سونیکا زنجیر وغیرہ سے
کہ واسطے ہاتی نور نوروز کے اوس فرزند نی بنوایا تہا تیس ہزار روپیہ کا تہا اور ہاتیے
دوسرا ساتہہ سامان چاندی کے گذرا اور دس ہزار روپیہ سوا اسکی جواہر متفرقہ بہی
انتخاب کیے گیے اور پارچون نفیس و نوادر گجراتی بہی کہ گرگرافان فرزند نی بنا کر بہیجی تہی
اگر تفصیل حال اون کا لکہا جاوی طول ہوتا ہی القصہ تمام نذرانہ اوسکا ساڑہی چار
لاکہہ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر و دولت سی برخوردار ہو دوسری دن شجاعت خان
عرب اور نور الدین قلی کوتوال نے نذرانہ گذرا تیسری کو داراب خان رشید خانخانان
نے چوتہی کو خان جہان نے التماس ضیافت کا کیا اوسکی نذرانہ مین سی ایک
موتی خرید بیس ہزار روپیہ کا مع اور نفایس کی کہ کل قیمتی ایک لاکہہ اور تیس
ہزار روپیہ کا ہوا قبول کیا اور باقی اوسی کو بخشش کیا پانچوین راجہ کشن داس
اور عالم خان نے ساتوین کو مصطفی اور امانت خان نی نذرانہ گذرا اہزار ایک
سی تہوڑا اسا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آٹہوین کو مہا[illegible]

اعتماد الدولہ نے اپنی منزل مین جشن ملوکانہ آراستہ کرکے التماس
ضیافت کا کیا ساتہہ قبول التماس اوسکی کے مرتبہ اوسکا زیادہ کیا ہر آئینہ
آرایش محفل اور افزایش پیشکش مین نہایت مبالغہ اور تکلف کیا تہا چوگرد
تالاب کی جہان تک کہ نظر کام کرتی تہی اور گلیین دور و نزدیک کی جسقدر کہ دکہتے
تہین سات اقسام چراغون اور فانوس قسم قسم کے مزین تہین نذرانہ اوس
مدار السلطنت کی مین سے ایک تخت ہی چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ
اوسکی مانند شکل شیر کے ہین گویا کہ شیرون نے تخت کو اوٹہا رکہا ہے تین برس
مین تیار کروایا تہا اور ساڑہی چار لاکہہ روپیہ مین تیار ہوا آور اس تخت کو
ہنرمند نام فرنگی نی بنایا تہا کہ بیچ فن زرگری اور حکاکی اور اور فنون کی ثانی نہین
رکہتا ہی نہایت اچہا بنایا ہے آور یہہ خطاب بینی اوسکو دیا اور سوا اسکے نذرانہ
کے کہ میری واسطے لایا موازی ایک لاکہہ روپیہ کی مرصع آلات و اقمشہ سی
بیگمون اور اہل محل کو نذر کیا بلا مبالغہ ابتدای دولت حضرت عرش آشیانی سی اب
تک کہ چودہوان سال عہد سلطنت اس نیاز مند کا ہی کسی نے امرای عظام می ایسا
نذرانہ نہین گذرانا ہیچ ہی اوسکو دوسرون سی کیا نسبت آسدن اکرام خان پسر
اسلام خان منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سمع اصل و اضافہ کی سربلند ہوا
اور انی رای سنگہ لباہنہ منصب دو ہزاری ذات و یکہزار پنجسو سوار سمع اصل و اضافہ کی
ممتاز ہوا آفرین کو اعتبار خان نی نذرانہ گذرانا اور اسی روز خان دوران سارنہ

عنایت گھوڑی اور ہاتی کے سرفرازی پاکر سرداری ولایت پٹنہ کو رخصت ہوا اور
منصب اوس کا بدستور سابق چھہ ہزاری ذات اور پنجہزار سوار کا مقرر ہوا
دسوین کو فاضل خان گیارہوین کو میر میران بارہوین کو اعتقاد خان تیرہوین کو
تاتار خان اور رانی رای سنگدلن چودہوین کو میرزا راجہ بہاو سنگھہ نی پیشکشین گذارین
اور ہر ایک مین جو کچھہ کہ نفیس تہا قبول کیا باقی اوسی کو مرحمت فرمایا دن مبارک شنبہ
پندرہوین تاریخ آصف خان نے اپنے ڈیرے مین کہ نہایت جای صاف و
دلنشین تہی جشن شاہانہ آراستہ کرکے التماس ضیافت کیا ملتمس اوسکا
قبول فرماکر مع اہل محل کے گیا اوس رکن السلطنت نی اس عطیہ کو مواہب غیبی
سے تصور کرکے بیحد زیادہ کرنی نذرانہ اور سنوارنی محفل کی بہت دقت کی جواہر
بیش قیمت اور زربفتون نفیس اور اقسام تحفون سی جو کچھہ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسی کو مرحمت ہوا
اوسکی نذرانہ مین سی ایک لعل وزنی ساڑہی بارہ ٹانک کی کہ ایک لاکہہ پچیس ہزار روپیہ مین خریدا تہا
پیشکش اوسکا جو قبول ہوا قیمت اوسکی ایک لاکہہ سرسٹھہ ہزار روپیہ ہوا اسی دن خواجہ جہان منصب
پنجہزاری ذات اور ڈہائی ہزار سوار سی سربلند ہوا لشکری خان نے حسب الحکم دکن سی آکر ساتہہ دولت ملازمت
کی سربلندی پائی چو دلمین عزم تہا کہ ایام گذرنی برسات کی وقت آنحضرت خوشی ہوا کی ساتہہ فصل نزدیک چلنا کی موکب
اقبال واسطی سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کی روانہ ہووین تا جا بجا دولت اور نگہبانی قلعہ شہر آگرہ اور فوجداری
گرد و نواح کی جسطرح سی کہ خواجہ جہان کو تہا لشکری خان کو مناسب جانکر اس خدمت پر مقرر کیا
امانت خان اور [illegible] داروغہ [illegible] کی مقرر ہوا

سولہوین کو خواجہ ابو الحسن میر بخشی اور سترہوین کو صادق خان بخشی اور اٹھارہوین
کو ارادت خان میر سامان اور انیسوین کو کہ دن جشن شرف آفتاب کا تہا
عضد الدولہ نے نذرانہ گذرانا سب سی جو کچہہ پسند آیا واسطی سرفرازی اونکی کے
قبول کیا اس نوروز کے نذرانون کی قیمت کہ بندہای درگاہ نی گذرانی اور قبول
ہوی بیس لاکہہ روپیہ ہوی دن نوروز کے فرزند سعادتمند شاہزادہ پرویز کو
منصب بیس ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا اصل و اضافہ سمیت مرحمت
فرمایا مینی اعتماد الدولہ نے ساتہہ منصب سات ہزاری ذات و سوار کی نزدیکی
اختصاص کی پائی عضد الدولہ کو ساتہہ خدمت اتالیقی قرۃ العین شاہ شجاع کی اقبال
بخت امید کہ عمر طبعی کو پہچی اور اہل سعادت و اقبال سی ہو قاسم خان نے
ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزار ذاتی اور پانسو سوار کی اور باقی خان نی ساتہہ منصب
ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سرفرازی پائی مہابت خان نی کہ التماس
کمک کا کیا تہا پانسو سوار احدی صوبہ بنگش پر متعین فرمائی مینی اور عزت خان
کوکہ اوس صوبہ مین مصدر خدمات شایستہ ہوا تہا ایک ہاتی اور ایک گہوڑا
اور کپوہ مرصع مرحمت کیا انہین دنون عبد الستار نی ایک مجموعہ قلمی خط خاص حضرت
جنت آشیانی کا مشتمل اوپر بعضی دعاؤن اور مقدمہ علم نجوم اور امور غریبہ کے
کہ اکثر ازمائی اوسمین لکہی تہی بطریق پیشکش کی گذرانا بعد زیارت کرنی خط
مبارک انحضرت کی ایک خوشی اور ذوق اپنی مین پائی کہ حاصل ہونا ایسی خوشی کا

کبہی

کبھی یاد نہین بخدا کہ کوئی تحفہ نزدیک میرے برابر اوسکی نہین ہو سکتا عوض مین
اس خدمت کی منصب اوس کا اوس سے کہ اوسکی خیال مین بہی نہین آتا تہا زیادہ
کر کے ہزار روپیہ انعام مین دیے ہنرمند فرنگی کو جسنے تخت مرصع بنایا تہا انعام مین تین
ہزار درب اور گہوڑا اور ہاتی عنایت ہوا خواجہ خاوند محمود کو کہ سالک طریق بزرگون
کا ہے اور خالی درویشی اور زہد سے نہین ہزار روپیہ لطف فرمایا مینے لشکر خان کو ساتہہ
منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے سرفرازی بخشی معمور خان کو ساتہہ
نو صدی ذات اور ساڑہے چار سو سوار کے اور خواجگی طاہر کو ساتہہ آٹہہ
صدی ذات اور تین سو سوار کے اور سید احمد قادری کو ساتہہ آٹہہ صدی ذات
اور ساٹہہ ۶۰ سوار کے عزت بخشی راجہ سارنگ دیو کو منصبات صدی ذات
اور تیس ۳۰ سوار کا بخشا میر خلیل اللہ پسر عضد الدولہ کو ساتہہ منصب چہہ صدی ذات
اور ڈہائی سو سوار کے اور فیروز خان خواجہ سرا کو منصب چہہ سو ذاتی اور ڈیڑہ سو سوار
سے اور خدمت خان کو منصب پانسو پچاس ذاتی اور ایک سو تیس سوار اور محرم
خان کو پانسو ذات اور ایک سو بیس سوار اور عزت خان کو چہہ سو ذات اور ایک
سو سوار اور رای نوالی داس شرف علیخانہ کو چہہ صدی ذات اور ایک سو بیس
سوار اور رای [illegible] کو چہہ سو ذاتی اور ایک سو سوار سے سربلندی بخشی
[illegible] سنگہہ [illegible] کو ساتہہ منصب پانسو ذات اور
[illegible]

سی کم ہے لکہا جاوے تو طول کلام ہوتا ہے خضر خان متعینہ خاندیس کو
دو ہزار روپیہ انعام دیا اکیسوین کو شکار کے لیے متوجہ امان آباد کا ہوا مین
چند روز پہلی موافق حکم کے خواجہ جہان اور قیام خان قراول باشی نے واسطے
شکار قمرغہ کے ایک چوڑا میدان دیکہہ کر چوگرد اوسکی قناتین کہڑی
کردین کہ بہت سے ہرن اطراف جنگل سے اندر قناتون کے اتے
تہی چونکہ مینے عہد کر لیا ہے کہ اب کسی جانور کو اپنے ہاتہہ سے آزار نہ دونگا
دلمین آیا کہ سبہون کو زندہ پکڑوا کر درمیان چوگان فتحپور کے چہوڑوا دون کہ ذوق
شکار کا بہی پاتا رہون اور اون کو بہی کچہہ صدمہ اور آزار نہ پہنچے اسواسطے سات سو ہرن حضور مین
پکڑوا کر فتحپور کو بہیجی گئی جو ساعت آنی دار الخلافت کی نزدیک تہی رای مان خدمتی
کو فرمایا مینے کہ شکارگاہ سی تا میدان فتحپور دو طرفہ مانند کوچہ کے قناتین کہڑی کر دین
اور ہرنون کو وہان سے ہانک کر اوس میدان مین لا دین قریب آٹہہ سو ہرنون
کے اسی طریق سے بہیجے گئے کہ تمام ڈیڑہ ہزار ہرن ہوے اٹہائیسوین تاریخ امان آباد
سے کوچ کر کے بوستان سرای مین منزل کی اور وہان سی شب مبارکشنبہ تاریخ
انتیسوین کو باغ نور منزل مین نزول اقبال کا اتفاق ہوا روز جمعہ تیسوین کو
والدہ شاہجہان کی بیچ ہمسایگی رحمت الٰہی کے گئی دوسری دن خود اوس فرزند
گرامی کی مکان پر جا کر تشفی قسم کی دلنوازی اور دلجوئی کے اوسکو اپنی ہمراہ
دولتخانہ مین لایا مین نذر گرشنبہ غرہ اردی بہشت ماہ الٰہی کو بیچ ساعت

سعادت قرین کے کہ نجومیون اور اختر شناسون نے بہتر بتائی تہی ہاتی خاص
دلیر نام پر سوار ہوکر ساتہہ مبارکی اور فرخی کے شہر مین آیا خلق کثیر مرد و زن
سی کوچہ و بازار اور در و دیوار پر جمع ہوکر منتظر کہڑی تہی مین اپنی معمول
سی اندر دولت خانہ تک نثار کرتا ہوا گیا اوس تاریخ سی کہ موکب اقبال نے
ساتہہ اس سفر مذکور کے عزم فرمایا تہا آج تک کہ ساتہہ سعادت و اقبال کے
مراجعت کی پانچ برس سات مہینی نو دن ہوی اندنون مین فرزند سلطان پرویز
کو فرمان ہوا کہ اتنی مدتون گذشتہ مین خدمت حضور سی محروم رہا اور سات اور
دولت زمین بوس کی سعادت حاصل نہ کی اب اگر آرزو مند ملازمت کا ہو بموجب حکم
کے متوجہ درگاہ کا ہو العبد ورود فرمان کے اوس فرزند نے ظہور اس امر کو مواہب غیبی
سے سمجہہ کر رو امید کا بیچ درگاہ والا کے رکہا اسی فرمان مین فقیرون اور ارباب
استحقاق کو چالیس ہزار اور سات سو چہاسی بیگہہ اور دو گانو اور تین سو بیس
گونین غلہ کی کشمیر سی اور سات ہزار مین کابل سی مدد معاش مرحمت کئی امید کہ
ہمیشہ توفیق کام بخشی اور خیر سگالی کی روزی ہوجیو — اندنون کی نئی
خبرون سے باغی ہونا الہداد پسر جلال خان افغان کا ہے تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہے کہ جب مہابت خان نی واسطی ضبط بنگش اور جہا
اوکہیڑنے افغانون کے حکم پایا تو اوس گمان سے کہ شاید اوس
نی سعادت سی برابر مراسم اور نوازش ہماری کی کچہہ خدمت شایستہ کی

التماس کرکے اوسکو اپنی ہمراہ لیگیا تہا جو کہ سرشت ان نمکحراموں ناحق شناس کی نفاق
اور بداندیشی ہے اسلیے واسطے احتیاط کی یہہ بات ٹہیری کہ وہ اپنی بیٹی اور بہائی کو
درگاہ مین بہیجی بالطریق اول کے خدمت حضور مین ہی پہنچی اوس ہی کہ فرزند
وبرادر اوسکا درگاہ مین پہنچا واسطی اوسکی تسلی اور دلاسا کی قسم قسم کی نوازش
اور مہربانیون سی سرفراز کیا مینے لیکن جوکہ کہتے ہین ع گلیم بخت کسی راکہ
بافتند سیاہ • بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد • جب تاریخسی کہ وہ اوس سرزمین مین
پہنچا آثار بے دولتی اور نمکحرامی کے اوسی سے ظہور مین آنی لگی اور مہابت خان واسطے
انتظام کار کے سررشتۂ مدارات کو نہین چہوڑتا تہا یہان تک کہ اندنون ایک فوج
ساتہہ سرداری اپنی بیٹی کی افغانون پہیجی تہی اوس بی دولت کو بہی ہمراہ کیا تہا
جو مقصد کو پہنچی بسبب نفاق اور بداندیشی موصی الیہ کی وہ مہم خاطرخواہ انجام کو نہ پہنچی
اور بی حصول مقصود کے لوٹ آئی آلہ داد بدنہادنی اس وہم سی کہ مبادا آپ کی بار
مہابت خان ترک مدارات کرکے بمقام تحقیق اور بازپرس مین آکر مجہکو بعوض کردار
ناسزاوار سیری کے گرفتار کری پردہ آشنائی کا درمیان سی اوٹہاکر اپنی اوس نمکحرامی
کو کہ اسمدت تمین پوشیدہ رکہتا تہا اپنی اختیار ظاہر کیا جب حقیقت حال مہابت خان
کی عرضی سی معلوم ہوئی حکم دیا مینے کہ اوس کی بیٹی اور بہائی کو قلعہ گوالیار مین
محبوس رکہین اتفاق سی باپ اس بی دولت کا بہی خدمت حضرت
عرش آشیانی سی بہاگا تہا اور بہت سالہا سال خرابی اور سرقہ مین اوقات بسر کرتا تہا

یہان تک کہ اپنی کردار بد کی سزا مین گرفتار ہوا امید ہی کہ یہہ بھی دولت بھی اپنی
اعمال کی وبال مین جلد پائمال ہو روز مبارک شنبہ تاریخ پانچوین کو مان سنگہہ
پسر راوت شنکر کہ متعینون کمک صوبہ بہار سی ہی ساتہہ منصب ہزاری ذات
اور چہہ سو سوار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطی دیکھنی محلہ اور تحقیق جمعیت منصب
داروں بنگش کے ایک ہاتہی بخشکر رخصت کیا بہنی مہابت خان کو خنجر خاص مانند زرانے
وضع دوست بیگ کی ہاتہہ بھیجا بیٹے نذرانہ روز دوشنبہ کا واسطے محمود آبدار کے
کہ مانند شاہزادگی کے اور ایام طفولیت سی ساتہہ لوازم بندگی اور خدمت گذاری
کے اشتغال رکہتا ہی انعام مقرر ہوا بیٹون خویش پایندہ خان مغل کو ساتہہ منصب
سات سو ذات اور ساڑہی چار سو سوار کے سربلندی بخشی محمد حسین برادر خواجہ جہان
کو خدمت بخشی گری کانگڑہ پر مقرر ہی منصب چہہ سو ذات اور چار سو پچاس سوار کا
مرحمت کیا اسی تاریخ مین تربیت خان کہ خانہ زادون موروثی اس درگاہ سی
تہا اور نیت درست کی برکت سی سلک امرای عظام مین انتظام رکہتا تہا عالم بقا کو
راہی ہوا خالی مردی اور سلامت نفسی سی نہ تہا جوان عیش دوست تہا تمام عمر اپنی
کو چاہتا تہا کہ فراغت سی گذاری نغمہ ہندوستانی سی نہایت رغبت رکہتا تہا اور بد
نہین سمجھتا تہا کہ مردی بدی تہا آج سورج سنگہہ منصب دو ہزاری ذات و سوار کی
سرفراز ہوا کریم اللہ ولد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوجدار ملتان اور ملک
محب افغان اور مکتوب خان کو ہاتہی مرحمت ہوا سید بایزید بخاری کو بھی کہ

قلعه بهکره اور فوجداری اوس حدود کی اوسکے ذمه هی ساتهه عنایت فیل کے
سرفراز کیا امان الله پسر مهابت خان ساتهه انعام خنجر مرصع کے ممتاز هوا
شیخ احمد هانسوی اور شیخ عبداللطیف سنبلی اور فراست خان خواجه سرا اور
رای کنور چند متوفی کو هاتی مرحمت کیا محمد شفیع بخشی صوبه پنجاب کو منصب پانسو
ذات و تین سو سوار کا اور مونس خان پسر مهتر خان کو که حراست قلعه کابل کی
اوسکی ذمه هی منصب پانسو ذات اور دیڑهه سو سوار کا عنایت هوا اس تاریخ مین
خبر فوت هونے شاه نواز خان بیٹے سپه سالار خانخانان کی سبب گرانی خاطر کی هوئی
اوس وقت که وه اتالیق ملازمت سے رخصت هوتا تها تاکید تمام سے فرمایا گیا تها
که همنے چند بار سنا هی که شاه نواز خان شیفته شراب کا هو گیا اور شراب بهت
پیتا هے اگر واقعی یهه بات سچی هی حیف هی که اس عمر مین اپنے آپ کو ضایع کرتا هے
چاهیے که اوسکو اوسکی مرضی پر چهوڑین اور بند و بست اوسکا واجبی کرین اگر وه
خود نه چهوڑے صحیح عرض حضور مین کرنا تاکه حضور مین بلوا کر اوسکی اصلاح حال کا
متوجه هون جب برهان پور مین پهنچا شاه نواز خان کو نهایت ضعیف اور زبون
حال پایا اوسکی علاج کی تدبیر کی قضارا بعد چند روز کے صاحب فراش هو کر بستر
ناتوانی پر پڑ گیا جسقدر که طبیبون نے معالجه اور تدبیرین کین ایک سود مند نه هوئی
عین جوانی مین درمیان عمر تینتیس ۳۳ برس کی اس جهان فانی سے عالم جاودانی کو راهی هوا
مجهی اس خبر ناخوش سے نهایت تاسف هوا فی الحقیقت خوب خانه زاد مرد رشید تها

چاہتا تہا کہ اس در دولت پر مصدر خدمات شایستہ کا ہو۔ اگرچہ سب کو یہی راہ درپیش ہے
اور قضاء الٰہی سے کچھہ چارہ نہین لیکن اس عمر مین مرنا گران معلوم ہوتا ہی امید کہ اہل مغفرت سے ہو
راجہ بہار سنگہ بندیلہ کو کہ خدمت گذاران نزدیک اور بندہاے مزاج دان سے ہے پاس اوس
اتالیق کے بہیجکر ہر قسم کی دلجوئی اور اشک شوئی کی اور منصب ہفتہزاری شاہ نوازخان کو
اوپر منصب بہائیون اور بیٹون اوسکی کے زیادہ کیا گیا داراب خان چہوٹے بہائی اوسکی کو ساتہہ
منصب پنجہزاری ذات و سوار کے اصل و اضافہ سے سرفراز کیا اور خلعت اور ہاتی گہوڑا اور
شمشیر مرصع دیکر اوسکے باپ کی پاس رخصت کیا کہ اوسکو شاہ نوازخان کی جگہہ اوپر سرداری
صوبہ برار اور احمد نگر کے مقرر کرین رحمن داد دوسری بہائی اوسکی کو منصب دو ہزاری ذات
اور آٹہہ سو سوار کا دیا منوچہر بیٹا شہ نواز خانکا منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا کیا
طغرل ولد شاہ نواز خان کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر کیا گیا روز مبارک
سشنبہ تاریخ بارہوین کو قاسم خان قریب اعتماد الدولہ کا ساتہہ عنایت علم کے
سربلند ہوا اسد اللہ پسر سید حاجی کو کہ بارادہ بندگی اور خدمت کے آیا تہا
منصب پانسو ذاتی اور ایک سو سوار کا مرحمت کیا صدر جہان خویش
مرتضیٰ خان مرحوم کا ساتہہ منصب سات سو ذات اور چہہ سو سوار
کے اوپر خدمت فوجداری سنبل کے سرفرازی پاکر ساتہہ عنایت ہاتی کے رخصت
کیا گیا بہار سنگہہ بندیلہ کو منصب چہہ سو ذات اور چار سو سوار اور ہاتی عنایت ہوا
سنگرام راجہ جمو کو بہی ہاتی عنایت ہوا۔ احمد آباد مین دو بکرہ مارخور

ہمراہ تھی جو مادہ سرکار مین نہ تھی کہ جفت کراتی دل مین آیا کہ اگر ساتھ بز بربری
کے کہ عربستان مین خاص کر بندر شہر و رخار سی لاتی ہین جفت کیا جاوی بچہ اونکا
دیکھین ساتھہ کس شکل و شمائل کے پیدا ہو القصہ ساتھہ مادہ بربری کی جفت کرایا گیا
اور بعد گذرنے مدت چھہ مہینے کے فتح پور مین ہر ایک نی ایک ایک بچہ دیا چار مادہ اور تین
نر نہایت خوشنما و خوش رنگ و خوش ترکیب جو نر انمین سی کہ بکرہ سی مشابہ ہی
مانند سمت کے خط سیاہ پشت مین رکھتا ہی اور سرخ رنگ ہی اور دوسرے رنگون سی اچھا
معلوم ہوتا ہے اور بہت اصیل ہے اور شوخی اور خوش ادائی اور انواع جست و خیز اوسکی
اسقدر ہین کہ لکھی نہین جاتین چند ادائین دیکھنی سی دل خود بخود اوسکی تماشی مین بہت
رغبت کرتا ہی اور یہہ جو مشہور ہے کہ مصور ادای جست و خیز نرغالہ کو نہین کھینچ سکتا ہے
اس جگہہ صادق ہے اگر ادای نرغالہ کی ایک طور کی تصویر کھینچ سکے اور ادائون
نادر اور قسم قسم کی جست و خیز اور شوخیون کی کھینچنی مین شک نہین کہ ساتھہ عجز کے
اعتراف کریگا بچہ یک ماہہ بلکہ بیس روز کا اسقدر بلند جگہہ سی زمین پر جست کرتا ہی
کہ اگر بجز نرغالہ کے اور جانور جست کری ایک عضو بھی سلامت نرہی مجکو بہت ہی
پسند آیا فرمایا کہ ہمیشہ میری پاس رہی اور ہر ایک کا نام علاحدہ رکھا گیا پنج جمع کرنے
بکرہ مارخور اور بز اصیل کے بہت توجہ رکھتا ہون چاہتا ہون کہ نسل ان کی بہت
ہو جاوے اور لوگون مین پھیل جاوے اگر ان کی بچون کو آپس مین جفت کرائیں
ظن غالب ہی کہ نفیس تر بچی نکلین اور خاصیتین انکی ہی بہ نسبت اور نرغالون کی یہہ ہی کہ

بزخاله پیدا ہوتی ہی جب تک کہ پستان موته مین نه لی اور شیر نه پیوی چلاتا ہی اور
اضطراب کرتا ہی اور یہه اصلا آواز نہین کرتا بے پرواتون کی طرح کہڑا رہتا ہی شاید
گوشت انکا بہی ذائقه دار ہو پہلی ایسا حکم ہوا تہا کہ مقرب خان صوبه دار بہار کا ہو
کر وہان جاوے مشار الیه نے آپ کو درگاہ پر پہنچایا کہ زمین بوس کر کے متوجه
مقصود کا ہونگا اسواسطی دن مبارک شنبه دوسری ماہ خورداد کو ایک فیل مع
تلایر اور گہوری اور کہپوہ مرصع مرحمت کر کے رخصت کیا پچاس ہزار روپیه
بطور مدد خرچ مرحمت ہوا اور اسی تاریخین سردار خان کو خلعت اور ہاتھی
اور گہوڑا دیا اور ساتہه جاگیرداری سرکار منگیر کے کہ ولایت بہار اور بنگاله
مین ہی رخصت کیا میر شرف وکیل قطب الملک کہ درگاہ پر حاضر تہا مرخص ہوا
فرزند اقبالمند شاہجہان نے اپنی دیوان برادر افضل خان کو اوسکی رفاقت مین
تعین کیا جو قطب الملک نی اظہار اخلاص کر کے دوسری مرتبه التماس شبیه کا
سوال ۱۲
کیا مشار الیه کو تصویر اپنی مع کہپوہ مرصع اور پہول کتاره مرحمت کی چوبیسوین
کو ہزار درب اور خنجر مرصع اور گہوڑا میر شریف مذکور کو عنایت ہوا افضل خان
دیوان بیوتات کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا حکیم رکہنا تہه
ساتہه منصب چہه سو ذات اور ساٹہه سوار کے مفتخر ہوا جو ان دنون
عرس حضرت عرش آشیانی کا تہا پانچہزار روپیه حواله چند آدمیون معتبر کے
ہوی کہ فقرا اور مستحقون کو تقسیم کردین حسن علی خان کو کہ جاگیردار سرکار منگیر کا تہا

منصب اڈھائی ہزاری ذات وسوار سی مفتخر کیا اور اوسیر کمک ابراہیم خان فتح جنگ
صاحب صوبہ بنگالہ کے مقرر فرمایا اور ایک تلوار مشار الیہ کو عطا کی جو میرزا شرف
الدین حسین کاشغری خدمت بنگش پر جان نثار ہوا ابراہیم حسین بیٹی اوسکی کا
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کا کیا اندنون مین ابراہیم خان نی
دو منزل کشتی کہ بیچ اصطلاح اوس ملک کی گوشہ کہتی ہین نشیمن گاہ ایک کا
طلاسی اور دوسریکا نقرہ سی تیار کراکی بطور نذرانہ کے بہیجا نظر سی گذرین
بی تکلف اپنی قسم مین اعلی ہین ایک فرزند شاہجہان کو ہینی مرحمت کی روز
مبارک شنبہ نوین کو سادات خان کا منصب ہزاری ذات اور ساٹھہ سوار
کا کیا اسی تاریخمین عضد الدولہ اور شجاعخان پرگنہ جاگیر اپنی کو رخصت ہوے
دن مبارک شنبہ کو آصف خان کو پہوہ مع پہول کٹارہ عنایت ہوا جو فرزند
سعادتمند سلطان پرویز متوجہ درگاہ والا کا ہوا اور التماس خلعت نادری
خاصہ کا کیا تہا کہ دن ملازمت کی پہنکر سعادت زمین بوسی کی پاوی
موافق التماس اوسکی کے خلعت نادری اور چیرہ اور فوطہ خاصہ حوالہ
شریف وکیل اوسکی کے کیا کہ اوسکی پاس بہیجدی دن مبارک شنبہ
تیئیسوین کو میرزا والی بیٹی پہوپی اس نیازمندگی کی موافق حکم کے حضور
دکن سی آکر دولت آستان بوسی کی پائی باپ اوسکا خواجہ حسن نام خواجہ
زادگان نقشبندی سی ہی تہا مہری میرزا محمد حکیم کی ہمشیرہ تہی کہ خواجہ حسن

کی تھی تعریف خواجہ کی آدمیون سی بہت سنی جاتی ہی حسب نسب اچھا رکھتا
تھا اور ہمیشہ بندوبست سرکار میرزا محمد حکیم عموی میری کا خواجہ کی قبضہ مین
تھا اور وہ رعایت خاطر خواجہ کی نہایت فرماتی تھی اور پہلی میرزا کی فوت
ہو گئی آون سی دو لڑکی رہی میرزا بدیع الزمان اور میرزا والی اور میرزا بدیع
الزمان بعد مرنے میرزا کی بھاگ کر ماوراء النہر مین جا کر مر گیا اور میرزا والی مع بیگم
درگاہ مین آیا حضرت عرش آشیانی رعایت خاطر بیگم کی بدرجہ تام رکھتی تھی
میرزا بھی جوان سنجیدہ صاحب قا ہی خالی معقولیت اور فہمیدگی سی نہین علم
موسیقی خوب جانتا ہی ان دنون دل مین آیا تھا کہ لڑکی شاہزادہ دانیال
کو میرزا مذکور سی منسوب کی جاوی اور سبب بلانی میرزا کا یہی تھا یہہ لڑکی
محمد قلیچ خان کی بیٹی سی ہی یقین ہی کہ رضا جوئی اور خدمت گذاری کہ وسیلہ
سعادتمندی کا ہی نصیب اور روزی ہو آستی تاریخ سربلند رای کو کہ اوپر خدمت
صوبہ دکن کے معین ہی ساتھہ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور ڈھائی ہزار
سوار کے مفتخر کیا ان دنون عرض ہوئی کہ شیخ احمد نامی ایک شخص نی جال
فریب اور مکر کا سہرند مین بچھا کر بہت سی ظاہر پرستون سادہ لوح کو صید
اپنا کر رکھا ہی اور ہر شہر و ولایت مین ایک آدمی اپنی مریدون مین سی کہ قاعدہ
دکان آرائی اور معرفت فروشی اور مردم فریبی کا اورون سی بہتر جانتا ہو
خلیفہ نام رکھہ کر بھیجا ہی اور مزخرفات کو اپنی مریدون کو اور معتقدون کو

ذکر حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

لکھی اوسکی ایک کتاب بناکر مکتوبات نام رکھا اور اوس مجموعہ مہملات مین بی فائدہ باتین
لکھین کہ ساتھہ کفر اور زندیقی کے پہنچا دین اون مین سی ایک مکتوب مین لکھا ہی کہ
اثنای سلوک مین گذر میرا مقام ذی النورین مین پڑا ایک مقام دیکھا نہایت عالی
اور خوب صفا وہان سی گذر کر مقام فاروق مین پہنچا اور مقام فاروق سی مقام
صدیق کو عبور کیا مینی اور ہر ایک کی تعریف لایق اوسکی لکھی اور اوس جگہہ سی مقام
محبوبیت مین پہنچا محض مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین آپنی کو قسم قسم کے
نورون اور رنگون کی ساتھہ مینی منعکس پایا یعنی استغفر اللہ مقام خلفاء سی گذر
کر عالیمرتبت حضرت کو آیا مین اور اور گستاخین کہ کین لکھنا اونکا طول ہی
اور ادب سی دور ہی اسواسطی حکم کیا مینی کہ اوپر درگاہ عالی کے حاضر کرین موافق
حکم کے ملازمت مین حاضر کیا اور جس بات سی کہ دریافت کیا مینی جواب معقول
دینا نہ آیا اور باوصف کمی عقل و دانش کی پر غرور اور خود پسند اور متکبر معلوم
ہوا اصلاح اوسکی منحصر اسمین دیکھی مینی کہ چند روز قید خانہ ادب مین مقید رہی
تو شوریدگی مزاج اور آشفتگی دماغ اوسکی کی کچھہ تہیٹری اور گمراہ ہونا عوام کا بہی کم
ہونا چاہیئی رای سنگدلن کے حوالہ کیا گیا کہ قلعہ گوالیار مین قید رکہین چھبیسوین
کو فرزند ارجمند شاہزادہ سلطان پرویز الہ آباد سی آیا اور کورنش آستان خلافت
سی جبین خلاص کو نورانی کیا بعد اداکرنے رسمون آستانبوسی کی ساتھہ نوازش
بیکران کے مخصوص ہو کر حکم بیٹھنی کا فرمایا مینی دو ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطور

نذر اور ایک ہیرا برسم پیشکش کی وقت ملازمت کی گذرانا جو ہاتی اوسکی
اب تک نہین پہنچی تہی دوسری وقت نظر سی گذرین کی راجہ کلیان زمیندار
رتنہنبور کو کہ اوس فرزندی موافق حکم کے ایک فوج اوسپر بہیجی تہی آستی ہاتی
اور ایک لاکہہ روپیہ پیشکش لیکر اپنی ہمراہ درگاہ گیتی پناہ مین لایا دولت آستان
بوسی کی پائی وزیر خان دیوان اوس فرزند کا کہ قدیم بندگان اس درگاہ
سی ہی سعادت کورنش سی سرفراز ہوا اور اٹہائیس ہاتی نر و مادہ نذر گذرانی اون
مین سی نو ہاتی قبول وہ باقی نامبردہ کو دی گئی جو عرض ہوی کہ مروت خان بیٹا
افتخار خان کا کہ خانہ زادون اور تربیت یافتون اس درگاہ کی سی ہی نواح
بنگالہ کی ساتہہ طائفہ تگہہ کے لڑائی کرکے جان نثار ہوا اللہ یار بہائی اوسکی کو
اوپر منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سربلند کیا اور بہائی دوسرا اوسکا
ساتہہ منصب چارسو ذات اور سوار کے ممتاز ہوا تا کہ پس ماندی اوسکی
پریشان نہ ہوون دن دوشنبہ تیسری تاریخ تیرماہ الٰہی کو گرد نواح شہر مین
چار کالی ہرن اور ایک مادہ اور ایک غزالہ شکار ہوا جو آگی منزل فرزند سعادتمند
سلطان پرویز کی سی اتفاق ہیور کا ہوا دو زنجیر ہاتی دندان دار معہ ہلا برسم
پیشکش کی گذرانی دونون ہاتی داخل فیلان خاصہ مین کیی گئی دن سہ شنبہ
تاریخ تیرمین کو سید حسن ایلچی بہائی کامگار شاہ عباس فرمان روای
ایران کا آستان بوسی سی سعادت ہوا اور خط اوس بہائی کا مع ہیالون

بلور کی کہ لعل سرپوش پر اوسکی جڑی ہوی تہی گذرانا جو نہایت محبت و خلوص
سی تہا سبب زیادہ ہونی محبت کا ہوا آن دنون مین فدائی خان ساتہہ
منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار کے سربلند ہوا نصر اللہ بیٹا فتح اللہ کا
کہ حراست قلعہ آنبر کی ذمہ اوسکی ہی منصب اوسکا ڈیڑہ ہزاری ذات اور
چار سو سوار کا مقرر ہوا دن مبارک شنبہ تاریخ بیسوین کو امان اللہ بیٹا مہابت
خان کا منصب ڈیڑہ ہزار ذات اور آٹہہ سو سوار سی سربلند ہوا وزیر خان
کو خدمت دیوانی صوبہ بنگالہ کی دیکر گہوڑا اور خلعت اور شمشیر مرصع مرحمت کی میر
حسام الدین اور زبردست خان کو ہاتی مرحمت ہوا آسی تاریخ مین حافظ حسن
نوکر خان عالم مع مکتوب مرغوب بہائی گرامی شاہ عباس کی اور عرضی اوس
رکن السلطنت کے درگاہ مین آیا اور خنجر قبضہ دار دانت مچہلی کا جو ہزار روپیا
ابلق کہ میری بہائی نی خان عالم کو دیا تہا نہایت نادر تہا وہ اوسنی درگاہ مین
بہیجا تہا نظر سی گذرا بہت پسند آیا حقیقت مین تحفہ ہی نادر اب تک ایسا
دستہ ابلق دیکہا نہین مجہی بہت اچہا معلوم ہوا روز مبارک شنبہ تاریخ ستائیسوین
کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا چوبیسوین
کو ہزار درب بوجہ انعام سید حسن ایلچی کو عنایت ہوی عبد اللہ خان بہادر
فیروز جنگ کو ہاتی مرحمت کیا اسی روز مبارک شنبہ دوسری مرداد کو اعتبار
خان کو گہوڑا عنایت ہوا آقا فضل خان ساتہہ صدی ہزاری ذات اور آٹہہ سو سوار

سے سرفراز ہوا شب شنبہ چوتھی کو مطابق پندرہوین شب شعبان کی جشن شب
برات کا ہوا موافق حکم کے لب دریا پر کشتیون کو قسم قسم کی چراغون اور آتشبازی
سی بہر کر آگے لائی البتہ ایسی چراغ مرتب تھی کہ نہایت اچھی معلوم دیتی بہت
دیر تک مین اون کی سیر مین رہا دن سہ شنبہ کی میرن بیٹا نادعلی میدانی کا
کہ خانہ زادان قابل تربیت سی ہی منصب ویکا سات سو ذات اور پانسو
سوار کا کیا خواجہ زین الدین کو منصب سات سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت
کیا خواجہ محسن کا منصب سات سو ذات اور ایک سو سوار کا ہوا نوین کو
بقصد شکار سمونگر مین گئی اوس صحرای دلکشا مین سیر و شکار کر کے تیرہوین کو
دولت خانہ کو تشریف لائی روز مبارک شنبہ سولہوین کو نوبا شیخ ابو الفضل کا
ساتھ منصب سات سو ذات اور ساڑھے تین سو سوار کے سرفراز ہوا اوس
روز سیر باغ گل افشان کی کہ لب جمنا پر واقع ہی کی درمیان راستہ کی مینہ
برسا اور خوب برسا چمن کو از سر نو طراوت اور نضارت بخشی انناس پک رہی
تھی سیر کامل کی گئی عمارتون سی کہ اوپر کنارہ دریا کے بنی ہوین تھین جسقدر کہ
نظر کار کرتی تھی سوا سبزہ اور پانی کے کچھ نظر مین معلوم نہین ہوتا تھا یہہ ابیات
انوری کی مناسب مقام ہین

نظم

روز عیش و طرب بستان است
روز بازار گل و ریحان است
تودہ خاک عبیر آمیز است
دامن باد گلاب افشان است
از ملاقات صبا روی غدیر

راست چون آذد مسویان بست * جو باغ مذکور ہیچ ذمہ تربیت خواجہ جہان
کے ہے پارچہ زربفت نئی طرح کی کہ اندنون مین اوسکی واسطی عراق سی لائے
تہی برسم پیشکش کی گذرانی جو کچہہ پسند آیا لیکر باقی اوسی کو مرحمت ہوا باغ کیے
خوب تربیت کی تہی منصب اوسکا اصل و اضافہ سمیت پنجہزاری ذات اور
تین ہزار سوار کا کیا گیا۔ اتفاقات عجیبہ سی ہیہ ہے کہ خان عالم نے خنجر قبضہ دندان
ابلق کا جوہردار دیا ہوا میری بہائی کامگار عالیمقدار شاہ عباس کا کہ مجکو
مجکو بہیجا تہا دل اسقدر مائل دندان ابلق کا ہوا کہ چند آدمی صاحب وقوف کو
واسطی تلاش کرنی کے طرف ایران و توران کے بہیجا اور کہہ دیا کہ خوب
تلاش کرکی جس جگہہ جسکی پاس جس طرح جس قیمت کو ملی حاصل کرنی
مین تقصیر نکرین اور بہت سی بندہاے مزاجدان اور امراے ذی شان
ہمیشہ اوسکی تلاش مین رہنی لگی اتفاق سی اسی شہر مین ایک مرد اجنبی
نی وقوف نی دندان ابلق نہایت لطیف و نفیس تہوڑی سی قیمت
کو بازار مین سی خریدا تہا اور یون جانتا تہا کہ شاید کبہی آگ مین گر گیا ہے
سو یہہ سیاہی اثر اوسکا ہی بعد ایک مدت کی ایک نجار کو نجاران فرزند
ارجمند شاہ جہان سی لائے اور کہا کہ اس دندان کو اوسی ریت کر لیا
کر دی کہ داغ سیاہی اور اثر سوختگی کا نرہی اور غافل تہا اس سی کہ
سیاہی نی قدر و قیمت سفیدی کے بڑہائی ہی اور یہہ خال و خط ہی

کرمشاطہ تقدیرنی پیرایہ جمال اوسکی کا بنایا ہی آدمی نجارنی فی الفور
پاس داروغہ کارخانہ کے جاکر یہہ خوشخبری اوسکو سنائی کہ ایسی
جنس کمیاب ونادر کہ خلق اوسکی تلاش مین سرگردان ہین اور دور
دور گئی ہین یہین بہ صفت ایک مرد بی وقوف کی ہاتہہ لگی کہ وہ قیمت
وقدر اوسکو ہنر نایاب کی کچہہ نہین جانتا ہی سہل وآسان اوس سی
ہاتہہ آسکتا ہی مشار الیہ نے اوسکی ساتہہ جاکر اوسکو لیلیا دوسری دن
اوس فرزندکی خدمتمین لایا جب فرزند شاہجہان ملازمتمین آیا اول
اظہار نہایت شگفتگی کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سی آراستہ ہوا ملاحظہ
مین گذرا انجکو نہایت خوشوقت کیا مصرعہ ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش
کردی × اتنی دعائین خیر اوسکی حقمین کین مینی کہ اگر سومین ایک مقبول
ہو واسطی برخورداری دین ودنیا کے اوسکو کافی ہی اسی تاریخمین حلیم
خان نے کہ ایک نوکرون عمدہ عادلخان کے سے ہین آکر ملازمت حاصل
کی ازروی اخلاص کے بندگی اختیار کیے تہی ساتہہ مراحم بیدریغ
کے اختصاص بخشکر خلعت واسپ وشمشیر اور دہ ہزار روپیہ انعام ہوئی
اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مرحمت کیا انہین دنون عرضی خاندوران
کی پہنچی لکہا تہا کہ آپ نی کمال مرحمت اور قدردانی سی بوڑہی غلام اپنی
کو باوجود کہن سالی وضعف بصارت کی ساتہہ حکومت مالوہ

سرفراز کیا تہا اب جو بہہ ضعیف نہایت نحیف اور مرعشی ہو گیا کہ اپنی میز
وقت تردد اور سواری کی نہین پاتا ہی عرض کرتا ہی کہ سپاہ گری
سی معاف کر کے سلک لشکر دعا مین انتظام بخشین موافق التماس اوسکی
کے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پرگنہ خوشاب کو کہ تیس لاکہہ دام
جمع اصلی اوسکی ہی اور مدتون سی بیچ جاگیر تنخواہ مشار الیہ کی ہی
اور نہایت آباد اور مزروع ہی واسطے مدد خرچ مشار الیہ کے مقرر
رکہین کہ آسودہ اور مرفہ الحال اوقات بسر کری اور اوسکی بڑی بیٹی شاہ
محمد کا منصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کا کیا اور دوسری لڑکے یعقوب
بیک کا منصب سات سو ذات اور ساڑہی تین سو سوار کا مقرر کیا تیسری
اسد بیک کا منصب تین سو ذات اور پچاس سوار کا کیا دن شنبہ
غرہ شہریور کو واسطے آتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار اور اور
امرای عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہین خلعت بارانی ہاتہہ یزدانی
کے بہیجا بنے جو قصد سیر گلزار ہمیشہ بہار کشمیر کا دل مین ہی نور الدین قلی
رخصت ہوا کہ نشیب و فراز راستہ کو حتی الامکان صاف کرین اسطرح
کہ ہو بچار پایون باربردار کا گہاٹیون دشوار گذار سی ساتہہ آسانی کے
میسر ہو اور آدمی محنت اور سختی نہ اوٹہاوین اور بہت آدمی سنگتراشون
وغیرہ سی ہمراہ اوسکی کیی اور ایک ہاتی مشار الیہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ

تاریخ تیرہوین کو باغ نور منزل مین جاکر سولہوین تک اوس گلشن مین
گذر وقت کیا راجہ بکرماجیت بھگیلہ قلعہ باندہو رسی کہ وطن اوسکا ہی آیا
اور سعادت آستان بوسی کی پائی ایک ہاتی اور ایک کلغی مرصع برسم
پیشکش گذرانی مقصود خان منصب ہزاری ذات اور ایک سو بیس
سوار سی سرفراز ہوا دن مبارک شنبہ بیسوین کو فرزند پرویز نے دو ہاتی
نذر گذرانی اور واسطے داخل ہونی حلقہ خاصہ کے حکم ہوا بیسوین کو بیچ
دولت خانہ حضرت مریم الزمانی کے جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا سال
اکاون ساتھہ حساب مہینون شمسی کے شروع ہوا امید کہ مدت حیات
مرضیات الٰہی مین مصروف ہو سید جلال بیٹی سید محمد اور پوتی شاہ
عالم بخاری کو کہ مجمل احوال اوسکی درمیان وقایع سفر گجرات کی لکھی گئی
رخصت جانی کی دی ہتنی واسطی سواریکی مع خرچ راہ عنایت کی شب
یکشنبہ بیسوین مطابق چودھوین ماہ شوال کے کہ چاند پورا تھا درمیان
عمارتون باغ کے کہ اوپر کنارہ جمنا کے ہین جشن ماہتابی مرتب کیا
اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلی تاریخ ماہ الٰہی کو دندان ابلق جوہر دار
سے کہ فرزند شاہ جہان نے نذر کیا تھا حکم دیا تھا کہ باندازہ دو
قبضون تلوار اور ایک شصت کی اوسمین سی کاٹین نہایت خوشرنگ
اور نادر ہوئی آو استاد پورن اور کلیان کو کہ فن خاتم بندی مین

نظیر اپنا نہین رکھتی ہین حکم دیا کہ قبضہ تلوار کا جیسا کہ پسندیدہ اور طرح
جہانگیری ہی اوسکو کہتی ہین بنا دین اور ایسی ہی تیغہ اور غلاف گیری
اور بندوبان کو بہی ایسی ہی اوستادون کو کہ اپنی فن مین نظیر نہین رکھتی
ہین فرمایا گیا فی الحقیقت جیسا کہ دل چاہتا تہا ویسا ہی بنا ایک قبضہ اسطرحکا
ابلق ہی کہ دیکھنی اوسکی سی حیرت ہوتی ہی اور سب سی ساتون رنگ معلوم
ہوتے ہین اور بعضی پہول ایسی دکھلائی دیتی ہین کہ گویا نقاش صنع نے
ساتہہ قلم بدایع نگار کے خط سیاہ سی گرداون کے تحریر کہینچی ہے
درحقیقت ایسی نفیس و نادر ہین کہ ایک دم نہین چاہتا کہ اپنے سی جدا
کرون اور تمام جواہر گران بہا سی کہ خزانہ مین ہین عزیز رکھتا ہون
دن مبارک شنبہ کے مبارکی اور فرخی کے ساتہہ کمر مین لگایا اور اوستادون
نادرکار کو کہ بنانی مین نہایت دقت و صنعت کی تہی انعام ہوا اوستادپورن
کو ہاتی اور خلعت اور کڑی سونے کی اور کلیان ساتہہ خطاب عجائب دست
اور اضافہ اور خلعت اور پہونچی مرصع کے اور ایسی ہی ہر ایک کو لایق ہنر
مندی اوسکے سرفراز کیا جو عرض ہوئی کہ امان اللہ پسر مہابت خان نے
احداد بدنہاد کو لڑائی کرکے فوج اوسکی کو شکست دیکر بہت سی افغانون رو
سیہ باطن کو علف تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطے سرفرازی
اوسکی کے بہیجی گئی یا آخرین کو خبر پہنچی کہ راجہ سورج سنگہہ ساتہہ مرض طبیعی کے

دکن مین مرگیا اور وہ پوتا مال دیو کا ہی کہ ہندوستان کے عمدہ زمیندارون
سی تہا اور زمیندار کہ ساتہہ رانا کی دم برابری کا مارتا تہا یہی ہی بلکہ ایک
لڑائی مین رانا پر غالب ہوا تہا حال اوسکا اکبرنامہ مین ساتہہ شرح و بسط
کے مذکور ہی راجہ سورج سنگہہ ساتہہ برکت تربیت حضرت عرش آشیانی
اور اس نیازمند درگاہ سبحانی کے مراتب بلند کو پہنچا ملک اوسکا باپ اور
دادا سی بہی زیادہ ہوگیا لڑکا اوسکا گج سنگہہ نام رکہتا ہی اور باپ نی
اوسکو اپنی زندگی مین مہمات ملکی اور مالی سونپ دی تہی جو لایق پرورش
کے جانا مینی منصب اوسکا تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار اور علم اور
خطاب اور منصب اوسکی چہوٹی بہائی کا پانسو ذات اور ڈہائی سو سوار مقرر
کر کے جاگیر وطن مین مرحمت کی دن مبارک شنبہ دسوین ۱۰ مہر کو موافق
کا تک ۱۲
التماس آصف خان کے اوس کی منزل مین کہ اوپر کنارہ جمنا کے واقع ہی
گیا مین ایک حمام بنایا تہا نہایت صاف و نفیس بہت خوش ہوا مین بعد
غسل کے بزم پیالہ کی آراستہ ہوئی اور بندہ خاص بہا غ نشاط سی خوشوقت
ہوی نذرانہ اوسکی ہی کہ لیا گیا تیس ہزار روپیہ ہوا باقر خان فوجدار ملتان
ساتہہ عنایت علم کے سربلند ہوا پہلی اس سی موافق حکم کے دار الخلافت آگرہ
سی دریای اٹک تک دو رویہ درخت لگائی تہی اور کیاری بنوائی تہین
اور ایسی ہی آگرہ سی بنگالہ تک ان دنون حکم دیا مینی کہ آگرہ سی لاہور تک

ہر کوس پر ایک میل قائم کریں کہ علامت کوس معلوم ہو اور فاصلہ تین
کوس پر ایک کنوان پانی کا کہدوائین تا مسافرون کو آرام رہی دن مبارک شنبہ
چوبیسوین کو جشن دسہرہ کا ہوا آئین ہند گہوڑون کو سنوار کر سامنی لائی
بعد اسکی ہاتی نظر سی گذری جو معتمد خان نے نوروز گذشتہ مین نذرانہ نہین
گذرا تہا ان دنون مین تخت سونے کا اور ایک انگشتری یاقوت کی اور ایک
پہنچی وغیرہ جڑاو بات نذر کی تخت بہت نادر بنا تہا قیمت سبکی سولہ
ہزار روپیہ ہوئی جو صدق اعتقاد سی لایا تہا قرین قبول ہوا ان دنون مین زبردست
خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو وقت کوچ کا دن دسہرہ
کا مقرر ہوا تہا شام کی وقت مبارک گہڑی کی ساتہہ کشتی پر سوار ہو کر متوجہ مقصد کا
ہوا مین آٹہہ دن اول منزل مین توقف ہوا تا کہ آدمی فراغ خاطر سی سامان
درست کرکے ہمراہ ہو جاوین مہابت خان بنگش نی کہ ڈاک چوکی مین
سیب بہیجی تہی بہت تر و تازہ آئی نہایت لطیف تہی کہا کر خوش ہوا
مین سیب کابل کی کہ وہین کہائی تہی اور سمرقند کی کہ ہر سال آتی
ہین کچہہ حقیقت نہین رکہتی اور شیرینی اور نزاکت اور خوشمزگی مین انکی
ساتہہ کچہہ نسبت نہین رکہتی ہین اب تک ایسا نفیس و لطیف سیب
ندیکہا تہا کہتی ہین کہ بنگش بالا مین متصل لشکردہ کی ایک گانو ہی
سیوران نام اوسمین تین درخت اس سیب کی ہین بہت کوشش کی

لیکن اور جلکهه ایسی نهین هوی سید حسن ایلچی برادر میری شاه عباس کو ان
سیبون سی الوش عنایت کیا مینی تا معلوم کری که عراق مین اس سی
بهتر هوتا هی یا نهین عرض کی که تمام ایران مین سیب اصفهان کا ممتاز
هی اگر نهایت درجه خوب هو تو ایسا هی هوگا دن مبارک شنبه غره ماه آبان
الهی کو واسطی زیارت روضه حضرت عرش آشیانی کے جاکر سر نیاز کا اوپر
آستان ملائک آشیان کے گهس کر سو مهر نذر کرین اور تمام بیگمون اور اہل
محل نے طواف اوس آستان ملائک مطاف کا کرکے نذرین گذارین
شب جمعه کو مجلس عالی آراسته هوی مشائخ اور علما اور اہل نغمه جمع هوے
هر ایک کو حسب لیاقت اوسکی شال اور دوشاله اور خلعت عنایت هوا
عمارتین اوس روضه متبرکه کی نهایت عالی هین اب کی بار پهر دل مین آیا
تو اور زیاده کین تیسری شب چار گهڑی رات گذرنی کے بعد منزل
مذکور سی کوچ هوا اور ساڑهی پانچ کوس راه دریا طی کرکے چار گهڑے
دن چڑهے منزل مین پهنچی بعد دو پهر کی پانی سی اوتر کر سات تیتر شکار
کیی آخر روز مین سید حسن ایلچی کو بیس هزار روپیه مرحمت هوا اور خلعت
زرین معه جیغه مرصع اور فیل عطا کرکے رخصت کیا اور واسطی برادر
میری کے صراحی مرصع که مرغ کی شکل بنائی تهی اور موافق دو ..... ا..
اوسمین شراب آتی هی بطور هدیه کے بهیجی گئی ..... [illegible]

مراد پر پہنچی لشکر خان کوکہ اوپر حکومت اور حراست دار الخلافت اگرہ
کے حکم ہوا خلعت اور گہوڑا اور ہاتی اور نقارہ اور تلوار مرصع دیکر رخصت
کیا اکرام خان ساتہہ منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار اور
خدمت فوجداری سرکار میوات کی سرفراز ہوا یہہ بیٹا اسلام خان کا ہی
اور وہ پوتا صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہی کہ محامد ذات اور
محاسن صفات اور نسبت دعاگوئی اون کے اس دودمان والا مین
اوراق گذشتہ مین لکہی گئی آن دنون ایک شخص کی زبانی معلوم ہوا کہ
جس زمانہ مین مجکو اجمیر مین ضعف بہت ہو گیا تہا پہلی اوس سی کہ یہہ خبر
ناخوش بنگالہ کو پہنچی ایک دن اسلام خان خلوت مین بیٹہا تہا ناگاہ بیخود ہو
گیا جو ہوش مین آیا تو ایک معتمد اپنی بہیکن نام کو کہ محرم راز تہا کہا کہ عالم غیب
سی مجکو معلوم ہوا کہ طبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی ناساز و علیل ہی
علاج اوسکا منحصر ہیچ فدا کرنے ایک چیز نہایت عزیز اور گرامی کے ہی آول
دل مین آیا کہ فرزند ہوشنگ کو فدای فرق مبارک آنحضرت کا کرون لیکن
جو خردسال تہا اور اب تک پہل زندگانی ہی نکہایا تہا مجکو اوسکی حال پر رحم
آیا اور یہنی آپ کو فدا مری اپنی پر کیا امید کہ جو صدق باطن ہی درگاہ الٰہی
مین قبول ہوئی فی الفور تیر دعا کا ہدف اجابت پر پہنچا آور اوسی وقت اثر بیماری
اور ضعف اپنی مین پایا اور لحظہ بلحظہ بیماری ترقی کرتی گئی یہان تک کہ جوار

فوت شدن اسلام خان

رحمت الٰہی مین پہنچا اور حکیم علی الاطلاق نے صحت کامل شفاخانہ غیب سے اس
نیازمند کو کرامت فرمائی اگرچہ حضرت عرش آشیانی واسطے تربیت اور رعایت
اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتے تھے لیکن جب سے کہ اس نیازمند
درگاہ الٰہی کو نوبت سلطنت کی پہنچی واسطے ادای حقوق اوس بزرگ کی بڑی
بڑی رعایتین کی گئین اکثر اون مین سے ساتھ عالی مراتب امارت کے
پہنچے اور صاحب صوبہ ہوے جیسا کہ احوال ہر ایک کا اپنے مقام پر گذرا جو اس
گانو مین ہلال خان خواجہ سرا نے کہ خدمتگارون زمانہ شاہزادگی سے ہی سرای
اور باغ بنوایا تھا نذرانہ گذرانا اوسکی سرفرازی کے واسطے تھوڑا سا لیا گیا اس منزل
سے چار کوچ مین متھرا پر پہنچے دن مبارک شنبہ تاریخ آٹھوین کو واسطے تماشے بندرابن
اور بتخانون کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش آشیانی مین امیرون
راجپوت نے عمارتین اپنی طرز پر بنوائین اور باہر سے بہت تکلفات کیے لیکن
اندر اکثر ناگلون اور ابابیلون نے گھر بنائے ہین کہ اونکی بدبو سے دم لیا نہین جاتا

از برون چون گور کافر پر حلل	وز درون قہر خدای عز و جل

اسدن مخلص خان نے موافق حکم کے بنگالہ سے آکر ملازمت حاصل کیے سو
مہر اور سو روپیہ نذر کیے اور ایک لعل اور ایک طرہ جڑاو کا پیشکش کیا
نوین کو چھہ لاکھ روپیہ خزانہ سے واسطے ذخیرہ قلعہ آسیر کے پاس
خانخانان سپہ سالار کے بھیجا گیا اوراق گذشتہ مین احوال کہا ہین

بعد دیپ کے اوجین مین گوشہ نشین تھا لکھا گیا اندنون مین اوجین
سی متھرا مین کہ عبادت گاہ ہنود کی ہی آیا اور لب دریای جمنا پر عبادت
معبود حقیقی مین مشغول ہی اوس سی ملنی کو جی چاہا اوسکی ملاقات کو گیا
اور دیر تک خلوت مین صحبت رہی اوسکا ہونا غنیمت ہی اوس کی صحبت
سی خوش ہوا مین دسوین کو قراول خان نے عرض کی کہ یہان ایک
شیر ہی کہ رعایا اور مسافرون کو ستاتا ہی اوسی وقت مینی حکم دیا
کہ ہاتھیون کو لیجا کر جہاڑی کو خوب گھیر لین پچھلی دن سی آپ مع اہل محل کے
سوار ہوا مین جو مینی عہد کیا ہی کہ کسی جاندار کو اپنی ہاتھ سی نہین ستاونگا
نورجہان بیگم کو حکم دیا مینی کہ بندوق مارے باوجود اسبات کی کہ ہاتی بوی شیر
سی ٹہیرتا نہین ہی اور حرکت کرتا رہتا ہی اور بالاے عماری سی تفنگ بی خطا
مارنا بہت مشکل ہے چنانچہ میرزا رستم کہ فن بندوق اندازی مین بعد میری
اوس جیسا دوسرا نہین کئی بار ایسا ہوا کہ اوسنی تین چار فیر بالای محل سے
خطا کیی اور نورجہان بیگم نے پہلا ہی فیر ایسا کیا کہ اوسی وار مین شیر تمام
ہو گیا بارہوین کو پہر دل مین آیا کہ ملاقات گسائین سی کرون بی تکلف گیا اور
صحبت اوسکی حاصل کی اور بلند باتین ہوئین اللہ تعالی نی خوب توفیق عنایت
کے ہی فہم عالی ساتھہ دانش خداداد کے جمع ہی دل تعلقات دنیا سی
اوٹھا کر آزادہ گزر بات پیدا کی اور اصطلاح شہرت کی اور ایک ٹیکرا بقدر پانے

شکار شیر بدست نورجہان

پہننی کی اختیار کیا ہی اور جاڑے گرمی برسات مین برہنہ تن اور سرپاؤن
ننگا رکہتا ہے اور ایک سوراخ تنگ مین کہ جسکی راستہ مین طفل شیر
خوارہ بہی تکلیف سی گہس سکی رہنا اختیار کیا ہی یہہ ابیات حکیم سنائی
کی اوسکی مناسب حال ہین

داشت لقمان یکی کریچی تنگ
چون گلوگاہ نای و سینہ چنگ
بوالفضولی سوال کرد ازوی
چیست این خانہ شش بدست و دو پی
بادم گرم و چشم گریان پیر
گفت ہذا لمن یموت کثیر

چودہوین کو پہر ملاقات
سائین کو گیا اور اوس سی رخصت ہوا بے تکلف اوس سی جدا ہونے
کو جی نہین چاہتا تہا دن مبارک شنبہ تاریخ پندرہوین کو کوچ کرکے برابر بندرابن
کے منزل کی اسمین فرزند سلطان پرویز رخصت ہوکر الہ اباد اور طرف
پرگنات جاگیر اپنی کے گیا دل مین ارادہ اپنا تہا کہ اس سفر مین ہمراہ رہی
جو پہلی اس سی اوسنی اظہار پریشانی کی ناچار جدائی اوسکی قبولی اور رخصت کیا اور
گہوڑا اینچاق اور پٹکہ کمر اور تلوار ابلق قبضہ جوہردار اور تیغ خاصہ اور ڈال خاصہ
مرحمت ہوئی امید کہ پہر ساتہہ جلدی اور خوبی کی آوی جو میعاد خسرو کی بہت
ہوگئی تہی دل مین آیا کہ زیادہ اس سی اوسکو قید رکہنا اور خدمت سی محروم
رکہنا آئین مرحمت سی دور ہی ناچار حضور مین بلا کر حکم واسطی کورنش کی دیا
یعنی اور اوسکی گناہ اوسکا بخشا امید کہ توفیق رضا جوئی اور سعادت بندگی

نصیب اوسکی ہو جمعہ کی دن سولہوین تاریخ مخلص خان کو کہ واسطی خدمت
دیوانی سرکار فرزند پرویز کی بلایا تہا خدمت مین اوس فرزند کی بہیجدیا اور
منصب اوسکا موافق ہمیشہ کی کہ بنگالہ مین رکہتا تہا دو ہزاری ذات اور
سات سو سوار مقرر کیا سترہوین کو مقام ہوا اس منزل مین سید نظام پسر
میر میران صدر جہانکا کہ اوپر فوجداری سرکار قنوج کی اختصاص رکہتا
تہا آیا دو ہاتی اور چند جانور شکاری نذر کیی ایک ہاتی اور باز قبول کر باقی
اوسیکو مرحمت کیا اٹہارہوین کو کوچ ہوا اندنون مین دارای ایران
نے ہاتہہ پری بیگ میر شکار کے ایک دست شنقار خوشرنگ بہیجا تہا
اور ایک شنقار دوسرا خان عالم نے بہی اسی کے ہاتہہ دیکر درگاہ مین
بہیجا تہا لیکن یہہ راہ مین ضایع ہوگیا اور شنقار شاہی بہی غفلت میر
شکار کی سی پنجہ گربہ مین پڑگیا تہا اگرچہ زندہ درگاہ مین پہنچا لیکن ہفتہ سی
زیادہ نرہا تلف ہوگیا لکہون حسن اور رنگ اوس جانور کا خال سیاہ
بازو اور پشت اور پہلو پر بہت خوشنما تہی اور چونکہ غرائبات سی تہا اسلیی استاد
منصور نقاش کو کہ ساتہہ خطاب نادر العصر کے سرفرازی فرمایا تہی کہ شبیہ
اسکی کہینچکر نگاہ رکہین دو ہزار روپیہ میر شکار کو دیکر رخصت کیا حضرۃ عرش
آشیانی کے عہد مین وزن سیر کا تیس دام کا تہا مقارن احوال کے
دل مین آیا کہ خلاف ضابطہ اون کی کیون کرین بہتر وہی کہ تیس دام کا

سیر رہی ایک دن گسائین جدروپ نی کہا کہ کتاب بید مین که احکام دین
ہماری کی ہی وزن سیر کا چھہ تیس دام کا لکہا ہی جو اتفاقات غیبی سی حکم
تمہارا موافق کتاب ہماری کے پڑا اگر وہی سیر چھہ تیس دام کا مقرر کیا جاوے
بہتر ہے حکم ہوا کہ اب سی تمام ملکون مین چھہ تیس دام کا سیر معمول ہووے
اونیسوین کو کوچ ہوا راجہ بہاو سنگہہ واسطی کمک لشکر دکن کی مقرر
فرمایا گیا ایک گہوڑا اور خلعت اوسکو مرحمت کیا یعنی آس تاریخی اٹہائیسوین
تک پیاپی اتفاق کوچ کا ہوا دن مبارک شنبہ اونتیسوین کو دار البرکات دہلی
مین ورود لشکر اقبال کا ہوا پہلی مع فرزندون اور اہل محل کے واسطی
زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی کے گیا اور نذرین گذرانی
اور اوس جگہہ سی واسطی طواف روضہ متبرکہ شیخ المشائخ شیخ نظام
الدین چشتی کے گیا اور استمداد ہمت کی پہر آخر دن سی دولتخانہ
کو آیا که سلیم گڈھ مین مرتب ہوا تہا تیسوین جمعہ کو مقام ہوا جو اسمد تکین
شکار پرگنہ پالم کو موافق حکم کے حفاظت کی تہی عرض ہوی که ہرن بہت
جمع ہوگئی ہین روز شنبہ غرہ آذر ماہ الہی کو چیتی کے شکار کی واسطی
سوار ہوی آخر روز مین درمیان راہ کی اولی پڑے سطبری مین مانند
سیب کی تہی ہوا کو نہایت سرد کر دیا آس دن تین ہرن پکڑے اور
دوسری دن چوالیس ہرن شکار کی تیری کو چوبیس ہرن چیتی سے

پکڑوائی اور دو ہرن فرزند شاہجہان نے بندوق سے ماری چوتھی کو پانچ پکڑوائے
پانچوین کو ستائیس شکار ہوے روز مبارک شنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری
نے کہ ساتھہ حکومت دار الملک دہلی کے مختص تہا تین ہاتی اور اٹھارہ
گہوڑے اور اور اجناس نذر کین ایک ہاتی اور دوسری اجناس قبول کیے
اور باقی اوسی کو بخشا ہاشم خوشتی فوجدار بیشی پرگنات میوات کا واسطی
سعادت آستان بوسی کے آیا روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ ملک گرد نواح
پالم کے چیتی کی شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصہ بارہ روز کی چار سو چھہ بیس
ہرن پکڑوائی اور دہلی کو مراجعت کی حضرۃ عرش آشیانی کی خدمت مین
سنا تہا مین کہ جب ہرن کو کہ چیتی کے پنجہ سی خلاص کرین باوجودیکہ کچھہ
صدمہ اوسکی ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پہنچا ہو تب بہی زندہ رہنا
اوسکا محالات سی ہی مینی اس شکار مین واسطی آزمایش کے
چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کو بہلی پہنچی صدمہ ناخون و دندان کے
چیتی کے پنجہ سی چہڑوا کر فرمایا کہ حضور مین نہایت غور سی انکو نگاہ رکھین
ایک سات دن آرام سی اپنی حالمین رہی دوسرے دن تغیر فاحش اونکی حالات
مین ظاہر ہوا مستوں کی مانند دست و پا انچا مار کر گرنی اوٹھنی لگی بہت کچھہ
تریاق فاروقی اور مناسب دوائین دین کسی نی اثر نکیا اور پہر اسیطرح
کیفیت کی ساتھہ دکر جان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوشی پہنچی کہ فرزند

زندہ رہنا چیتی کی پکڑی ہرنکا حال

کلان شاہ پرویز کی کہ آگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پہول کی مانند
ہو گیا تہا اور وہ فرزند اوس سی نہایت محبت رکہتا تہا اس خبر دلخراش کے
سننی سی معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہو کر بی طاقت ہو گیا ہی ہمنی اپنی
عنایت نامہ واسطی تسلی اور دلجوئی اوسکی کے بہیجا اور ناسور دل اوسکی کو ساتہ
مرہم لطف و عنایت کی دوا کی امید کہ خدای تعالی صبر بخشی کہ اس قسم کی امر
مین سوای صبر و شکیب کی اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودہوین کو
التماس آغامان کے اوسکی مکانپر گیا مین اوسکو نسبت سبقت خدمت موروثی
ساتہ اس وقت کی متحقق ہے اور حضرت عرش آشیانی انار اللہ برہانہ نی بوقت
کہ میری شادی کی آغائی آغامان کو ہمشیرہ میری شاہزادی خانم سی لیکر سپہ خدمت
محل میرہ کی معین فرمایا اوس روز سی تین تیس برس ہوی کہ میری خدمتین ہے
مین اونکی خاطر سب کرتا ہون اور اونہون نی اخلاص سی خدمت ہماری سلسلہ
کی کسی سفر مین ملازمت میری سی وہ آپ سی محروم نرہی جو عمر رسیدہ
ہوگئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووی دہلی مین رہکر جو کچہہ عمر رہی ہے دعا
گوئی مین صرف کرون کہ اب مجکو طاقت چلنی پہرنیکی نرہی آمدورفت سی
تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی اونکی سی یہہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی
کے جوار مین غرض آسودگی ان کے منظور فرماکر حکم دیا مینی کہ وہان
رہین اور وہان اپنی واسطی اونہون نی ایک باغ اور سرای اور مقبرہ بنوایا تہا

پکڑوائی اور دو ہرن فرزند شاہجہان نے بندوق سے مارے چوتھی کو پانچ پکڑوائے
پانچوین کو ستائیس شکار ہوئے روز مبارک شنبہ چھٹی کو سید بہوہ بخاری
نے کہ ساتھہ حکومت دار الملک دہلی کے مختص تہا تین ہاتی اور اٹھارہ
گہوڑے اور اور اجناس نذر کین ایک ہاتی اور دوسری اجناس قبول کیے
او ہاتی اوسی کو بخشا ہاشم خوشتی فوجدار بعضی پرگنات میوات کا واسطی
سعادت آستان بوسی کے آیا روز مبارک شنبہ تیرہوین تاریخ ملک گرد نواح
پالم کے چیتی کی شکار مین مشغول رہا مین بیچ عرصہ بارہ روز کی چار سو چہہ بیس
ہرن پکڑوائی اور دہلی کو مراجعت کی حضرۃ عرش آشیانی کی خدمت مین
سنا تہا مینی کہ جس ہرن کو کہ چیتی کے پنجہ سی خلاص کرین باوجودیکہ کچھہ
صدمہ اوسکی ناخون اور دانتون کا ہرن کو نہ پہنچا ہو تب بہی زندہ رہنا
اوس کا محالات سی ہی مینی اس شکار مین واسطی آزمایش کے
چند ہرن خوب صورت قوی جثہ کو بہلی پہنچی صدمہ ناخون و دندان کے
چیتی کے پنجہ سی چھڑوا کر فرمایا کہ حضور مین نہایت غور سی انکو نگاہ رکہین
ایک رات دن آرام سی اپنی حال مین رہی دوسرے دن تغیر فاحش اونکی حالات
مین ظاہر ہوا مستونکی مانند دست و پا پیچا مار کر گرتی او اوٹہنی لگی بہت کچھہ
تریاق فاروقی اور مناسب دوائین دین کسی نے اثر نکیا اور پہر اوسی
کیفیت کی ساتھہ دم کرجان دی اسی تاریخ مین خبر ناخوش پہنچی کہ فرزند

کلان شاہ پرویز کی بی اگرہ مین ودیعت حیات کی سونپی پہول کی مانند
ہو گیا تھا اور وہ فرزند اوس سی نہایت محبت رکہتا تھا اس خبر دلخراش کے
سنی سی معلوم کیا کہ وہ بہت اندوہناک ہو کر بی طاقت ہو گیا ہی تیئی آتہ
عنایت نامہ واسطی تسلی اور دلجوئی اوسکی کے بہیجا اور ناسور دل اوسکی کو منا
مرہم لطف و عنایت کی دوا کی امید کہ خدای تعالی صبر بخشی کہ اس قسم کی ماجرو
مین سوای صبر و شکیب کی اور چیز بہتر نہین ہوتی روز جمعہ چودہوین کو ابو الفو
الماس آغا خان سکے اوسکی مکان پر گیا مین اوسکو نسبت سبقت خدمت ہو رہی
ساتہہ اس ودود کی متحقق ہے اور حضرۃ عرش آشیانی انار اللہ برہانہ کی تحت وقت
کہ میری شادی کی آغائی آغا مان کو ہمشیرہ میری شاہزادی خانم سی لیکر بہ پیچ خدمت
محل میرے کی معین فرمایا اوس روز سی تین میس برس ہوی کہ میری خدمت مین ہے
مین اونکی خاطر بہت کرتا ہون اور انہون نی اخلاص سی خدمت ہماری سلسلہ
کی کی کسی سفر مین ملازمت میری سی وہ آپ سی محروم نرہی جو عمر رسیدہ
ہو گئی التماس کیا کہ اگر حکم ہووی دہلی مین رہ کر جو کچہہ عمر رہی ہے دعا
گوئی مین صرف کرون کہ اب مجکو طاقت چلنی پہرنی کی نرہی آمد رفت سی
تکلیف ہوتی ہی اور سعادتمندی اونکی سی یہہ ہی کہ حضرت عرش آشیانی
کے ہمراہ ہین غرض آسودگی ان کے منظور فرما کر حکم دیا میں کہ دہلی مین
رہین اور وہان اپنے واسطی اونہون نی ایک باغ اور سرای اور مقبرہ بنوایا ہے

مدت سی اوسکو منوانی ہین القصہ رعایت خاطر اوس قدیم الخدمت کی
مد نظر رکھہ کر اون کے مکان پر گیا اور سید بہوہ حاکم شہر کو تاکید کردی کہ جو
لوازم خدمت گذاری اور خاطرداری اونکی کی اسقدر تاکید کرنا کہ کسی قسم
کا غبار کلفت اونکی دلپر نہ بیٹھی آستی تاریخمین راجہ کشن داس کا منصب دوہزاری
ذات اور تین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ نی خدمت
فوجداری دہلی کے جیسا کہ چاہیی انجام دی اور سب آدمی وہان کی اونسی
خوش ہین موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حراست دہلی کی اور
فوجداری اطراف کی بنام مشار الیہ کی مقرر فرمائی اور منصب ہزاری
ذات اور چہہ سو سواری مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتی مرحمت کرکے
رخصت کیا شنبہ رہوین کو میرزا والی کو منصب دوہزاری و ہزار سوار اور
علم اور ہاتی دیکر صوبہ دکن پر متعین کیا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی کہ اہل
فضل اور ارباب سعادت سی ہی اس آئی مین دولت ملازمت حاصل
کی ایک کتاب تصنیف کی تہی شامل اوپر احوال مشائخ ہند کی نظر سی گذری
بڑی زحمت کہینچی ہی مدتون سی بیچ گوشہ دہلی کی بطریق توکل و تجرید کے
بسر اوقات کرتا ہی مرد بزرگ ہی صحبت اوسکی خالی ذوق سی نہین
قسم قسم کی مرحمت کی ساتہہ دل نوازی کرکے رخصت فرمایا سولہوین
کو دہلی سی کوچ کیا اکیسوین کو پرگنہ کرانہ مین نزول ہوا یہہ وطن مقرب خان کا

[illegible]

ہی آب و ہوا اوسکی معتدل اور زمین قابل ہی خان مذکور نی اوس
جگہہ باغات اور عمارات بنائی تہی جو بکمرر تعریف باغات کی سنی دل کو اونکی
سیر کی رغبت ہوئی بائیسوین کو مع اہل محل اوس باغ کی سیر سی محظوظ ہوا مین
بی تکلف باغ بڑا ہی اور دلنشین گرد اوسکی دیوار پختہ اور کیاریون اور تختونکا
فرش بنا ہوا یہہ باغ ایک سو چالیس بیگہہ کا ہی اور درمیان مین اوسکی
حوض بنا ہی طول دو سو بیس گز اور عرض دو سو گز کا درمیان حوض کی
چبوترہ ماہتابی بائیس گز کا مربع اور کوئی درخت گرم و سرد نہین کہ اوس باغ
مین نہو درخت میوونکی جو ولایتمین ہوتی ہین یہانتک کہ نہال پستہ
کا سبز و شاداب اور سرو خوش اندام اوس باغ مین ہین اور اب تک
اسقدر خوبی و لطافت کا سرو نہین دیکہا تہا حکم دیا کہ کل درختان سرو کو
گنین تین سو درخت تہی اور چونکہ حوض کی عمارتین ایسی دلپسند اور مناسب
بنی کہ گویا ابہی طیار ہوئی ہین خنجر خان کہ قلعہ احمد نگر مین واسطی حراست کی
تہا ساتہہ منصب اڑہائی ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کی ممتاز ہوا اللہ
تعالی نے فرزند شاہجہان کو صبیہ آصف خان سی لڑکا کرامت فرمایا ہزار
مہر نذر کرکے التماس نام کا کیا امید بخش نام رکہا امید کہ قدم اوسکا اس
دولت پر مبارک ہو روز مبارک شنبہ ستائیسوین کو مقام ہوا چند روز شکار جرز
اور تو غدری سی محظوظ ہوا جرز بور کو تلوایا سواد و سیر جہانگیری ہوا اور جرز النوق

آدہ پاؤ دو سیر کا ہوا تو غدی کلان ایک پاؤ جزر یوہی زیادہ نکلا پانچوین دی
ماہ الٰہی کو مقام اکبرپور مین کشتی سی اوتر کر راہ خشکی سی چلی اور آگرہ سی شہر
مذکور تک کہ درمیان دو کوس پرگنہ بوڑیہ کی واقع ہی ایک سو تیئیس ۱۲۳ کوس اور دریا
کا نوی کوس راہ خشکی کی طی ہوی چوبیس کوچ اور سترہ مقام مین یہہ مسافت
طی کیے سوا اسکی ایک ہفتہ شہر کی نکلنی مین اور بارہ روز پالم مین واسطے
شکار کے توقف کیا تہا اسی تاریخ جہانگیر قلی خان پرگنہ بہار سے
آکر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپیہ نذر کیے پہر
اوس دن سی گیارہوین تک برابر کوچ ہوا روز مبارک شنبہ بارہوین
کو سیر باغ سہرند سی خوشوقت ہوا وہ بہی ایک باغ قدیمی ہی اور درخت
پرانی ہین تازگی پہلی سی نہین رہی تہی لیکن غنیمت ہی خواجہ ویسی کو
کہ زراعت و عمارت مین ماہر ہی محض واسطی اس باغ کی پہلی کوچ آگرہ سی
کروڑی سہرند کا کرکے بہیجا تہا اور از سر نو تاکید کی کہ درختون کہنہ کو دور
کرکے نئی پودی اونکی جگہہ لگاوی اور عمارتون اور حمام وغیرہ کو درست
کراوی اسی تاریخ دوست بیگ ککہیون عبداللہ خان کی ہی ہی ساتہہ
ہفت صدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا مظفر حسین
فرزند وزیر خان ساتہہ ششصدی ذات اور تین سو سوار کے
ممتاز ہوا شیخ قاسم ساتہہ خدمت صوبہ بنگش کی رخصت ہوا اونیسوین

مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سعادتمند شاہجہان کی اوسکی مکان
مین تشریف لیگیا مین جشن ولادت فرزند کا آراستہ کیا تھا پیشکش
لایا اوسمین سی ایک شمشیر نیمچہ ہی کہ قبضہ اور بند اور سامان اوسکا علم فرنگ
سی بنا تھا البتہ بہت پاکیزہ اور دلپسند تھی دوسرا ہاتی ہی کہ بگلانہ
اور برہانپور کی راجہ نی اوسکو نذر کیا تھا جو وہ ہاتی خوبصورت اور
خوش ادا ہی داخل فیلخانہ خاص مین ہوا کل قیمت پیشکش کی جو قبول ہوا
ایک لاکھہ اور تیس ہزار روپیہ ہی اور قریب چالیس ہزار روپیہ کی اپنی والدات
سکو نذر دیا اندنون سید بایزید بخاری فوجدار صوبہ بکر نی ایک زاہن رنگ کہ بچہ
پہاڑ سی پکڑ لایا تھا پیشکش بہیجا نظر سی گذرا نہایت پسند آیا بکری اکثر خود
پہاڑی بہت دیکہی تہی لیکن رنگ اب تک نہین دیکہا تہا فرمایا مین کہ ہر بری کر
سی بلاکر یکجا رکہین تا جفت ہوجاوین اور بچی پیدا ہون سید بایزید کو منصب ہزاری
ذات اور پانسو سوار کا مرحمت کیا تیئیسوین کو مقیم خان کو ساتھہ خلعت اور اسپ و فیل
اور کہپوہ مرصع کی سرفراز کرکی واسطی فوجداری بہار کی مقرر فرمایا اوتیسوین کو لب آب بیاہ پر
جشن فرزند شاہجہان کا آراستہ ہوا اسی روز راجہ بکرماجیت کہ ساتھہ محاصرہ قلعہ
کانگرہ کی مشغول تہا واسطی عرض بعض مقدمات کی موافق حکم کی درگاہ مین آیا اور سعادت آستان بوس
کی پائی تیسوین کو فرزند شاہجہان واسطی دیکہنی عمارات خواصخانہ
کی گئی تہی تیسوین دن ان کی رخصت لیکر لاہور کو گیا راجہ بکرماجیت ساتھہ

عنایت خنجر خاصه اور خلعت اور گهوڑی کے سرفراز هو کر واسطی خدمت محاصره
قلعه کانگره سے پهر گیا روز یکشنبه دوسری تاریخ ماه بهمن کو باغ کلانور ساتهه
ورود موکب مسعود کی آراستگی پائی والا هوا اسی زمین پر حضرت عرش
آشیانی نی اوپر تخت خلافت کی جلوس فرمایا هی جو خبر نزدیک پهنچنی خان
عالم کی بیچ درگاه کے پهنچی هر روز ایک آدمی کو واسطی سرفرازی اوسکی کے
برسم استقبال بهیجکر طرح طرحکی مراسم اور نوازشون سی پایه عزت اور
منزلت اوسکی کا بلند کیا اور عنوان فرمانون کو ساتهه عنایات بی شمار کی مخصوص
کیا اونهین مین عطر جهانگیری بهیجا اور یهه مطلع زبان قلم پر آیا شعر

بسویت فرستاده ام بوی خویش × که آرم ترا زود تر سوی خویش

روز مبارک شنبه تیسری کو خان عالم نے باغ کلانور مین ساتهه سعادت آستان
بوسی کے سرفرازی پائی سو اشرفی اور هزار روپیه بطور نذر کی لایا اور پیشکش اپنی
پهر گذرانیگا زنبیل بیگ ایلچی شاه عباس بهائی میری کا ساتهه مراسله شاهی
اور نفایس اوس دیار کے که برسم سوغات کی بهیجی تهین پهنچا اور جو
عنایتین که برادر مذکور نے ساتهه خان عالم کے فرمائین اگر تفصیل اوسکی
مرقوم هووی تو حمل اوپر مبالغه کے هوگا همیشه بیچ محاورات کی خطاب کرنے
اور لفظ بهر خدمت سی جدا نکرتی اور بسبب اتفاق اگر چاهتا که دن کو یا
رات کو اپنی مکان مین بسر کری تو [illegible] اوسکی مکان پر تشریف

لیجاتی اور زیادہ حد سی اظہار رحمت کا کرتے ایکدن فرخ آباد مین شکار قمرغہ
کی طرح پڑی خان عالم کو حکم تیراندازی کا دیا مشار الیہ از راہ ادب کی کمان
ساتھہ دو تیر لیکے آگی لایا بادشاہ نی پچاس تیر اور ترکش خاصہ سی عنایت
کیے بحکم الٰہی ان تیرون مین پچاس تیر شکار پر پہنچی اور دو خالی گئی پھر باقی خاص
ملازمون کو حکم تیراندازی کا فرمایا اکثر خوب باہر تھی آخر مین سی ایک محمد یوسف
قراول نی ایک تیر مارا کہ دو خوکون سی پار نکلا سب حاضران محفل نی بی اختیار
آفرین کہی اور وقت رخصت کی خان عالم سی بغل گیر ہوکر بہت مہربانی کی
اور بعد اسکی کہ شہر سی باہر آئی پھر اوسکی ڈیرہ مین تشریف لائی اور عذر کی ور
وداع کیا نفائس و نوادر روزگار سی جو کہ خانعالم لایا اوسکی تائیدات طالع
سی تہا ایک تحفہ ہاتہہ آیا مجالس جنگ صاحبقران کی ساتھہ نقش خان
کے اور شبیہ آنجناب اور اولاد امجاد اور امرای عظام کیے جو اوس جنگ
مین ہمراہ رکاب تہی اور ہر صورت پر لکہا ہوا کہ یہہ تصویر فلانی کی ہی اور یہہ
مجالس دو سو چالیس تصویرون کی تہی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہرخی
لکہا تہا کام اوسکا نہایت پختہ اور عالی تہا ساتھہ قلم اوستاد بہزاد کی مناسبت
اور مشابہت پوری رکہتا ہی اگر نام مصور کا لکہا نہ ہوتا تو گمان ہوتا کہ بہزاد کا
لکہا ہی اور جو مجالس تاریخکی وہ بیشتر ہی اغلب کہ بہزاد اوسکی شاگردون میں
ہو یہہ عمدہ تحفہ کتب خانہ شاہ اسمٰعیل ماضی پادشاہ طہماسپ کی سی ایران

شاہ عباس کی سرکار مین آیا تہا اور صادقی نام کتاب بردار نی چرا کر ایک شخص کے
ہاتہہ بیچا حکم الٰہی سی اصفہان مین یہہ مجلس خان عالم کی ہاتہہ آئی اور بادشاہ کو
خبر پہنچی کہ اوسکو ایسا تحفہ ہاتہہ لگا شاہ نی واسطی ملاحظہ کے خان عالم سی
طلب کیا خان عالم نی بہت چاہا کہ لطائف الحیل کی ساتہہ ٹلا دیوے لیکن جو بہت
مبالغہ ظاہر کیا ناچار بادشاہ کی خدمت مین بہجوا دی بادشاہ نی دیکہتی ہی پہچان
لی اور دن بہر نزدیک اپنی رکہی پہر حقیقت حال اوسکی خان عالم سی ظاہر کر کے
مشار الیہ کو واپس دی اور جسوقت کہ ہمنی خان عالم کو عراق کو بہیجا بشن
داس نام مصور کو کہ فن شبیہ کشی مین یکتاے روزگار سی ہی ہمراہ خان مذکور
کے کیا تا شبیہ بادشاہ اور عمدہای دولت اون کی کہینچ لاوی اکثر شبیہ جو
کہینچ لایا نظر سی گذرین شبیہ میری برادر بادشاہ کی خوب کہینچی تہی چنانچہ
ہر ایک کو بندون بارگاہ اوسکی سی دکہلائی گئی عرض کی کہ خوب کہینچی ہی آسی
دن قاسم خان نے منہ دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین بوسی کے
پائی بشن داس مصور ساتہہ عنایت فیل کے سرفراز ہوا باخواجہ جو گکیان صوبہ
قندہار سی ہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور ساڑہی پانچسو سوار کے سربلند ہوا
چہٹی کو مدار المہامی اعتماد الدولہ نی اپنی لشکر کو سامان دیا باوجودیکہ ضبط صوبہ پنجاب
کا ہیچ عہدہ وکلا اون کی مقرر ہی اور ہندوستان مین جاگیرین متفرق
رکہتی پانچہزار سوار سامنی لائی اور جو وسعت کشمیر کی اسقدر نہین کہ محصول

اوسکا ساتهه ایکجماعت کی کہ ہمیشہ ملازم موکب اقبال رہین وفاکری اور سنی
خبر وقصد رایات جلال کی سی نرخ غلات وحبوبات کا بدرجہ اعلی گہٹ جاتا
ہے اسواسطی بنظر رفاہیت خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہمراہ رکاب
ہین سامان آدمیون اپنی کا درست کرکے موافق ضرورت کی تہوڑیسی آدمی
اپنی ہمراہ رکہین اور باقیون کو طرف محال اور جاگیرون اپنی کے رخصت
کرین اور اسی طرح بسیج تخفیف چارپایون اور شاگرد پیشیون کے نہایت
تاکید اور احتیاط مرعی رکہین روز سہ شنبہ دسوین کو فرزند اقبالمند
شاہ جہان نے لاہور سی آکر سعادت قدمبوسی کے حاصل کی جہانگیر قلیجخان
کو ساتهہ خلعت و اسپ و فیل کے سرفراز کرکے ہمراہ برادرون اور فرزندون
کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آملی نے ساتهہ خطاب
ملک الشعرا کے خلعت امتیاز کا پہنا اصل اوسکی آمل سی ہی کچہہ مدت نزدیک
اعتماد الدولہ کی رہا جب تہہ سخن اوسکا ہمعصرون سی بڑہ گیا بیچ سلک شعرای پای تخت
کی منسلک ہوا یہہ چند بیت اوسکی ہین ع زغارت چمنت بر بہار منتہا ست × کہ گل بدست تو از
شاخ تازہ ترماند × لبے ز گفتن چنان بستم کہ گوئی × دہان بر چہرہ زخمی بود و بہ شد × ع عشق در دل
وا جستم ذوق ست وسماع × این شعر ایست کہ ہم پختہ و ہم خام خوش ست ع گر عیش نگار
جوہر آئینہ بودی × بی روغناتر ابہ تو کی مینمودی × ع دو لب دارم یکی در می پرستی
یکی در عذرخواہی ہای مستی × چہ خود ہوس کو حسینی اسیر سلطان قوام فی باہم ہکر

چودہوین کو حسینی پسر سلطان قوام نے رباعی کہہ کر پیش کی رباعی

گردی کہ تراز طرف دامان ریزد	آب از رخ سرمہ سلیمان ریزد
گر خاک درت بامتحان بفشارند	از وی عرق جبین شاہان ریزد

معتمد خان نے اسوقت رباعی پڑہی مجکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین لکہی

زہرم بفراق خود چشانی کہ چہ شد	خون ریزی و آستین فشانی کہ چہ شد
ای غافل ازانکہ تیغ ہجر تو چہ کرد	خاکم بفشار تا بدانی کہ چہ شد

احوال طالب آملی

طالب اصل مین اصفہان کا ہی آغاز جوانی مین بلباس تجرید و قلندری کشمیر مین
گیا اور خوبی جا اور لطافت آب وہوا سی شیفتہ اوس ملک کا ہوکر توطن
وتاہل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے بیچ خدمت حضرت عرش آشیانی کے
پہنچکر بندہای درگاہ مین منسلک ہوا اب عمر اوسکی قریب سو برس کی
ہوئی اور کشمیر مین بفراغ خاطر ہوکر ہمراہ فرزندون و متعلقون اپنی کی
ساتہہ دعای دولت ابد قرین کے مشغول ہی اور جو عرض ہوئی کہ لاہور مین
شیخ محمد میر نام ایک درویش ہی اصل اوسکی سندی نہایت فاضل
و مرتاض و مبارک نفس و صاحب حال ہی اور گوشہ توکل و عزلت مین بیٹہا
ہی فقر سی غنی اور دنیا سی مستغنی ہی اسلیی خاطر حق طلب نی ملاقات
اون سیکی کو آرام نپایا اور اونکی دیکہنی کو واسطی راغب ہوا ولیکن لاہور جانی
سی معذور تہا ایک رقعہ اون کی خدمت مین لکہہ کر شوق باطن ظاہر کیا وہ عزیز

[illegible]

باوجود کبرسن اور ضعیفی کے صدمہ راہ کہینچکر تشریف لائی اور بہت دیر
تنہا اون کے ساتھہ بیٹھہ کر صحبت کامل کہی الحق ذات شریف اون کے
اس زمانہ مین نہایت غنیمت اور عزیز الوجود ہی اس نیازمند نی جو دو سی بار
آکر ساتھہ اون کے صحبت رکہی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کی
سُنی مینی بہت چاہا کہ کچھہ بطور نیاز گذارون لیکن چونکہ ہمت اون کی
کو اس سی بلند تر پایا دل سے نے واسطی اظہار اس مطلب کی حضرت نذری
پوست آہو سفید واسطی جای نماز کے اون کو دیا فی الفور وداع ہو کر طرف
لاہور کے تشریف لی گئی تیسوین کو بیچ حوالی دولت آباد کی نزول
موکب اقبال کا ہوا ایک لڑکے کسی باغبان کے نظر آئی ساتھہ مونچھون اور
ریش انبوہ سیاہ مقدار ایک قبضہ کے اور درمیان سینہ کی بہی بال اوگی ہوے
لیکن پستان نہ تہی خیال کیا مینی کہ یہہ لڑکا نہ ہوا اوسنی کہا کہ مجکو اب
تک حیض نہین ہوا اور یہہ دلیل ہی اوسی کی چند عورتون کو بلا کر مینی
حکم دیا کہ الگ اسکو لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرین
مبادا کہ خنثی ہو آخر معلوم ہوا کہ اسمین اور عورتون مین سر مو تفاوت
نہین بباعث عجائبات کی اس نامہ اقبال مین لکہا گیا [illegible] مبارک شنبہ
چوبیسوین کو باقر خان نے ملتان سی آکر قدم بوسی کی اور اوراق گذشتہ
مین لکہا گیا کہ آلہ داد ولد جلال الدین رکی بلشکر ظفر اثر سی فرار ہو کر راہ

ادبار کی اختیار کی اس اثنا مین نادم ہو کر بمعرفت باقر خان کی اعتماد الدولہ سی التجا کی
کہ سفارش میری گناہون کی کرین موافق اون کی التماس کی حکم ہوا کہ اگر فعل اپنی
سی پشیمان ہی اور منہہ امید کا بہیچ درگاہ ہماری کے لایا خطا اوسکی معاف
کی گئی اسی تاریخ باقر خان اوس کو درگاہ مین لایا از سر نو بواسطہ سفارش
اعتماد الدولہ کی آثار خجالت و غبار ندامت کا ناصیہ حال اوسکی سی ساتہہ پانی عفو
کے دہویا سنگرام زمیدار جمو ساتہہ خطاب راجگی اور منصب ہزاری ذات اور
پانسو سوار اور عنایت ہاتی او خلعت کی سرفراز ہوا غیرت خان فوجدار میانہ دوآب
ساتہہ منصب آٹہہ صدی ذات اور پانسو سوار کی ممتاز ہوا خواجہ قاسم ساتہہ
منصب ہفتصدی ذات اور ڈہائی سو سوار کے سربلند ہوا تہمتن بیگ ولد
قاسم کو منصب پانصدی ذات اور تین سو سوار مرحمت ہوا خان عالم کو فیل خاصہ
مع تلایر کے عنایت کیا اسی منزل سی باقر خان کو ساتہہ منصب ڈیڑہ ہزاری
ذات اور پانسو سوار کے مفتخر کر کے بصوبہ داری کو رخصت فرمایا اٹھائیسوین
کو پرگنہ کروہی کہ اوپر کنارہ بہت کی واقع ہی محل نزول موکب اقبال کا ہوا و کوہستان
شکارگاہون مقررہ سی ہی موافق حکم کی قراولون نی پہلی ہی اگر گہیر ڈالا تہا
روز پنجشنبہ غرہ اسفندارمذ ماہ الٰہی کو چہہ کوس کی مسافت سی شکار کو ہانک لائی
اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اندر گہیری کی لائی ایک سو ایک پہاڑی بکری
اور چکاری شکار ہوی عنایت خان کہ جو ایک مدت دراز سی سعادت قدمبوسی سے

محروم تہا بموجب التماس اوسکی کی حکم دیا کہ اگر درستی اوس مہم کی سی اپنی
اطمینان حاصل کیا ہو اور کسی طرحکا دغدغہ اور خلش نہ ہو تو فوج کو بیچ تہانجات
کی چہوڑکر جریدہ متوجہ درگاہ ہووی اسی روز سعادت آستانبوسی سی مشرف
ہوا اور سو مہر نذر گذرانی خانعالم ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار
سوار کے سرفراز ہوا ہمقارن اسحال کے عرضی نورالدین قلی کی راہ پونچ
سی پہنچی لکہا تہا کہ گہاٹیون کو حتی الامکان ہموار کیا اتفاقا چندرات دن برف
ہوی اور کوتل پر بلندی تین گز کے موافق برف پڑا اور ابہی برستا ہی
اگر باہر پہاڑ کے ایک ماہ تک توقف کرین تو عبور اس راہ سی میسر ہی الا
دشوار نظر آتا ہی جو غرض اس قصد سی دیکہنا موسم بہار اور شگوفہ زار کا
تہا توقف نہ کیا اور راہ پکلی اور دستور سی کوچ رایات اقبال کا اتفاق پڑا
تیسری کو دریای بہت سی عبور ہوا باوجود دیکہ پانی کمر تک تہا لیکن جو
نہایت تند جاتا تہا اور لوگون کو تکلیف ہوتی تہی حکم فرمایا کہ باتین زنجیر
فیل لیجاکر اسباب لوگون کا اوتارین اور جو آدمی ضعیف و ناتوان ہو وہ بہی عبور انہین
پر کرین تا آسیب جان و مال سی محفوظ رہین بیستی تاریخ خبر فوت [illegible] خواجہ جہانکی پہنچی وہ
بندہای قدیم اور خدمت گذاران [illegible] شاہزادگی کے سی تہا اگرچہ آخر
مین ولایت میری سی جدا ہو گئی دن بیچ خدمت حضرت عرش
آشیانی کی رہا چونکہ اوس سی کچہ خطا نہ ہوئی تہی ولیکن [illegible] نہ گذرا

چنانچہ بعد جلوسکی وہ رعایت کہ اوسکی خیال مین بہی نہ تہی اوسکی ساتہہ
فرمائی گیئے یہان تک کہ ساتہہ منصب پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار
کے سرفرازی بخشی اور شرح احوال اوسکی چند تقریبات سی اس نامہ
اقبال مین لکہی گئی عمدہ عمدہ خدمتین کین کام مین بہت کد کرتا تہا
کسب قابلیت اور استعداد ذاتی اور دوسری جزئیات سی کہ پیرایہ جوہر انسانی
کا ہوتا ہی بی نصیب نہ تہا اسی راہ مین ضعف دل مین بہم پہنچا چند روز با وجود
ضعف اور بیماری بدن کے بیچ رکاب سعادت مآب کی رہا جب ضعف زیادہ
ہوا اوسنی رخصت لی کر لاہور گیا اور وہان ساتہہ اجل طبعی کی فوت ہوا
چوتہی تاریخ قلعہ رہتاس مین خیمہ ہوا قاسم خان کو ساتہہ عنایت اسپ و
شمشیر اور پرم نرم خاصہ کے سرفراز کر کے طرف لاہور کی رخصت کیا باغیچہ
سر راہ واقع تہا سیر شگوفون کی کی گئی اسی منزل مین تہوہم پہنچی کوشت اوسکا
لبک سی لذیذ تر ہی پانچوین کو میرزا احسن ولد میرزا رستم ساتہہ منصب ہزاری
ذات اور چار سو سوار کی ممتاز ہو کر طرف صوبہ دکن کی مقرر ہوا خواجہ عبد اللطیف
قوشبیگی بہی ساتہہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا
اسی منزل مین ایک پہول اندر سفید اور باہر سرخ اور بعضی اندر سرخ اور باہر
زرد نظر آیا فارسی مین لالہ بیگانہ کہتی ہین جیسی گنول بخصوص سبز ہی آتی
طرح یہہ تہا کہ گنول [illegible] دوسری شکل ہندی مین [illegible] کو کہتی ہین [illegible]

نوین کو عرضی دلاور خان حاکم کشمیر کی خبر رسان فتح کشتوار کی ہوئی تفصیل اسکی
بعد اسکی لکھی جائیگی فرمان مرحمت عنوان ساتھہ خلعت خاصہ اور خنجر مرصع کے
بہیجکر محصول یکسالہ ولایت مفتوحہ کا بدلے اس پسندیدہ خدمت کے
عنایت ہوا چودہوین کو مقام حسن ابدال مین منزل کی جو کیفیتین راہ
اور منزلون کی سفر کابل کی ضمن مین لکھی گئین اب دوبارہ نہ لکھی جائینگی
اور اس جا سی کشمیر تک منزل منزل لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالی آٹھوین تاریخ سی
کوچ پیچ منزل اکبر پور کے ساتھہ مبارکی اور خیریت کی کشتی سی باہر آئی حسن
ابدال تک ایک سو اٹھہ کروہ مسافت بیچ عرصہ اونہتر دن کی اٹھتالیس
کوچ اور ایک مقام مین طی ہوا جو اس منزل مین چشمہ پرآب و حوض نہایت
لطافت مین واقع تہا دو روز مقام فرماکر روز مبارک شنبہ سولہوین تاریخ کو
جشن وزن قمری نے ترتیب پائی سال پنجاہ و سوم حساب قمری سی عمر اس
نیاز مند درگاہ الٰہی کا شروع ہوا جو اس منزل مین پہاڑ اور ٹیلی اور نشیب و فراز
بہت تہی اور دفعۃً عبور لشکر ظفر پیکر کا دشوار تہا تو مقرر کیا کہ حضرت مریم الزمانی
ساتھہ دوسری بیگمون کے چند روز توقف فرماکی ساتھہ آسودگی کی تشریف
لاوین مدار المہام اعتماد الدولہ و صادق خان بخشی و ارادت خان میر سامان
ساتھہ جملہ بیوتات کی اور کارخانجات کی عبور کرین اور اسیطرح رستم میرزا صفوی
اور خان اعظم اور ایک جماعت کی ساتھہ بندون کے راہ پنج سی رخصت

پائی اور موکب اقبال نی جریدہ ساتھہ چند لوگون کے منظور بساط قرب اور
خدمتگزارون ضروری سے روز جمعہ سترہوین کو ساڑھی تین کوس کوچ کرکی سلطان
پور مین منزل کی اسی تاریخ خبر فوت رانا امر سنگہہ کی پہنچی کہ اودہیپور مین ساتھہ
اجل طبعی کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگہہ پوتا اور بہیم سنگہہ بیٹا اوسکا کہ
ملازمت مین ہتی ہتی ساتھہ خلعت کی سرفراز ہوی اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس
فرمان مرحمت عنوان ساتھہ خطاب رانا اور خلعت و اسپ و فیل خاصہ کے واسطی کنور
کرن کے لیجاکر رسم تعزیت اور تہنیت کی بپیش پہنچاوی یہان کی لوگون
سی معلوم ہوا کہ بغیر برسات کی کہ ہرگز اثر ابر و بجلی کا نہین ہوتا ایک آواز مانند
گرجنی کی اس پہاڑ سی آتی ہی اور اس پہاڑ کو گرج کہتی ہین بعد ایک دو
سال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی ہی اور اسبات کو مکرر بیچ خدمت حضرت
عرش آشیانی کی بہی سنا تہا اور خالی عجائب سی نہین تہا اسلیئی لکہا گیا
واللہ اعلم بالصواب اٹھاروین کو ساڑھی چار کوس چلکر موضع بہجی مین
منزل کی انیسوین کو پونی چار کوس چلکر نوشہرہ مین پہنچی کہ داخل پہنور
ہی عجب مین سرسبز کہ جہان تک نظر پہنچتی ہی گل پہول کنول شگفتہ ہتی نہایت
پسند آئی بیسوین کوچ کرکی موضع سہلر مین ٹہری آدم ہا بت خان نی مرصع آلات
واقسام جواہر برابر ساٹھہ ہزار روپیہ کی پیشکش کیی ان مین ایک پہول مانند پہول
ختمی کے ہی لیکن اوس سی چہوٹا اور درخت اوسکا مثل درخت زرد آلو کی نظر آیا مجموعہ پہولون

اوسکا ایک پھول دکھتا تھا اور نہایت خوشبودار تھا اکیسوین کو تین کوس طی کر
کی موضع مالکی مین اوتری اوسی روز مہابتخان کو واسطی خدمت بنگش کی رخصت فرما کر
اسپ و فیل خاصہ اور خلعت مع پوستین مرحمت کیا بائیسوین کو باران بر وقت سحر کی شروع ہوا
پڑا اکثر راہ بند تھی پانی سی لوگون کی بہت تصدیع پہونچی نیز جالہ گری بہت سا اوٹھی تئیسوین بخیر
فیل سرکار خاصہ کی تصدق ہوی اور بارش کی ماری دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ چوبیسوین
کو سلطان حسین میدار پکلی نی دولت زمین بوسی کی حاصل کی یہہ مین ضلع پکلی ہی عجائبات
سی یہہ ہی کچھ اوسوقت کہ حضرت عرش آشیانی جاتی تھی اسی منزل مین برف
برستا تھا اور اب بھی برسا اور درمیان ان چند سال کی اصلا نہ برسا بلکہ
پانی بھی کم ہوا تھا پچیسوین کو چار کوس طی کر کی موضع سواد نگر مین اوتری
اس راہ مین اچھیہ بہت تھا درخت زرد آلو اور شفتالو جابجا شگفتہ تھی اور درخت
صنوبر کے مانند سرو کے انکھون کو فریب دیتی تھی چھبیسوین کو باہر نکلی کے
رونق افروز ہوا ستائیسوین کو شکار کلنگ کر کی حسب التماس سلطان
حسین کے اوس کے مکان مین تشریف لیجا کر پایہ عزت اوسکی کا
ہمعصرون سی زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی بھی پہلی اوس
کے مکان مین تشریف شریف لیگئی تھی تسلیم اسپ و خنجر اور باز اور جرہ
اوس نی پیشکش کیا اسپ اور خنجر اوسی کو بخشکر فرمایا جتنی
کہ باز اور جرہ کو مستعد ہوا جب قدر آدمی ...

سرکار مذکور بیست و پنج کوس بیچ طول کی اور بیس بیچ عرض کی ہی مشرق رو کوہستان
کشمیر مغرب رو اٹک بنارس جانب شمال گنگور اور جانب جنوب گکھر واقع ہے
اوس زمان مین کہ صاحبقران گیتی ستان نی فتح ہندوستان کرکی طرف دار
الملک توران کی عنان اقبال کی پہیری کہتی ہین ان لوگون کو کہ ملازم رکاب
تہی اس حدود مین مقام مرحمت کرکے چہوڑ گئی ہین یہہ لوگ کہتی ہین کہ ذات
ہماری قارلغ ہی لیکن نہین جانتی کہ اوسوقت مین سردار انکا کون تہا اور
کیا نام تہا اب لاہوری محض ہین اور بول چال وہی ہی اور حقیقت لوگون
دنتہور کی بہی یہی ہی زمان عرش آشیان مین شاہرخ نامی زمیندار دنتہور کا
تہا اب بہادر ولد اوس کا اگرچہ باہم نسبت خویشی و قرابتی رکہتی ہین لیکن
جہگڑا اور فساد کہ لازمہ زمینداروں کا ہی ہمیشہ برسر حدود رہتا ہی اور وہ ہمیشہ
دولت خواہ رہی ہین سلطان محمود پسر سلطان حسین اور شاہرخ ہر دو بیچ
ملازمت میری کے پہنچی ہین باوجود اسکی کہ سلطان حسین ہفتاد سالہ ہے
قوای ظاہری مین اصلا کچہہ فرق نہوا اور تاب و طاقت سواری اور
تردد کی جیسی کہ چاہیی ویسی ہی ہی اس جا خوراک لوگون کی بوزہ ہی بہت
تند تر اوسکو نان و برنج سی بناتی ہین اور اوسکو سر کہتی ہین اور جسقدر
پرانی ہو اچہی ہوتی ہی اور اس سر کو اندر سنگی کے موہنہ باندہ کر دو یا تین
سال گہر مین رکہتی ہین بعد ازان نکالا اور اوسکا لیکر اوسکو آچہی کہتی ہین اور آچہی

دس سالہ بھی ہوتی ہی اور اقل مدت اوسکی ایک سال ہے سلطان محمود اس
سے بھی کاسہ پیتا تھا اور جرعہ جرعہ کھینچتا تھا سلطان حسین بھی پیتا ہے
اور واسطی میری قسم عمل لایا ایکبار واسطی امتحان کی مینی بھی پی معلوم ہوا کہ کچھ
بھنگ بھی ملاتی ہین خمار زیادہ کرتی ہے اگر شراب نہ ہو بیشک یہہ بدل شراب
کا ہو سکتی ہی زردالو او شفتالو اور امرود بہت ہین لیکن جو تربیت نہین
کرتے ہین چھوٹی اور ترش ہوتے ہین گھر اور مکان دو منزلی لکڑیون کی
ہین بطور اہل کشمیر کی جانور شکاری اور اسپ او شتر اور گاو اور گاو میش
اور بکریان اور مرغ پالتی ہین اور لوگون نی عرض کی کہ چند منزل اسطرحکی آوی
کہ غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کری نہین ہی حکم ہوا کہ پیشخانہ مختصر بقدر
حاجت اور کارخانجات ضروری ہمراہ لی کر فیلون کو تخفیف دین اور
تین چار روز کے وقفہ سی آوین اور تیشہ راہ ہمراہ لیوین اور ملازمان رکاب
سی چند آدمی چھانٹ کر باقیون کو چھوڑ کر ساتھ سرگردگی خواجہ ابو الحسن بخشی
کے چند منزل پیچھی آتی رہین سات سو زنجیر فیل واسطی پیشخانہ اور
کارخانجات ضروری کے ہمراہ لیے اول منصب سلطان حسین کا چار صدی
ذات اور تین سو سوار کا تھا اب منصب اوسکا پانصدی ذات او پانصدی
تین سو سوار کا مقرر ہوا اور خلعت او خنجر مرصع اور فیل مرحمت فرمایا بہادر
وتھوری جو واسطی کمک لشکر بنگش کی مقرر تھا منصب اوسکا اصل

اور اضافه سی دو صدی ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اونتیسوین کو سوا
پانچ کوس چلکر پل پر سی نین سکهه سی گذر کر منزل کی آب ندی مذکور کا شمال
سی جانب جنوب کی بہتا ہی اور یہہ ندی درمیان کوه دارو سی کہ مابین ولایت
بدخشان اور تبت کی واقع ہی نکلی ہی جو اسجگهہ پانی اوسکا دو شاخ ہی واسطی
عبور لشکر منصور کے دو پل لکڑی کے بنائی طول ایک کا اٹهاره گز اور دوسرا
چوده گز اور عرض ہر ایک کا پانچ گز اور اس ملک مین طریق بنانی پل کا یہہ ہی
کہ درخت شاخ دار اوپر مونہہ پانی کے ڈالتی ہین اور دونون سری اوسکی
ساتهہ پتهر کے باندهکر استحکام دیتی ہین اور تختی چوب کی اوپر اوسکی
ڈالکر ساتهہ میخون اور رسیون کے مضبوط کرتی ہین اور ساتهہ تهوڑی مرمت کے
سالہا سال رہتا ہی القصہ ہاتهیون کو پایاب گذار کر سوار و پیاده پل سی گذری
سلطان محمود نی نام اوس پل کا نین سکهہ رکہا یعنی راحت چشم تیسوین مبارک شنبہ کو
ساڑهی تین کوس چلکر اوپر لب ندی کشن گنگا کے منزل ہوئی اس ندی مین کوتل
واقع ہی نہایت بلند ارتفاع اوسکا ڈیڑه کوس کا اور نشیب بهی اتنا ہی اور یہہ
نام پیچم دررنگ کی مشہور ہی اوس پل سی گذر کر ایک چشمہ ہی نہایت لطیف اور
پاکیزه لب آب پرچین پانی پی کر وقت شام کی منزل پہنچی ایک پل تها قدیم
سی چون گز طول اوسکا اور گز عرض کہ پیاده اوسپر گذرتی تهی حسب الحکم پل
دوسرا بنایا اوسکی تیار ہوا طول تیس گز اور عرض تین گز ہوا اسپر تهی اور

بند تھا ہاتھیون کو برہنہ چھوڑ کر سوار و پیادہ اور گھوڑی پل سی گذری موقوف
حکم عرش آشیانی کی ایک سرای پتھر چونی سی نہایت مضبوط اوپر ٹیلہ کے
لب آب پر تیار ہوی تھی ایک دن تحویل آفتاب مین ہا معتمد خان کو آگے
روانہ کیا کہ واسطی تخت پر بیٹھنی اور تیاری جشن نوروز کے زمین بلند
عمدہ تلاش کرے اتفاقا بعد گذرنے کی پل سی ایک ٹیلہ صاف لب آب
پر تھا سبز اور خرم اوپر اوسکے ایک سطح پچاس گز کا گویا کہ کارفرمایان قضا و قدر
نے واسطی ایسی ہی دن کے تیار کیا تھا مشار الیہ نی لوازم جشن
نوروزی کے اوس پشتہ پر آراستہ کیں تھی نہایت مستحسن پڑا معتمد خان
مورد تحسین و آفرین کا ہوا نہر کشن گنگا کے طرف جنوب سی آتی ہی اور
شمال کو جاتی ہی اور ندی بہت شرق سی آکر کشن گنگا مین ملکر طرف شمال کی بہتی ہی

پندرہوان جشن نوروز کا جلوس سے

تحویل آفتاب کی برج حمل مین دن جمعہ کے پندرہوین
تاریخ ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری کو بعد گذرنے
ساڑھی بارہ گھڑی کے یا پانچ ساعت نجومی کی ہوئی تھی

واقع ہوئی اور پندرہواں سال جلوس میمنت مانوس نیاز مندی سے ساتھ مبارکی
کے شروع ہوا دوسری کو پونے پانچ کوس چلکر موضع بکر مین منزل ہوئے
اس راہ مین فراز و نشیب نہ تھا لیکن کچھہ پتھر تھی طاؤس اور
تیتر سیاہ اور لنگور کہ بیچ ولایت گرم کی ہوتی ہین دیکھی گئی ظاہر اسرد
بھی ہوتی ہونگی یہان سی کشمیر تک جگہہ رستہ اوپر کنارہ دریای بہت
کے ہی اور دونون طرف کوہ واقع ہے اور تہ درہ سی پانی نہایت تند
و پر جوش و خروش گذرتا ہی کیسا ہی ہاتی ہو فی الفور بہہ کر بہ گئی اور سنگ
آبی بھی رکھتا ہی تیسری کو ساڑھی چار کوس چلکر موسران مین پہنچے رات کو
جو سوداگر کہ پرگنہ بارہ مولہ مین رہتی تھی ملازمت مین آئی وجہ تسمیہ بارہ مولہ
کی پوچھی بیان کیا کہ باراہ زبان ہندی مین خوک کو کہتی ہین اور مولہ جگہہ کو
اور اوتار ہنود مین سی ایک اوتار باراہ ہی اور باراہ مولہ کثرت استعمال
سی بارہ مولہ ہو گیا چوتھی کو ڈہائی کوس چلکر بہولباس مین اوتری جو
پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گذار معلوم ہوتی تھی اور بسبب ہجوم کے
عبور تکلیف سی ہوتا تہا پہلی معتمد خان کو حکم فرمایا کہ سوا آصف خان اور
چند خدمتگارون ضروری کے کوئی ہمراہ رکاب ہماری نہ چلی اور
لشکر کو بھی ایک منزل پیچھی لاوین اتفاقا مشار الیہ خیمہ اپنا پہلی اس
حکم کے روانہ کر چکا تہا اپنے آدمیون کو لکہا کہ میری باب مین ایسا حکم

وجہ تسمیہ بارہ مولہ

ہوا کہ تم جس جگہ تک پہنچی ہو وہین پر توقف کرو اوسکی برادرون حلے
نیچی کوتل بہولباس کی یہہ خبر سنکر اوسی جا ڈیرہ کیا جب کہ لشکر ظفر
پیکر قریب ڈیرہ اوسکی کے پہنچا برف و باران برسنا شروع ہوا ہنوز
ایک میدان راہ طی نہ ہوا تہا کہ ڈیرہ اوسکا نمایان ہوا ظہور اس موہبت
عظمی کا اتفاقات غیبی سی جانکر ہمراہ اہل محل کے بیچ منزل مشار الیہ کے
اوترکر آسیب سرما و برف سی محفوظ رہی بہائیون اوسکی نے حسب
الحکم واسطی طلب اوسکی کے آدمی دوڑائے جب یہہ مژدہ اوسکو پہنچا
اور ہاتیون نے اوپر پشتہ ہای کوتل پر آکر راستہ تنگ کردیا تہا جو
سوار گذرنا دشوار تہا اسلیے نہایت شوق و ذوق سی پیادہ پا سر و پا
مین تمیز نکرکے دو گہڑی مین ڈہائی کوس مین طی کرکی اپنی کو ملازمت
مین پہنچایا اور زبان حال سی یہہ بیت پڑہتا تہا بیت آمد
خیالت نیم شب جان دادم و گشتم خجل + خجلت بود درویش را تا گہر مہمانی رسد
جو کچہہ اوسکی بساط مین موجود تہا نقد و جنس صامت و ناطق سے
تفصیل کرکے برسم پا انداز پیش کیا سب اوسی کو بخشکر فرمایا کہ متاع دنیا
ہماری چشم ہمت مین ہیچ ہی اور جوہر اخلاص کو ساتہہ بہای گران
کی خریدار ہون اسی اتفاق کو اصل اخلاص اور تائید بخت اوسکی
سی چاہیے جانا کہ مجہہ سی بادشاہ نی ساتہہ اہل حرم کی اوسکی گہر مین

ایک رات دن آرام پایا پانچوین کو موضع کہائی مین منزل کی جو سرو پاکہ بہیجا تہا
معتمد خان کو مرحمت کیا اور منصب اوسکا مع اصل واضافہ ڈیڑہ ہزاری ذات اور
ڈیڑہ ہزار سوار کا مقرر کیا یہان سی سرحد کشمیر کے ہی اوراسی کوتل بہول باس مین
یعقوب پسر یوسف خان نے ساتہہ افواج منصورہ حضرت عرش آشیانی کے
کہ راجہ بہگوانداس باپ راجہ مانسنگہ کا سردار تہا لڑائی کی تہی اسی روز خبر سہراب
خان پسر میرزا رستم کی پہنچی کہ آب بہٹ مین غریق بحر فنا کا ہوا تفصیل اوسکی
یہہ ہے کہ حسب الحکم ایک منزل پیچہی آتا تہا واسطے غسل کے دریای مذکور
مین گیا باوجودیکہ گرم میسر تہا اور لوگون نے بہت سمجہایا کہ ہرگز ایسی
دریای عمیق مین کہ ہاتہی جسمین بہا دین جانا آپ کو بچا بہی نہ مانا
اور اپنی پیرنے پر غرور کرکے ایک آدمی دوسرا کہ وہ بہی پیرنی مین
چست و چالاک تہا ہمراہ لیکر آپ کو دریا مین ڈالا اور پیرنا شروع کیا
جو ساغر حیات اوسکا بادہ موت سی قضا و قدر نے پر کیا تہا
موج دریا نے سنبہلنے نہ دیا ہرچند ہاتہہ پیر مارے بیکار ہے اور غرق
بحر فنا ہوا میرزا رستم نے سنی اس خبر وحشت اثر سے جو کہ الفت
اور تعلق او محبت اوس فرزند سی رکہتا تہا جامہ شکیبائی چاک کرکے
بیتاب ہوا اور ہمراہ جمیع متعلقون کے لباس ماتمی پہنا سر و پا برہنہ متوجہ
ملازمت کا ہوا اور عمر اوسکی بیس ۲۰ سالہ تہی فن بندوق مین یکتا گردیدہ

باپ اپنی کا تھا سواری فیل اور راہ خوب جانتا تھا منزل گجرات مین
اکثر اوقات حکم ہوتا کہ آگی فیل خاصہ کے سوار ہووی اور سپاہ گری
مین بہت چالاک تھا چھٹی کو تین کوس چلکر موضع ریوند مین منزل ہوئی روز
مبارک شنبہ ساتوین کو کوتل کوارمت سی عبور فرماکر موضع وچہ مین نزول
اقبال ہوا اور کوتل کوارمت اور کوتلون سی سخت تر ہے آٹھوین کو
چار کوس طی کرکے موضع بلتار مین ڈیرہ ہوا اس راہ مین کوتل کوئی تھا
کچھ وسعت رکھتا تھا کہ صحرا صحرا شگوفہ او قسم قسم کی پھول اور نرگس اور بنفشہ اور
اور عجیب عجیب پھول کہ مخصوص اس ملک کی ہین نظر آئی اونمین سی ایک
پھول بہت عجیب تھا نارنجی رنگ کہ پانچ چھ پھول اکٹھی سرنگون کھلی ہوی اونمین
چند سبز پتی نکلی ہوی بطور گل اناس کے نام اس پھول کا بولانیک ہی اور
پھول دوسرا مثل لونی کے کہ گرد اوسکی باریک باریک پھول یاسمین رنگ
اور بعضی نیلے اور بعضی سرخ اور اندر زرد و نقطی نہایت خوشنما اور پھولون
نام اوسکا لدرپوش تھا ارغوان زرد سپید اس
راہ مین بہت ہین او گل کشمیر حد حساب سی زیادہ ہین
کسکو بیان کرون جو امتیاز رکھتی تھی لکھی گئی اور اسی راہ
مین ایک چشمہ واقع ہے کہ جای بلندی سی گرتا ہے اب اور
نہ دیکھا گیا لحظہ بھر توقف کرکے دل کو ساختہ دیکھی

اوسکی کے خوش و خرم کیا تو ین روز چار کوس طی کرکے بارہ مولہ مین
پہنچی یہہ قصبون کشمیر سی ہی اور یہان سی شہر تک چودہ کوس زمین
ہی اور آب بہت کی لب پر واقع ہی اور اکثر سوداگر کشمیر کی اسمین
رہتی ہین اور لب آب مذکور پر اونہون نے منازل اور مساجد بنائی ہین
آسودگی اور مرفۃ الحالی مین بسر کرتے ہین حسب الحکم پہلی سی واسطی
عبور لشکر کی کشتین طیار کرکی بر لب آب رکہی تہین جو ساعت
روز دوشنبہ واسطی آنے کی مقرر ہوی دوپہر کو بیچ شہاب الدین پور
کے آیا اور اسی روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر نے کشتوار سی پہنچکر
دولت آستان بوس کی پائی ساتہہ عواطف روز افزون شاہانہ
اور گوناگون نوازش خسروانہ کے سربلند ہوا الحق ایسی خدمت کو
اسی طرح چاہیی پیش پہنچانا امید کہ حضرت واہب العطایا جمیع
بندہاے با اخلاص کو جبین افروز عزت کا کری کشتوار کشمیر سے
طرف جنوب کی واقع ہے تاریخ دسوین شہر یور سن چہ دہمین کو
دلاور خان نے ساتہہ دس ہزار سوار و پیادہ جنگی کے عزیمت فتح
کشتوار کی پیش نہاد ہمت کرکے حسن نام فرزند اپنی کو ساتہہ
گرد علی میر بحر کے واسطی محافظت شہر اور حراست سرحدون کے
مقرر کیا اور جو کوہ ہر جگہ اور راہ بیچ مدعی وراثت کشمیر کے ہو کر سرگشتہ

وادی ادبار کی تھی اسلیے اوسنے ایک شخص کو برادرون اپنی سی ساتھہ ایک
جماعت کی مقام دلیسو مین کہ متصل کوتل پیرپنجال کی ہی واسطی احتیاط کے
چھوڑا اور منزل مذکور سی تقسیم افواج کرکے آپ ساتھہ ایک جماعت کی بیچ
راہ سنگین پور کے دوڑا اور جلال نام فرزند رشید اپنی کو ساتھہ نصر اللہ
عرب اور علی ملک کشمیری اور ایک جماعت بندہای جہانگیری کی بیچ
دوسری کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسر کلان اپنی کو ساتھہ ایک گروہ
جوانان کارطلب کی ہراول فوج اپنی کا مقرر کیا اسیطرح دو فوجین
دوسری داہنی بائین اپنی مقرر کین اور کہدیا کہ چلین جو راہ برآمد
سوارون کی تھی چند اسپ واسطی احتیاط کی ہمراہ لیکر اسپان
سپاہ کو بیچ کل بازکے چھوڑ کر کشمیر کو پہنچا اور جوانان کارطلب
کمربستہ اوپر بلندی کوہ کے آئے اور غازیان لشکر اسلام ساتھہ کافرون
بدسر انجام کے منزل بمنزل لڑتے ہوے نرکوٹ تک کہ ایک مقام
مقام غنیم سی تھا دوڑی اوسجا فوج جلال وجمال کہ راہون مختلف سی
مقرر ہوئی تھی ملی اور مخالفان برگشتہ روزگار تاب مقاومت
کی نلائے بھاگتے نظر آئے اور بہادران جان نثار نشیب وفراز
بہت طی کرکے مارتے ہوی دریای مرو تک دوڑی اور لب آب
مذکور بہت کشت خون ہوا اور لشکر اسلام نی ترددات پسندیدہ کی

ایہ چک اور بہت سی اہل ادبار کو قتل کیا اور کشتہ ہوئی راجہ ایہ چک سے
وہ بھاگ نکلی اور پل سی گذر کر بیچ بندر کوٹ کے ٹہری پہر ایک جماعت
بہادران تیز جلوسنے پل سی گذرنا چاہا سر پل پر جنگ عظیم واقع ہوئی اور
چند لوگ شہید ہوی اسیطرح بیس روز تک بندہای درگاہ سی کوشش بیچ
عبور پانی کے کرتی تھی اور کافر تیرہ بخت ہجوم لاکر واسطی دفع کرنے اونکی کمی
قصور نکرتے یہان تک کہ دلاور خان نے استحکام تہانہ جات اور سرانجام
زاد راہ سے خاطر جمع کرکے ساتھہ لشکر فیروزی اثر کے ملا اور راجہ نے حیلہ
سازی اور روباہ بازی سے وکلا اپنی کو نزدیک دلاور خان کے بھیجکر
التماس کے کہ بھائی اپنی کو ساتھہ پیشکش کے بیچ درگاہ کے بھیجتا ہون مین
جو گناہ میری معاف ہون اور خوف وہراس دل میری سی دور ہو تو
مین خود بھی درگاہ گیتی پناہ مین جاکر سعادت آستان بوسی کی حاصل
کرون دلاور خان نے سخن فریب آمیز اوسکا نہ سنکر نقد فرصت کو ہاتھہ
سی نہ دیکر فرستادہ ہای راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرمائی واسطی
عبور آب کے اہتمام شایستہ کیا جمال خان پسر کلان اوسکی نے ساتھہ
ایک جماعت شجاع و بہادر کے اوپر پایانی کی جاکر ساتھہ ستانوری
اور دلاوری کے اوس دریای ذخار خونخوار سے عبور کیا اور ساتھہ
مخالفون کے جنگ سخت سی مقابل ہوا اور بندہای جانبازنی اس

طرفینی ہجوم لاکر کار اوپر اہل ادبار کے تنگ کیا انہون نے جب طاقت مقاومت
بیکے نہ دیکھی تختہ پل کو توڑ کر راہ گریز آگی پکڑی اور بندہا ی نصرت قرین نے
پھر پل کو مضبوط کر کے بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نی سبند سکوٹ
مین لشکر اقبال کو آراستگی دی اور آب مذکور سے دریای چناب تک کہ
بازو قوی ان سیاہ بختون کا ہے مسافت بقدر دو تیر کے ہوگی اور
اوپر کنارہ آب چناب کی ایک پہاڑ ہے بلند اور عبور اوس آب سی نہایت
دشوار لہذا واسطی آمد و رفت پیادون کے طنابین بڑی نصب کر کے لگائین
بمقدار ایک ہاتھ کے اوپر دونون طنابون کے رکہین اور
پہلو ایک دوسرے کا محکم باندہ کر ایک سر طناب کو اوپر چوٹی
پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط
کر کے اور طنابین دوسرے ایک گز اوس سی بلند تر کہڑی
کین کہ پیادی پاون اپنا اوپر اوس چوب کی رکہکر ہر دونون
ہاتہون سے طناب بالا کو پکڑ کر بلندی کوہ سے نیچی کو آوین تا پانی
سے گذرین اور اسکو لوگ کوہستانی اپنی اصطلاح مین زمپہ
کہتی ہین جس جا گمان زمپہ پاندہنی کا تہا اوس جگہہ کو [illegible]
اور تیرانداز مین اور مردم کارگذار کے مضبوطی کر کے بی فکر [illegible]
دلاور خان نے چالا کہ ایکبارگی ساتھ اپنی جوانون دلیر کا طلب کر اوپر چالی کے پہاڑ کی چالا کہ پانی [illegible]

جو پانی نہایت تند اور تیز تھا جالہ سیل فنا مین گیا اور اٹھہتہہ نفراون
جوانون سی غریق دریای فنا ہوی اور درجہ شہادت کو پہنچی آور دس
آدمی ساتھہ بازوی شناوری کے سلامت اوپر کناری کے آئے
اور دو آدمی بیچ چنگل ارباب ضلالت کی گرفتار ہوئے القصہ دلاور خان
چار مہینی اور دس دن تک بیچ بہندر کوٹ کی پای مردی سی سعی
بیچ گذرنے کی کرتا تھا کوئی تیر تدبیر اوپر ہدف مقصود کی نہین پہنچتا
تھا ایک ہیدار نے رہبری کی اور سمجھا کہ محافظون کو گمان عبور کا نہ تھا زمینہ
باندہ کر آدہی رات کو جلال پر دلاور خان ساتھہ لوگون کے
بندون درگاہ اور ایک جماعت افغانون کی قریب دو سو نفر ہمراہ لیکر
ساتھہ سلامتی کی گذرے وقت سحر کے بی خبر اوپر سر راجہ کی پہنچکر کرنا
ہی فتح کا بلند آوازہ کیا جو لوگ کہ گرد پیش راجہ کے تہی درمیان خواب
اور بیداری کے پریشان باہر آئی اکثر قتل ہوی اور بقیۃ السیف جان
اپنی اوس ورطہ بلا سی باہر لائی اوس کشت و خون مین ایک نے
سپاہیون مین سی پاس راجہ کے پہنچکر چاہا کہ زخم شمشیر سی کام اوسکا
تمام کری راجہ نے فریاد کی کہ مین راجہ ہون مجکو زندہ نزدیک دلاور
خان کے لیچلو لوگون نے ہجوم کر کے دستگیری کے بعد گرفتار ہونی
راجہ کے قریبون سی جو شخص کہ تنہا آپ کو گوشہ عافیت مین چہپایا

دلاور خان نے سنی خوشخبری اس فتح و فیروزی کی سجدات شکر الہی ادا کرکے
ہمراہ لشکر ظفر پیکر کے عبور کرکے بیچ سندل مبارک کی کہ مقام صدر اوس ملک
کا ہی آیا کنارہ پانی سے اسجا تک مسافت تین کوس واقع ہی دختر سنگرام
راجہ جمو اور دختر سورج مل مردود پسر راجہ باسو اوسکی گہر مین تہی اور دختر
سنگرام سی فرزند رکہتا تہا پہلی فتح ہونیکی عیال اپنی کو از راہ احتیاط بیچ
پناہ راجہ جسوال اور دوسری زمینداروں کے بہیجا تہا جب لشکر منصور
نزدیک پہنچا دلاور خان حسب الحکم راجہ کو ہمراہ لیکر متوجہ آستان بوسی کا
ہوا نصر اللہ عرب کو ساتہہ ایک فوج سوار و پیادہ کے واسطے حراست اوس
ملک کی چہوڑا اور بیچ کشتوار کے گیہون اور جو اور عدس و ماش اور ازان
بہت ہوتا ہے بخلاف کشمیر کے اور چاول کم ہوتے ہین زعفران یہانکا
کشمیر کے زعفران سی بہتر ہے اور قریب ایکسو کی باز وجرہ پکڑی نارنج و ترنج
اور تربوز اعلی قسم کی ہین اور دوسرے میوجات مثل انگور و شفتالو و زردالو
وامرود ترش ہین اگر پرورش و پیوند کرین ممکن ہی کہ اچہی ہو جاوین
سنسہی روپیہ جاری کیا ہوا حکام کشمیر کا ایک روپیہ مین ویڑ سنسہی
لیتا ہی سواد کشمیر مین پندرہ سنسہی کہ برابر دس روپیہ کے ہین ساتہہ
ایک مہر بادشاہی کی حساب کرتی ہین اور رسم محصول زراعت کی
بہی نہین ہر ایک گہری بیچ ایکسال کے چہ سنسہی لیتی ہین زعفران کی بیچ

علوفه ایک جماعت راجپوتون اور سات سو نفر گولہ اندازون کے کہ قدیم
سے نوکر ہین تنخواہ مین کر دی ہی وقت فروخت ہونی زعفران کی خریدارون
اوپر سر ایکمین کے کہ عبارت دو سیر سی ہی جاری وہ یقینی ہین اور کلیہ حاصل
راجہ کا اوپر جرمانہ کے ہی ساتھہ تھوڑی تقصیر کے کل مبلغ لی لیتا ھے سب
طرفسی ایک لاکھہ روپیہ تخمینًا زر حاصل اوسکا ہو جاتا ھے اور وقت برآمد
کام کے چھہ سات ہزار پیادہ جمع ہو جاتا ھے اور گھوڑی کم ہین قریب پچاس
گھوڑون کے راجہ اور اوسکی کامدارون کے پاس ہون گی تحصول
ایک سالہ بطور انعام دلاور خان کو مرحمت ہوا اور اندرو ہی تخمینہ کے جاگیر
ہزاری ذات اور ہزار سوار ساتھہ ضابطہ جہانگیری کے ہوی اوجب
اہلکچہری بندوبست باندہ کر واسطی جاگیردار کے تنخواہ مقرر کرین گے
اوسوقت قرار واقعی ظاہر ہوگی کہ کس قدر ھے کیا رہو ین کو دو پہر چار
بجی ساتھہ مبارکی اور سلامتی کے بیچ عمارات کی کہ نئی اوپر کنارہ تال کے
بنی تھین اوترنا لشکر ظفر پیکر کا ہوا ساتھہ حکم حضرت عرش آشیانی کے قلعہ
سنگ اور آہک سی نہایت محکم بنا تھا لیکن اب تک ناتمام تھا ایک طرف اوسکا
باقی تھا امید کہ بعد اسکی تمامیت کو پہنچی مقام حسن ابدال سی کشمیر تک
جس استی سے کہ ہم آئی پچہتر کوس کے مسافت کو ساتھہ اونیس کوچ اور چھہ
مقام کے قطع کیا اور دار الخلافہ آگرہ سے کشمیر تک ڈیڑھ سو اٹھارہ روز مین

تین سو اور چہتر کوس زمین ساتہہ ایک سو اور دو کوچ اور تریسٹہہ مقام کے
طی کیے اور راہ خشکی سے کہ گذر عام اور راہ مشہور ہے تین سو ساڑہی چار کوس
ہے بارہوین کو دلاور خان حسب الحکم راجہ کشتوار کو مسلسل حضور مین لایا اور
سعادت آستان بوسی حاصل کیے خالی وجاہت سی نتہا پوشاک مثل اہل ہند
کے اور زبان کشمیری اور ہندی دونون جانتا تہا بخلاف اور زمینداروں
اس حدود کے فی الجملہ شہری ظاہر ہوا حکم فرمایا کہ باوجود تقصیر اور گناہ
کے اگر فرزند اپنی بیچ درگاہ کے حاضر کری حبس وقید سی نجات پاوے
اور بیچ سایہ دولت ابد قرین کے آسودہ اور فارغ البال روزگار بسر لیجاوے
والا بیچ ایک قلعہ کے قلعون ہندوستان سی ہمیشہ محبوس رہیگا
عرض کیے کہ اہل وعیال اور فرزندون کو بیچ ملازمت جہان پناہ کے لاتا ہون
اور امیدوار رحمت حضرت کا ہون جو کچھہ حکم ہوا ب مجمل احوال اوضاع اور
خصوصیات ملک کشمیر کا مرقوم ہوتا ہے کشمیر ولایت چہارم سی ہی عرض اوسکا
خط استوا سی پینتیس درجے ہے اور طول اوسکا جزائر سفید سی ایک سو اور
پانچ درجی قدیم سے یہہ ملک بیچ تصرف راجون کے رہا ہے مدت حکومت
اونکی کچہ چار ہزار سال ہے اور کیفیت احوال اور اسامی اون کی بیچ تاریخ راجہ ترنگ
کہ ساتہہ حکم حضرت عرش آشیانی کے زبان ہندی سی فارسی مین ترجمہ ہوا مفصل
مرقوم ہی اور سن سات سو بارہ ہجری مین ساتہہ نور اسلام کے رونق پائی اور تیس ۳۲ آدمی نے

اہل اسلام سی مدت دو سو بیاسی سال حکومت اس ملک کی کی ہی
یہان تک کہ بیچ تاریخ نو سو چورانوے ہجری کے حضرت عرش آشیانی
نے فتح فرمائی اور اوس تاریخ سی اب تک کہ اسی سال گذری بیچ
تصرف اولیای دولت کے ہی ملک کشمیر طول مین کوتل ہولباس سے
بیچی تک چہپن کوس جہانگیری ہے اور عرض مین ستائیس کوس سے
زیادہ نہین شیخ ابو الفضل نی اکبرنامہ مین ساتھہ تخمینہ اور قیاس کے
لکہا ہی کہ طول ملک کشمیر دریاے کشن گنگا سی بیچی تک ایک سو اور بیس
کوس ہی اور عرض دس سی کم نہین اور پچیس سے زیادہ نہین اس لیے
مینی واسطی احتیاط اور اعتماد کے ایک جماعت آدمیون معتمد کاردان سے
مقرر فرمائی کہ طول و عرض کو طناب سی ماپین تا حقیقت اوسکی قرار واقعی
لکہی جاوی حاصل کلام کا جو شیخ نی ایک سو بیس کروہ لکہا تہا سرسٹہ کوس
نکلی اور جو قرار دیا تہا کہ حد ہر ملک اوس جا تک ہی کہ لوگ ساتھہ اوس زبان کے
متکلم ہووین اسلیے ہولباس سی کہ گیارہ کوس اسطرف کشن گنگا ہی شہر حد
کشمیر مقرر ہوا اس حساب سی چہپن کوس ہوتی ہین اور عرض مین
دو کوس سی زیادہ تفاوت نہین نکلا اور کوس میری عہد مین موافق ضابطہ
معمولی حضرت عرش آشیانی کے ہی ہر کوس پانچ ہزار گز اور ایک گز
دو گز شرعی کے مثل ہوتا ہی اور گز شرعی چوبیس انگشت کا ہوتا ہی اور چہا

کوس یا گز ذکر کیا گیا مراد اوس سی یہی کوس اور گز ہی اور نام شہر کا
سری نگر ہی اور دریای بہٹ درمیان آبادی کے گذرتا ہی اور سرچشمہ
اوسکی کو ویرناگ کہتی ہین شہر سی چودہ کوس بطرف جنوب ہی اور اس نیاز ہند
کے حکم سی اوس چشمہ پر ایک عمارت اور ایک باغ مرتب ہوا اور
درمیان شہر کے چار پل سنگ و چوب سی نہایت مضبوط بنی ہین
کہ لوگ اونپر بی تکلف آمد و رفت رکہتی ہین پل کو اصطلاح مین یہان کدل
کہتی ہین اور شہر مین ایک مسجد ہی نہایت عالی آثار سلطان سکندر نے
کہ سنہ ۷۹۵ مین تیار ہوی بعد ایکمدت کی جل گئی اور پہر سلطان حسین نے
ترتیب کی ابہی تیار نہ ہوی تہی کہ قصر حیات اوسکا پیچ سی گرا اور سن
نو سو نو مین ابراہیم باکری وزیر سلطان حسین نی حسن انجام اور اتمام
بخشی اوس تاریخ سے اب تک ایک سو بیس سال گذری ہین
کہ قایم ہی محراب سی دیوار شرقی تک ایک سو پینتالیس گز اور
عرض ایک سو چالیس ہی مشتمل اوپر چار طاق کے اور اوپر اطراف
ایوان اور ستونون عالی کے نقش و نگار کیا ہوا واقعی حکام شہر کے
یہی ایک نشانی باقی ہے میر سید علی ہمدانی چند روز اسجا رہی ہین ایک
خانقاہ اون کی بنائی ہوئی ہی متصل شہر دو کول کی پانی ہی جب
سستی ہی اور کچھ تغیر نہیں پاتے اور مدار آمد و رفت لوگونکی اور لانی غلہ

اور لکڑی کے اوپر کشتی سے کئی ہی تمام شہر اور پرگنات مین پانچہزار اور سات سو کشتی
اور سات ہزار اور چار سو ملاح شمار مین آئی کل ولایت کشمیر اڑتیس پرگنون کی ہے
اور اوسکو دو نصف اعتبار کیا ہے بالای آب کو امراج کہتی ہین اور پایان آب کو
کامراج ضبط زمین اور داد و ستد زر و سیم کے اس ملک مین رسم نہین مگر
جزوی تمام جہات سی نقد و جنس کو ساتہہ تو دون وہان کی حساب کرتی ہین
ہر تودہ تین من اور آٹہہ سیر کا ہی بوزن حال کشمیری لوگ دو سیر کو
ایکمن اعتبار کرتی ہین اور چار من کو کہ آٹہہ سیر ہوتی ہین ایک ترک اور کل
جمع ولایت کشمیر کے تیس لاکہہ تریسٹہہ ہزار پچاس خروار گیارہ ترک ہی کہ بحساب
نقدی سات کرور چالیس لاکہہ ستر ہزار دام ہوتی ہین بموجب ضابطہ
حال جگہہ آٹہہ ہزار پانسو سوار کے ہی رستہ آنی کشمیر کا نہایت سخت ہے
بہترین رستون کا بہیمبر اور پکلی سے اگر رستہ بہیمبر کا نزدیک زیادہ ہے
لیکن اگر کوئی چاہے کشمیر کے بہار دیکہنا تو وہ منحصر رستی پکلی مین ہے
کہ دوسری رستی اس موسم مین برف سی مالامال ہوتی ہین اگر کوئی
کشمیر کے تعریف و توصیف لکہنا چاہی تو دفتر کے دفتر چاہیین مگر ناچار کچہہ
تہوڑا سا اضلاع اور خصوصیات اوسکی سے تحریر کلک بیان ہوتا ہی کشمیر
ایک باغ ہے ہمیشہ بہار یا ایک قلعہ ہے آہنی حصار کہ بادشاہون کی لیی ایک
گلشن ہے عشرت افزا اور درویشون کے لیی خلوت خانہ ہی دلکشا چمن خوش

اور شادابی و دلکشی اوسکی شرح وبیان سی باہر اور آب روان او چشمی جاری
اوسکی حساب وشمار سے مستغنی انواع گل واقسام ریاحین اوس سی زیادہ ہین
کہ حیطہ شمار مین آوین موسم بہار جان نگار مین کوہ او جنگل اقسام شگوفون سے
مالامال در و دیوار اور صحن اور چھتین گھرون کے مشعل لالہ سی بزم افروز
اور چیلکون مسطح اور سہ برگون بر جدار کا کیا بیان کرون بیت

شدہ جلوہ گر نازنینان باغ ‎ ‎ رخ آراستہ ہر یکی چون چراغ
شدہ مشکبو غنچہ در زیر پوست ‎ ‎ چو تعویذ مشکین ببازوی دوست
غزلخوانی بلبل صبح خیز ‎ ‎ تمنای می خوارگان کردہ تیز
بہر چشمہ منقار بط آب گیر ‎ ‎ چو مقراض زرین بقطع حریر
بساط گل و سبزہ گلشن شدہ ‎ ‎ چراغ گل از باد روشن شدہ
بنفشہ سر زلف را خم زدہ ‎ ‎ گرہ در دل غنچہ محکم زدہ

سب اقسام سی عمدہ شگوفہ بادام او شفتالو کا ہی باہر کے کوہستان مین ابتدا شگوفون کی
غرہ اسفندار مین ہوتی ہی ملک کشمیر مین بیچ آوائل فروردین کے اور شہر کے
باغون مین نوین اور دسوین تک ماہ مذکور کے اور انجام شگوفہ متصل ہوتا ہے
ساتھہ آغاز یاسمن کبود کے بیچ خدمت والد بزرگوار کے چند بار سیر زعفران زار او
تماشا خزان کا کیا تہا بلی الحمدللہ کہ اگلی مرتبہ زمانہ عنفوان بہار کا پایا اور خوبیین خزان کی اوسکی موقع
الگ جانگی عمارات کشمیر کی سب لکڑی سی ہین دو منزلی سہ منزلی چو منزلی ہوتی ہین

اور چبوترون پر مٹی ڈال کر پیاز و لالہ و چوغاشی بوتی ہین اور وہ سال
بسال موسم بہار مین کہلتی ہین اور نہایت خوشنما ہین یہہ تصرف خاص
دولتخانہ اور جامع مسجد کے چہت پر لالہ نہایت عمدہ کہلتا ہی یاسمن کبود باغات
مین بکثرت ہی اور یاسمن سفید جسکو اہل ہند چنبیلی کہتی ہین بہت
خوشبودار ہی اور دوسری قسم صندلی رنگ بہی نہایت خوشبودار ہی
اور یہہ خاص کر کشمیر مین ہوتی ہے اور گلسرخ کئی قسم کے نظر آئے
ایک قسم نہایت خوشبو اور دوسرا صندلی رنگ بو اوسکی نہایت لطافت
و نزاکت مین درخت اوسکا بہی مشابہ گلسرخ کی اور گل سوسن دو طرحکا
ہوتا ہی جو باغونمین ہے وہ کثرت سی ہی بڑا اور سبز رنگ اور دوسری
قسم جنگلی اگرچہ وہ کم رنگ ہی مگر نہایت خوشبودار پیڑ اوسکا قد
آدم سی بڑہ جاتا ہے مگر بعضی سالونمین جب بڑا ہوکر پہول لاتا ہی تو
اوسمین گرمی پیدا ہوتی ہی اور پہول پر اوسکی کیڑے جالہ تن کر
اوسکو خشک کر دیتی ہے چنانچہ اب کی سال ایسا ہی ہوا اور
جسقدر گل کہ نواح کشمیر مین نظر سی گذری حساب و شمار سی باہر ہین
چونکہ نادر العصر اوستاد منصور نقاش نی شبیہ کہینچی ہی وہ ایک سو
گل سی زیادہ ہین اور پہلی عہد دولت حضرت عرش آشیانی سی شاہ آلو
بالکل نہ تہی محمد قلی افشار نی کابل سی لاکر پیوند کیا چنانچہ اوسکی پندرہ درخت

بارور ہوی زرد آلو پیوندی ہی چند درخت تہی مشار الیہ نے اس ملک
مین پیوند شایع کردیا کہ اب بکثرت ہو گئی منجملہ زرد آلو کشمیر کا عمدہ ہوتا ہے
باغ شہر آرای کابل مین ایک درخت تہا میرزائی نام کہ بہتر اوس سی کہانی
مین نہین آیا اور کشمیر مین چند درخت مثل اوسکی باغون مین ہین اور
ناشپاتی عمدہ ہوتی ہی کابل اور بدخشان سی بہتر قریب ناشپاتی
سمرقند کے اور سیب کشمیر کا خوبی مین مشہور ہے امرود درمیانہ
اور انگور بکثرت اکثر ترش اور بدمزہ ہین انار وہان چندان نہین تربوز
عمدہ خربوزہ نہایت شیرین اور بہوت پڑتا ہی مگر اکثر یون ہے کہ ایام
پختگی مین اوسمین ایک طرح کی کرمی ایسی بہم پہنچتی ہی کہ وہ خراب ہو جاتا ہے
اور اگر اوس آسیب سی بچگیا تو بہت لطیف ہوتا ہی ہر توت کی جڑ
مین سی انگور کے شاخ نکل کر اوپر گئی ہی توت اوسکا اگرچہ بالکل قابل کہانے
کے نہین مگر چند درخت کام آتی ہین اور تخم سلیہ کا کل کت و تبت
سی لاتی ہین سرکہ بکثرت ہی مگر شراب وہان کی ترش اور بدمزہ کشمیری
زبان مین اوسکو مس کہتی ہین اوسکی پینی سی سر مین ایک طرح کی حرارت
معلوم ہوتی ہی اور سرکہ سے قسم قسم کے اچار بنتی ہین مگر چونکہ لہسن کشمیر کا
عمدہ ہوتا ہی اچار اوسکا بہت ہی خوب ہی اور اقسام غلہ بجز نخود کے
اکثر ہوتی ہین اور اگرچہ کاشت کرتے ہین مگر اول سال کچھ ہو جاتے

ہین اور دوسری سال زبون اور تیسری سال بالکل تنک بن جاتی ہین اور چاول
سب سی زیادہ شاید تین حصہ چاول اور ایک حصہ باقی غلہ ہوتا ہی مدار خورش
اہل کشمیر کا چاول ہے مگر بدمزہ اور خشکہ کو پکا پکا کر رکھ دیتی ہین جب سرد ہو
جاتا ہے تب کہاتی ہین اور نام اوسکا بہتہ رکہا ہی اور گرم طعام کہانی کی رسم
کم ہے بلکہ اکثر لوگ کم مایہ کچھ ابس بہتہ مین سی رات کو رکہہ چھوڑتی ہین اور
صبح کو کہاتے ہین نمک وہان پر ہندوستان سی جاتا ہے اور بہتہ مین نمک
ڈالنی کی رسم نہین اور ساگ کو پانی مین جوش دیکر تہوڑا نمک ملاکر بہتہ کے
ساتھ کہاتے ہین اور روغن چار مغز وہان پر جلد تلخ اور بدمزہ ہوجاتا ہے
اور اسطرح گہی گای کا مگر جبکہ تازہ نکالکر کہانے مین ڈالکر کہا لین اور
زبان کشمیری مین اوسکو سدا پاک کہتی ہین اور چونکہ ہوا وہان کے
سرد اور نمناک ہے دو تین روز مین متغیر ہوجاتا ہے بہینس وہان پر نہین
اور گای بہت قد حقیر اور گیہون چہوٹے کم مغز روٹی کہانے کی وہان پر رسم
نہین اور مرغ وقاز و مرغابی وغیرہ بکثرت اور مچھلی سب قسم کی مگر عمدہ نہین
اور پشمینہ وہان کا مشہور ہے عورت و مرد کرتہ پہنتی ہین اور اپنی زبان مین
اوسکو پیٹو کہتی ہین اور اگر بالفرض پٹو نہ پہنین تو اعتقاد اونکی مین یون ہے
کہ ہوا لگ جاتی اور کہانا بے اوسکی ہضم نہو شال کشمیر کی جسکا نام حضرت
عرش آشیانی نے پرم نرم رکہا ہے اکثر شہرت سے حاجت توصیف کی

نہین اور دوسری قسم نہرمہ شال سی ضخیم و ملایم اور ایک قسم اور درمہ نام
کہ اوس سی گدہی اور گہتی کے جہول اور یا انداز بناتے ہین سوای شال اور اقسام
پشمینہ کے تبت مین عمدہ ہوتی ہین باوجودیکہ شال کے پشم بہی تبت ہی سے
آتی ہے مگر وہان ایسا کام نہین بنتا اور قسم بکری کے جسکی پشم سے شال بنتی ہے
وہ خاص کر تبت مین ہوتی ہے اور کشمیر مین شال کے پشم سے پٹو بہی بنتی ہین کشمیر
کے لوگ اکثر سر منڈواتی ہین پگڑی گول باندہتی ہین عوام الناس کے عورتین
پاکیزہ لباس پہنی کے پشم پہنیں ایک پٹو تین چار برس تک رہتا ہے ہی والی کے
گہر سے بن دہلا لاکر تا سک پہنتی ہین پہر پرانا ہوکر کالک رنگ سے ہوجاتا ہی مگر
پانی اوسکو نہین پہنچتا از اپہننا وہان پر عجیب ہی ایک ہی کرتا دوسری پاجامہ
پہن کر کمر باندہ لیتی ہین اور باوجودیکہ اکثر لوگون کے گہر لب آب ہین مگر بدن
کو اون کے ایک قطرہ پانی کا نہین پہنچتا خلاصہ کلام کا یہہ کہ ظاہر اون کا مثل
باطن اون کے چرکین و بی صفا ہے پیشہ ور لوگ زمانہ میرزا حیدر مین
بکثرت آی موسیقی کے رونق بڑہگئی کمانچہ اور چنبر اور قانون اور دف
و چنگ و نی شایع ہین سابق مین قسم کمانچہ تہا اور زبان کشمیر مین
مقامون ہندی کو گاتے ہین اور وہ بہی فقط دو تین مقام بلکہ اکثر
ایک ہی آہنگ مین گاتے ہین والد میرزا حیدر کے رونق افزودی کی کشمیر مین
طرح طرح کے حقوق ہین قبل دولت حضرت عرش آشیانی کی حاکم راجہ

یہان کے لوگون کی گونٹ پر تھی بڑا گھوڑا نہ تھا مگر باہر سی بطور تحفہ اسپ
ترکی و عراقی حکامون کے لیے لاتی تھی اور گونٹ مراد ہی یابو خرد سی
چہار شانہ قریب زمین سی کوہستان ہند مین بکثرت ہوتا ہی مگر
جب سی کہ اس گلشن خدا آفرین نے تائید دولت اور یمن تربیت
خاقان سکندر آئین سی رونق جاوید پائی اکثر اہل عزت کو اس صوبہ
مین جاگیرین ملین گھوڑے عراقی ترکی کی حوالہ ہوئی کہ اونکی بچھیری
لیے جاوین اور تھوڑی سی مدت مین گھوڑے بہم پہنچنی لگی چنانچہ کشمیری
گھوڑا دو تین سو روپیہ مین خرید و فروخت ہوا اور کبھی ہزار
روپیہ کو بھی بکا لوگ یہان کی اہل پیشہ اور سوداگر اکثر سنی ہین اور
سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ نوربخشی اور ایک فرقہ فقرا ریشی
اگرچہ وہ علم و معرفت نہین رکھتی مگر آزادانہ اوقات بسر کرتے ہین اور
کسی کو برا نہین کہتی زبان سوال کی بند اور پانو طلب کا کوتاہ ہی گوشت
نہین کھاتی عورت نہین کرتے ہمیشہ دشت و بیابان مین درخت میوہ
دار بوتی رہتی ہین تاکہ مخلوق انسی بہرہ ور ہوا اور خود فائدہ نہین اوٹھاتی اس
فرقہ کے لوگ قریب دو ہزار کی ہونگی اور ایک قسم برہمن کہ وہ یہان کی باشندہ
قدیم ہین سب کشمیری زبان دان ظاہری وضع اون کے مسلمانون
ممتاز نہین مگر کتابین زبان سنسکرت کی پڑھتی ہین اور بیشتر اطاعت بہت پیری

کے سب ادا کرتے ہین اور سنسکرت ایک زبان ہی کہ عقلاء ہند نی اوسمین
کتابین تصنیف کی ہین اور اونکو نہایت معتبر سمجھتی ہین اور بتخانہ جسقدر
قبل ظہور اسلام سی تھی وہ بجا و بدستور ہین عمارات اون کی پتھر کی
جڑ سے چھت تک بڑی بڑی پتھر تیس ۳۰ چالیس ۴۰ من کی تہ اشکر ایک
دوسرے پر رکھی گئی ہین متصل شہر کے ایک پہاڑ یہ ہی کہ اوسکو کوہ ماران
اور ہری پربت بھی کہتی ہین اور شرقی جانب کو اوسکی کوہ ڈل واقع ہے
گرد اوسکا کچھ اوپر ساڑہی چھ کوس پیمایش مین آیا حضرت عرش آشیانی
نے حکم دیا تھا کہ اسمقام پر ایک قلعہ چونہ اور پتھر سی تیار ہو عہد دولت اس
نیازمند مین قریب الاختتام ہوا چنانچہ پہاڑ یہ مذکور قلعہ کے اندر آگئی اور دیوار
قلعہ کے اوسکی گرد پھر گیئے اور کول مذکور قلعہ سے مل گیا اور عمارات دولتخانہ
کی اوسی پانی پر واقع ہے دولتخانہ مین ایک باغچہ ہے درمیان اوسکی عمارات
مختصر کہ والد بزرگوار اکثر اوسمین بیٹھا کرتے تھی اسبکی مرتبہ وہ باغچہ بہت
بی طراوت نظر آیا چونکہ وہ نشست گاہ قبلہ حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیازمند
کی ہی تو یہہ امر خاطر حق شناس کو نہایت ناگوار گذرا معتمد خان کو کہ بندگان
مزاجدان ہی ہی حکم دیا گیا کہ اوسکی تعمیر مین کمال مراتب سعی بجا لاوی تھوڑے
عرصہ مین حسن اہتمام سے رونق پذیر ہوا باغچہ مین ایک دالان ہی [illegible]
بتیس گز کا مربع مشتمل دو درجون قطعہ کے عمارات کی از سر نو تعمیر پائی اوستادان

نادره کاری کے تصویرون سے رشک نگارخانہ چین بنایا اور نام اوسکا ملینی لوزرا
رکھا جمعہ کے روز پندرہوین فروردی ماه آلہی کو دو بیل قطاس پیشکش کئی ہوئے
زمینداران تبت کی ملاحظہ مین گذری صورت وترکیب مین اکثر بھینس سے مشابہ
جملہ اعضا پر اونکی پشم اور یہ لازمہ ہے جانورون ملک سرد کا چنانچہ بزرنگ کو ولایت
بکر اور کوہستان گرمسیر لائی تھی نہایت خوبصورت اور کم پشم تھی اور چونکہ اس
کوہستان مین ملتی ہین وه بسبب شدت سردی اور برف کی پرمو اور بد ہیئت ہوتی ہے
اور کشمیری لوگ رنگ کو کیل کہتے ہین اور اسیوقت مین ایک ہرن مشکین پیشکش
لائی چونکہ گوشت اوسکا پہلی نہین کہایا تھا حکم دیا گیا کہ اسکا کہانا طیار ہو نہایت
بدمزه معلوم ہوا کسی جنگلی چارپائی کا گوشت اسکی بدمزگی کو نہین پہنچتا نافہ تازه
مین خوشبو نہین ہوتی مگر چند روز مین بعد خشک ہونی کے خوشبو پیدا ہو جاتی
ہی اور مادین کا نافہ نہین ہوتا ان دو تین روز مین اکثر اوقات کشتی پر سوار
سیر و تماشی شگوفہ پہاک اور شالامار سے محظوظ ہوا ہین پہاک نام ہی ایک پرگنہ کا کہ
اوپر اطراف کوہ ڈل کے واقع ہے اور اسیطرح شالمار بھی متصل اوسکی ہے اور وہان
پر ایک ندی ہی خوش آب کہ پہاڑ سے آکر کول ڈل پر گرتی ہی فرزند ارجمند
خرم کو ملتی حکم دیا کہ آگے سی اوسکو باندہ دیا ایک چشمہ سا پیدا ہوا کہ جسکو دیکھنے
سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام سیرگاہون معروف کشمیر کے
[illegible]

دولتخانہ مین کہیلتا تہا اتفاقاً جانب دریا ایک کہڑکی ہی پردہ اوسپر پڑا تہا
اور دروازہ بند نہ تہا شاہزادہ کہیلتا ہوا اوس کہڑکی مین گیا اور اوسمین
جہانکتی ہی سرنگون نیچی گرا اتفاقاً ایک ٹاٹ تہ کیا ہوا وہان پر نیچی دیوار کے
رکہا تہا اور فراش پاس اوسکی بیٹہا تہا سر شاہزادہ اوس ٹاٹ پر پڑا اور پاؤن
اوسکی فراش کے کندہی اور پشت پر پڑی اور زمین پر گرا باوجودیکہ بلندی اوسکی
سات گز کی تہی مگر چونکہ عنایت الٰہی شامل حال تہی وجود فراش اور ٹاٹ کا اوسکی
زندگانی کا سبب ہو گیا معاذ اللہ اگر ایسا نہ ہوتا تو بڑی دشوار ہی ہوتی اور اوسوقت
راہی مان سردار اردلیون کا جہروکی کے نیچی کہڑا تہا فوراً دوڑا اور اوسکو اوٹہا کر
گود مین لیا اور اوپر لانی لگا اوسوقت شاہزادہ نے فقط اتنا پوچہا کہ مجہی کہان
لیی جاتا ہے اوسنی کہا حضور کی خدمت مین پہر اوسکو ضعف آگیا اور کچہ نہ بولا
مین اوسوقت استراحت مین تہا کہ یہہ خبر وحشت اثر میری کان مین پہنچی
گہبراکر باہر کو دوڑا مین جب اوسکو ایسی حال مین دیکہا میری ہوش اوڑ گئے
اور بہت دیر تک اوسکو گود مین لیکر محو اس موہبت الٰہی کا ہوا مین نے فی
الواقع لڑکا چار برس کا دو بار گزشتہ برس کے بلندی سی گری اور اوسکو کچہ
ضرر نہ پہنچی جای حیرت ہے سجدات شکر اس نعمت الٰہی کا تازہ بجا لایا اور صدقے
دیئے گئے اور میں نے حکم دیا کہ جسقدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس
شہر کے ہین حاضر ہون کہ موافق حیثیت ہر ایک کی معرفت

اوسکی مقرر ہوا و عجائبات سی یہہ ہی کہ تین چار مہینی پیشتر اس واقعہ
سی جوتک رای منجم کہ فن نجوم مین کمال مہارت رکہتا ہی بلا واسطہ اونی
مجہسے عرض کی تہی کہ شاہزادہ کی زائچہ طالع سی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ
تین مہینی اون پر گران ہین شاید کہ اونچی جگہہ سی گرین اور گرد و غبار
ضرر کا دامن حیات پر اونکی نہ بیٹہی گا جو کہ مکرر احکام اوسکی صحت کو
پہنچی تہی اکثر یہی وہم گرد خاطر پہرتا تہا ان رستون خطرناک اور ٹیلون
دشوار گذار مین ایک لمحہ اوس نونہال چمن اقبال سی مین غافل نہ تہا
ہمیشہ اوسکو نگاہ مین رکہتا تہا اور کمال محافظت و احتیاط پہنچاتا تا جب
کشمیر مین پہنچی تو یہہ واقعہ ناگزیر وقوع مین آیا اور سب دائیین اور
کہلائیین اوسکی غافل ہوگئین شکر و احسان ہی اللہ تعالی کا خیر گذری
باغ عیش آباد مین ایک درخت نظر آیا شگوفہ اوسکا سو برگ کا ہی نہایت
بڑا خوشنما سیب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہے جو کہ دلاور خان کاکر
سی خدمت شایستہ ظہور مین آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین
ہزار سوار سی مشرف کیا گیا اور اوسکی فرزندون کو بہی ساتہہ
مناصب مناسب کے امتیاز دیا شیخ ولد قطب الدین خان نی منصب ہزار
ذات اور چار سو سوار کے امتیاز پایا سر بلند خان کو ہفت صدی ذات اور
دو ہزار سو سوار کا منصب دیا اور نور الدین قلی کو ساتہہ منصب ہفت صدی

ذات اور سو سوار کے سرفراز کر کے خطاب تشریف خانی کا دیا اور پیشکش
روز مبارک شنبہ اکیسوین کا بطور انعام قیام خان قراول باشی کو مرحمت ہوا
اور جو کہ اللہ داد خان افغان بیٹا باریکی کا کردار زشت اپنی سی درگاہ مین آکر
نادم ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جرائم اوسکی معاف کیے جو آثار خجالت
و ندامت کی پیشانی اوسکی سی ظاہر تھی سابق دستور منصب ڈھائی
ہزاری ذات اور ایکہزار دو سو سوار کا عنایت کیا میرک جلائر جو بکلیان صوبہ
بنگالہ سی ہی منصب ہزاری اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا چونکہ عرض کی گئی
کہ چو تماشی لالہ جامع مسجد کے چہت کی پشت پر خوب کہلا ہی تیسوین کو
سیر و تماشا اوسکا عمل مین آیا البتہ ایک جانب اوسکی خوب کہلی تھی پرگنہ مودہ
سکا کہ پیشتر اس سی راجہ باسو کو عنایت تہا بعد اوسکی پاس سورجمل مقہور
بیٹی اوسکی رہا اب جگت سنگہہ برادر اوسکی کو مرحمت ہوا اور پرگنہ
جمو کا راجہ سنگرام سنگہہ کو عنایت کیا گیا دو شنبہ کی روز غرہ اردی بہشت
کو خرم کے مکان مین جاکر اوسکی حمام مین گیا بعد باہر آنے کے پیشکش
لایا اوسکی خاطر سی قدری قلیل ہمنی لی لیا روز مبارک شنبہ چوتھی کو
میر جملہ منصب دو ہزاری ذات اور تین سو سوار کی سرفراز ہوا اعتقاد خان
کو بتقید شکار کبک موضع چاردرہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا ہی سواری
ہوی وادی وہ زمین خوش آئند سیرگاہ دلکش ہے چشمہ جاری اور

چنار کے درخت بڑی بڑی ہین حسب الناس اوسکی نام اوسکا نوذ بود رکہا گیا سرراہ
پر ایک درخت ہی ہل تہل نام کہ جو ایک شاخ اوسکی کو پکڑکر ہلاتی ہین تو سارا درخت
ہلتا ہے عوام کو یہہ اعتقاد ہے کہ یہہ حرکت خاصہ اس درخت کا ہی اتفاقا اوسی گاوٴن مین
اوسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہہ حرکت خاصہ اس نوع کا ہے
نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راولپور مین شہر سے ڈہائی کوس پر جانب
ہندوستان کو ایک درخت ہی چنار کا اندر سے جلا ہوا قبل اس سی عرصہ بیس سال ہوا
کہ مین گہوڑی پر سوار تہا مع پانچ سوار زمیندار اور دو خواجہ سرا کی اوسکی اندر گیا تہا
جب کبہی کسی تقریب سی ذکر آتا تو لوگ بہت مستبعد سمجہتی اور متعجب ہوتی اب کے
مرتبہ پہر مینی حکم دیا کہ چند آدمی اوسکی اندر گہسین ویسی ہی ظاہر ہوا جیسی میری دل
مین تہا اکبرنامہ مین مذکور ہے کہ حضرت عرش آشیانی نے چونتیس آدمی کو اوسکی
اندر متصل ایک دوسری کے بٹہایا تہا اسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پہری چند
بیٹا رای منوہر کا کہ کمکیان لشکر کانگڑہ سے تہا مخالفون سے لڑکر جان نثار ہوا
روز مبارک شنبہ گیارہوین کو بندگان درگاہ اضافہ سی سرفراز ہوی تاتار خان
دو ہزاری ذات اور پانسو سوار عبد العزیز خان دو ہزاری ذات او ہزار دو ہی چند
گوالیاری ڈیڑہ ہزاری ذات او پانسو سوار میر خان پسر ابو القاسم خان نمکین
ہزاری ذات او چہ سو سوار محمد خان معتمدی ذات او تین سو سوار لطف اللہ
ہفتصدی ذات او پانسو سوار [illegible] پانصدی ذات او ڈہائی سو سوار

شهور خان فوجداری سرکار میوات پر مقرر هوا روز مبارک شنبه چهبیسوین
کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بهکر کا صاحب صوبه ولایت ٹهٹه
کیا گیا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافه دو هزاری ذات اور ڈیره هزار
سوار کا فرمایا گیا اور علم بهی اوسکو مرحمت هوا شجاعت خان عرب نے
ساته منصب ڈهائی هزاری ذات اور دو هزار سوار کے افتخار پایا اور انی راے
سنگهدلن نے حسب التماس مهابت خان کے صوبه بنگش پر تقرر پایا
جان سپار خان منصب هزاری ذات اور ڈیره هزار سوار پر مقرر هوا اسی
وقت عرایض سپه سالار خان خانان اور سب دولتخواهون سی ظاهر هوا
که عنبر سیاه بخت نے پهر قدم حد ادب سے باهر رکهکر فتنه و فساد
که لازمه طبیعت اوس بدطینت کا هے برپا کیا اور بسبب بعد لشکر ظفر
پیکر کے فرصت غنیمت جانکر عهد و پیمان جو بندگان درگاه سے باندها
تها توڑکر دست تصرف ملک بادشاهی پر دراز
کیا امید که عنقریب شامت اعمال سے گرفتار هوگا خان
خانان سپه سالار نے التماس خزانه کیا حکم هوا
که بیست لاکه روپیه متصدیان دار الخلافه آگره کے پاس
اوسکی بهیجین اور اسی عرصه مین خبر پهنچی که اوراتناهرجات
چهوڑکر پاس داراب خان کے جمع هوگئی اور [illegible]

گرد لشکر کی صف باندہ کر پہرتے ہین اور خنجر خان احمد نگر مین متحصن ہو
گیا اتب دو تین مرتبہ بندگان درگاہ کو مقہوروں سی اتفاق جنگ
پڑا ہر مرتبہ مخالفون نی شکست کہائی ایک گروہ کو قتل کیا اخیر مرتبہ
داراب خان نی جوانون خوش اسپہ کو ہمراہ لیکر بنگاہ مقہوروں پر
تاخت کر کے سخت جنگ کی مخالفون نے شکست کہائی مونہ ادبار کا
وادی فرار مین رکہا بنگاہ تاراج ہوی اور لشکر ظفر پیکر نی صحیح وسلامت
مراجعت کی جو کہ عسرت وگرانی لشکر منصور مین بدرجہ کمال بہم پہنچی تہی
دولتخواہون نے مصلحت اسیمین تصور کی کہ ٹیلی روہ نگر سی نیچی اوتر کر
پلی طرف گہاٹہ کی توقف کرنا چاہیی تا کہ رسد غلہ بسہولت پہنچتی رہی
اور لوگ تکلیف اوٹہاوین ناچار بالاپور مین عسکر اقبال آراستہ ہوا
اور مقہوروں سیہ بخت نی شوخی کر کے بالاپور کی طرف آئی راجہ نرسنگہ
دیو نے ساتہہ چند کس ان بندگان جان نثار کی مقابلہ کر کے بہت
کو قتل کیا منصور نامی حبشی سپاہ مقہور سی زخمی گرفتار ہوا ہر چند لوگون
نے چاہا کہ ہاتی کے پانو کی نیچی ڈالین مگر راضی نہوا اور پانو جہالت کا
پہیلایا تب راجہ نرسنگہ دیو نی حکم دیا کہ سر اوسکا تن سی جدا کر لین امید
کہ فلک دوار سزای کردار ناہنجار بہیچ دامن روزگار ہر نابکار کی ڈالی
قیصری اردی بہشت کو سیر و تماشای مقام سکہ ناگ کو سواری ہوئی

نہایت مقام خوشنما ہی اور یہہ آبشار درہ کی درمیان مین واقع ہی
اونچی جگہہ سی گرتا ہے اطراف مین اوسکی ہنوز برف تھا کہ جشن مبارک شنبہ
کا اوس گلزمین مین آراستہ کر کی پیالہ معتاد لب آب پر نوش کیی اور اس
نالہ کے پانیمین ایک جانور نظر آیا قسم سلاج کی سی سیاہ رنگ مع خال
سفید اور یہہ ہمرنگ بلبل ہے ساتھہ خال سفید کی پانیمین غوطہ لگاتا ہے
اور بہت دیر تک پانی کے نیچی رہتا ہے اور دور جا کر نکلتا ہے مینی حکم دیا
کہ دو تین جانور پکڑ لاوین تاکہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی کی سی ہی پانو کی
درمیان اوسکی چمڑا ملا ہوا ہی یا مثل جانورون صحرائی کے ہی کھلا ہوا
دو جانور لائی ایک فی الفور مر گیا دوسرا ایک دن زندہ رہا پنجہ اوسکا مثل
مرغابی کے پیوستہ نہ تھا نادر العصر بے استاد منصور نقاش کو حکم ہوا
کہ شبیہ اوسکی کھینچی لوگ اوسکو گلکری کہتی ہین یعنی سلاج آبی اسوقت
قاضی اور میر عدل نے عرض کی کہ عبدالوہاب بیٹی حکیم علی کی اوپر
ایک جماعت سادات لاہور کی اسی ہزار روپیہ کا دعوی پیش کیا اور
خط مہری قاضی نور اللہ کا ظاہر کیا کہ میرے باپ نی زر مذکور بطور امانت
پاس سید ولی پدر انکی کے رکہتا تھا اور سادات منکر ہین اگر حکم ہو حکیم
زادہ کو بجہت احتیاط سوگند مصحف دیجاوی کہ حق اپنا اون سی لی لی مینی حکم
دیا کہ جو حکم شریعت ہو عمل مین لاوین دوسری روز معتمد خان نے عرض کی کہ سادات

عجز و انکسار بہت کرتے ہین ہر چند کہ تحقیق اس مقدمہ مین زیادہ کیجاوی بہتر
ہے اسیر بینی حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمہ کے کمال دور
اندیشی سے کری کہ کچھہ شک و شبہہ باقی نرہے اور اگر اسکی خوب تحقیق
نہووی تو حضور مین اسکی باز پرس ہوگی بمجرد سننی اس حکم کے حکیم
زادہ گہبرایا اور اپنی چند دوستون کو سفارشی کرکے صلح کا پیغام درمیان
مین ڈالا غرض کہ اگر سادات باز پرس اس مقدمہ کی آصف خان پر
ڈالین گے تو مین فارغخطی لکھتا ہون کہ میرا امیر کچھہ حق اور دعوا نہین
جب آصف خان نے اوسکی طلب مین آدمی بہیجا چونکہ وہ خائن تہا بہانہ
کرکے وقت ٹالا اور حاضر نہوا آخر کو معرفت کسی اپنی دوست کے فارغخطی
لکھکر سادات کے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اوسکو
جبرا بلواکر باز پرس کی لاچار ہوکر اوسنی اقرار کیا کہ یہہ خط میری ایک نوکر کا
بنایا ہوا ہے اور خود گواہ ہوکر مجکو فریب دیکر یہہ مضمون لکھدیا ہی آصف
خان نے حقیقت حال عرض کی ہمنی منصب اور جاگیر اوسکی چہین کر اوسکو
نظر سے اوتار دیا اور سادات کو بعزت وآبرو لاہور کو رخصت کیا روز مبارک شنبہ
آٹھوین ماہ خرداد کو اعتقاد خان نی بمنصب چارہزاری ذات اور ڈیڑہ ہزار سوار
سے سرفرازی پائی اور صادق خان بمنصب ڈہائی ہزاری ذات اور
ایکہزار چارسو سوار کے سی ممتاز ہوا اور زین العابدین بیٹا آصف خان مرحوم کا

بخدمت بخشی گری پیادون کے سرفراز ہوا راجہ نرسنگھ دیو نے بمرتبہ والا
پنجہزاری ذات و سوار کے فرق عزت کا بلند کیا کشمیر مین بیش رس
میوون سے اشکن ہے کہ خوش ذائقہ ہے آلو بالو سی چھوٹا چاشنی اور نزاکت
مین بہتر کیفیت شراب مین تین چار آلو بالو سے زیادہ نہین کہا سکتی اور اشکن
آٹھ پہر مین سو تک ایک آدمی بخوشی نوش کر سکتا ہی خاص کر پیوندی کو
مینی حکم دیا کہ اشکن کو خوش کن کہا کرین ظاہرا کوہستان بدخشان و خراسان
مین ہوتا ہے وہان کے لوگ اوسکو جد کہتی ہین جو سب سی بڑا ہی وزن
اوسکا نیم مثقال کا ہوا شاہ آلو چوتہی اردی بہشت کو بقدر نخود نمایان
ہوا ستائیسوین کو رنگ پہرا پندرہوین خرداد کو کامل ہوا شاہ آلو
اکثر میوون سے مجہی خوش معلوم ہوا چار درخت باغ نور افزا مین بارور
ہوی ایک کا نام مینی شیرین بار دوسریکا خوشگوار تیسری کا کہ سب سی زیادہ
بارور تہا پر بار چوتہی کا جو سب سے کم بارور تہا کم بار نام رکہا اور ایک درخت
باغچہ خرم مین بارور ہوا نام اوسکا شاہ وار رکہا گیا اور ایک بنیا پودا باغچہ عشرت افزا
مین تہا نام اوسکا نوبار رکہا ہر روز جسقدر کہ واسطی پیالہ کے کفایت کری اپنی
ہاتہہ سی چنتا تہا اگرچہ کابل سے بہی ڈاک چوکی مین آتی تہی لیکن اپنی باغچہ
خانگی سے تازہ بتازہ اپنی ہاتہہ سے چنا اسمین اوسے لطف ہی کشمیری شاہ
آلو کابل سے کم نہین ہوتا بلکہ اوس سے بڑا ہی جب سب سے بڑی کو اوسمین

سی وزن کیا گیا تو ایک ٹانک اور پانچ رتی کا ہوا منگل کے روز اکیسوین کو
بادشاہ بانو بیگم روانہ دار البقا ہوئی اللہ تعالے اوسکو اپنی جوار مین
مغفرت عنایت کرے اور عجائبات سی یہہ ہی کہ جوتک رای نجومی نے
دو مہینی اس سی پیشتر بعضے بندگان مقرب سی کہدیا تہا کہ ایک صدر
نشینان حرم سرای عفت سی نہان خانہ عدم مین جاویگی اور یہہ
زائچہ طالع میری سی دریافت کیا تہا مطابق پڑا اور قصہ شہید ہونے
سید عزت خان اور جلال خان گہکر کا لشکر بنگش سی یہہ ہی کہ وقت
اوٹہنی محصول کے مہابت خان نی لشکر معین کیا کہ کوہستان مین جا کر زراعت
پٹہانون کی کہلا دین اور تاخت و تاراج اور قتل و قید و گرفتاری مین انکی
کسیطرح کوتاہی نکرین اتفاقا جب بندگان درگاہ دامن کوہ کوتل مین
پہنچی تو سب افغانون نی اطراف و جوانب سی ہجوم کرکے درہ کوتل کا بند و
بست کر لیا جلال خان کہ مرد جہاندیدہ اور پر محنت کشیدہ تہا اوسنی صلاح
وقت اسمین تصور کی کہ دو تین دن یہانپر توقف کرنا چاہیی کہ توشہ خیدروزہ
جو یہہ لوگ اپنی ساتہہ لائی ہین جب وہ ہو چلیگا تو بخود ویران و متفرق
ہو جاوینگی اوسوقت ہماری لوگ بسہولیت اس گہاٹی دشوار گذار سی اوتر
جاوینگی پہر انسی کچہہ نہین ہو سکیگا اور وہ خوب سزا پاوینگی عزت خان کہ
آتش سودا ازدم افروز و دشمن سوز تہا موافق صلاح وید جلال خان کی نہ چلا اور

معہ چند آدمیون کی سادات بارہہ سی اسپ ہمت اوٹھاکر بڑہایا پٹھانون نی مثل
مور و ملخ کی اطراف و جوانب سی ہجوم کرکے اوسکو درمیان مین لی لیا باوجودی
کہ وہ زمین گہوڑی دوڑانیکی نہ تہی جس طرف آتش غضب روشن کرتا اکثر کی
خرمن حیاتکو شعلہ تیغ سی جلاتا القصہ اثنای زد و خورد مین گہوڑا اوسکا لنگڑا ہوگیا پیدل
ہوکر جب تک وسمین رمق رہی اوسنی کوتاہی نہ کی آخرالامر معہ رفیقون اپنی کی مقتول
ہوا اور جسوقت عزت خان لڑرہا تہا جلال خان گکہر او مسعود بن احمد اور بیژن بن ناعلی
میدانی وغیرہ بندگان درگاہ نے کمال شتابی سی بی اختیار ہر طرف کوہ کوتل سی
تنگ و پوکی بدمعاشون نی پہاڑ کا سر پکڑ لیا اور پتہر اور تیر مارنا شروع کیا جوانان جان نثار
کیا بندگان درگاہ اور کیا متعلقان مہابت خان نی داد جرأت و شجاعت دیکر افغانو
کو قتل کرتی تہی اسعرصہ مین جلال خان و مسعود معہ بہت آدمیون ہمراہ اپنی کی شہید
ہوئی ایک تندخوئی اور تیز جلوئی عزت خان سی ایسی چشم زخم لشکر منصور کو پہنچی مہابتخان
نے جب یہہ خبر وحشت اثر سنی فوراً ایک فوج شایستہ مردم تازہ زور کی اونکی کمک
پر روانہ کی اور از سر نو بند و بست تہانہ جات کا کیا اور ہر جاکہ پتہ اون سیاہ بختون کا
پایا اونکی قتل و گرفتاری مین کچہہ کوتاہی نہ کی جب اس قلعہ کی عرض ہوئی تو اکبر قلی بن
جلال خان کو کہ فتح قلعہ کانگڑا پر مامور تہا حضور مین طلب کرکی منصب ہزاری ذات
و ہزار سوار کا مرحمت کیا گیا اور ملک موروثی کو بدستور قدیم جاگیر اوسکا مقرر
کرکی گہوڑا اور خلعت دیکر لشکر بنگش کی کمک پر بہیجا اوسطرف روانہ کیا [illegible]

ایک لڑکا رہا تہا نہایت خردسال اوسکی جان فشانی کو پیش نظر رکھہ کر منصب و جاگیر اوسکی
بحال رکھی گئی تو کہ اوسکی بازماندون کی تسلی ہو اور دوسرون کو امید ترقی بڑہی اسی
تاریخ مین شیخ احمد سہرندی کہ بسبب خود رائی اور بیہودہ گوئی کے چند روز قید خانہ ادب
مین مقید تہا روبرو طلب کرکے چہوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ خرچ عنایت کرکے
جانی اور رہنی مین اوسکو اپنی اختیار دیا از روی انصاف اوسنی عرض کی کہ یہہ تنبیہ
و تادیب فی الواقع ایکطرحکی ہدایت تہی کہ نقش مراد ملازمت کا ہوا ستائیسوین خرداد
کو ایک زرد آلو پہنچا خانہ تصویری جو کہ باغ مین واقع ہی اور اوسکی تعمیر اور درستی کا حکم ہوا
تہا اسوقت تصویرون استادان نادرہ کار سی آراستہ ہوا اول مرتبہ مین تصویر
جنت آشیانی اور عرش آشیانی کی اور مقابل مین اونکی میری شبیہ اور بہائی شاہ عباس کی
کہینچی بعد ازان شبیہ میرزا کامران اور میرزا محمد حکیم اور شاہ مراد اور سلطان دانیال کی
اور دوسری مرتبہ مین شبیہ امیرون کی اور بندگان خاص کی اور اطراف مین باہر
اوس خانہ کی نواح و منزلین راستہ کشمیر کی حسب ترتیب سی کہ آمد و رفت ہوئی لکہی گئی
مین ایک نی شعراسی ہمصرعہ کو اوسکی تاریخ پایا ع مجلس شاہان سلیمان حشم ؎ روز
مبارک شنبہ چوتہی تیر ماہ الٰہی کو جشن بوریا کوبی کا ہوا اس روز شاہ آلو کشمیر کا آخر کو پہنچا
چار درختون باغچہ نور افزا سی ڈیڑہ ہزار عدد اور باقی درختون سی پانسو عدد اور چنی
گئی کشمیر کی متصدیون کو ہمنی تاکید کی کہ درخت شاہ آلو کا اکثر باغات مین پیوند کرین
اور اوسکی کثرت عمل مین لاوین اوسوقت بہیم پسر رانا امر سنگہہ نی خطاب راجگی

سرفرازی پائی اور دلیر خان برادر رشید عزت خان منصب ہزاری ذات اور ہشتصد سوار کی
ممتاز ہوا اور محمد سعید بن احمد بیگ خان منصب ہشتصدی ذات اور چار سو سوار کی اور مخلص اللہ
اوسکی بہائی نی ساتہہ پانصدی ذات اور دو سو پچاس سوار کی نوازش پائی اور سید احمد صدر
کو منصب ہزاری کا عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹی میرزا رستم صفوی کو منصب ہزاری ذات
اور پانصدی سوار کا مرحمت فرماکر خدمت دکن پر جانی رخصت کیا یکشنبہ کی روز چودہوین
تیر ماہ الٰہی کو حسین علیخان ترکمان نی بصاحب صوبگی اوڈیسہ فرق عزت بلند کیا اور
منصب ذات اور سوار سہ ہزاری کا اوسکو حاکم ہوا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندہار نی نو گہوڑی
عراقی اور چند تغور اقمشہ زربفت اور مخمل زربفت کی اور دائی کبیش وغیرہ کی بر سبیل پیشکش
بہیجی تہی نظر سی گذری دوشنبہ کی روز پندرہوین کو واسطی سیر ایلاق توسی مرگ کی
سواری ہوئی دو کوچ مین کوہ کوتل کی نیچی پہونچی روز پنجشنبہ تاریخ سترہوین کوتل پر
چڑہ کر دو کوس مسافت نہایت بلندی مین بشدت تمام طی ہوئی کوتل کی چوٹی سی ایلاق
تک کوس بہر تک زمین نیچی اونچی تہی اگرچہ طرح طرح کی پہولون سی قطعی تہی مگر جسقدر کہ تعریف
بیان کرتی تہی اور ہماری دلمین جو تہی اوسقدر نظر نہ آئی ہم دونون آیا کہ یہان سی قریب
ایک درہ ہی نہایت شگفتہ روز مبارک شنبہ انیسوین کو ہم اوسکی سیر کو گئی بی تکلف
جسقدر مبالغہ اوس گل زمین کی تعریف مین کیا جاوی گنجایش رکہتا ہی جہان تک نظر
پہونچی اقسام اقسام کی گل کہلی تہی پچاس قسم کا پہول حضور مین چنکی گئی تہا اور جو پہول
کہ ہماری نظر پر نہ آئی ہون آخر دن کو [illegible] وہان سی [illegible] مراجعت منزل کی [illegible]

حضور مین کسی تقریب سی ذکر محاصری احمدنگر کا چلا خانجہان نے ایک نقل عجیب بیان
کی کہ پہلی اس سی بھی مکرر گوش گذار ہوئی تھی چونکہ وہ عجیب تھی مرقوم ہوئی جس ایام
مین میری بہائی دانیال نی قلعہ احمدنگر کو محاصرہ کیا تہا ایکروز قلعہ والون نی ملک میدان
توپ کو شاہزادی کی لشکر پر سیدہی کر کی آگ دی گولہ اوسکا قریب خیمی شاہزادی کے
پہنچکر وہانسی اٹہا کہا کر دیڑہی پر قاضی بایزید کے کہ شاہزادہ کی مصاحبون سی تہا جا پڑا قاضی
کا گہوڑا تین چار گز کے فاصلہ پر بندہا تہا بمجرد پہنچنی گولی کی زمین پر ران گہوڑی کے جڑ سی
اوکہڑ کر آگ جا پڑی گولہ اوسکا پتہر کا تہا وزنی دس سیر ہندوستانی کا کہ خراسانی اسی سیر
ہوتی ہین اور توپ مذکور اتنی بڑی ہی کہ آدمی اوسکی اندر باخوبی بیٹہہ سکی اپنی تاریخ خواجہ
ابوالحسن میر بخشی کو بمنصب پنجہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے سرفراز کیا مینی اور مبارزخان
نے بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار و ہفصد سوار کے سربلندی پائی میرزن بیٹا نادعلی کا
بمنصب ہزاری ذات اور پانصدی سوار کے ممتاز ہوا امانت خان بمنصب دو ہزاری
ذات اور چار سو سوار کی سرفراز ہوا روز مبارک شنبہ چہبیسوین کو نوازش خان بیٹا سعید خانکا
بمنصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کی اور ہمت خان بمنصب دو ہزاری ذات اور ہزار و پانصد
سوار کی اور سید یعقوب خان بن سید گل بخاری نی بمنصب ہشتصدی ذات اور پانصد
سوار کی امتیاز پایا اور میر علی عسکر بن میر علی اکبر موسوی ساتہہ خطاب موسوی خان کے
ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق گوری مرگ کی مکرر سنی گئی اوس کی سیر کی لئی خاطر مبارک نہایت
مشتاق ہوئی روز شنبہ آٹہوین امرداد کو اوسطرف سواری ہوئی تعریف اوسکی کیا لکہون جہانتک نظر

توپ عجیب

کام دیتی تہی قسم قسم کے پہول شگفتہ تہی اور درمیان سبزہ اور گلون کی آب روان نہایت
لطافت اور صفائی سے گویا کہ ایک صفحۂ تصویر ہی کہ نقاش قضائی تعلیم قدرت اوسکو تحریر کیا
غنچہ دلکا اوسکی سیر سے کہلتا تہا بی تکلف اوس ایلاق کو اور ایلاقون سے نسبت نہین اور
وہ بہترین سیرگاہ کشمیر ہی ہندوستان مین پپیہا نام ایک جانور ہی خوش آواز کہ موسم
برسات مین نالہ جانسوز نکالتا ہی جیسی کویل انڈی کوی کی آشیانہ مین چہوڑ جاتی اور کوا
اون کو نکال کر پرورش کرتا ہی کشمیر مین دیکہا گیا کہ اوسنی بیضہ اپنی آشیانہ غوغا مین رکہی اور
غوغائی اوسکی بچہ نکالکر پرورش کیی ... سنہ ... جلوس تیرہوین کو فدائی خان منصب ہزاری پانصدی
ذات اور ... سوار کی سرفراز ہوا ... نام ایلچی امام قلی خان حاکم ...
مین حاضر ہوی ایک عرضی معہ تحفہ پیشکش کی ...
اوسکا اختصاص کیا فی الفور ... بانعام ایلچی ... اور مقصدون ... کو
حکم دیا گیا کہ اقسام اجناس سی جو کچہ وہ طلب کری ... اوسوقت خان
جہان کی بیٹی کو عجیب توفیق نصیب ہوی کہ پریشانی شراب سی ... ہو گیا تہا اور غلبہ نشہ سی
اوس مرتبہ کو پہونچا تہا کہ اسی کام مین جان دیگا ... ہوش مین آیا حق سبحانہ وتعالی نی
اوسکو توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ بعد اسکی لب پیالۂ شراب سی آلودہ نکریگا ...
اوسکو نصیحت کی کہ ... ترک کرنا اچہا نہین ...
نہ ہوا اور ... صاحب ...
اور ... سرفراز ہوا ... کو ...

بمنصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور آٹھہ سو سوار کی اور میر حسام الدین ساتہہ ڈیڑہ ہزار ذات اور پانسو
سوار کی اور کرم الله پسر علی مردان خان بہادر ساتہہ ششصدی ذات اور سہ صدی سوار کے
ممتاز ہوے اندنون مین توجہ خاطر کی ساتہہ دندان ابلق جوہردار کی بہت ہی مراد عظام نے
جستجو مین اوسکی نہایت سعی اور اہتمام بہم پہنچایا منجملہ اون سے عبد العزیز خان نقشبندی نے عبد الله
نام اپنے ملازم کو پاس خواجہ حسن ولد خواجہ عبد الرحیم پسران خواجہ کلان جوئباری کی کہ آج کے دن
مقتدا ولایت ماوراء النہر کی ہین معہ مکتوب متضمن استخواہش کی روانہ کیا اتفاقاً خواجہ حسن نے ایک
دندان درست کہ کمال لطافت رکہتا تہا فوراً مصحوب مشار الیہ کی روانہ درگاہ کیا اور اسنے پنجم
کو حضور مین پہنچکر موجب انبساط خاطر ہوا آنحضرت نے حکم دیا کہ عوض اوسکے اور امتعہ تیس ہزار روپیہ
کی واسطے خواجہ مذکور کے روانہ کرین اور میر ترکہ بخاری انخدمت پر مامور ہوا روز مبارک شنبہ
بارہوین شہر لور کو میران نے ساتہہ فوجداری سرکار سیوات کی دستوری پائی اور منصب
اوسکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری ذات اور ایکہزار و پانسو سوار کا ہوا اسپ خاصہ ساتہہ خلعت
و شمشیر کے اوسکو عنایت کیا اسوقت عرضی سندر سے واضح ہوا کہ جوہر مل مقہور نے جان اپنی
مالکان جہنم کو سپرد کی اور یہہ بہی عرض ہوی کہ ایک فوج اوپر سرا ایک کی زمینداروں سے
پہنچی طریقہ احتیاط کا ہاتہہ سے دیکر دے اوسکی کہ رستہ آنے کا مضبوط کرین تنگ گہاٹی پہاڑ مین
آگئے نے تکلف جنگ کی اور آخر دن کو کام ناتمام چہوڑکر باگین موڑین اور لوٹتے وقت بہت
آدمیون کو قتل کیا خاصکر اونکو کہ حرف عار اونہون نے اپنے اوپر گوارا نکرکے شہادت کو بجان خرید
کیا منجملہ اونکے شہباز خان دلاور کہ وہ ایک گروہ سے پٹہانون لودی سے معہ ایلچیان کے لوکرون

اور ہمقوم سی جان نثار ہوا و السد وہ جو مرد بہادر تہا باعقل و ہوش اور رجال خان افغان اور
بہائی اوسکا رستم اور سید نصیب بارہہ کا اور چند آدمی اور زخمی آئی اور یہہ بہی لکہہ بہیجا کہ محاصرہ
اون پر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نی عاجز ہوکر پیغام امان کا درمیان مین ڈالا ہی امید کہ عنقریب بزور
اقبال روز افزون قلعہ فتح ہوجاویگا روز کمشنبہ اٹہارہوین ماہ مذکور کو دلاور خان کاکر اجل طبعی
سی فوت ہوا امرای صاحب لوشش سی وہ صاحب شجاعت و سرداری و کاردانی کا تہا ایام شاہزادگی
سی ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنی حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سی سب پر سبقت لی گیا اور رتبہ
والا امارت کو پہنچا آخر عمر مین اوسکو حق تعالی نی توفیق حق گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام کشتوار کی
کہ خدمت جلیل القدر تہی اوسکی کمر ہمت سی میسر ہوئی امید کہ اہل آمرزش سی ہو فرزندون اور
بازماندون اوسکی نی انواع و اقسام مراحم سی نوازش پائی اور چند لوگ کہ اون مین سی لائق منصب
تہی اونہون نی سلک بندگان خاص مین انتظام پایا اور باقی کو یہی یہہ حکم دیا کہ بدستور سابق اوسکی
فرزندون کی پاس رہین تا جمعیت اوسکی پریشان نہ ہو اسی تاریخکو قریب اول صد قطعہ الماس
کہ ابراہیم خان فتح جنگ نی حاصل کان بنگالہ سی بہیجا تہا حاضر ہوا اور وزیر خان دیوان بنگالہ اپنی
اجل طبعی سی فوت ہوا شب مبارک شنبہ کو اونیسوین تاریخ کشمیری لوگون نی دورویہ کنارہ دریا
پر چراغ روشن کیی اور یہہ رسم قدیمی ہی کہ ہر سال اس تاریخکو غنی و فقیر جس کسی کا مکان دریا پر
گہر ہی برہمنون سی مثل شب برات چراغ روشن کرتا ہی سبب اسکا پوچہا گیا کہا کہ اسی تاریخکو چشمہ
دریای بہت کا ظاہر ہوا قدیم الایام سی رسم ہی کہ جشن دہتراوہ کا اسی تاریخکو ہوتا ہی
دہتہ معنی بہت ہی اور تراوہ معنی تیرہ جو کہ تیرہوین تاریخ شوال کی یہہ چراغ روشن کرتی ہین

اس اعتبار سی اوسکو دہتہ ترا وہ کہتی ہین چراغ کثرت سی روشن تہی کشتی پر بیٹہہ کر سیر و تماشا
اونکا عمل مین آیا اسی تاریخکو جشن وزن شمسی نی آراستگی پائی اور بضابطہ مقررہ مینی اپ کو طلا
وغیرہ اجناس سی وزن کر کی وجہ معاش ارباب استحقاق مین مقرر کیا گیا سال اکاونواں عمر اس
نیازمند درگاہ الٰہی کا اتمام کو پہنچا اور آغاز سال باونوین نی چہرہ مراد روشن کیا امید کہ مدت حیات
مرضیات حق تعالی مین مصروف رہی جشن روز مبارک پنجشنبہ چہبیسوین تاریخکو مکان آصفخان مین
ترقی پائی اوس عمدۃ السلطنت نی بہت لوازم نیاز اور پیشکش کی شاغل ہو کر سعادت ہمیشہ
کی جمعکی غرہ شہریور کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوئی اور چوبیسوین ماہ مذکور کو کول دل مین نکلی جو
جانور بیرون کشمیر مین ہین تفصیل اونکی یہہ ہی - کلنگ سارس طاؤس چرز لگلگ تغدری تغداغ
کروانک زرد ملک نقرہ باچرم لیلوره حواصل بگشہ تقلہ قاز کونگلہ دراج شارک تونسیج موسیچہ
ہریل دہیک کویل شکرخوارہ مہوکہ مہولات ہنس کلچری ٹیٹری کہ ینی نام اوسکا بد آواز رکہا ہے
جو کہ نام بعضون کے انہینی فارسی مین معلوم نہ تہی بلکہ ولایتین بہی نہین ہوتی اسلیئی ہندی
مین لکہی گئی اور جو جانور کہ کشمیر مین نہین ہوتے نام اونکی اس تفصیل سی ہین شیر زرد لنوز
گرگ گاومیش صحرائی آہو سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیلگاو گورخر خرگوش سیاہ گوش کربچہ صحرائی
موش مشک کرلائی سوسمار خارپشت اسی تاریخکو شفتالو کابل سی ڈاک چوکی مین پہنچا جو
سب سی بڑا تہا چہبیس تولہ وزن مین آیا کہ بحساب مثقال ہنیٹہ مثقال ہوتی ہین جب تک
موسم شفتالو کی رہی سقدر آتی رہی کہ الوش اکثر امرا و بندگان خاص کو مرحمت ہوتا
روز جمعہ پچیسوین کو بقصد [illegible] بہت [illegible]

ہوی پانچکوس تک اوپر پانی سی کشتی گئی موضع پانپور پر پہنچ اوتری اسی روز کشتوار سی
خبر ناخوش پہنچی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جب لاور خان اوسکو فتحکرکے روانہ درگاہ ہوا تو نصراللہ
عرب کو معہ چند منصبداران واسطی محافظت کی وہان پر چھوڑا عرب کور کے راہی ہین دو خطائین
واقع ہوئین ایک یہہ کہ وہان کی زمینداروں وغیرہ لوگون کو تنگ پکڑا اور اون سی معاملی
کی دوسری یہہ کہ جو لوگ بطور کمک اوسکی پاس مقرر تھی بطمع منصب اور اضافہ اونہون نی رخصت
چاہی کہ ہم حضور مین جاکر درستی کرین وسی اون کی رخصت قبول کی جب پاس اوسکی کم رہے
تب وان کی زمیندار وغیرہ جو اوس سی شکستہ دل تھی اونہون نی فرصت پاکر ہر طرف سی ہجوم کیا پل کو جو
عبور لشکر و کمک کا اوسی پر موقوف تہا جلادیا اور ہر طرح کی فساد و فتنہ برپا کئی نصراللہ کو قلعہ مین
گہسکر دو تین روز تک اپنی تئین بہزار جان فشانی بچایا آخر جب پاس اوسکی کچھہ شے نرہا
اور رستہ رسد کا انہون نی بند کردیا تہا ناچار شہادت پر آمادہ ہوکر بکمال جوانمردی معہ اپنی
ہمراہیون کی داد شجاعت و دلاوری کی دی یہانتک کہ اکثر اونمین سی شہید ہوی اور بعضون نی اپنی تئین
اسیر پنجہ تقدیر کیا جب یہہ خبر مسامع عالیہ مین پہنچی جلال لشکر لاور خان کو کہ آثار رشد اور
کارگزاری کی پیشانی احوال اوسکی سی ظاہر تہی اور فتح کشتوار مین اوس سی اچھی اچھی کام بن پڑی
تہی بمنصب ہزاری ذات اور چہہ سو سوار کی سرفراز کرکی اوسکی والد کی نوکرون کو جنہون نی کہ سلک
بندگان درگاہ مین انتظام پایا تہا معہ ایکہزار کی سپاہ کشمیری وغیرہ زمیندار و پیادی برق انداز
ہمراہی اوسکی واسطی استیصال اوس گروہ مخذول عاقبت کی ہی روانہ کیا اور یہہ حکم ہوا کہ راجہ
سنگرام زمیندار جمون اپنی آدمی ہمراہ دی اور جمون کی پہاڑی آدمی امید ہی کہ وہ لوگ جلدی سی

اپنی سزا کی اعمال مین گرفتار ہون شنبہ کی روز اٹہائیسوین کو ساڑہی چار کوس کوچ ہوا موضع کاگانو
سی کوس بہر گی پٹرہ کی اوتری کاکاپور کی بنگ مشہور ہی جنگل درہم کہتری ہی اور شنبہ انتیسوین
کو موضع بیجہزان پر منزل ہوئی یہہ موضع فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو مرحمت ہوا اوسکی کارگذارون
نی کنارہ آب پر ایک باغچہ اور مختصر عمارت تیار کیے ہین نواح بیجہزارہ مین جابجا ہی ساتہہ نہایت صفا
پروری اور نزہت افزائی کی اور بڑی بڑی سات درخت چنار کی درمیان جابجا اور گرد اوسکی
نہر بہری ہی کشمیری لوگ اوسکو ستہابہولی کہتی ہین یہہ بہی ایک سیرگاہ کشمیر سی ہی آستی تاریخین حسر
خان دوران کی اجل کی پہنچی کہ لاہور مین اپنی اجل طبعی سی فوت ہوا عمر اوسکی قریب نوی برس کی تہی بہادران روزگار
اور دلیران عرصہ کارزار سی سردار یکو ساتہہ شجاعت کی جمع رکہا اس دولت مین حقوق اوسکی بہت ہین
اللہ اوسکو بخشی چار بیٹی اوسکی ہی مگر کوئی اونمین لیاقت فرزندی اوسکیکی نہین رکہتا قریب چار
لاکہہ روپیہ کی متروکہ اوسکا نقد وجنس نکلا سب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا دو شنبہ کی روز تیسوین
کو اول سیر چشمہ اپنچ کی عمل مین آئی یہہ جگہہ حضرت عرش آشیانی نی رامدرس کچہواہہ کو
عنایت کی تہی اوسنی دامن کوہ اور کنار چشمہ پر طرح طرح کی عمارتین اور حوض تیار کئی بلاشک
وہ ایک مقام ہی نہایت لطیف عمدہ پانی اوسکا شیرینی وصفائی مین شک چشمہ آب حیات ہی
مچہلیان اوسمین بہت ہین ~ دیدۂ آبش ز صفا ریگ خورد * کور تواند بدل شب شمرد
چونکہ یہہ جگہہ فرزند جہان خان کو بہی عنایت کی مشار الیہ نی عمدہ ضیافت کی اور پیشکش لایا
اونمین سی تہوڑا سا بپاس خاطر اوسکی قبول کر لیا اس چشمہ سی آدہ کوس پر مچہی بہون نام
ایک چشمہ ہے کہ رامی بہاری چند نی کہ بندگان حضرت عرش آشیانی سی تہا ایک

بت خانه کناره پر اوسکی بنایا پانی اوسکا اوس سی بڑھ کر ہی کہ تعریف اوسکی ہوسکی وہان پر
درخت ہین بڑی پرانی چنار اور سفیدار کی گرد اوسکی سیاه بید بڑا ہوا رات وہان پر
گذار کر شکل کے روز اکتیسوین کو چشمہ اچھول پر منزل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سی
بہت ہی کناره پر اوسکی درخت بڑی بڑی چنار اور سفیدار کی بہت عمده عمده ہین آپسمین
ملی ہوئی مکانات عمده بنی ہوئی آگی باغچہ باصفا گل جعفری کہلی تہی گویا قطعہ ہی بہشت کا
غره مہر ماه کو شنبہ کے روز اچھول سی کوچ کر کے قریب چشمہ ویرناگ کی منزل ہوئی روز یکشنبہ
کو دوسری روز کناره چشمہ مذکور پر بزم پیالہ نے ترتیب پائی بندگان خاص کو حکم
نشست کا ہوا پیالہ نوش کر کے شفتالو کابل سی پہنچی اون کو الوش کر کے عنایت کیا شام
کے وقت سب بادہ خوار مست ہو کر اپنی گہرون کو گئی یہہ چشمہ منبع دریای بہت کا
ہی اور دامن کوه مین واقع ہی کہ کثرت اشجار اور انبوه سبزه و گیاه سی زمین اوسکی نظر نہین
آتی ایام شاہزادگی مین مینی حکم دیا تہا کہ کنارہ پر اس چشمہ کی ایک عمارت موافق شان اس مقام
کے تیار کرین اب وقت وه عمارت انجام کو پہنچی حوض ہشت پہلو چالیس گز کا اور چوده گز
عمیق پانی اوسکا عکس سبزه اور پہولو سی جو کہ پہاڑ پر ہین زنگاری رنگ ہی مچھلیان کثرت
سی شناور ہین گرد اوس حوض کی محل چند ہین دریچہ لگی ہوئی اور آگی عمارت کی ایک باغچہ
ہے اور لب حوض سی باغ کی دروازه تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سو اسی گز لمبی دو گز گہری
اور جانبین نہر کے خیابان چمن چبوتره و چہتری سی اور پانی اوسکا اسقدر صاف و لطیف ہی باوجود
دو گز عمق کے اگر حبہ اوسکی تہہ مین پڑا ہو تو بہی نظر آوی اور یہان عالم صفائی نہر و سبزه کا جو

جو اوس چشمہ کی نیچی اوگاہی کیا لکھون قسم قسم کے سبزی اور پہول باہم انبوہ کثرت سی نظر آتی ہین
مانند دم طاوس موج آب سی ہلتی والی ہزاران ہزار گل سب جگہہ کہلی ہوی ہی فی الواقع تمام
کشمیر مین ساتھہ اس خوبی ودلفریبی کی کوئی سیرگاہ معلوم نہ ہوئی یہان ہر چند روز خوب سیر
کرکے داد عیش وکامرانی دی مگر جو ساعت کوچ کی قریب پہنچی تہی اور کتل کی سر پر برف
برسنا شروع ہوگیا توقف مناسب تصور نکرکے ناچار باگ مراجعت کی جانب شہر پہیری اور
حکم ہوا کہ اوپر کنارہی نہر کے دو طرفہ درخت لگاوین پنجشنبہ کی روز چوتہی تاریخ چشمہ لوکان بہون
پر منزل ہوی یہہ سرچشمہ بہی مقام عمدہ ہی اگرچہ بالفعل اوسکی برابر نہین لیکن بشرط مرمت
خوب جگہہ ہوجاوی گی مینی حکم دیا کہ مناسب اس مقام کی عمارت تیار کرین اور جو حوض کہ چشمہ کے
روبرو ہی اوسکی مرمت کرین اثناء راہ مین ایک چشمہ پر مرور ہوا کہ لوگ اوسکو اندہ ناگ کہتی ہین
مشہور ہی کہ اوس چشمہ کی مچہلی نابینا ہوتی ہین ایک لحظہ وہانپر توقف کرکے مینی اسمین جال
ڈلوایا تو اوسمین بارہ مچہلیان آئین تین اونمین سی نابینا تہین اور نو بینا ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی
کہ اس چشمہ کی پانی کی تاثیر سے ہی کہ مچہلی کو اندہا کردیتا ہی بہرحال غرابت سی خالی نہین یکشنبہ
کی روز پانچوین کو پہر اوس چشمہ مچہی بہون اور اینچ کے مرور کرکے شہر کی طرف کو آئی روز چہارشنبہ اٹہوین
کو خبر فوت ہونی ہاشم پسر قاسم خان کی پہنچی روز پنجشنبہ نوین تاریخ ارادتخان بصاحب صوبگی کشمیر
سرفراز ہوا اور میر جملہ نے تبدیلی اوسکی سی ساتہہ خدمت خانسامانی کی امتیاز پایا اور معتمد خان خدمت
عوض پر مقرر ہوا اور منصب جملہ کا دو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا شنبہ کی شب گیارہوین کو
شہر مین داخل ہوی آصف خان خدمت گہیانی صوبہ گجرات پر مقرر کیا آئی اسنگہ ابہم راجہ جہو منصب

شکار ماہی بطرز عجیب

ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار ممتاز ہوا آٹھوین تاریخ کو عجیب قسم کا شکار ماہی گیرون کشمیر کا دیکھا گیا
کہ جہان پر پانی برابر سینہ آدمی کی ہووے بہر دو کشتیان برابر لیجاتے ہین چنانچہ ایک طرف سے اونکا ملا
ہوا رکھتے ہین اور دوسری طرف سے جدا بفاصلہ چودہ پندرہ گز کی اور دو ملاح باہر کی طرف کنارہ ہر کشتی
کی ایک بڑی لانبی لکڑی ہاتھہ مین لیکر بیٹھہ جاتے ہین تاکہ فاصلہ اونکا کم زیادہ نہو اور دونون کشتیان
برابر چلی جاوین اور دس بارہ ملاح پانی مین اوترکر سرا اون کشتیونکی پکڑکر ملائی رہتے ہین اور پانؤن کو
زمین پر مارتے جاتے ہین جو مچھلی کہ درمیان مین اون کشتیون کی آجاتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس تنگی سے
جان بچاکر نکلجاوے ملاح فورا غوطہ مارکر پانی کی تہہ مین جا بیٹھتا ہے اور دوسرا ملاح اوسکی پیٹھہ پر چڑھ کر
اوسکو نیچے دباتا ہے کہ پانی اوسکو اوپر نہ لاوے اور نیچے والا مچھلی کو پکڑ کر باہر آتا ہے اور جو ملاح کہ اس
فن مین بہت دخل رکھتے ہین دونون ہاتھون سے دو مچھلیان پکڑ لاتے ہین اونہین سے ایک بوڑھا
ملاح تھا کہ ہر غوطہ مین اکثر دو مچھلیان لاتا تھا یہ شکار پنجہزارہ مین ہوتا ہے اور مختص ہے ساتھہ دریاے بہت
کی اور جگہہ نہین ہوتا اور منحصر ہے ساتھہ موسم بہار کی جن دنون مین کہ پانی بہت کا سرد نہو دو شنبہ
کی روز تیرہوین کو جشن سہرہ مرتب ہوا موافق دستور ہر سال کے ایوان طویلہ خاص اور جو کہ
حوالے امرا کی تھے آراستہ کرکے روبرو لائے اسوقت مین اکثر کوتاہی سانس اور تنگی دم اپنے مین محسوس
کی امید کہ انجام اسکا بخیر ہو انشاء اللہ تعالی سہ شنبہ کی روز بقصد سیر اونجانب صفاپور اور درہ لار کہ
کی جو کہ نیچے کی جانب کو دریاے کشمیر کی واقع ہے ہم گئے صفاپور ایک تالاب ہے وسیع شمال کی جانب کو
پہاڑ اوسکی ہری بھری درختون میوہ دار سے باوجودیکہ وہ ابتدای خزان تھی مگر نمود اوسکی عجیب انداز
کی دیکھی درخت قسم قسم کی چنار و زرد آلو وغیرہ سے اندر تالاب کے بہت خوش اور پسندیدہ نظر آتی تھی

بی تکلف یہہ مقام خوبین خزان کی بہار سی کچھہ کم نہین رکھتا سے ذوق فنا یافتہ ورنہ در نظر بد
رنگین تر از بہار بود جلوۂ خزان ۔ مگر چونکہ وقت تنگ تھا اور ساعت کوچ قریب بہیر اجمالی کرکے
مراجعت کی گئی آن چند روز مین ساتھہ شکار مرغابی کی اشتغال تھا کہ ایک روز اثنای شکار مین ایک ملاح
کی لڑکی نی قرقرہ لاکر حاضر کیا نہایت دوبلا اور حقیر اگرایت سی زیادہ زندہ تھا قرقرہ کشمیر مین نہین ہوتا
مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کی لاغری اور بیماری سی بیزار ہو گیا ہو اسوقت جمعہ
کے روز خبر فوت ہونی میرزا رستم دیتی خان خانان کی پہنچی کہ بالا پور مین اجل طبعی سی فوت ہوا ظاہر
چند روز اوسکو تپ آئی تھی ایام نقاہت مین دکنی لوگ فوج تیار کرکی نمودار ہوی بڑا بھائی
اسکا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رستم کو خبر پہنچی تو بسبب کمال جرأت و دلاوری کی
باوجود ضعف و ناتوانی سوار ہو کر بھائی کی پاس پہنچا غنیم کو شکست دیکر لوٹ کر آیا تھا اور شام اوس
بدن مین احتیاط تنظی بجانہ لایا فوراً ہوائی اوسمین تصرف کیا تشنج ہو کر زبان بند ہو گئی بعد دو تین
روز کی فوت ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون بہت اچھا جوان تھا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی مین
اوسکو بڑا مذاق اور سب جگہہ مقصد اوسکا یہی رہا کہ جوہر اپنا تلوار سی ظاہر کری اگرچہ آگ تر و خشک
کو برابر جلاتی ہی مگر جب مجھہ پر اتنا گران و سخت گزرا تو اوسکی بڈہی باپ پر کیا گذرا ہو گا
شاہنواز خان کا زخم مصیبت ہنوز نہین بہرا تھا کہ یہہ زخم تازہ نصیب اوسکی ہوا امید کہ اللہ
تعالی اوسکو صبر اور حوصلہ نصیب کری روز مبارک شنبہ سولہوین کو خنجر خان منصب تین ہزاری
ذات اور سوار کی سرفراز ہوا قاسم خان منصب دو ہزاری ذات ہزار سوار کی ممتاز ہوا انجمن حسین
برادر خواجہ جہان کو لکھنؤ بہ نسبت بخششی لشکر کا اوس کی مقرر ہی منصب ہفت صدی ذات اور

سوار ہونی عنایت کیا دوشنبہ کی روز ستائیسوین مہر ماہ الٰہی کو بعد گذرنی ایک پہر و سات گھڑی
کی رایات اقبال نی جانب ہندوستان ارتفاع پایا چونکہ زعفران نی پہول نکالی تہی نواح شہر سی کوچ
کرکی موضع پنپور کو آئی تمام ملک کشمیر مین بغیر اس جگہہ کی اور کسی جگہہ مین زعفران نہین ہوتا میان کشنبہ
کی روز تیسوینکو زعفران کی کہیت مین بزم پیالہ آراستہ ہوی عجب لطف و کثرت سی زعفران شگفتہ
تہا وہان پر نسیم اوسکی دماغ کو معطر کرتی تہی اوسکی گل کی چار پتی ہوتی ہین بنفشہ رنگ بڑی پتین
مثل گل چنبہ کی اندر اوسکی تین شاخین زعفران کی نکلتی ہین اوسکی گرہ بوئی جاتی ہی جس سال خوب
ہوتا ہی چار سو من بوزن حال ہوتا ہی کہ وہ تین ہزار دو من بوزن خراسان ہین آدہا خالصہ
اور آدہا رعایا کا معمول ہی دس روپیہ سیر خرید فروخت ہوتا ہی کبہی نرخ اوسکا بیش و کم بہی ہو جاتا
ہی اور یہہ رسم مقرر ہی کہ زعفران کی پہول بین لاتی ہین اور موافق قاعدہ کی جو قدیم سی مقرر
ہی مزدوری مین اوسکی نصف وزن نمک دیتی ہین اور نمک وہان پر ہندوستان سی جاتا ہی دو
تحفون کشمیری پرکلکی ہی اور جانور شکاری سال بہر مین دس ہزار سات سو تک بہم پہنچ سکتی ہین
اور باز جرہ دو ساہتہ تک جال مین آسکتی ہین جمعہ کے روز غرہ ابان ماہ الٰہی کو پنپور سی کوچ
کرکی مقام خانپور مین منزل ہوی جو لکہ عرض ہوی کہ زینل بیک ایلچی میری بہائی شاہ عباس کا
حوالی لاہور مین پہنچا ہمراہ میر حسام الدین پسر عضد الدولہ انجو کی خلعت اور تین ہزار روپیہ خرچ عنایت
ہوا اونہی حکم دیا کہ جو کچہہ وہ ساتہہ مشار الیہ کی تکلیف کرین قیمت اوسکی پانچ ہزار روپیہ تک ادا کی طرح
سی بطریق ضیافت پہنچی جاوین قبل اس سی بہی حکم دیا تہا کہ انتہای کوہستان تک ہر منزل
مین عمارت واسطی فرود گاہ خاص اور اہل محل کی تیار ہو چکی [illegible] مین اندر خیمہ کی

ب نہین کرسکتی عمارت اہتمام کی اگرچہ انجام کو پہنچگئی تہی مگر ہنوز اوسمین پیری ادر چونہ کی باقی تہی اسلیئی
خیمہ مین آرام کیا گیا شنبہ کی روز دوسری کوکلپو مین منزل ہوئی وہانپر عرض ہوئی کہ نواح ہیراپور مین
ایک شادابی ہی نہایت عالی اور نادر اگرچہ تین چار کوس رستہ سی بائین طرف تہی تنہا بارادہ سیر وہان مین
گیا تعریف و توصیف اوسکی کیا لکہون تین چار مرتبہ پانی پیاپی اوپر سی نیچی گوگرتا ہی آج تک بائین خوبی و لطافت
شادابی نظر نہ آئی تہی تین پہر تک عیش کامرانی مین وہانپر ٹہری لیکن ابر وپانی مین وہ جگہہ خالی وحشت سی نہین
بعد تین پہر دن کی سوار ہوکر شام کی وقت ہیراپور مین پہنچکر منزل مذکور مین شب گزاری کے
دوشنبہ کی روز چوتہی کو کوتل بارہی برارہی سی عبور کرکے اوپر سرکوتل کی پیرپنجال پر منزل کی صعوبت
و دشواری اس رستہ کی کیا بیان کرون کہ بیک اندیشہ کو بہی یہانسی طاقت گذرنی کی نہین اس عرصہ
مین چند روز مکرر برف برسا پہاڑ سفید ہوگئی اثنا راہ مین بہی بعض مقامپر ایسا یخ بندہا تہا کہ گہوڑی کی
پانو چلنی مین اوسکو گرفت نہ کرسکتی تہی اور سواری بدشواری جاتی تہی اللہ تعالی نی کرم کیا کہ اوس روز
نہ برسا اور طرفہ یہہ کہ اکثر لوگ نکل گئی تہی اور جو باقی رہی پیچہی ہی آئی اون پر برسا شنبہ کی روز پانچوین
کو پیرپنجال کی ٹیلی سی اوترکر پوشانہ پر منزل ہوئی اگرچہ اس جانب کو بہی نشیب ہی مگر جو کہ اس بلندی کی کثرت
آدمی پیادہ ہوکر اوتری کم شنبہ کی روز چہٹی کو بہرم گلہ محل نزول اجلال ہوا قریب موضع مذکور کی ایک شادابی
واقع ہی اور چشمہ نہایت نفیس حسب الحکم وہانپر دالان تیار کر رکہا تہا واللہ وہ ایک نظرگاہ عمدہ ہی مینی
حکم دیا کہ میری تاریخ جلوس کی تہپر کہودکر اوس دالان پر چڑہادوین اور بیدل خان نی چند شعر بہی کہی بسبیل
نظم یہہ نقش دولت لوح روزگار پر یادگاری اس رستہ پر دو میدار رہتی ہین کہ آمد و رفت و بند و بست
اس رستہ کا قبضہ اختیار مین اونکی ہی حقیقت مین وہ دونون کنجی ہین ملک کشمیر کی ایک کا نام حیدر ملک

دوسری کا نام حسین نائک ہیراپور سے پیرم گلہ تک بندوبست راستہ کا اونہی کی ذمہ ہی باپ
مہدی نائک کا بہرام نائک ایام دولت کشمیریون مین معتبر آدمی تہا جب نوبت حکومت بندگان
درگاہ کی پہنچی میرزا یوسفخان نے اپنے ایام حکومت مین بہرام نائک کو مسافر ملک عدم کیا اب تصرف
و دخل مین دونون بہائی اسمین شریک ہین اگرچہ ظاہر مین باہم صلح رکہتے ہین لیکن باطن مین
نہایت عداوت آپکی روز شنبہ شیخ ابن یمین کہ خدمتگاران خاص قدیمی عمر سے تہا فوت ہوا بسبب
نیک ذاتی اور کمال اعتماد کی افیون خاصہ اور آب حیات حوالہ اوسکی تہا پس رات کہ بلندی کوتل
پیر پنجال پر منزل تہی خیمہ و اسباب نہ پہنچا اور مزاج مین اوسکی ضعف اور ناطاقتی تہی اوسکو تشنج ہوکر
زبان بند ہوگئی دو روز نزع رہ کر مر گیا افیون خاصہ حاضرون کو سپرد کی گئی اور خدمت آبدار خانہ خواجہ
موسیخان کی ہوئی بروز مبارک شنبہ ستائیسوین کو موضع تہنہ نزولگاہ لشکر اقبال ہوا پیرم کلہ
مین برف بہت نظر آئی مگر اسمنزل سے ہوا اور زبان اور لباس اور جانورون مین جو کہ مخصوص
ولایت گرمسیر کی ہے بڑا تفاوت نظر آیا یہان کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونون مین کلام کرتے ہین
لیکن اصلی زبان انکی ہندی ہی زبان کشمیری بسبب قرب و جوار اونہون نے یاد کر لی ہے مجملا یہانسے داخل
سرحد ہند عورتین یہان کی پشمینہ نہین پہنتین اور مثل عورتون ہند کے حلقہ ناک مین پہنتی ہین
جمعہ کی روز آٹہوینکو راجور مین منزل ہوئی یہانکی لوگ زمان قدیم مین ہندو تہی اور زمیندار یہان کے
راجہ کہلاتے ہین سلطان فیروز نے اونکو مسلمان کیا باوجود صفت اسلام اب تک بدستور ایام جاہلیت
کی اون مین عادتین باقی ہین جیسے کہ ہندو عورتین اپنی شوہر کے ساتھ جلجاتی ہین یہان عورتین اپنی
شوہر کی ساتھ زندہ قبر مین ... ہوتی ہے ... دس دس برس کی لڑکی

اپنی ہمعمر شوہر کی ساتھہ زندہ قبر مین دفن ہوی اور دوسری یہہ کہ بعضی لوگ کم معاش اگر اونکی
لڑکی پیدا ہوتی ہی تو اوسکو پہانسی بھی دیتی ہین اور ہندوون رشتہ داری کرتی ہین اپنی
لڑکی اونکو دیتی ہین اور اون کی آپ لیتی ہین اونکی لڑکی لی لینا خوب مگر دینا نعوذ باللہ من
ذلک حکم ہوا کہ بعد اوسکی یہہ رسوم نہ ہونی پاوین اور جو کوئی مرتکب ان بدعات کا ہوا اوسکو سخت
سزا ملی راجور مین رود خانہ ہی پانی اوسکا برسات مین نہایت زہردار ہوجاتا ہی وہانکی اکثر
لوگونکو گھینچی گلی کے بوغمہ نکلتا ہی اور زرد رنگ و ضعیف ہوتی ہین چانول راجور کی بہتر ہین
کشمیر کے چانول سی اور بنفشہ عمدہ خوشبودار اس کوہ مین پیدا ہوتا ہی یکشنبہ کی روز
دسوین کو نوشہرہ مین منزل ہوی یہان پر بموجب حکم عرش آشیانی ایک قلعہ پتھر کا بنا ہی
ایک جماعت حاکم کشمیر کی طرف سی اوسمین بطریق تہانہ رہا کرتی ہی دوشنبہ کی روز چوکی ہتی محل
نزول لشکر اقبال ہوی عمارات اسجگہہ کی باہتمام مراد خان نام چیلہ کی حسن انجام کو پہنچی یہانپر
دو تحتانہ مین دالان در دالان آراستہ نسبت اور منزلون کی یہہ منزل امتیاز رکہتی ہی
اوسکا بہی بڑہایا منگل کے روز بارہوین کو مقام تہتہ مین منزل ہوی آج کی دن کوتل اور پہاڑ
گزر کر وسعت آباد ہندوستان مین آئی روز گم شنبہ اور مبارکشنبہ کو ایک گانڈا زندہ روبرو لایا گیا
جسکی روز ہم شکار کو گئی چنانچہ قمچار کوہی وغیرہ قریب جہلم کی ہاتہہ لگی اسی تاریخ راجہ
سارنگ دیو کہ خدمتگارون قریب سی منصب ہزاری ذات چارسو سوار سی سرفراز ہوا آدینہ
کے روز سولہوین کو بجانب کرجہاک گئی پانچ کوس کچہین دریا کی بہت پر پہنچی روز مبارکشنبہ ایکو
جرگہ کر جہاک مین ہی شکار کیا ... اسکی ... ناظر خواہ دل

خوش نہوا دوشنبہ کی روز پچیسوین کو جرگہ نکتہالہ مین بکمال خوشی ہمنی شکار کیا وہانسی دو منزل
کرکی شکارگاہ جہانگیراباد مین پہنچی شہزادگی کی ایام مین یہہ سرمنزل میری شکارگاہ تہی اور اپنی نام پر بستی
یہہ گانو آباد کیا تہا اور ایک عمارت مختصر تیار کرا کی حوالہ سکندر معین کی کہ قراولان قریب سی ہی کی گئی تہا
پہر بعد جلوس اسکو پرگنہ مقرر کرکی مشار الیہ کو جاگیر مین دی دیا گیا اور حکم ہوا کہ واسطی دولتخانہ کی ایک
تالاب اور منارہ تیار کرین اور بعد فوت ہونی اوسکی یہہ پرگنہ جاگیر ارادتخان مین مقرر ہوکر اہتمام
عمارات کا حوالہ مشار الیہ ہوکر اسوقت حسن انجام پایا بلا تکلف وہ ایک تالاب ہے نہایت وسیع
اور شاہانہ شکارگاہ ہی عمدہ درمیان وسکی عمارات دلپسند القصہ قریب ڈیڑ لاکہہ روپیہ کی اوسمین
صرف ہوا آوز مبارکشنبہ اور جمعہ کو مقام کرکی اقسام کی شکار سی ہم محظوظ ہوی قاسمخان متعینہ حراست
لاہور نی سعادت زمین بوس حاصل کرکی پچاس مہر نذر کی اور یہان سی ایک منزل میان اوپر
باغ مومن عشقباز کی کہ کنارہ دریای لاہور پر واقع ہی نزول اقبال ہوا اوسمین بڑی بڑی عمدہ درخت
چنار و سرو کی ہین وہ بہی ایک باغ عجیب ہے دوشنبہ کی روز نوین ماہ آلہی مطابق پانچوین محرم سن
ایکہزار اکتیس کو باغ مومن سی نذر نام ہاتی پر سوار ہوکر نثار کرتا ہوا مین شہر کو آیا بعد گذرنی دو گہڑی
اور تین پہر دن کی ساعت مسعود و مختار مین دولتخانہ مین اگرچہ عمارتین کہ نئی سری تہام معمورخان
سی حسن انجام کو پہنچی تہین اونمین نزول مبارک کی وقت تک کیا بلا تکلف مکانات ہین دلکشا
اور دل نشین بکمال نزاکت و لطافت سب منقش و مصور دستکاری اوستادان درہ کاری باغ
ہین سبز و خوش اونمین قسم قسم کی پہول ہین دلفریب از فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل
می کشد کہ جا اینجا ست * خلاصہ تمام کا سات لاکہہ روپیہ تیئیس ہزار تومان رایج ایران ہوتی

ہین صرف ان عمارت کا ہوا اور اسی روز بہجت افروز مین خوشخبری فتح قلعہ کانگڑہ کی مسرت بخش
خاطر اولیای دولت کی ہوئی اور شکر اس نعمت عظمی و فتح بزرگ مین کہ عطیات مجددہ واہب العطایا سی
ہی سنر نیاز بدرگاہ کریم کارساز مین پہنچی لا کر نقارہ نشاط اور شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کانگڑا ایک
قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور کی کوہستان مین استحکام و دشوارکشائی مین معروف و مشہور اعتقاد
زمینداران پنجاب کا یہہ ہی کہ جب سی یہہ قلعہ بنا اس عرصہ دراز مین قلعہ مذکور نی کسی اور قوم کی پاس
انتقال نہین کیا اور کسی بیگانہ نی اوسپر تسلط نہین پایا و العلم عند اللہ خلاصہ یہہ کہ جبسی کہ صیت
اسلام اور آوازہ دین محمدی ملک ہندوستان مین پہنچا کسی کو سلاطین والا شکوہ سی فتح
اس قلعہ کی میسر نہوئی سلطان فیروزشاہ باوجود اس شوکت اور دبدبہ کی خود بذاتہ بارادہ تسخیر
اس قلعہ کی گیا اور مدتون محاصرہ رکہا جب یہہ دیکہا کہ جب تک سامان قلعہ داری اور کچہہ کہانا پینا ان
قلعہ والون کی پاس ہیگا فتح پانی اس قلعہ پر ممکن نہین لاچار ہوکر آنا راجہ کا اور ملاقات کو اوسکی
غنیمت سمجہکر جنگ سی باز رہا کہتی ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش مرتب کرکی بادشاہ کو
بالتماس اندر لیگیا بادشاہ نی بعد سیر و تماشی قلعہ کے راجہ سی کہا کہ مجہسی بادشاہ کو اندر قلعہ کے
لانا شرط حزم و احتیاط سی دور تہا جو جماعت کہ میری ملازمت مین ہین اگر ارادہ کرین اور قلعہ کو
لی لین تو کیا کرسکتا ہی راجہ نی اپنی آدمیون کی طرف اشارہ کیا او سیدم ایک فوج دلاوران مسلح مکمل
سی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نی دیکہنی ہجوم اون کی متفکر و متوہم ہوکر نیز سی اندیشہ
کیا راجہ نی آگی آکی زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا کہ سوای اطاعت و فرمانبری دل مین اسکی
اور کچہہ خیال نہین لیکن چونکہ حضور کی [illegible] احتیاط [illegible] اسکا [illegible]

تمام وقت یکسا نہین ہوتا بادشاہ نی آفرین کی اور راجہ نی چند منزل ہمرکاب سعادت مآب
رہکر رخصت لوٹنی کی پائی بعد اوسکی جو کوئی اوپر تخت دہلی کے بیٹہا ایک لشکر واسطے تسخیر کانگڑا
کے بہیجا اور کسی سے کار انجام کو نہ پہنچا پدر بزرگوار میری نے بہی ایکمرتبہ لشکر عظیم ساتہہ سرداری
حسین قلیخانکی کہ اوسنی بعد خدمات پسندیدہ کی ساتہہ خطاب خانجہانی کے شرف اختصاص پایا تہا
تعین فرمایا تہا کہ اسی اثنا مین محاصرہ شورش ابراہیم میرزا کا ہوا اوس ناحق شناسنی گجرات سی
بہاگ کر طرف پنجاب کی علم فتنہ بلند کیا اور خان جہان ناگزیر گرد قلعہ سی اوٹہہ کر متوجہ واسطے بجہانے
آتش فتنہ و فساد اوسکی کی ہوا اور تسخیر قلعہ کی لیت و لعل مین رہی ور ہمیشہ یہہ اندیشہ ملازم
خاطر اشرف تہا لیکن شاہد مقصود نہانخانہ تقدیر سی چہرہ کشائی مدعا نہین ہوتا تہا جو حضرت
کرم ایزد جل جلالہ کی تخت و دولت نے ساتہہ وجود اس نیازمند ابو دکی آراستگی پائی منجملہ اون کی
کہ اپنی ذمہ ہمت پر لازم کین تہین ایک یہہ بہی تہی پہلی مرتضی خان کو کہ حکومت صوبہ پنجاب
کی رکہتا تہا ساتہہ ایک فوج کی بہادران جنگ آزماسی واسطے تسخیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا
اور ابہی وہ مہم تمام نہین ہوئی تہی کہ مرتضی خان ساتہہ رحمت ایزدی کے شامل ہوا تب ان
جو ہرمل پسر راجہ باسو مقرر اسی خدمت کا ہوا اوسکو سردار لشکر مذکور کا کر کے روانہ کیا اوس
بدسرشت نے ہیچ مقام ہی وہانی ہو کافر نعمتی سے آگی عاصی ہوکر تفرقہ عظیم بیچ لشکر مذکور کے
ڈالا اور تسخیر قلعہ مذکور مین توقف [illegible] کہ وہ بدکردار سزا کی [illegible] اپنی ہین گرفتار
ہوکر [illegible] اپنی مقام سرگذشت پائی [illegible] کلام [illegible]
[illegible] تمام کی [illegible] امرا بادشاہی [illegible]

واسطی کمک اوسکی کے دستوری پائی اور تاریخ سولہوین شہر شوال سنہ ایکہزار تیس ہجری مین
لشکرون نے گرد قلعہ کا پکڑ کر مورچال تقسیم کیے مداخل مخارج قلعہ کو بیچ نظر احتیاط کی ملاحظہ کر کے
راہ آمد و شد اذوقہ کو مسدود کیا اور رفتہ رفتہ کام اوپر قلعہ والون کے ایسا تنگ کیا کہ قسم غلہ سے
جو کچھہ تہا اندر قلعہ کے نرخ چار مہینے غلہ خشک کو ساتھہ نمک کی جوش دیکر کہایا جب کام ہلاکت
پہنچا اور بند ہوئی راہ سے امید نجات کی رہی لاچار ہو کر قلعہ کو سونپا اور روز مبارک شنبہ غرہ شہر
محرم سنہ ایکہزار اکتیس ہجری مین جو فتح کہ کسی سلاطین والا شکوہ کو میسر ہوئی تھی اور بیچ نظر کوتہ
بینون ظاہر اندیش کے دور دکھتی تھی اللہ تعالی نے ساتھہ محض لطف و کرم کی اس نیازمند درگاہ کو میسر
فرمائی اور جس جماعت نے کہ یہہ خدمت پسندیدہ کی تہی لائق استعداد و شایستگی اونکی کی ساتھہ
اضافہ منصب و مراتب کی سرفرازی پائی روز مبارک شنبہ گیارہوین کو حسب التماس خرم کے
بیچ منزل اوسکی کی کہ نو ساختہ ہے جانا ہوا اور پیشکشون سے جو کچھہ خوش آیا ہمنے اوٹھایا اور تین زنجیر
فیل داخل حلقہ خاصہ کے ہوا اور اسی روز عبد العزیز خان نقشبندی کو خدمت فوجداری نواحی قلعہ کانگڑہ
کی مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور دیڑہ ہزار سوار کا کیا اور فیل خاصہ اعتقاد خان کو
عنایت ہوا الف خان قیام خانی نے واسطی حراست قلعہ کانگڑا کی دستوری پائی اور منصب اوسکا
باصل و اضافہ ہزار و پانصد ذات اور ہزار سوار کا حکم دیا گیا شیخ فیض اللہ خویش مرتضی خان بہی
ساتھہ اوسی کی مقرر ہوا کہ بالای قلعہ کی رہی شب سہ شنبہ سیزدہم ماہ مذکور کو خسوف ہوا اشارہ نیازمندی
بیچ درگاہ ایزد متعال قادر ذو الجلال کے ظاہر کرنے مناسبت کی نقد و جنس سی ساتھہ سیم و زر خیرات
و صدقات کی تئین فقرا و مساکین و ارباب استحقاق کی تقسیم ہوا اور ان دنون مین [illegible] ایلچی

دارای ایران کی سعادت آستان بوسی کی پائی اور بعد کورنش و زمین بوسی کی رقیمہ کریمہ
اوس برادر والاقدر کا کہ مشتمل اوپر اظہار مراتب یکجہتی و کمال محبت کی تہا اور بادہ عباسی عدد
اور چار در اسل اسپ بایراق اور تین دست باز تو یغون اور پانچ سر استر اور پانچ نفر شتر
اور نو قبضہ کمان اور نو قبضہ شمشیر پیشکش گذاری اور اوسکو ساتھ رفاقت خان عالم کے
رخصت فرمایا تہا بسبب بعضی ضروریات کی ہمراہ ترباش ریکھو بیم درگاہ کی پہنچا اور خلعت
فاخرہ ساتھ جیغہ اور طرہ مرصع کار اور خنجر کے مرحمت ہوا وصال بیگ و حاجی نعمت کہ ہمراہ
اوسکی آئی تہی ملازمت حاصل کرکے سرفرازی پائی امان اللہ پسر مہابتخان ساتھ منصب
دو ہزاری ذات اور ہزار و تین سو سوار معہ اصل و اضافہ سرفرازی پائی حسب التماس مہابتخان
تین سو سوار منصب مبارز خان بادہ کر کی اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ہزار و سات
سو سوار کا مقرر ہوا اور اوسکے سوار اور منصب کیک کی بہی اضافہ فرمائی خلعت زمستانی عبد اللہ
خان و لشکر خان کو مرحمت کرکی بیجا حسب التماس قاسم اوسکے ہاتھ مین جانا ہوا جو اوس شہر کی سواد
مین واقع ہی اور اوسکی پیشکشون مین سی یک قطعہ لعل و یک قطعہ الماس اور تہوڑا اسباب اور سامان
جو کہ خوش آیا تہی لیا شب یکشنبہ بست و یکم ساعت مبارک کی وقوفوزی کی پیشخانہ طرف دار
الخلافہ آگرہ کی آیا اور سرفراز خان فوجداری و دروغگی توپخانہ لشکر دکن کی مقرر ہوا شیخ احمد
ساتھ خدمت کانگڑہ کی مقرر ہوا اللہ داد خان کو قیدی سی چہوڑکر ہزار روپیہ انعام ہوئے
و یک دست باز تو یغون ساتھ خوشحال کی مرحمت ہوا روز مبارک شنبہ بست و ششم کو حسب ضابطہ جشن
مقرر ہوا سوغات دارای ایران کی کہ زینل بیگ کی ہاتہہ ارسال کی تہین نظر سی گذرین

سلطان حسین کو فیل عنایت کیا ملا محمد کشمیری کو ہزار روپیہ انعام دیے منصب مبارز افغان کا
مہابتخان کے التماس سے ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا جو راجہ روپچند گوالیری نے
بیچ خدمت کانگڑہ کی ترددات پسندیدہ کیے تھے اہل دیوان کو حکم ہوا کہ اوسکی نصف وطن کو
وجہ انعام میں اعتبار کریں اور جاگیر کے ساتھہ آدہا دوسرا اوسکی تنخواہ میں دیں تیسری تاریخکو
نواسے مدار الملکی اعتماد الدولہ کو واسطے فرزند شہریار کی خواستگاری کی ایک لکھہ روپیہ نقد و جنس
سے بطور رسم ساچق بھیجا گیا امراء عظام و بندہای عمدہ اکثر ہمراہ ساچق منزل مشار الیہ تک گئے انہوں
نے مجلس عالی آراستہ کرکے اس جشن میں تکلفات فراوان ظاہر کیے امید کہ مبارک ہووے اور جو وہ عمدۃ
السلطنت عمارات عالی او نشیمن مکلف اپنے مکان میں رکھتے تھے التماس ضیافت کی کیے ہمراہ اہل محل
اوسکی منزل میں جانا ہوا عجب جشن عالی مرتب کیا تہا اور پیشکش شایستہ نذر کیں برعایت خاطر اوسکی جو
کچھہ پسند آیا لے لیا اور اسی روز پچاس ہزار روپیہ زنبیل بیگ ایلچی کو مرحمت ہوا منصب بردست خان کا
اصل و اضافہ سے ہزاری ذات و پانصد سوار کا مقرر ہوا مقصود برادر قاسمخان ساتھہ منصب پانصدی
ذات و سیصد سوار اور میرزا دکہنی پسر میرزا رستم ساتھہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کے سرفراز
ہوے ان ایام سعادت فرجام میں کہ رایات فتح و فیروزی کے بیچ ولایت ہمیشہ بہار کشمیر کے تہی اور ہم
مشاہدات و بہرہ وری کی سیر و شکار سے خوش تہی عرائض متصدیان ممالک جنوبی کے پے در پے پہنچیں اون مضمون
کی کہ جب رایات ظفر آیات مرکز خلافت سے دور تر گئی دکن کی دنیا داروں نے بے دولتی اور کم ظرفی
سے نقض عہد کیا فتنہ و فساد کا اوٹہایا اور پاؤن اپنے حد سے باہر رکہا بہت سے محالات احمد
نگر اور برار کو متصرف ہوے چاہتے تھے [illegible] کا ارادہ [illegible] اور [illegible]

آتش زنی اور ضایع کرنا کہیتیون و علفزارکا ہی جو بیچ پہلی کے برایات جہان کشائی و اسطی تسخیر
ممالک جنوبی اور اوکہیڑنی جڑہ اوس گروہ مخذول العاقبت کی نہضت فرمائے اور خرم ساتہہ ہراول
لشکر منصور کی سرفراز ہوکر طرف برہان پور کی پہنچا مکر او حیلہ سازی سی کہ لازمہ ذات فتنہ سرشت
اونہو نکا ہی اوسکو شفیع کرکے ولایت بادشاہی کو چہوڑا اور مبلغ بسیم پیشکش نقد و جنس سی بیچ درگاہ
کی ارسال کرنیکی تعہد کیا کہ بعد اسکی سررشتہ بندگی کا ہاتہہ سی نہین اور پاؤن حد ادب سی باہر رکہینگے
چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کی لکہا گیا خرم کی التماس سی قلعہ شادی آباد مین جاکر چند روز توقف کیا
اور اوسکی شفاعت سی اونکی زاری و تضرع پر رحم کیا اب بد ذاتی اور شوریدہ پشتی سی نقض عہد کر
کی طریق اطاعت سی رو گردانی کی ہی بہر عساکر اقبال کو بتقاضا سرکردگی اوسکی کی مقرر کیا تاکہ سزائی
ناسپاسی اور بدکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت سائر تیرہ بختون خیرہ کا ہووی لیکن چونکہ مہم کانگڑا
بیچ عہدہ اوسکی کے تہی اکثر آدمی کام آنی والون کو واسطی اوس خدمت کی بہیجا تہا چند روز بیچ
انصرام اوس اندیشہ کی کوشش نہ کی یہان تک کہ اندنون مین عرضیین پی درپی آئین کہ غنیم
نی قوت پاکر قریب ساٹہہ ہزار سوار اوباش کی جمع کیی اور اکثر دیار بادشاہی پر متصرف ہوا اور
ہر مکان سی تہانہ کو اوٹہا دیا تین مہینی اوس جگہہ تہا مخالفون سیہ روزگار کی رزم و پیکار ہی
اوس عرصہ مین تین لڑائیان ہوئین اور ہر بار بندہ ہای جان نثار نی اوپر مقہورون تیرہ روزگار
کی آثار غلبہ اور تسلط کی ظاہر کیی جو کہ سبطی داہی غلہ اور آذوقہ بیچ لشکرگاہ کی نپہنچا اور وہ اوپر
اطراف عسکر اقبال کی بیچ ویران اور لوٹ مار کی مشغول تہی عسرت غلہ کی نہایت ہوئی ناچار
بالاکہاٹ سی نیچی آکر بالاپور مین توقف کیا اور مقہورین ساتہہ تعاقب کی دلیر ہوکر بالاپور

حوالی مین آکر ساتهه قزاقی اور غارت گری کی مشغول هوی بندهای درگاه نی ستر سٹه سوار بهادر
چنانکه خوش سپه انتخاب کرکی اوپر بنگاه مخالفون کی دوڑ کی وه بهی قریب ... هزار سوار کی تهی حاصل کلام
یهه که جنگ عظیم هوی اور بنگاه اون کا تاراج هوا اور بهتون کو مارا اور باندها اور سالما غانما مراجعت
کی اور وقت مراجعت کی بهر اون بی دولتون نی اطراف سی هجوم لاکر جنگ کرنی کرتی لشکر تک آن
گهیرا اور جانبین سی قریب نهزار آدمیون کی کشته هوی اور اوپر اس حمله کی چا مهینی بالاپور مین توقف
کیا جو بعث غله نهایت کو پهنچی بهتسی آدمی قلعچه مین سی بهاگ کر مخالفون سی جا ملی اور همیشه ایک
جماعت راه بی حقیقی کی اختیار کرکی شمول مقهورین هوتی تهی اهلی مصلحت توقف مین نه دیکهکر
برهان پور مین آئی بهر اوس بخت تیره درون نی پیچهی سی آکر برهان پور کو گهیرا اور چهه مهینی گرد
برهان پور کی رهکر اکثر پرگنات ولایت خاندیس و برار کو متصرف هوی اور هاتهه ظلم و تعدی کا رعایا
اور زیر دستون پر دراز کرکی تحصیل کرنی مین مشغول هوکی جو بتنگ نی محنت و مشقت بهت کهینچی
تهی اور سواریین زبون هوئین شهر سی باهر نه نکل سکتی تهی سو یهه سبب افزونی غرور و نخوت و زیادتی
پندار و جرات کوته اندیشون کم فرصت کا هوا اور مقارن اس حال کی نهضت رایات اقبال کا
بجانب تخت خلافت کی اتفاق پڑا اور بهی عنایت ایزد سبحانه سی کانگڑا ابهی فتح هوا اس لیے
چوتهی تاریخ دی ماه الهی مین جمعه کی خرم کو اوسطرف رخصت کیا اور خلعت و شمشیر مرصع اور فیل مرحمت هوا
نورجهان بیگم نی بهی ایک فیل عنایت کیا اور حکم فرمایا که دو کرور روپیه دام بعد تشخیص ملک دکن کی ولایت
مفتوح سی پنجم انعام اپنی کی متصرف قابض هووی چهه سو پچاس منصب دار اور ... احدی
اور ... برقنداز ... پیاده ... سوار ... [illegible]

عظیم ادخیل بسیار کی اوسکی رفاقت دہمراہی کی لئی مقرر ہوی اور ایک کروڑ روپیہ واسطی مدد
خرچ لشکر منصور کی مرحمت فرمایا جو لوگ کہ خدمت مذکور پر مقرر ہوی حسب لیاقت ہر ایک نے ساتھہ
خلعت کی سرفرازی پائی اور اسی ساعت مسعود و زمان محمود مین رایات اقبال نے طرف دار الخلافت آگرہ
کے انعطاف پایا اور نوشہر مین نزول اقبال کا اتفاق پڑا احمد رضا صابری ساتھہ دیوانی صوبہ بنگالہ
کے اور خواجہ ملکی ساتھہ بخشیگری صوبہ مذکور کی ممتاز ہوکر ساتھہ اضافہ منصب کے سرفراز ہوی جگت سنگھہ
ولد رانا کرن نی وطن سی آکر سعادت آستانہ بوسی کی پائی ششم ماہ مذکور کو کنارہ تال راجہ تودرمل کے
محل نزول بارگاہ دولت کا ہوا چار روز مقام کیا اسی میان مین چند منصبدارون کو کہ واسطی خدمت
فتح دکن کے دستوری پائی تہی ساتھہ اضافہ کی سرفراز ہوی زاہد خان ہزاری چار سو سوار تہا ہزاری و پانصد سوار کا
ہوا ہردی نراین ہاڑہ کو اصل و اضافہ سی نہصدی و ششصد سوار مرحمت ہوی یعقوب بیگ خان دوران ششصدی
و پانصد سوار کے ممتاز ہوا اور اسیطرح ایکجماعت کثیر منصبدارون سی لایق شایستگی کی ساتھہ اضافہ منصب کے
سرفرازی پائی سعید خان ساتھہ خدمت بخشیگری و واقعہ نگاری لشکر فیروزی اثر کی مقرر ہوا اور ساتھہ عنایت
توغ کی ممتاز کیا گیا پیشکش لچھمی چند راجہ کماؤن کا باز و جرہ وغیرہ جانور ملاحظہ مین گذرا جگت سنگھہ ولد
رانا کرن نی واسطی کمک لشکر دکن کی رخصت پائی اسپ خاصہ مع زین کی اسکو مرحمت ہوا اور راجہ روپسی
نی ساتھہ عنایت فیل و اسپ کے سرفرازی پاکر اوپر جاگیر اپنی کی رخصت پائی تاریخ بارہوین فرزند شاہجہان
کو ساتھہ صاحب صوبگی ملتان کی سرفراز کرکی رخصت فرمایا ... فیل خاصہ ... و یک بادہ
فیل و اسپ خاصہ ... تمام و دو ... باز عنایت ہوی ... سید ... خان ... و چار صد سوار کا ...
تہا پانصد و دو ہزار سوار زیادہ کرکے ہمراہ خانجہان کے رخصت فرمایا ... واسطی ... بخشی گری

ساتهه فوجداری سانبهر کی دستوری پائی اور وه بیٹا اسکندر ارمنی کا هی باپ اوسکا بہی خدمت عرش
آشیانی کی سعادت پذیر تہا اون حضرت نی صبیه عبد الحی ارمنی کو که پیش بیچ شبستان اقبال کی خدمت
کرتی تہی ساتهه اوسکی منسوب فرمائی اور وه پسر وجود مین لائی ایک ذو القرنین که باعث آگاهی اور
خدمت طلبی کی ان دنون ساتهه فوجداری اوسحدود کی سرفراز هوا اور ساتهه نغمه هندی کی خیال
رکہتا هی اس فن مین هوشیاری اور تصنیفات اوسکی که بریپچ عرض کی پهنچکر پسند آئی لعل بیگ
ساتهه خدمت داروغائی دفتر کی تغیر پائی نور الدین قلی سی سرفراز هوا چار روز نواحی پالم مین ساتهه
شکار وغیره کی خوشوقت هوکر سلیم گڈه مین مراجعت فرمائی اونتیسوین [29] کو اٹهاره زنجیر فیل اور
دو نفر خواجه سرا اور ایک نفر غلام اور چهل و یک قطعه خروس جنگی اور باره راس گاو و هفت شاخ
گاومیش پیشکش ابراهیم خان فتح جنگ کی ملاحظه سی گذری آج روز مبارک شنبه تیسوین [30] کو مطابق پچیسوین
ربیع الاول کی مجلس جشن قمری منعقد هوئی و که خانجهان کو نزدیک خان خانان کی بهیجکر بعض پیغام
ساتهه تقریر اوسکی کی حواله فرمائی تهی ان دنون مین عرضداشت اوسکی پہنچکر ملازمت حاصل کیے میرزا
کو ساتهه فوجداری صوبه میوات کی بهیجا تها آج کی تاریخ آکر سعادت ملازمت کی پائی اور بعد تغیر سید
بهوه کی ساتهه حکومت دار الملک دهلی کی سرفراز هوا اور اسی تاریخ آقا بیگ اور محب علی فرستاده
دارای ایران نی سعادت آستانه بوسی کی پائی اور مکتوب محبت اوسلوب اونسی اور جبالی قدر کا
گذرا اور کنگی الیق جو بهیجی تهی ملاحظه سی گذری جوهری پچاس هزار روپیه قیمت کرتی تهی اور ایک لعل
ساتهه وزن باره ٹانک کی جواهرخانه میرزا الغ بیگ خلف میرزا شاهرخ سی اتهه مرور روزگار سو
گردش دور دار بسیط کی ساتهه آیه میرزا علی پهونچا تها اور اوسکی اول پر خط نستعلیق سی لکها تها الغ بیگ

بن میرزا شاہرخ بہادر بن تیمور گورکان اور بہائی میری شاہ عباس فرماتی تہی کہ اوسکی دوسری
گوشہ پر یہہ خط نستعلیق کی بندۂ شاہ ولایت عباس کہدا ہوا تہا اور اوس لعل کو اوپر جیغہ کی
ٹہاکر بطریق یادگار کی رکہا تہا سو مجکو بہیجا میری اجداد کا نام اوسمین لکہا تہا پس تیمناً و تبرکاً
اپنی جیغہ مین مبارک جان کر سعیدا داروغہ زرگرخانہ کو فرمایا کہ دوسری گوشہ مین جہانگیر شاہ بن اکبر شاہ
اور تاریخ حال رقم ہو بعد چند روز کی کہ خبر فتح دکن کی پہنچی وہ لعل خرم کو عنایت کیا اور بہیجا
روز شنبہ چہاردہم اسفندارمذ کو سلیم گڈہ سی کوچ ہوا اول اوپر روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انار اللہ
برہانہ کی آکر آداب نیازمندی پیش پہنچا کر دو ہزار روپئی واسطہ زاویہ نشینون و سکنۂ روضۂ مقدسہ کے
لطف فرمایا اور دو منزل اوپر کنارہ آب جمن کی بیچ دہتہر کی اتفاق پڑا سید ہزبر خان کہ واسطے
کمک خان جہان کی مقرر ہوا تہا ساتہہ خلعت و شمشیر و اسپ و خنجر و عنایت علم کی سرفراز ہوکر رخصت
ہوا سید عالم و عبد الہادی بہائی اوسکی بہی ساتہہ اسپ و خلعت کی سرفراز ہوئی میر برکہ بخاری طرف
ماوراء النہر کی رخصت ہوا دس ہزار روپیہ حوالہ اوسکی فرمائی کہ پانچہزار روپیہ ساتہہ خواجہ صالح دہبیدی
کے باپ دادون سی دعاگو اس دولت ابد پیوند کا ہی پہنچا کر پنچہزار روپیہ باقی خادمون روضہ مقدسہ
حضرت صاحبقرانی انار اللہ برہانہ کو تقسیم کرین جیغہ خاصہ مصحوب اوسکی مہابت خان کو عنایت کر
بہیجا اور فرمایا کہ بہیجم بہیجانی دندان ابلق ہاتہی کی نہایت سعی و اہتمام بجا لاوی اور حسب جا
اور حسب قسمت سی میسر ہووی تلاش کر کی اور لیوی کنارہ شہر دہلی سی کشتی مین بیٹہہ کر چہہ
کوچ کی بندرابن مین مقام ہوا ساتہہ میران کی فیل مرحمت فرما کر دہلی کو رخصت کیا اندر دست
خان کو ساتہہ خدمت میر توزکی کی تغیری فدائی خان سی ممتاز ہوا مرحم خاصہ اوسکو لطف کیا

دوسری روز حوالی گوکل مین محل نزول رایات عالیات کا ہوا اسی منزل مین لشکرخان حاکم دار
الخلافہ آگرہ اور میر عبد الوہاب دیوان اور راجہ بیتہل او خضرخان فاروقی حاکم اسیر و برہانپور و خواجہ جہان
برادر اوسکا و قاضی و مفتی وغیرہ اعیان شہر نی سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیارہوین ماہ
مذکور کی باغ نور افشان مین کہ اوس طرف آب جون کی واقع ہی ساتھ مبارکی نزول فرمایا
جو ساعت آنی شہر کی چودہوین ماہ مذکور کی مقرر ہوئی تھی تین روز اسی منزل مین مقام کیا اور بیچ
ساعت مسعود و مختار کی متوجہ قلعہ کی ہو کر سعادت فرخی و فیروزی کی دولتخانہ مین آیا یہہ سفر
مبارک اشرف دار السلطنت لاہور سی دار الخلافہ آگرہ تک بیچ مدت دو ماہ و دو روز کی ساتھ
اونچاس کوچ اور اکتیس مقام کی اختتام کو پہنچا کوئی دن بیچ کوچ اور مقام کی خشکی و تری سی بی شکار
کی نہ گذرا ایکصد چہار دہ راس آہو و پنجاہ و یکقطعہ مرغابی چہار قطعہ کاروانک ذہ دراج دو صد و سہ قطعہ
پودنہ اسی مہ مین شکار ہوئی جو لشکرخان نی خدمت آگرہ کو حسب المرضی سامان بہم پہنچایا تھا
ہزاری ذات و پانصد سوار اوسکی منصب کی زیادہ کرکے اصل و اضافہ سی ساتھ چار ہزاری ذات
اور دو ہزار و پانصد سوار کے سرفراز کر کی خدمت کمک لشکر دکن کی پر مقرر فرمایا سعید داروغہ
زرگرخانہ ساتھ خطاب بیدلخانی کی سرفراز ہوا چار راس اسپ و یک پارہ نقرہ آلات و قمشہ
کہ والی ایران نی ہاتھہ آقا بیگ و محمد محب علی کی بھیجا تھا ان دنون مین نظر سی گذرا جشن
روز مبارک شنبہ سیوین کو بیچ باغ نور کے منزل منعقد ہوئی ایک لاکہ روپیہ اسطی فرزند شہریار کے
انعام ہوا مظفرخان نی موجب حکم کے ٹھٹھہ سی آ کر سعادت ملازمت کی پائی یکصد مہر و صد روپیہ
نذر گذرانی لشکرخان [illegible] ہوئی [illegible]

عبداللہ خان کو عنایت کیا عبدالسلام ولد معظم خان فتح اودیسے آکر دولت ملازمت کی پائی
ایک سو مہر اور دو سو روپیہ نذر گذرانی منصب دو بست بیگ لد تو لکنجان کا اصل و اضافہ سی تصدیق
ذات اور چہار صد سوار مقرر ہوی جشن وزن مبارک شنبہ ستائیسوین کو بہ موافقت ان کے
ترتیب پایا ایک خلعت خاصہ واسطی میرزا رستم کی اور اسپ واسطی میر او سکی کی کوتلی ... اسپ پانصد و یک زنجیر
فیل واسطی لشکر خان کی مرحمت ہوا آور جمعہ اٹھائیسوین کو قصد شکار کا طرف موضع سموگڑھ کی
ہوا اور شب کو اتفاق لٹنی کا ہوا ہفت راس اسپ عراقی معہ پیشکش آقا بیگ و محب علی کی
ملاحظہ سی گذری یکعدد مہر نورجہانی بوزن صد تولہ واسطی زنبیل بیگ ایلچی کی عنایت ہوئی
قلمدان مرصع واسطی صادق خان میربخشی کی لطف ہوا اور ایک منزل دارالخلافت آگرہ
سی پیچ و چہ انعام خند خان باروقی کی مرحمت فرما آور اسی یا ملین شتا و نہ ہزار نگینہ قطعہ زمین
اور تین ہزار تین سو پچیس سوار اور چار گانو اور دو قلعہ اور ایک قطعہ باغ اور دو ہزار تین سو ستائیس روپیہ اور
ایک مہر اور چھ ہزار دو سو درب اور سات ہزار آٹھ سو اسی ججرن اور ایک ہزار پانسو بارہ تولہ سونا و چاندی کی ظروف
وسی چہار دام خزانہ سی وزن تصدق حضور تخت سلطنت کا واسطی فقرا اور ارباب استحقاق کی عنایت ہوا اٹھائیس
زنجیر فیل کہ دو لاکھ اکتالیس ہزار روپیہ قیمت انکی تھی پیشکش شاہنشاہ فیلخانہ خاصہ کی ہوی اور انکا و
زنجیر فیل واسطی امراء عظام اور بندہ ہاے درگاہ کی بخشش سی تشریف

سولھوان جشن نوروز کا جلوس ہمایون سی

روز دو شنبہ بست و ششم ربیع الاول سنہ ہزار و سی ہجری کو نیر اعظم دولت ا

محل کو ساتھہ نور جہان افروز اپنی کی منور کرکی عالم کو شاد کام و بہرہ ور کیا سال سولوان آغاز مسند
درگاہ آلہی کا ساتھہ فرخی و فیروزی کی آغاز ہوا ساعت مسعود زمان محمود مین بیچ دار الخلافت
آگرہ کی اوپر تخت مراد کی جلوس فرمایا اس روز بہجت افروز مین فرزند سعادتمند شہریار ساتھہ منصب
ہشت ہزاری و چہار ہزار سوار کی فرق عزت کا بلند کیا اور پدر بزرگوار نی بہی اول مرتبہ یہی منصب
واسطی برادرون میری کی لطف فرمایا تہا امید کہ میری سایہ تربیت و رضا جوئی مین منتہای عمر
و دولت کو پہنچی استی تاریخ باقر خان نے جمعیت اپنی کو آراستہ کرکے ساتھہ توزک کی ملاحظہ سی
گذرانی ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام کی شمار مین آئی سو عرض کی ساتھہ منصب دو ہزاری
ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز کرکی خدمت فوجداری آگرہ کی ساتھہ عہدہ اوسکی کی مقرر فرمائی
چہارشنبہ کی روز ہمراہ اہل محل کے کشتی پر بیٹھہ کیچ باغ نور افشان کی جانا ہوا اور شب کو اوسی جا آرام کیا
جو باغ مذکور بیچ سرکار نور جہان بیگم کی متعلق ہی روز مبارک شنبہ چہارم کو جشن بادشاہانہ آراستہ
کرکے پیشکش عالی مرتب کی جواہر و مرصع سامان و متاع ہای نفیس جو کچھہ پسند پڑا انتخاب کیا
سوا ہو ایک لاکہ روپیہ قیمت اونکی ہوئی اسی ایام مین ہر روز بعد دو پہر کی کشتی پر بیٹھہ کر واسطی
شکار کی طرف سمونگر کی کہ شہر سی چار کوس پر ہی جاتی اور شب کو طرف دولتخانہ کی آتی ہین رام
سانگ دیو کو نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجکی خلعت خاصہ ساتھہ کمر مرصع کی کہ مشتمل اوپر ایک قطعہ
یاقوت کبود اور چند قطعہ یاقوت سرخ نفیس کی تہا بہیجا جو صوبہ بہار تغیر ہی مقرب خان بہی ساتھہ اوس
فرزند کی مرحمت ہوا اسر اوسکی کرکی صوبہ الہ آباد کی طرف بہار کی راہی کی ہی میرزا ہد خویش مظفر
خان نی ٹھٹھہ سی آکر ملازمت حاصل کی پیشکش چند بیسہ بہت گہوڑا ہاوتی ہو کر عہدہ سامان لشکر

جاگیر سی نہ بر آسکا اوس سی تکلیف خدمت اور تردد کو کی حکم فرمایا کہ ہر ماہ مین چار ہزار روپیہ
خزینہ سی لیتا رہی اور بیچ آگرہ اور لاہور کی جس جگہہ کہ مرضی ہو اقامت قبول کرکے آسودہ
و مرفہ الحال ہو کر ساتھہ دعای ازدیاد عمر اور دولت کی شغل کری نوین فروردی ماہ کو پیشکش
اعتبار خان کی نظر مین آئی قسم جواہر اور اقمشہ وغیرہ سی موازی ہفتاد ہزار روپیہ بیچ جگہہ قبول
کی پڑی باقی اوسی کو بخشا محب علی اور آقا بیگ وکیلان دارای ایران نی چوبیس اسپ
اسپ و دو خچر اور تین اونٹ اور عربی کُتّی سات اور ستائیس تہان زربفت اور ایک
شمامہ عنبر اشہب اور دو جفت قالی اور دو نمد تکیہ برسم پیشکش گزاری اور دو راس مادیان
معہ کرہ کہ میری بھائی نی اونکی ہاتھہ بھیجی تہی وہ بھی نظر سی گذری روز مبارک شنبہ کو حسب
التماس آصف خان کی معہ اہل محل اوسکی مکان پر جانا ہوا اونی جشن عالی ترتیب دی کی
بہت نفائس جواہر اور نوادر اقمشہ وغیرہ غرائب تحائف سی پیش نظر کرکے لایا موازی یک
لک و سی ہزار روپیہ ہر قسم سی قبول کرکے بقیہ اوسی کو بخشا بتیس زنجیر فیل نر و مادہ مکرم
خان حاکم اودیسہ نی برسم پیشکش بہیجی تہی قبول ہوکے اور انہین دنون مین ایک گورخر دکہنی
مین آیا غریب و عجیب بعینہ مانند شیر سیاہ و زرد سر سی تا دم اور نوک گوش سی تا سم خطوط سیاہ
مناسب جا و مقام کلان و خرد موافق قرینہ پڑی ہوئی اور گرد چشم کی خط سیاہ نہایت لطافت
سی کہچی ہوئی نمونہ قلم قدرت حضرت بدایع نگار کا صفحہ روزگار مین تہا چونکہ نہایت عجیب تہا
اسلیی بعضون کو یہہ گمان ہوا کہ شاید رنگ کردیا ہو بعد تحقیقات کی باور ہوا کہ خداوند جہان
آفرین کی جانب سی ہی وہ عجیب و غریب تہا داخل سوغات بادشاہ عباس کی کیا گیا بہادر خان

اور بانگ نے گہوڑے بنجاقی اور اقمشہ عراقی برسم پیشکش بہیجی تہی نظر سے گذرے خلعت
زمستانی واسطے ابراہیم خان فتح جنگ اور امرای بنگالہ کی مصحوب معین شیرازی کی بہیجا گیا
پندرہوین کو صادق خان کی پیشکش ملاحظہ سے گذری ہر قسم سے موازی پندرہ ہزار روپیہ
لیکر تتمہ اوسکا اوسی کو بخشا اسی روز فاضل خان نے پیشکش اپنے لایق گذاری تہوڑا سا
لیا گیا روز مبارک پنجشنبہ جو جشن نے آراستگی پائی دو پہر ایک بجی تک اوپر تخت طلا کی
جلوس فرمایا حسب التماس مدار المہامی اعتماد الدولہ ایک جشن سیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا
پیشکش نمایان نوادر و نفایس دربار کی ترتیب بکر تکلفات زیادہ کیا تہا بہمہ جہت موازی
ایک لک و اڑتیس ۳۸ ہزار روپیہ لیا اسی روز ایک عدد مہر وزن دو سو تولہ کی رستم بیگ ایلچی کو
عنایت کی اور انہین دنون مین ابراہیم خان نے چند خواجہ سرا بنگالہ سے برسم پیشکش
بہیجی تہی ایک اونمین سے خنثی ظاہر ہوا کہ آلت مردی اور محل مخصوص زنون کا بہی رکہتا تہا
لیکن خصیہ ظاہر نہ تہی منجملہ پیشکش مشار الیہ دو منزل کشتیان ہین ساخت بنگالہ کی نہایت
لطیف اندام موازی دہ ہزار روپیہ صرف اوسکی آراستگی مین کیا تہا اپنی تکلف دونون
کشتی شاہانہ ہین شیخ قاسم کو صاحب صوبہ الہ باس کاکر کی ساتہ خطاب محتشم خانی اور
منصب پنجہزاری کی امتیاز بخشا اور حکم کیا کہ دیوانیان جاگیر اوسکی اضافہ کو محال غیر عملی سے
تنخواہ مقرر کرین راجہ شیام سنگہہ سپہ سالاری نگر کی ساتہ عنایت اسپ و فیل کے سرفرازی پائے
اندنون مین عرض ہوئی کہ یوسف خان ولد حسین خان ان پیچ خانہ لشکر ظفر پیکر دکن کی ساتہ مہم کر حیات کی
سپہری والا ولیت حیات کا تہوا اور اب سنا گیا کہ بہشت مین اپنی جاگیر مین اولیا فریہ ہوا

کہ تھوڑی چلنی سی بہی ہانپتا تہا جس روز کہ خرم سی ملاقات کی آمد رفت مین دم اوسکا چلتا تہا
اور جس وقت کہ سروپا دیا گیا پیچ پہننی اور تسلیم کرنی کے عاجز ہوا اور تمام اعضا مین رعشہ پڑ گیا تہا
بڑی ضد سی تسلیم کرکی روانہ ہوا اور قریب ایک پردہ کی بیہوش ہوکر گرا اوسکی نوکرون نی
پالکی مین ڈالکر گہر پہنچایا جاتی ہی مر گیا غرہ اردی بہشت کو ساتہہ نیل بیگ ایلچی کی خنجر خاصہ
عنایت کیا اور ماہ مذکور کی چہوتی تاریخ جشن کار خیر فرزند شہریار نی رونق پائی مجلس حنابندی
کی بیچ دولتخانہ مریم الزمانی کے آراستہ ہوئی اور جشن نکاح بیچ منزل اعتماد الدولہ کی منعقد
ہوا اور جانا ہمارا ہمراہ اہل محل کی بیچ منزل مذکور کی ہوا شب جمعہ کو بعد گذرنی سات
گہڑی کی ساتہہ مبارکی نکاح منعقد ہوا امید کہ اللہ تعالی مبارک کری روز شنبہ نویں تاریخ
باغ نور افشان مین فرزند شہریار کو چارقب مرصع معہ دستار و کمربند اور دو راس اسپ عراقی
معہ زین طلائی اور دوسرا ترکی معہ زین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام مین شاہ شجاع کی موہنہ
مین چہالی ہوئی باین تکلیف کہ پانی حلق سی نیچی نہین اوترتا تہا اور امید حیات سی منقطع ہوگئی تہی
اور اوسکی باپ کی زائچہ طالع سی یہہ بات نکلی تہی کہ اس سال مین اوسکا لڑکا فوت ہوگا سب
نجومی کہتی تہی کہ نہ جیی گا مگر جوتک رای خلاف اسکی کہتا تہا مینی دلیل اسکی پوچہی کہا کہ آپکی
زائچہ طالع مین لکہا ہی کہ اس سال مین کوئی رنج خاطر مبارک کو نہین پہنچیگا اور آپکی محبت
اس سی بہت ہی تو چاہتا ہی کہ یہہ زندہ رہی اور دوسرا لڑکا مری اتفاقاً ایسا ہی ہوا
جو لڑکا کہ دختر شاہ نواز خان سی تہا وہ بیچ برہانپور کی فوت ہوا اور اسکی بہت احکام اوسکی مطابق
نجوم کی اپنی اپنی مقام پر اس باب مین ثبت ہوئی اسلئی مینی فرمایا کہ اوسکو سونی سی تولین جیسا قرار تہا

اور پانسو روپیہ ہوی اوسکو انعام مین دیی محمد حسین جابری نی ساتہہ خدمت بخشی گری اور
واقعہ نویسی اوڈیسہ کی سرفرازی پائی منصب لاچین منجم قاقشال کا مہابتخان کی التماس سی ساتہہ
اصل و اضافہ کی ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا محمد حسین برادر خواجہ نی کانگڑہ سی آکر ملازمت
حاصل کیے بہادر خان اوزبک کو اتی مرحمت ہوکر اوسکی وکیل کے ہاتہہ بہیجا گیا ہرمز و ہوشنگ
پوتی غفران پناہ میرزا محمد حکیم کے کہ بیچ قلعہ گوالیر کے محبوس تہی بنابر حزم و احتیاط کی کہ لازمہ پاس
سلطنت کا ہی اندنون بیچ حضور کی طلب کر کی حکم فرمایا کہ دار الخلافہ آگرہ مین رہا کرین اور زینہ
کہ اخراجات ضروری کو وفا کری مقرر ہوا اور اسی ایام مین چاپج نام برہمن کہ اس گروہ کی
دانشمندون سی ہی اور شہر بنارس مین افادہ و استفادہ مین مشغول تہا دولت ملازمت کی پایے
الحق مطالب عقلی و نقلی خوب تحصیل کر کی اپنی فن مین کامل ہوا تیسوین ماہ فروری اس سال کو
ایک موضع مین پرگنہ جالندر سی وقت صبح کی جانب مشرق سی ایک غوغای مہیب اوٹہا چنانچہ
نزدیک تہا کہ وہانکی رہنی والی اوس آواز ہولناک کی ہیبت سی جان دیتی اسی اثنا مین روشنی نمود
ہوئی معلوم ہوا کہ آسمان سی آگ برستی ہی جب شور و غوغا بند ہوا اور دلون نی سرآسیمگی
سی قرار پایا ایک قاصد تیز رو نزدیک محمد سعید عامل پرگنہ مذکور کی بہیجا اس حال سی اطلاع کیے
اوسی وقت عامل مذکور اپنی کو اوپر زمین آتش زدہ پہنچا کر حال معلوم کیا کہ مقدار دس بارہ
گز کی زمین طول و عرض مین ایسی جل گئی تہی کہ کچہہ اثر سبزہ و گیاہ نہی دکہتا تہا اور ویسی ہی
گرم تہی فرمایا کہ زمین کو کہودین اجتند زیادہ کہودتی تہی حرارت اور تپش زیادہ ظاہر ہوتی تہی
یہان تک کہ پارچہ آہن تفتہ نمودار ہوا اور اسقدر گرم تہا کہ گویا کہ ابہی آتش سی باہر نکالا ہی

ذکر صاعقہ و آتش برق

بہیجی ایک کہپری کی مدد ہوا اور اوسکو گہر لا کر خریطہ مین بند کر کے روانہ درگاہ کیا فرمایا مینی
کہ حضور مین وزن اسکا کرین ایک سو ساٹہہ تولہ نکلا اوستا داود کو حکم کیا مینی کہ شمشیر یا
خنجر یا کارد تیار کر کے لاوی عرض کیا کہ ہتوڑی کے نیچی نہین ٹہرتا ریزہ ریزہ ہوتا ہی فرمایا
مینی کہ اسصورت مین اور لوہی کی ساتہہ ملا کر بنا دین چنانچہ ۳ حصہ آہن برق اور ایک
حصہ آہن دوسرا ملا کر دو قبضہ شمشیر اور ایک خنجر اور ایک کارد بنا کر نظر مین لایا خوب اوسکا
جوہر کہاٹ اور کاٹ تہا ایک کا نام قاطع دوسری کا برق سرشت رکہا بیبدل خان نی بہی
اسمضمون کی لکہہ کر لایا ع از شاہ جہان گیر جہان یافت نظام ؛ افتاد بعہد او ز برق آہن
خام ؛ زان آہن شد بحکم عالمگیرش ؛ یک خنجر و کارد و باد و شمشیر تمام ؛ تاریخ اوسکی شعلہ
برق بادشاہی درست ہوئی ان دنون اجمیر سا نگ دیو ہی کنور دیگر زند اقبالمند شاہ پرویز
کے گیا تہا آکر سعادت ملازمت کی حاصل کی عرضداشت کی تہی کہ یہہ مرید حسب الحکم الہ آباد سی
متوجہ صوبہ بہار کا ہوا امید کہ عمر اپنی سی برخوردار ہووی قاسم خان نی ساتہہ عنایت نقارہ
کی سرفرازی پائی اسی تاریخ عالم الدین نام ملازم خرم نی عرضی اوسکی مشتمل اوپر نوید فتح کی مصحف
شست مرصع کی کہ بطریق نذر کی بہیجی تہی لا کر پیش کی خلعت واسطی اوسکی بہیجکر رخصت کیا
امیر بیگ برادر فاضل بیگ [illegible] ساتہہ دیوانی سرکار [illegible] بہار کی اور [illegible]
جہان اوپر بخشی گری کی اور معصوم [illegible] سرفراز ہوئی [illegible]
لشکر ظفر اثر دکن کی [illegible] پائی اور [illegible]
بخشی گری کی سرفرازی پائی [illegible]

مشتمل اوپر اظہار کرنی نسبت اخلاص ور مراسم آشنائی کی تہا نورجہان بیگم کی بہیجا تہا
اور تحفی اوس دیار کی برسم سوغات ارسال کیی تہی ایلچی خواجہ نصیر کو کہ بندون قدیم اور
خدمتگارون شاہزادگی میری سی ہی نورجہان بیگم کی طرف سے برسم رسالت اور ایک مکتوب
معہ تحفائ اوس ملک کے ہاتہہ خواجہ مذکور کے بہیجا گیا انہین دنون مین کہ باغ نور افشان محل نزول
بارگاہ اقبال کا تہا بچہ رنگ بہشت روزہ نی بالائی بام دولتخانہ سی کہ آٹہہ گز ارتفاع رکہتا تہا
جست کر کے زمین آیا اور سسکنی لگا اور کچہہ آسیب اوسکو نہ پہنچا چوتہی خورداد ماہ الہی کو افضل خان
دیوان خرم نی عرضی اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید فتح و فیروزی کی لایا تہا سعادت آستانہ بوسی کیی
پائی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ جو لشکر منصور بیچ حوالی اوجین کی پہنچا ایکجماعت نی بندہائی درگاہ
سی کہ قلعہ مین رہتی تہی نوشتہ بہیجا کہ ایک فوج مقہورین سی قدم جرات و بیباکی کا آگی رکہہ
آب نربدہ سی گذری ہی اور چند موضع کہ نیچی قلعہ کی واقع ہین جلا کر تہا لوٹ مار کی مشغول
ہین مدار المہام خواجہ ابو الحسن ساتہہ چہہ ہزاری سوار کی برسم دہاوہ کی مقرر ہوا کہ جلد دور کرکے
بنزا اوس گروہ بدکردار کو دیوی خواجہ راتون رات چلکر وقت طلوع صبح کی اوپر آب نربدہ
کے پہنچا تہا کہ انہون نی خبر پائی اور ایک لحظہ بیشتر پانی مین پڑکر آپ کو سلامت نکال لی گیی
کہ ناگاہ بہادرون نی جلدی سی تعاقب آپہنچا ایک گروہ کی ... کو طعمہ شمشیر
انتقام کے مسافر راہ عدم کا کیا اور مقہورین برہانپور تک بہاگی کہ نوشتہ خرم کا نزدیک خواجہ
ابو الحسن کی پہنچا کہ ہماری آنی تک توقف کرو سعادت ان کی تب حضرت اقبال کی ساتہہ فوج
و باوہ کی آیا ... [illegible] ... اور ابہی وہ مخذول ... عاقبت پائی ادبار ادبیر

فرار کے رنگ گرد شہر کے بیٹھی تھی جو مدت دو سال تک بندہای درگاہ ساتھہ اون مقہورون
کے بیچ زد و خورد کی تھی اور طرح طرح کی رنج و تعب بیجا گیری اور عسرت غلہ سی کھینچی تھی اور سوارے
دانہ سی گھوڑی زبون ہوی اسلیے نہ روز تک بیچ سر انجام لشکر کی توقف ہوا ان نو دن
مین تیس لاکھہ روپیہ اور طعام نہبت واسطی سپاہ منصور کی تقسیم ہوا اور سراولان گماشتہ
لوگون کو شہر سی باہر لائی اور ہنوز بہادران رزم دوست نی ہاتھہ واسطی لڑائی کی نہ اوٹھایا تھا
کہ وہ سیاہ بخت تاب مقاومت کی نہ لا کر مانند بنات النعش کی برہم ہوی جوانان تیز
جلو نی پیچھی سی آکر بہتون کو ساتھہ تیغ انتقام کی اوپر خاک کی ڈالا اور ساتھہ اسی دستور کی
فرصت نہ دیکر مارتی و ہانکتی گھرکی تک کہ جای اقامت نظام الملک وغیرہ مقہورون کی تہی لیگیی
اور ایک روز پیشتر اوس سی اختر قیا پہنچنی افواج قاہرہ سی آگاہی پاکر نظام الملک کو ساتھہ اہل
و عیال اور احمال و اثقال کی بیچ قلعہ دولت آباد کی لیگئی تہی اور اوس جا کہ آگی اوسکی چاپہ اونچہ
تہا لیشت ساتھہ قلعہ کی دیکر بیٹھا اور اکثر آدمی اوسکی اطراف ملک مین پراگندہ ہوی اور سران
لشکر ظفر اثر نی ساتھہ سپاہ کینہ خواہ کی تین روز بیچ بیڑ گھرکی کی توقف کرکی شہر کو کہ بیچ مدت
بست سال کے تعمیر پائی تہی ایسا خراب کیا کہ البتہ سال مین بہی رونق اصلی پر نہ آویگا مجملاً بعد
انہدام اون مکانون کی فکرون نی یہ امر قرار پایا کہ جو ہنوز فوج مقہورون کی قلعہ احمد نگر کو گھیری
ہی ایک مہینہ وہان جاکر ارباب فتنہ کو تنبیہ کرکی از سر نو سامان اذوقہ درست کرکی کمک چہوڑکر
پہرنا چاہیی ساتھہ اس عزم کی روانہ ہوکر قصبہ پٹن تک وڑی مقہورون نی عاجز آکر وکلا اور امرا اپنی
بھیجکر عجز و زاری شروع کی کہ امید وہ سر رشتہ بندگی اور دولتخواہی کا ہاتھہ سی دینگی اور حکم عالی سی قدم

باہر نکلینگی اور جو کچھ کہ فرمایا جاوی پیشکش مع جرمانہ سی منت سمجھکر سرکار مین بھیجینگے
اتفاقاً ان چند روز مین عسرت تمام گرانی غلہ سی بیچ لشکر کی ظاہر تھی اور یہی خبر پہنچی کہ ایک
جماعت نی مقہورین سی کہ قلعہ احمدنگر کو گھیرے تھی خبر نہضت لشکر ظفر اثر سی ترک محاصرہ کی
گرد قلعہ سی اوٹھ گئی ہی اسلیے ایک فوج واسطی کمک خنجر خان کی بھیجکر روپیہ بسیم مدد خرچ ارسال
کیا اور خاطر سب جہت سی فارغ کرکی دولتخواہ مظفر و منصور لوٹی بعد عجز و زاری بسیار کی
مقرر ہوا کہ سوا اوس ملک کی کہ قدیم سی بیچ تصرف اولیای دولت کی تھا سوا زمین چہاردہ
کروہ دوسری اوس محال سی کہ متصل سرحد بادشاہی کی ہی چھوڑین اور پنجاہ لاکھ روپیہ بسیم
پیشکش بیچ خزانہ عامرہ کی پہنچاوین افضل خان کو رخصت کرکی آپ نی لعل کہ وزرای
ایران نی بھیجی تھی اور تعریف اوسکی لکھی گئی واسطی خرم کی عنایت کرکی بھیجا اور مشار الیہ کو خلعت
و فیل مع دوات قلم مرصع مرحمت ہوا خنجر خان کو بیچ حراست قلعہ احمدنگر کی مصدر خدمات پسندیدہ
اور ترددات شایستہ کا ہوا تھا ساتھہ منصب چہار ہزاری ذات اور ہزار سوار کی سرفراز
ہوا مکرم خان نی حسب الحکم صوبہ اوڑیسہ سی آکر مع اپنی برادرون کی سعادت ملازمت کی پائی
اور ایک لڑی مروارید کی نذر گذرانی مظفر الملک والد بہادر الملک ساتھہ خطاب نصرت خانی
کے سرفراز ہوا بابو دیو رام دکہنی کو علم عنایت ہوا اور شیر اللہ ولد یوسف خان اتھہ
منصب ہزاری ذات و پانسو سوار کی ممتاز ہوا روز مبارک شنبہ الیسوین کو مقرب خان نی
صوبہ بہار سی آکر سعادت آستان بوسی کی پائی تصنیف ملا آقا علی و محمد علی بیگ چاچی
بیگ و فاضل [illegible] ایران [illegible] فرمایا

اور آقا بیگ کو سروپا اور خنجر اور سرپند مرصع اور چالیس ہزار روپیہ نقد انعام ہوی اور محب علی
بیگ ساتھ خلعت اور تیس ہزار روپیہ کی سرفراز ہوا اور ایسی دستور کی دوسروں کو بھی حسب لیاقت
اون کی انعام دیا گیا اور اپنی نشانیں مناسب وقت واسطی برادر والاقدر کی ہاتھ انہیں کی سپرد کر کی
کی بھیجا گیا اور اسی تاریخ مکرم خان اوپر صاحب صوبگی دار الخلافت دہلی اور خدمت فوجداری
میوات کی سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نی ساتھ منصب ہزاری ذات اور دو ہزار و پانصد سوار
کی اصل و اضافہ سی سر افتخار کا بلند کیا شرزہ خان اوپر منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار اور
گردہر ولد رای سال کچھواہہ ساتھ ہزار و دو سو ذات اور نو سو سوار کی ممتاز ہوی اور اونہیں
کو قاسم بیگ فرستادہ دارای ایران نی آکر ملازمت حاصل کیے اور مکتوب اوس برادر عالی قدر کا
کہ مشتمل اوپر مراتب محبت و یکجہتی کی تھا گذارش کیا [illegible] سوغات کی بھیجی تھی پیش نظر کی لایا اور
غرہ تیر ماہ الہی کو فیل خاصہ گجرتن نام واسطی فرزند خان جہان کی بھی بھیجا نظر بیگ ملازم خرم
عرضی اوسکی لایا اور لکھا تھا کہ [illegible] التماس اسپ بخشی کی کی واسطی راجہ کشن داس کی فرمایا کہ
ہزار اسپ طویلہ سرکار سی پندرہ روز میں سامان کر کی ہمراہ روانہ کریں اور اسپ
روپ رتن نام کہ دارای ایران نی غنایم لشکر روم سی ارسال کیا تھا واسطی خرم کی عنایت کر کی
بھیجا اور اسی روز غیاث الدین نام ملازم اعتماد خان کی عرضداشت اوسکی کہ مشتمل اوپر نوید
[illegible] اوراق گذشتہ [illegible] انگشتری رسیدہ [illegible]
اور بھیجا [illegible] انعام پایا تھا اعتماد خان کو حکم ہوا
[illegible]

اور ایسا ضبط اوس کوہستان کا کری کہ غبار تفرقہ اور آشوب و پرخاش اوس ملک کی
نہ بیٹھی ہو۔ مومی الیہ نی حسب فرمان واجب الاذعان دوڑ کرکی خدمت شایستہ ظاہر کی اور اہل
فتنہ و فساد آوارہ ہوکر آدہی جان باہر لی گیی از سر نو کانٹا شور و فساد کا اوس ملک سی نکل گیا
اور ساتھہ مردم کاری کی استحکام دیکر ضبط خانجات کرکی کشمیر کو مراجعت کی بدلی اس خدمت کی
پانسو سوار اوپر منصب ارادتخان کی زیادہ کیی گئی جو خواجہ ابو الحسن اوپر مہم دکن کی مصدر ترددات
شایستہ کا اور خدمات پسندیدہ کا ہوا تہا ہزار سوار اوپر منصب مشار الیہ کی زیادہ فرمائی احمد بیگ
برادر زادہ ابراہیم خان فتح جنگ کا ساتھہ صاحب صوبگی اوڈیسہ کے سرفراز ہوکر ساتھہ خطاب
خانی اور علم اور نقارہ کی بلند رتبہ ہوا اور منصب اوسکا اصل و اضافہ سی دو ہزاری اور پانسو سوار کا
فرمایا جو بارہا فضائل و کمالات قاضی نصیر برہانپوری کی سنی گئی خاطر حقیقت جو نی واسطی
صحبت مشار الیہ کی رغبت زیادہ کی وہ حسب الطلب درگاہ مین آیا عزت و دانش
اوسکی کو پاس کرکی مین ساتھہ اکرام و احترام کی پیش آیا قاضی کو علم عقلی و نقلی مین لا ثانی پایا
ایسی کتاب نہ ہوگی کہ اوسکی مطالعہ سی نہ گذری ہو لیکن ظاہر اوسکا ساتھہ باطن کی آشنا
نہین جو ساتھہ درویشی کی نہایت راغب و مائل تہا بتکلیف ملاقات کی نہ کی اور پنجہزار روپیہ
عنایت فرماکر رخصت دی کہ اپنی وطن مین پہنچکر آسودہ حال ہی غرہ مرداد ماہ الٰہی کو
باقر خان ساتھہ منصب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کی سرفراز ہوا اور امرا اور بندہ ہای
بادشاہی سی کہ فتح دکن مین ترددات شایستہ پیش پہنچایا تہا تین نفر شایستہ اضافون لایق
کی معزز و مفتخر ہوی عبد العزیز خان نقشبندی کہ بعرضی حکومت قندہار کی مقرر ہوا حسب الالتماس

فرزند خان جہان کی اوپر منصب سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کی سرفراز ہوا غرہ شہریور
کو شمشیر مرصع واسطی زنبیل بیگ ایلچی کی عنایت کی اور ایک گانو اعمال دار الخلافہ سی کہ مبلغ
ہزار روپیہ کی جمع رکھتا تھا وہ بھی اوس کو مرحمت ہوا اور ملا حکیم رکنا کو واسطی شورش مزاج
اور بد خلقی اور وقوف نہونی کی لایق خدمت کی نہ جانکر رخصت فرمایا کہ جہان چاہی جاوی
جو عرض ہوی کہ ہوشنگ برادرزادہ خان عالم نی خون ناحق کیا حضور مین طلب فرماکر باز پرس
کی بعد ثبوت حکم قصاص کا دیا چاہتا تھا کہ اس امر مین رعایت خاطر شاہزادہ کی نہ کی تو امرا کہان
رہی امید کہ توفیق رفیق ہو غرہ شہریور کو آصف خان کی التماس سی اوس کی مکان مین جاکر
حمام مین کہ بنایا تھا غسل کیا بی تکلف نفیس و متکلف ہی بعد فراغ غسل سی پیشکش شایان
لایا جو پسند آیا قبول کیا باقی اوسی کو دیا وظیفہ خضر خان خاندیسی کا اصل و اضافہ سی ہزار روپیہ
مقرر ہوا انہین ایام مین عرض ہوی کہ کلیان نام آہنگر اوپر عورت ہمقوم اپنی کی عاشق
زار ہی اور اظہار عاشقی کا کرتا ہی اور وہ عورت باوجود ایسی عاشق ہونیکی اصلا ساتھہ آشنای کی
اوسکی کی تن نہین دیتی اور محبت اوسکی اوسکی دل مین تاثیر نہین کرتی سو دونون کو حضور
مین طلب فرماکر باز پرس کی ہر چند عورت کو واسطی نکاح اوس دل دادہ کی رغبت دلائی سود مند
نہ پڑی اوسوقت آہنگر مذکور نی کہا کہ اگر یقین جانون مین کہ اس عورت کو مجہی عنایت فرماینگا
تو مین آپ کو بالای شاہ برج سی نیچی ڈالون مینی ازروی ہنسی کی کہا کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی
تیری محبت کا فروغ ہو اتنی کہتا ہی بام اس خانہ سی آپ کو نیچی ڈال مین اوسکو حکما تجکو دونگا
ہنوز سخن تمام نہوا تہا کہ مثل برق اسا جلد دوڑکر اپنی کو نیچی ڈالا مجروح گری کی چشم و دہان اوسکی سی

اضافہ منصب خان جہان

خون جاری ہوا تہا اوس تہور و مطایبہ سی بہت ندامت کہینچی اور آزردہ خاطر ہوا اور
آصف خان سی فرمایا کہ اوسکو گہر لیجا کر تیمارداری کری جو پیمانہ حیات اوسکی کا لبریز ہوا تہا اوسی
آسیب سی مرگیا ــ عاشق کہ جان نثار بران آستانہ ساخت ٭ از شوق جان سپرد و اجل را بہانہ
ساخت ٭ مہتاب خان کی التماس سی منصب پانچسو قاشقال کا اصل و اضافہ سی
ہزاری ذات اور پانسو سوار کا ہوا ــ پیچ سوانح گذشتہ لکہا گیا ہی کہ روز جشن دسہرہ
کی کشمیر مین اکثر گرفتگی نفس کو جو ہای دم کا اپنی مین پایا تہی مجملا کثرۃ بارد کی اور رطوبت
سیچ مجرای نفس کے جانب چپ مین قریب دل کی گرانی اور گرفتگی ظاہر ہوئی رفتہ رفتہ
نوبت ساتہہ سختی کی پہنچی المبارکہ ملازمت مین تہی اول حکیم روح اللہ مصری کا علاج ہوا
چند روز ساتہہ دواؤن گرم ملائم کے تدبیر کی ظاہرا کچہہ تخفیف محسوس ہوئی جو اوس کیس پرہ سی
اوپر آیا پہر ویسی سختی نی مونہہ دکہایا اس مرتبہ چند روز ساتہہ شیر خر اور پہر ساتہہ شیر شتر کے
کی مشغول رہی کچہہ بہی فائدہ نہ پایا مقارن اسحال کی حکیم رکنائی کہ سفر کشمیر سی اوسکو معاف کیا تہا اور
پیچ آگرہ کی چہوڑا تہا خدمت ملازمت کی پائی اور از روی دلیری اور ظاہر کرنی قدرت کی مجرب
معالجہ کا ہوا اور مدار او پر ادویہ گرم و خشک کی رکہا اوسکی تدبیرون سی بہی فائدہ نہ ہوا بلکہ سبب
افزونی حرارت و خشکی دماغ مزاج کا ہوا اور نہایت ضعف ہوا اور مرض نی مونہہ زیادتی پر رکہا
اور محنت نہایت کو پہنچی اسوقت وہ حالتین کہ دل ہر سنگ خارا کا جسپر جلتا تہا صدر الصدور حکیم
میر احمد کو کہ اطبای عمدہ عراق سی تہا بیچ عہد دولت پدر بزرگوار میری کی ولایت سی آیا تہا بعد
اوسکی کہ تخت سلطنت نی ساتہہ وجود آشیانی ہندوستان کی آراستگی پائی ہو ساتہہ عہدہ صدارت اور تحقیقات

طبیعت کی سبب سے امتیاز رکھتا تھا بیچ مقام تربیت اوسکی کی ساتھہ خطاب مسیح الزمانی کی امتیاز
بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسری اطباسے کہ ملازمت مین تھی زیادہ کیا اس خیال سے کہ شاید کسی وقت
مین اوقات سے مصدر خدمات کا ہوسکی اوسنی با حق شناسی باوجود چندین حقوق و منت رعایت
کی مجکو بیچ اس مصیبت اندوزی کی دیکہہ کر اسی حال کو پسند کر کی اصلا ہاتھہ دوا و علاج کی اپنی کو
آشنا نہ کیا باوجود اوسکی کہ جمیع اطباسے کہ بیچ ملازمت کی حاضر تھی زیادہ امتیاز رکھتا تھا متصدی
علاج کا نہیں ہوتا تھا ہرچند عنایت و التفات ظاہر کرکی مین ساتھہ مدارا اور مواسات کی تکلیف
کرتا تھا وہ زیادہ سخت ہو کر جواب مین کہتا تھا کہ مین وپر حذاقت و دانش اپنی کی اسقدر اعتماد نہین
رکھتا کہ متصدی علاج کا ہوسکون اور ایسی ہی حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک باوجود نسبت خانہ
زادگی و حقوق تربیت کی متوہم و متوحش اپنی کو ظاہر کرتا تھا بلکہ علاج سے دور ہوتا تھا لاچار ہو کر
ہاتھہ سطرف سے باز رکھکر تدبیرات ظاہری سے دل اپنا او کہا کر آپ کو ساتھہ حکیم علی الاطلاق کی سونپا اور
چونکہ نشہ پیالہ کی تخفیف ہوتی تھی دن کو بھی بخلاف ضابطہ معتاد کی ارتکاب کرتا تھا رفتہ رفتہ زیادہ ہوا
اور ضعف و محنت فی مونہ ساتھہ زیادتی کی رکھا نورجہان بیگم کہ تدبیر و تجربہ اوس کا ان اطباسے زیادہ
ہی خصوصاً جبکہ از روی مہربانی اور دلسوزی کی ہو سو اوسنی تدبیر کم کرنی پیالہ کی اور تدبیرین مناسب
وقت اور ملایم حال کین اگرچہ آگی اس سے بھی علاج اطبا کا بصلاح و صواب دید اوسکی تھا لیکن
اسوقت مدارا اوپر مہربانی اوسکی کے رکہا او شراب کہ بتدریج کم کیا اور چیزون نامناسب و غذا او
ناموافق سے محافظت کی امید کہ حکیم حقیقی شفاخانہ غیب سے صحت کامل کرے روز دوشنبہ دوازدہم ماہ
مذکور کو مطابق بست و چہارم شہر شوال سنہ ہجری جشن وزن شمسی کی ساتھہ مبارکی

اور فرخی کی آراستگی پائی جو سال گذشتہ مین بیماری صعب کھینچکر بیچ محنت و آزردگی کی
گذرا تہا شکر اوس بات کا کہ ایسا سال ساتہہ خیریت کی گذرا اور بیچ شروع سال حال کے
آثار صحت کا اوپر چہرہ مراد کی ظاہر آیا نور جہان بیگم نی التماس کی کہ وکلا اوسکی متصدی اس
جشن کی ہوں بجد ایسی مجلس ترتیب کی کہ حیرت افزای نظارگیان ہوئے اور جس تاریخ
سی کہ نور جہان بیگم بیچ عقد ازدواج اس نیازمند کے آئی اگرچہ سب جشنون شمسی و قمری
مین لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیی لایق اس دولت کی ہو ترتیب کرکی سرمایہ سعادت و نیکبختی
کا جانا ہی لیکن اس جشن مین بہت بہت تکلفات بڑہا کر آراستگی مجلس اور ترتیب بزم مین
نہایت توجہ بیچ عمل کے لائی اور ایکجماعت بندہای پسندیدہ خدمت سی درخواصون جدا جدان سی
کہ اس صف مین ازروی اخلاص و جانفشانی کے ہمیشہ حاضر ہوکر پروانہ وار گرد سر میری کے
پہرتے تہی متعا نوازشات لایق کی خلعت و کمربند و شمشیر مرصع او خنجر مرصع و اسپ و فیل
اور خوانون پر زر کے ہر ایک کو لایق پایہ اپنی کی سرفراز کیا و باوجودی کہ اطبا سی خدمت
شایستہ ظہور مین نہ آئی تہی اور ساتہہ تہوڑی خفت کی کہ دو تین دن مین حاصل ہوتی تہی
ایسی تقریب سی قسم قسم کی مراحم ظہور مین آتی تہین اس جشن ہمایون مین بہی ساتہہ انعامات
لایق کے نقد و جنس سی کام دل کا اونکو حاصل ہوا بعد فراغ جشن سی خوان جواہر و زر کی
نثار کرکی بیچ دامن اہل نشاط و ارباب استحقاق کی ٹہوڑی گئی اور جوتک رای منجم کو کہ نوید بخشش
صحت و تندرستی سی تہا ساتہ مہر و روپیہ کے وزن کرکی مبلغ پانصد مہر او ہفت ہزار روپیہ
بیچ وجہ انعام اوسکی کی مقرر ہوا آخر مجلس مین جو پیشکش و ہلی میری ترتیب دی گئی

تھی پیچ نظر کے لائی جواہر اور مرصع آلات و تحفہ اور اقسام نفائس سی جو کچھہ دل کو پسند پڑا
قبول کیا حاصل کلام کا یہہ کہ موازی دو لک روپیہ صرف اس جشن عالی کی بابت اون انعامات
کے کہ نورجہان بیگم نی کیا زیر قلم آیا سوای اوسکی کہ بہ پیشکش اپنی گذرانی اور سالہای گذشتہ
مین کہ مین صحت رکہتا تہا تین من ایک دو سیر و بیرا کم مین وزن مین آتا تہا اس سال مین
بسبب ضعف و لاغری کی دو من اور ستائیس سیر وزن ہوا روز مبارک شنبہ غرہ ماہ الٰہی کو
اعتقاد خان حاکم کشمیر نی ساتہہ منصب چار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار کی سرفرازی پائی
راجہ گجسنگہ ساتہہ منصب چار ہزاری و تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری میری کی فرزند شاہ
پرویز کو پہنچی بی انتظار فرمان طلب کے بی تاب ہو کر متوجہ ملازمت کا ہوا تاریخ چودہوین ماہ مذکور کو
بساعت مسعود و زمان محمود کی اوس فرزند سعادتمند نی سعادت آستانہ بوسی کی پائی تین بار
گرد تخت کی پہرا ہر چند مبالغہ کر کی سوگند دیتا تہا مین اور منع فرماتا تہا وہ بیقراری اور تضرع کی زیادہ
ہوتا تہا ناچار اوسکا ہاتہہ پکڑ کی جانب اپنی کہینچا اور از روی شفقت اور عاطفت کی آغوش مین لیا
اور التفات اور توجہہ بہت ظاہر کیے امید کہ عمر و دولت سی برخوردار ہووین آٹھ لاکہہ روپیہ
ہاتہہ اللہ دادخان کی واسطی صرف ضروریات لشکر دکن کی نزدیک خرم کی ارسال کیے اور مشار الیہ
نی ساتہہ عنایت فیل و علم کی سرفرازی پائی اٹھائیسوین کو قیام خان قراول بیگی نی ساتہہ مرض
طبعی کی ودیعت حیات سونپی خدمتگارون مین سی مزاجدان تہا اور قطع نظر فنون شکاری
کی خبر حیات سی خبردار رہتا اور پیروی میری مزاج کی بہت کی تہی اس واقعہ سی مجکو بہت قلق ہوا
امید کہ اللہ تعالی اوسکو بخشی تاریخ اونیسوین کو والدہ نورجہان بیگم کی رحمت حق کی شامل [illegible]

صفت حمیده اسکی یا نو خاندان عفت کی کیا لکھون بلا مبالغہ بیچ پاکی طینتی اور دانائی اور تمام
خوبیون کی کہ زیور عورات کا ہی یادر روزگار تہی مثل اوسکی نہ جنا ہوگا اپنی ماسی اونکو بہتر سمجہتا تہا
مین نسبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ کو ساتہہ اونکی تہا یقین ہی کہ کسی خاوند کو ایسا نہو گا
قیاس چاہیی کرنا کہ اوپر اوسکی غمزدہ کی کیا حادثہ گذرا ہوگا اور اسیطرح نسبت تعلق نور جہان بیگم
کی ساتہہ ایسی والدہ کی کیا لکہی جاوی کہ احاطہ تحریر سی باہر ہی فرزند مثل آصف خان نی باوجود نہایت
خردمندی اور دانائی کی جامہ شکیبائی کو چاک کرکی لباس تعلق سی باہر آیا بہ مجروح خاطر کوشتہ
حال گرامی فرزند سی غم بیچم اور درد پر درد زیادہ ہوا ہرچند نصیحت کی گئی سودمند نہ آئی ایکدن
مین خود واسطی پرسش اوسکی کی گیا جو ابتدا شورش مزاج اور آزردگی خاطر اوسکے کی تہی از
روی شفقت اور مرحمت کی حرف چند نصیحت آمیز فرماکر صحبت نکی اور چہوڑا تا کہ وہ پریشانی
کم ہو بعد چند روز کی جراحت درد اوسکی کو ساتہہ مرہم التفات کی علاج کرکے پہر بیچ لباس
اہل تعلق کی لائون اگرچہ اعتماد الدولہ واسطی رضاجوئی میری کی ظاہر مین اپنی کو ضبط
کرتا تہا لیکن وہ الفت کہ اوسکو تہی بی اختیار ظاہر ہوتی تہی عمدہ آبان والاہی کو
سربلند خان و جانباز خان و باقی خان نی سرفرازی عنایت نقارہ کی سربلندی پائی عبد اللہ خان
نی رخصت صاحب صوبہ دکن کے بیچ محال جاگیر اپنی کی آیا ساتہہ دیوانیون عظام کی فرمایا تہی کہ
جاگیر اوسکی تغیر کرو واسطی التماس رای کی حکم ہوا کہ سزاوار کی کرکی اوسکو صوبہ مذکور مین پہنچا دو
اول اس سی کچہہ احوال بیچ التماس کا لکہا گیا تہا باوجود چندین حقوق تربیت کی اس قسم کی بیماری
مین توفیق خدمت گذاری کی نہ پائی اور عجیب و کہ دفعتاً التماس سفر حجاز کی کی اوسنے

کریچ تمام وقتون کی ہر کام مین توکل اس نیازمند کا اللہ تعالی پر ہی کشادہ پیشانی رخصت فرمانے
باوجودیکہ سب قسم کا سامان کہتا تہا بیس ہزار روپیہ واسطی مدد خرچ کی انعام ہوا امید ہی کہ حکیم
علی الاطلاق بی وسیلہ اطبا اور سبب دوا کی اس نیازمند کو شفاخانہ کرم اپنی سی صحت عاجل بعد
شفای کامل عطا کری جو ہوا آگرہ کی بسبب حرارت و افراط گرمی کی موافق نہ ہوی تاریخ تیرہوین
روز دوشنبہ آبان ماہ الہی سنہ سولہ مین رایات عزیمت بسمت کوہستان شمالی کی بلند کیی گئی
کہ اگر ہوا وہان کی قریب اعتدال ہوگی تو اوپر کنارہ آب گنگ کی کوئی سرزمین خوشی کی اختیار
کر کی بنا ایک شہر کی رکہی جاوی کہ موسم تابستان مین محل اقامت ہووی اگر نہ جانب کشمیر کے
عنان عزیمت کی پہیری جاوی اور مظفرخان کو ساتہ حفظ و حراست دار الخلافہ آگرہ کی ساتہ نقارہ
و اسپ و فیل کے سرفراز فرمایا اور میرزا محمد برادر اوسکی کو واسطی فوجداری نواحی شہر کی مقرر کر کی ساتہ
خطاب اسد خانی اور اضافہ منصب کے ممتاز کیا اور باقر خان کو اوپر خدمت صوبہ داری صوبہ اودہ
سرفراز کر کی رخصت فرمایا چہبیسوین ماہ مذکور کو نواحی متہرا سی فرزند اقبال مند شاہ پرویز کی اوپر
صوبہ بہار اور محال جاگیر اپنی کی دستوری پائی سرو پای خاصہ منقدری اور خنجر مرصع اور اسپ
و فیل کے لطف فرما کر رخصت کیا امید کہ عمری برخوردار ہووی مکرم خان حاکم دہلی شرف دولت
زمین بوسی کی سرفراز ہوا چہٹی تاریخ کو دار الملک دہلی مین اتفاق نزول ہوا دو روز سلیم گڈہ مین
مقام فرمایا لشکر شکار مین مشغول رہی [illegible] ہوی کہ [illegible]
[illegible] سعادت اور [illegible]
[illegible]

کرکی واسطی اوسکی بہیجا غرہ دی ماہ آلہی مطابق ساتوین شہر صفر سنہ ۱۰۳۱ ہجری مین مقصود
برادر قاسم خان ساتہہ خطاب ہاشم خانی کی اور ہاشم بیگ خوشی ساتہہ خطاب جان نثار خانی
کے سرفراز ہوا ساتوین ماہ مذکور کو مقام ہردوار مین کہ اوپر کنارہ گنگ کے واقع ہی نزول سعادت
کا اتفاق پڑا ہردوار معتبر معبد معابد مقررہ ہنود سی ہی اور بہت سی برہمنون نے اسجا گوشہ اختیار
کیا ہی بیچ آئین دین اپنی کی یزدان پرستی کرتی ہین ہر کسیکو موافق استحقاق اوسکی کی تصدق نقد
اور جنس عطا کیا جو آب ہوا او دامن کوہ کی پسند خاطر نہ پڑی اور کوئی سرزمین خوش آئی
طرف دامن کوہ جمو کی قصد فرمایا آنہون بیچ عرض کی پہنچا کہ راجہ بہاو سنگہ ملک کن مین
مسافر ملک عدم کا ہوا او از افراط شراب سی نہایت ضعیف و زبون ہوا تہا ناگاہ غشی اوسپر
غالب ہوی ہر چند اطبانی تدبیر کی سودمند نہ آئی دوسری دن مرگیا دو عورتین اور آٹہہ باندیین
بیچ آتش وفا اوسکی کی جلین جگت سنگہ برادر کلان اوسکا اور مہا سنگہ برادرزادہ اوسکا دونون نے
نقد حیات کو شراب سی ضایع کیا مثال اینہی اونہون سی بہی عبرت نہ پکڑی نہایت اچہا آدمی
تہا ایام شاہزادگی سی نزدیک میری تہا او میری تربیت سی ساتہہ مرتبہ پنجہزاری کی پہنچا تہا
جو اوسکی بیٹا نہ تہا نبیرہ برادر کلان اوسکی کو باوجود صغر سن کے اوپر خطاب راجگی کے سرفراز کرکے
منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا عنایت فرمایا چونکہ انبر کہ وطن اونکا ہی سابق دستور
اوسکی جاگیر مین رہا تا جمعیت اوسکی متفرق نہ ہو اصالت خان پسر خانجہان منصب ہزاری
ذات و پانسو سواری سی سرفراز ہوا آٹہوین ماہ مذکور کو بیچ سرای آلوتہ کی منزل ہوئی چونکہ
بیچ شست و شکار کے مشغول ہوا اور بسبب واسطی کہانی گوشت اون جانورون کے کہ اپنی آپ

شکار کرون زیادہ راغب ہی اور باعث وسواس احتیاط کی کہ ایسی امور مین ہی حکم ہے
کہ بیچ حضور کی بکایا کرین اور خود متقید ہو کر چینہ دان اون کا ملاحظہ کرتا ہون کہ کیا کہاتے
ہین اور کیا ان کی خوراک ہی جو پسند نہ پڑا اوسکو دور کرتا ہون اور اقسام مرغابی سے سوا
سونی کے میل نہ تہا جسوقت کہ دار البرکت اجمیر مین محل نزول رایات اقبال ہوا اسوقت مرغابی
خانگی کو دیکہا کہ کرم مکروہ کہاتی ہی کہانی اوسکی کو بہی ترک کیا اسی تاریخ مین ایک مرغابی شکار ہوئے
فرمایا تہی کہ حضور مین صاف کرین اوسکی چینہ دان سی اول پاسنگ خورد نکلا بعد از ان
لقمہ کلان ظاہر ہوا اسقدر کلان تہا کہ جب تک کوئی اوسکو اپنی آنکہون سی نہ دیکہی یقین نکریگا
کہ اسقدر کلان کسطرح سی نگلا ہوگا آج سی ارادہ کیا کہ تمام عمر مرغابی نکہاون خان عالم
نی عرض کی کہ عقاب سفید کا گوشت بہت لذیذ و لطیف ہوتا ہی ایک عقاب سفید طلب
کر کے بیچ حضور کی پاک کرایا اتفاقا چینہ دان اوسکی سی دو شش لقمہ نکلی نہایت کراہیت و نفرت
پیدا ہوئی اکیسوین تاریخ سہرند کا باغ مسرت افزائی خاطر ہوا دو روز مقام کر کی سیر و تماشی
اوسکی سی دل خوش کیا ان دنون خواجہ ابو الحسن بخشی صوبہ دکن سی آکر سعادت ملازمت
کی پائی مورد عنایات روز افزون کا ہوا آٹہوین بہمن ماہ الہی کو بیچ نوسر کی اتفاق منزل کا
پڑا منصب معتمد خان کا اصل و اضافہ سی دو ہزاری ذات اور چہ سو سوار کے حکم ہوا
خان عالم نے ساتہ صاحب صوبگی آلہ آباد کے سرفرازی پائی اسپ سر دیا و شمشیر مرصع
عنایت کر کے رخصت فرمایا مقرب خان و منصب پنجہزاری ذات و سوار کے ممتاز
ہوا روز مبارک شنبہ کنار آب بیاہ پر مقام ہوا قاسم خان نی لاہور سی آکر سعادت

اسپانه بوسی کی پانی باسور منیدار بلوارہ ایک جانور ملاخطه مین گذرا کہ لوگ کوہستانکی
اوسکو جان بہن کہتی ہین مانند قرقادل کی ہی کہ تذرو بہی اونکو کہتی ہین رنگ اوسکا
بعینه مانند مادہ قرقادل کے ہی جثہ مین برابر قرقادل سفید کے باسونی عرض کی یہ جانور
برف کی پہاڑ پر ہوتا ہی اوسکی خوراک سبزہ ہی تذرو گھر مین رکھکر بچہ اوسکی سی لیی گیی
اور گوشت اقسام اوسکی کا جوان وکلان سی کہانی مین آیا تذرو کی گوشت کو اسکی گوشت
سی کچھ نسبت نہین گوشت اسکا بہت لذیذ ہی اسکو ہستا نہین جو جانور دیکہی اونمین
سی ایک پہول لگار ہی کشمیری اوسکو سونلو کہتی ہین مادہ طاوس سی کچھ چھوٹا ہوتا ہی پشت
ودم ہر دو بازو مائل بسیاہی اور شمل چنر خال سفید رکہتا ہی اور شکم سینہ کی آگی تک سیاہ
ساتھہ خالون سفید کی اور بعضی خال سرخ بہی ہین اور پر بازو کی نہایت سرخ آتشین کمال
براقی وخوبی کی ساتھہ اور پونچہ سی گردن کی پیچھی تک بہی سیاہ چمکتی ہوئی اور اوپر
سکی دو شاخ اور کان اوسکی فیروزہ رنگ اور گرد آنکہون کی پوست سرخ اور حلقوم کی
نیچی پوست گول مقدار دو کفدست کی اور درمیان اوسکی مقدار یک کفدست کی بنفشہ
رنگ ہی اور اوسکی درمیان خال فیروزہ رنگ ہی اور ہر ایک کی گرد خط فیروزہ رنگ کھنچا ہوا
مشتمل آٹھہ کنگرہ پر اور گرد اوسکی خط فیروزہ بعرض دو انگشت سرخ رنگ گل شفتالو کی مانند اور
پہر اوپر گردن اوسکی کے خط فیروزہ رنگ اور پانو اوسکی بہی سرخ زندہ کو تلوایا ایک سو
تولہ کا تہا بعد ذبح اور صاف کرنی کے ایک سو انتالیس تولہ کا ہوا دوسرا مرغ زرین
جسکو لاہور والی ششن اور کشمیری اوسکو بولو کہتی ہین اوسکا رنگ شکل سینہ [illegible]

وفات اعتماد الدولہ پدر نورجہان بیگم

اوسکی جسم پر کاکل اور دم اوسکی مقدار چار پانچ انگشت کی زرد مانند شہپر طاؤس رنگین کی اور
جسم برابر قاز کی لیکن گردن قاز کی دراز اور بی ڈول ہی اور اسکی کوتاہ و خوش وضع چونکہ
میری بہائی شاہ عباس نے کئی مرغ زرین طلب کیے تہی اسواسطی مینی چند ہمراہ اون کے
ایلچی کی بہیجی دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آراستہ ہوا نورجہان بیگم نے پینتالیس آدمیون
کو امرا اور مصاحبون مین سی خلعت دیے پاچودہوین تاریخ موضع بہلون متعلقات موضع
ستاسی خیام گاہ ہوا جو ہمیشہ سی سیر کانگڑہ اور اوسکی پہاڑون کی منظور تہی اسواسطی
بڑی لشکر کو وہین چہوڑ کر ہمراہ مصاحبون اور خدمتگارون کی سیر قلعہ کو متوجہ ہوا مین
اور اعتماد الدولہ کو بسبب بیماری کی لشکر مین چہوڑ گیا اور صادق خان میربخشی کو اوسکی
بیمارداری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسری دن اعتماد الدولہ کا حال تنگ سنکر اور بسبب
پریشانی نورجہان بیگم کے بے اختیار لشکر مین لوٹ آیا اور پچہلی دن اوسکی دیکہنی کو گیا
وقت جان کندنی کا تہا کبہی ہوشیار اور کبہی بیہوش ہو جاتا تہا نورجہان بیگم نی میری طرف
اشارہ کرکی اوس سی پوچہا کہ ان کو پہچانتی ہو اوسنی ایسی تنگ وقت مین یہ شعر انوری کا اوسکی
جواب مین پڑہا ۔ آنکہ نابینای مادرزاد اگر حاضر شود ٭ در جبین آرایش عالم ببیند مہتری
دو گہڑی تک مین اوسکی پاس رہا جب ہوش مین آتا تو عمدہ اور سمجہہ کی باتین کرتا غرض تیرہوین تاریخ
اوسنے مینکی انتقال کیا مین کیا کہون کہ اس واقعہ سی مجہپر کیا گذرا اور عاقل و کامل اور صاحب
دانائی و مہربان تہا باوجود ایسی بڑی خدمت سلطنت کی کہ آدمی سی ممکن نہین جو کام
وزارت مین سب کو راضی رکہی لیکن اوسکی پاس کوئی غرض لیکر نہین گیا کہ بے مراد لوٹا

میری خیرخواہی نکو خوشدل رکھتا تہا اور حاجتمندون کو کامیاب بیشک یہہ اوسی کا کام تہا
جبسی کہ اوسکی بی بی کا انتقال ہوا تہا پہر نہ سنبھلا ہر روز گلتا جاتا تہا اگرچہ ظاہر مین درستی کاروبار
سلطنت کی لیے اور مقدمات دیوانی کی لیے اوپر مجلسون مین اوٹہاتی تہین لیکن باطن مین اوسکی
جدائی سی جلتا تہا یہان تک کہ بعد تین مہینے بیس دن کی رحلت کر گیا دوسری دن مین
اوسکی عزیزون اور فرزندون کی پرسش کو گیا اور اکتالیس آدمیون کو اوس کی قریبون مین
سی اور بارہ شخصون کو اوسکی نوکرون مین سروپا دیکر لباس ماتمی سی نکالا اور دوسری
دن کوچ کرکی قلعہ کانگڑہ کی طرف گیا اور بعد چار منزل کی دریای بان گنگا پر مقام لشکر ظفر پیکر
کا ہوا الف خان و شیخ فیض اللہ قلعدار کانگڑی کی آکر زمین بوسی سی شرفیاب ہوئی
اور وہین پیشکش راجہ جیتا کی ملاحظہ ہوئی ملک اوسکا پچیس کوس پر کانگڑی سی ہی لیکن
اوس کوہستان مین اوس سی بہتر کوئی راجہ نہین ہر کہین کی راجہ بہاگ کر اوسی کی
ملک مین امان پاتی ہین بہت سخت راہین اور کہاٹیان اوس کی ملک مین ہین اجتک
کسی بادشاہ کا مطیع نہوا تہا اور کسیکو پیشکش نہین بہیجی اسکا بہائی پہلی سی میری
خدمت مین آکر سرفراز ہوا تہا اور راجہ کی طرف سی مراسم بندگی کی ظاہر کی تہین مین
اوس راجہ کی لیاقت سی خوش ہوا اور اوسکو عنایات شاہی سی سرفراز کیا چوبیسوین
تاریخ قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم دیا کہ قاضی اور میر عدل اور سب علمای شرع ہمراہ چلین قلعہ مین
جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کرین اور دین محمدی کو رواج دین پہر ایک کوس پیادہ چلکر
قلعہ مین پہنچا اور عنایت الہی سی وہان اذان اور خطبہ اور گاؤکشی وغیرہ کا اتفاق ہوا جو

اوس قلعہ سے آج تک وہان نہ ہوا تھا اپنی روبرو جاری کرایا اور مسجد بھی شکستہ اس نعمت
کے کرکسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوئی تھی ادا کرکے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد اندر قلعہ کے
بناوین یہہ قلعہ کانگڑہ کا ایک اونچی پہاڑ پر ہی اور اسقدر مضبوط ہی کہ اگر سامان اور رسد جمع
ہو تو پہر اوسکو کوئی لی نہین سکتا اگرچہ بعضی جگہہ ضرب توپ و تفنگ کی اوسپر پہنچتی ہی
لیکن قلعہ والون کو کچھہ نقصان نہین اوسمین تئیس ۲۳ برج اور سات دروازہ ہین دورہ
اوسکی اندر کا ایک کوس پندرہ ۱۵ جریب کا ہی طول پاو کوس دو جریب کا اور عرض قریب بائیس جریب
کی بلندی اوسکی ایک سو چودہ گز کی ہی اور اوسکی اندر دو حوض ہین طول مین دو جریب اور عرض مین
ڈیڑہ جریب کی بعد سیر قلعہ کی بتخانہ درگا کی دیکہنی کو کہ ساتہہ نام بہون کی مشہور ہی متوجہ ہوا
ایکعالم کو وہان گمراہ پایا کہ قطع نظر کافرون سی گروہا گروہ مسلمان دور دور سی آکر وہان نذرین
چڑہاتی ہین اور اوس کالی پتہر کو پوجتی ہین نزدیک اوس بتخانہ کی دامن کوہ مین گندہک
کی کہان ہی اور ہمیشہ تابش آتش سی وہان سی شعلہ نکلتا ہی اوس کا کفار نی جوالہ مکہی نام رکہا ہی
اور اوس بت کی کرامت اوسکو قرار دی ہی حقیقت مین ہندونی موافق اپنی عقیدہ [illegible] کی
عوام الناس کو فریفتہ کیا ہی ہندو کہتی ہین کہ جب مہادیو کی عورت کی [illegible] نام [illegible] ہوئی اور
مرگئی تو مہادیو بسبب کمال محبت کی اوسکو کاندہی پر لیئی پہرتا تہا بعد مدت کی وہ سڑگئی اور اوسکا
ہر عضو ایک ایک جگہہ پر گرا حسب شرافت ہر عضو کی ہندوون نی اون مقامونکی عزت کی بنا [illegible]
اعضا مین بہتری [illegible] پہاڑ پر گرا اسو اسطی اسکو [illegible] جگہون سی بزرگ [illegible]
[illegible]

لشکر اسلام نی یہان آکر اوٹہا کر پانی مین ڈال دیا اور اوسکو کوئی نکال نسکا اور بہت دنون
شور شرک کا یہان سی موقوف ہوگیا تہا یہان تک کہ ایک فریبی برہمن اپنی بافیت کی واسطی
ایک پتہر کہین چہپا آیا اور اوسوقت کی راجہ کی پاس آکر بولا کہ مینی درگا کو خواب مین
دیکہا ہی کہ مجہسی کہتی ہی کہ مجہکو فلانی جگہ ڈالا ہی جلد مجہکو لیجاؤ اوس راجہ نی تقلیلی اور طمع زر سی
کہ نذرون مین حاصل ہوگی برہمن کی کہنی کو معتبر رکہکر لوگون کو اوسکی ہمراہ بہیجا اور وہ اوس
پتہر کو لاکر یہان عزت سی رکہکر پوجنی لگی اور از سر نو گمراہی شروع ہوئی والعلم عند اللہ پہر
بتخانہ سی درہ پہاڑ کی سیر کو جو کوہ مدار مشہور ہی گیا مین اور ایک نفیس جگہہ اور آب و ہوا
اور سبزہ اور لطافتین جمع مقام ہی وہان پانی پہاڑ کی اوپر سی نیچی گرتا ہی مینی وہان
حکم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہہ کی لایق یہان بناوین پہر چہبیسوین تاریخ کو وہان لوٹ
کر لشکر مین آیا اور الف خان و شیخ فیض اللہ کو عنایت اسپ و فیل سی سرفراز کرکی
رخصت قلعہ کی طرف فرمایا پہر وہانسی کوچ کرکی دوسری دن قلعہ نورپور خیام گاہ لشکر عز و اقبال
کا ہوا وہان لوگون نی عرض کی کہ اس جنگل مین مرغ جنگلی بہت ہین چونکہ مینی جب تک
جنگلی مرغون کا شکار نہین کہیلا تہا اسواسطی دوسری دن مقام کرکی سیر و شکار سی لطف
اوٹہایا چار مرغ ماری وہ بدن اور رنگ مین پالتو مرغون سی مشابہ تہی لیکن اون مین یہہ
خاصیت ہی کہ اگر اونکو پانو پکڑکر اولٹا لٹکاؤ تو جہان تک لیجاؤ آواز نہین کرتی اور پالتو
مرغ اسطرح بہت چلاتی ہین اور اون کی پر بی غوطہ دیکی گرم پانی مین نوچی دور ہو جاتی ہین یہہ
بات بہی برخلاف پالتو مرغون کی ہی مینی کباب سی کہایا اونکی گوشت کا پکوایا کچہہ عمدہ نہ ہوا

جو بین مین بڑا تہا اوسکا گوشت بی مزہ اور خشک زیادہ تہا جوان کا گوشت کچہ تری

رکہتا ہی لیکن مزہ خوب نہین یہہ مرغ ایک تیتر کی جثہ سی زیادہ نہین اور تی چہوٹی اُن

مین کی سرخ رنگ ہوتی ہین اور مرغیین سیاہ اور زرد رنگ قدیمی نام اس نور پور کا

دہمیری ہی جیسیکہ راجہ باسو نی قلعہ تہر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہان بنائی ہین

میرے نام کی مناسبت سی اسکو نور پور کہتی ہین تخمینا تیس ہزار روپیہ یہان کی عمارتون مین

صرف ہوا ہی اور ہندوون کا مکان کیسی ہی تکلف سی موافق اپنی سلیقہ کی بناوین دلنشین

و خاطر پسند نہین ہوتا لیکن چونکہ وہ مکان عمدہ اور منزل فرحت افزا تہی اسواسطی مینی

حکم کیا کہ لاکہہ روپیہ خزینہ عامرہ سی دیی جاوین کہ موافق اس زمین کی یہان عمدہ

مکانات بنین پہر چند لوگون نی عرض کی کہ اس نواحین ایک سنیاسی ہوتی رہتا ہی

کہ تعلقات دنیا سب ترک کیی ہین مینی کہا اوسکو حضور مین لاوین کہ اوسکی حقیقت

دریافت کیجاوی ہندوونکی عابد اور زاہدون کو سرب باسی کہتی ہین اسکی معنی یہہ ہین

کہ تارک تمام چیزون کا لوگون نی سرب باسی کو سناسی کر لیا ہی اور ان فقیرون

کی بہت جماعتین ہین اور سرب باسیون مین بہی کئی گروہ ہین اور اونہین سی ایک

قسم ہی جسکو مونی کہتی ہین یعنی بالکل مردہ کہ ہر کام مین اختیار اپنا چہوڑ دیتی ہین

اور پتہر کی طرح ہو جاتی ہین زبان سی ہرگز نہین بولتی اور اگر دن تک ایک جگہہ کہڑی رہین

تو قدم آگی پیچہی نہین ہٹاتی غرض کہ اپنی اختیار سی کچہ حرکت نہین کرتی اور پتہر کا حکم رکہتی ہین

جب مین شیری [illegible] مین آیا اور ملی اوسکا حال تحقیق کیا تو اوسمین ایک عجیب [illegible] تہا [illegible]

مینی پالی اپنی دل مین کہا کہ شاید یہہ نشی مین کچہہ بولی یا حرکت کری پہر چند پیالی دو آتشی
شراب کی اوسکو پلوائی لیکن اوسکی حال مین سر مو فرق نہ ہوا اور اوسی طرح رہا یہان تک
کہ بیہوش ہو گیا مثل مردہ کی لوگ اوسکو اوٹہا کر لیگئی لیکن خداوند کریم نی بڑا فضل
کیا کہ اوسکی جان پر کچہہ صدمہ نہوا آن دنون بی بدل خان نی تاریخ فتح کانگڑہ کی اور تاریخ
تعمیر مسجد کی کہ قلعہ مین بنوائی تہی مجہسی عرض کی میری پسند آئی اسواسطی یہان لکہی گئی

شہنشاہ زمان شاہ جہانگیر ابن شاہ اکبر ❊ کہ شد بر ہفت کشور پادشاہ از حکم تقدیری
جہان گیر و جہان بخش و جہان دار و جہانبان را ❊ کہ از بخت جوان او جہان این شد از پیری
بشمشیر غزا این قلعہ را بکشود تاریخش ❊ خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جہانگیری

اور تعمیر مسجد کی یہہ تاریخ ہی

نور دین شاہ جہانگیر بن شاہ اکبر ❊ پادشاہی ست کہ در دہر ندارد ثانی
قلعہ کانگڑہ بگرفت بتائید اللہ ❊ ابر تیغش کہ کند قطرہ او طوفانی
شد چو از حکم وی این مسجد پر نور بنا ❊ کہ منور شود از سجدہ او پیشانی
ہاتف غیب بگفت از پی تاریخ بناش ❊ مسجد شاہ جہانگیر بود نورانی

پہر غرہ اسفندارمذ کو جاگیر اور سامان و اسباب اعتماد الدولہ کا نور جہان بیگم کو عنایت کیا
اور حکم کیا کہ ان کی نوبت و نقارہ کو بعد نوبت بادشاہی کی بجایا کرین پہر چوتہی تاریخ پرگنہ
کہنوہہ مقام لشکر ظفر اثر کا ہوا اسی مین خواجہ ابو الحسن ساتہہ منصب عالی دیوانی کل کی سرفراز
ہوا اور بیس آدمیون کو امرای دکن سی خلعت دیا اور ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ کی

منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی پائی اور اسی اثنا میں عرضداشت خرم کی آئی
کہ خسرو نے آٹھوین تاریخ کو درد قولنج سے وفات پائی اور بیسوین کو کنارہ دریا ے بہت کی مقام
ہوا وہان قاسم خان منصب سہ ہزاری ذات دو ہزار سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو
فوجدار دہلی کا مقرر فرمایا اور منصب اوسکا مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا مقرر
ہوا اور اس سے اول مینے قراول اور شکاریون کو حکم دیا تہا کہ شکارگاہ کرجہاک مین شکار رو
کو گہیرین جب مینے سنا کہ وہان شکار گہیری مین آیا ہے چوبیسوین [24] کو ساتہہ چند مصاحبان
کے اوس طرف روانہ ہوا اور ایک سو چوبیس [124] چار پند وہان شکار کیے اور وہین سنا کہ ظفر خان
پسر زین خان نے دار فانی سے کوچ کیا مینے اوسکی بیٹے کو منصب ہشتصدی ذات اور
چار سو سوار کا عنایت کیا

ستروان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

پیر کی رات جمادی الاولی کی مہینہ مین سن ایکہزار اکتیس [1031] ہجری سے بعد گذرنے ایک پہر پانچ گہڑی کے
آفتاب عالم افروز نے دولتسرای حمل مین گذر کیا اور ستروان سال جلوس اس نیازمند کا ساتہہ خوشی اور
فیروزی کی شروع ہوا اور اس خوشی کی دن مین آصفخان نے منصب ششہزاری ذات و سوار سے سرفرازی
پائی اور قاسمخان کو حکومت صوبہ پنجاب پر ہاتہی اور گہوڑا اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور اشتر ہزار
درب زنبیل بیگ ایلچی شاہ ایران کو بطریق انعام کی دیے اور چہٹی تاریخ کو مقام دہ اول پہنچی ہینا

لشکر ظفر پیکر کا ڈیرا ہوا وہان فاضل خان خدمت بخشی گری سی سرفراز ہوا اور زین بیگ
کو حکم دیا کہ تا بدولت جب تک کشمیر سی لوٹین لاہور مین آرام رہی اور اکبر قلی خان
گکہر کو ہاتی عنایت ہوا اور مینی ان دنون مین ذکر سنا تہا کہ ایران کا بادشاہ ازراہ
خراسان واسطی لینی قندہار کی آیا ہی اگرچہ یہہ بات اوسکی اگلی دوستی سی بعید معلوم
ہوتی تہی اور سمجہہ مین نہین آتا تہا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کری
اور میری ایک نوکر نی کہ تین سو چار سو آدمیون سی قندہار مین رہتا ہی خود چڑہائی کری
لیکن جو احتیاط شرط بادشاہی اور لازمہ سلطنت ہی اسواسطی مینی زین العابدین بخشی
احدیون کو مع فرمان مرحمت عنوان خرم کی پاس بہیجا کہ معہ عساکر فیروزی آثر اور
فیلان کوہ شکوہ اور بڑی توپ خانہ کی کہ اوسکی صحبت مین اوسکی کمک کو مقرر ہی بہت جلد
میری ملازمت مین حاضر ہو اگر یہہ خبر سچ ہو تو اوسکو ساتہہ لشکر بی حساب کی خزانہ کثیر دیکر
اوسطرف روانہ کرون تا عوض ٹہہرسکنی کا اوسکو دیوی پہر آٹہوین تاریخ کو حسن ابدال
مین منزل ہوئی وہان فدائی خان کو منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سی سرفراز
کیا اور بدیع الزمان کو بخشی گری احدیون پر مقرر فرمایا بارہوین تاریخ کو کہ دن جمعہ کا تہا
مہابت خان نی کابل سی آکر سعادت زمین بوسی کی حاصل کیے اور مورد عنایات شاہانہ
ہوا اسو اشرفی بطور نذر اور دس ہزار روپیہ بطریق تصدق کی پیش کیے پہر خواجہ ابو الحسن
نی اپنی سوارون کو آراستہ کر کے ملاحظہ کرایا دو ہزار سوار خوش اسپہ فرد مین لکہی گئی
اون مین چارسو برق انداز تہی پہر اوس منزل مین شکار کہیلا [illegible]

تیر و بندوق سی وہان ماری اور وہین حکیم مومنا نی معرفت رکن السلطنت مہابت خان کی
دولت ملازمت کی حاصل کی اور از روی علم و مہارت اپنی کی میری علاج کو تیار
ہوا امید ہی کہ اللہ تعالی اوسکو مبارک کری اور منصب امان اللہ پسر مہابت خان کا
دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سواروں کا مقرر ہوا انیسوین تاریخ باہر نکلی مکھی کی ورود خیام
اقبال کا ہوا اور جشن بزرگ نی بیچ اوس جگہہ کی آراستگی پائی مہابت خان کو طرف کابل کی رخصت
فرما کر گھوڑا اور ہاتی اور خلعت مرحمت فرمایا منصب اعتبار خان کا پنجہزاری ذات اور چار ہزار
سوار کا حکم ہوا چونکہ وہ بندہ قدیم الخدمت ہی اور بہت پیر ضعیف ہو گیا تہا صوبہ داری صوبہ آگرہ
کی سرفراز فرمایا اور نگہبانی قلعہ خزانہ کی ساتھہ عہدہ اوسکی کی مقرر کی تہی اور ساتھہ فیل اسپ و خلعت
کی ممتاز کر کی رخصت کیا اور انیسوین تاریخ بیچ کہالی کنوار کی ارادت خان نی کشمیر سی آکر
سعادت آستانہ بوسی کی حاصل کیے دوسری تاریخ اردی بہشت ماہ الٰہی کو خطہ دلکشا
کشمیر مین ورود ہوا امیران ساتھہ منصب دو ہزاری و پانصدی ذات اور چودہ سو سوار
کی سرفراز ہوا انہدنون واسطی آرام رعایا اور سپاہ کی رسوم فوجداری کو برطرف کرنے کا حکم ہوا
کہ تمام ممالک محروسہ مین علت فوجداری مزاحمت نکرین [illegible] دوست خان [illegible]
ساتھہ منصب دو ہزاری ذات اور سات سو سوار کی ممتاز ہوا تیسوین تاریخ [illegible] ہوا [illegible]
[illegible] حکیم مومنا کی بار دوسری [illegible] میر [illegible] خان [illegible]
[illegible]
[illegible]

آگر دولت زمین بوسی کی پائی سو اشرفی بصیغہ نذر اور چار ہزار روپیہ بطور تصدق کی پیشکش
کیمی مصطفی حاکم ٹھٹھہ نی شاہنامہ اور خمسہ شیخ نظامی کا مصور بعمل وستادان ساتھہ اور تحفون کی
بہیجا تہا نظر اقدس مین گذرا غرہ خرداد ماہ آلہی کو لشکر خان نے ساتھہ منصب چار ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار کی سرفرازی پائی اور میر جملہ کو منصب دو ہزار و پانصدی ذات اور ہزار
سوار عنایت ہوا اور امراء صوبہ دکن کی اسیطرح ساتھہ اضافون منصب کی سرفراز ہوی سردار
خان نی سہ ہزاری اور دو ہزار و پانصد سوار کا منصب پایا سربلند خان ساتھہ ڈہائی ہزاری ذات
اور دو ہزار دو سو سوار کی باقی خان ساتھہ دو ہزار و پانصدی اور دو ہزار سوار کی
شیرزہ خان ساتھہ دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار کی اور جان سپار خان ساتھہ دو ہزاری
ذات اور دو ہزار سوار کی میرزا والی ساتھہ دو ہزار اور پانصدی اور ہزار سوار کی میرزا بدیع الزمان
پسر میرزا شاہرخ ساتھہ ہزار اور پانصدی ذات و سوار کی زاہد خان ساتھہ ہزار اور پانصدی
اور سات سو سوار کی عقیدت خان ساتھہ ہزار و دوصدی اور تین سو سوار کی ابراہیم حسین کاشغری
ساتھہ ہزار و دوصدی اور چہہ سو سوار کی اور ذوالفقار خان ساتھہ ہزاری ذات و پانصد سوار
کی راجہ گجسنگہ و ہمت خان ساتھہ عنایت نقارہ کی ممتاز ہوی اور تاریخ دوسری ماہ
آلہی سید بایزید بخطاب مصطفی خانی سرفراز ہوا اور نقارہ بہی مرحمت ہوا انہین دنون مین
تہور خان کہ خدمتگاران نزدیک سی ہی ساتھہ فرمان مرحمت عنوان کی فرزند اقبالمند
شاہ پرویز کی لانی کو رخصت ہوا چند روز قبل اس سی عرضیان متصدیون صوبہ قندہار
کی مشتمل و بر عزیمت شاہ ایران کی واسطی تسخیر قندہار کی پہنچی تہین اور دل صدق

آئین نظر اور پیوستون گذشتہ اور حال کی تصدیق اسکی کی نہین کرتا تہا یہان تک کہ عرضی
فرزند خان جہان کی پہنچی کہ شاہ عباس نی ساتہہ لشکر عراق اور خراسان کی آکر قندہار کو گہیر
لیا حکم فرمایا کہ ساعت و سطی باہر آنی کی کشمیر سی مقرر کرین اور خواجہ ابو الحسن دیوان اور صادق
خان بخشی پہلی موکب منصور سی طرف لاہور کی جاکر پہنچی شاہزادون عالی مقدار کی ساتہ لشکر دکن
اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کی اور ساتہہ ایک جماعت امیرون سی کہ بیچ رکاب ظفر قرین کی حاضر
ہین اور ان لوگون کو کہ پی در پی محال جاگیرون اپنی سی پہنچین نزدیک فرزند خان جہان کی طرف
ملتان کی روانہ کرین اور ایسی ہی توپخانہ اور حلقہ مست ہاتہیون کی اور خزانہ اور سلاح خانہ سامان
کر کی بہیجین چونکہ درمیان ملتان اور قندہار کی آبادی کم ہی بغیر تیاری ذخیرہ کی پہنچنا لشکر بیکران کا
متصور نہین ہی سو واسطی مقرر ہوا کہ غلہ فروشون کو کہ جنکو اصطلاح ہندی مین بنجارہ کہتی ہین
دلاسا کر کی اور زر دیکی ہمراہ لشکر کی کرین کہ ذخیرہ کی تنگی نہ پہنچی یہان پر بنجارہ ایک گروہ ہی مقرر کہ
بعضی ہزار بیل اور بعضی کم و بیش رکہتی ہین اور غلہ دیہات سی لاکر شہرون مین بیچتی ہین اور ہمراہ
لشکرون کی رہتی ہین ہمراہ اس لشکر کی کم سی کم ایک لاکہہ بلکہ زائد لاکہہ بیل سی ہوگا امید کہ
توفیق کریم کار ساز سی لشکر ساتہہ آلات و اسلحہ کے باسامان ہو کر اصفہان تک کہ پایہ تخت
اوسکا ہی کسی جا توقف و تامل نہ ہو خان جہان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پہنچنی لشکر تک ملتان
سی قصد اوس جانب کا نکرین اور نہ گہبراوی اور کوشش و جنگ کے کری بہادر خان اوزبک ساتہہ
عنایت گہوری اور سروپا کے سرفراز ہو کر واسطی کمک قندہار کی مقرر ہوا افضل خان [illegible]
منصب دو ہزاری ذات اور ہفتصد و پنجاہ سوار کے سرفراز ہوا چونکہ عرض ہوا کہ [illegible]

زمستان مین جاڑی کے شدت سے سخت کھینچتی ہین اور ساتھہ سختی اور دشواری کے
بسر کرتے ہین حکم فرمایا تہی کہ ایک قریہ عمال کشمیر سے کہ تین چار ہزار روپیہ حاصل اوسکا ہو
حوالہ ملا طالب اصفہانی کے کرین کہ بیچ ضرورت لباس فقرا اور گرم کرنے پانی وضو کی مسجدون
مین صرف کرین جو کہ بیچ عرض کی پہنچا کہ زمینداروں کشتوار کی نے سر مخالفت و عصیان کا اوٹھا کر
ساتھہ فتنہ اور فساد کی مشغول ہین راد نخان کو حکم ہوا کہ جلد اور تیز جا کر بہلی اوسکی آرام کرے
قایم کرین تنبیہ اصیل پر کرکی جڑ فساد اونکی کی اوکہیڑ ڈالی اسی تاریخ مین زین العابدین خان کہ واسطے
بلانی خرم کے گیا تہا آکر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرارداد اوسکا یہہ ہی کہ ایام برسات کو مانڈو کے
قلعہ مین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووی عرضداشت اوسکی پڑہی گئی مضمون عبارت اور ملتمسات
اوسکی سے بہتری نہین ظاہر ہوتی تہی بلکہ آثار بی دولتی کی پائی جاتی تہی لاجرم فرمان ہوا کہ جو وہ
ارادہ حاضر ہونیکا درگاہ پر بعد گذرنی برسات کی رکہتا ہی مناسب ہے کہ امرای عظام تنبیہ کا
درگاہ کو کہ واسطی کمک اوسکی کے مقرر ہین خاصکر سادات بارہہ اور بخاری اور شیخزادون اور
افغانون اور تمام راجپوتون کو طرف درگاہ کے روانہ کرے میرزا رستم اور اعتقاد خان کو حکم
ہوا کہ بہلی لاہور کو جا کر تیاری لشکر قندہار کی کرین مشار الیہ کو ایک لاکہہ روپیہ بطریق عنایت
ہوا اور عنایت خان اور اعتقاد خان کو نقارہ مرحمت ہوا ارادت خان کہ واسطی تنبیہ اور
تادیب مفسدان کشتوار کی گیا تہا بہتون کو قتل کر کی اور زمین ضبط کرکی اور سب جلد جنگی ضبط
کر کے بیچ خدمت کی مشغول ہوا معتمد خان کہ ساتھہ خدمت بخشیگری ملک دکن کی اختصاص
رکہتا تہا جو وہ مہم انجام کو پہنچی حسب التماس مشار الیہ کی طلب کیا گیا تہا اسی تاریخ پہنچکر

سنہ پنجاہ و دوم

داستان بوسی کی ہی اور عجائبات سی یہہ ہی کہ بیچ حرم سرای عفت کی ایک لڑی نہ موتی کا
کہ چودہ ہزار روپیہ کی قیمت رکھتا تہا گم ہوا تہا جوتک رای نجومی نی عرض کیا کہ ابہی
دو تین دنون مین ظاہر ہوتا ہی اور صادق خان رمال نی عرض کیا کہ بیچ انہین دو تین روز
کے کسی جگہہ سی بہم پہنچتا ہی کہ ساتہہ صفائی اور پاکیزگی کی متصف ہو مثل عبادتخانہ اور
اوس جگہہ کی کہ مخصوص ساتہہ نماز اور تسبیح اور اشغال کی ہو ایک عورت رمالہ نی عرض کیا کہ جلد تر
ظاہر ہوویگا اور عورت سفید پوست از روی شگفتگی کی لاکر حضرت کی ہاتہہ مین دیویگی اتفاقا
تیسری روز ایک کنیزان ترک سی بیچ عبادت خانہ کی پاکر ساتہہ تمام خوشحالی کے مسکراتی
ہوئی بیچ ہاتہہ میری کی دیا جو سخن تینونکا موافق ہوا ہر ایک ساتہہ انعام خاطر خواہ کی سرفراز
ہوا جو کچہہ غرائبات سی تہا لکہا گیا بیچ اندنونکی کوکب اور خدمتگارون وغیرہ بارہ آدمیون
کہ بندہای درگاہ سی ساتہہ سزاولی امرای صوبہ دکن کی تعین فرمایا مینی کہ اہتمام اچہا کر
کے جو کچہہ کہ ہو تمام حاضر درگاہ کرین کہ بیچ لشکر فیروزی اثر قندہار کی بہیجا جاوی جہان دنون
مین یکبار بیچ عرضی بہیجا کہ خرم نی بیچ بعضی محال کے جاگیر نورجہان بیگم اور شہریار کی سی بی
اجازت دست تصرف دراز کیا ہی تمام پرگنہ دہولپور سی کہ بیچ جاگیر فرزند شہریار کی دیوان اعلی
سی تنخواہ ہوئی تہی دریا نام افغان کو نوکرون اپنی ہی سات ایک جماعت کی بہیجا اور اوسنی
سات شریف الملک ملازم شہریار کی کہ بعہدہ فوجداری اوس محل کی مقرر تہا لڑائی کی اور
بہت آدمی طرفین سی قتل ہوی ہین اگرچہ توقف اوسکی بیچ قلعہ مانڈو کی اور عمدہ حرکتون
دور از حساب و نامعقول سی کہ بیچ خیرخواہی اپنی کی ظاہر کرتی اوسکی مین جرأت کی تہی ظاہر ہوتا تہا

که عقل اوسکی گرفته تهی لیکن سنی اس اخبار کی سی یقین هوا که حوصله اوسکی کو گنجایش

ان تمام عنایتون اور تربیت کی کیهه بهیچ حق اوسکی کی هوئی هی نهین تها اور دماغ اوسکا خلل پذیر

هی اسواسطی راجه و وزرا فقرن کو که خدمتگارون قدیم سی هی اور نزدیک تها پاس اوسکی بهیجکر اس

جرات و بی باکی سی باز پرس فرمالیئی بهیجی اور فرمان هوا که بعدازین ضبط احوال اپنی کا کرکی قدم

راسته اچهی اور شاه راه ادب سی باهر نه رکهین اور اوس بیچارے جاگیر اپنی کی که دیوان اعلی سی تنخواه

پائی تهی خوش هین اور هرگز اراده آپکا ملازمت مین نکرین اور ایکجماعت بندوقچی که واسطی

حمله قندهار کی طلب هوئی تهی جلد روانه درگاه والا کے کری اگر خلاف حکم کی ظهور مین آیا نتیجه اوسکا

ندامت هوگی بیچ انهون کی میر ظهیر الدین پوتا میر میران بیتی شاه نعمت الله مشهور کی ایران سی

آکر ملازمت کی خلعت اور هشت هزار درب انعام هوا آجاله دکهنی کی سات فرمان عنایت

عنوان کی نزدیک راجه نرسنگهه دیو کی رخصت پائی که نزد اوسکی جاکر کهی پهلی اس سی اور اواسطی

رعایت بسیار اور مرحمت بیشمار کی کہ ساتهه خرم اور فرزندون اوسکیکی کهتا تها جبکه اوسکی لڑکی کو

بیماری سخت هوئی تهی ساتهه اپنی قرار دیا تها میں که اگر خدای تعالی اوسکو صحت دیوی شهر شکار بندوق

کا نکرونگا مین اور کسی جاندار کو ساتهه اپنی کی آزرده نکرون با وجود اس شوق کی که مجکو ساتهه شکار

کی هی خاصکر ساتهه شکار بندوق کی مدت پانچ برس سی گرد اوسکی نگیا مین بیچ انهون کی که

خاطر مین کامون نا لایق اوسکی سی گرانی قبول کی بهر طرف شکار بندوق کی توجه فرمائی مین اور حکم کیا

که سپاهی بندوق کی دو تنخواه مین چهوٹین بیچ تهوڑی مدت کی اکثر کو بندون سی ذوق

بندوق لگانی کا هوا اور ترکش بندون کا بسبب چجهائی کی اور پیشه کهوتی کی اور زر

پہنچائی اور پچیسوین تاریخ ماہ مذکور مطابق ساتوین شوال کوچ ساعت نیک و مختار سے
کشمیر سی طرف لاہور کی روانہ ہوا مین تہاری دو اسپ ہمین کو ساتھہ فرمان مرحمت
عنوان کی نزدیک یانا کرن کی بہیجا تہے کہ پسر اوسکی کو ساتھہ جمعیت کی ملازمت مین لاوے
میر ظہیر الدین ساتھہ منصب ہزاری ذات اور چارسو سوار کے سرفراز ہوا جو عرض مین پہنچا
کہ وہ قرضدار ہی دس ہزار روپیہ انعام فرمائی مینی غرہ شہریور ماہ الٰہی کو سرچشمہ اچہول منزل
نشاط ہوئی دن مبارک شنبہ کی سرتاک مین بزم پیالہ کی آرایش پائی بیچ اسدن مبارک
کی فرزند سعادتمند شہریار کی ذمہ خدمت قندہار اور تسخیر اوس دیار کا کیا ساتھہ منصب بارہ
ہزاری اور آٹھہ ہزار سوار کے سرفرازی پائی خلعت خاصہ ساتھہ نادری تکمہ مروارید کے
عنایت ہوا اندنون ایک سوداگر دو دانہ بڑی موتیون کے ملک روم سی لایا تہا اون مین
سی ایک سوا اشتقال کا دوسرا ایک تی کم اس سی ہر دونون کو بقیمت ساٹھہ ہزار روپیہ کے
نورجہان بیگم نے خرید کرا سی روز پیشکش کیی جمعہ کی دن دسوین تاریخ ساتھہ تجویز حکیم
مومنا کی سیدھی ہاتھہ کی فصد کہلوائی مقرب خان کہ بیچ اس فن کی کمال رکہتا تہا ہمیشہ
وہی فصد میری لیا کرتا تہا اور کیا امکان کہ کبھی خطا کری لیکن دو مرتبہ خطا کی تو بعد اوسکی
قاسم برادر زادہ اوسکی نی کہولی خلعت اور دو ہزار روپیہ مشار الیہ کو دیکر ہزار درب حکیم مومنا
کو انعام ہوئی میر خان حسب التماس خانجہان کی ساتھہ منصب ہزاری پانصدی کی
اور نو سو سوار کی سرفراز ہوا اکیسوین تاریخ ماہ مذکور کو جشن ہفت شمسی آغاز شروع
سال چودہ سو تیرہ اس نیاز مند درگاہ الٰہی کا ساتھہ فرحی اور مبارکی کی شروع ہوا امید

مدت عمر کی بیچ مرضیات ایزدی کی مصروف ہووی اور اٹہائیسوین تاریخ کو واسطی
سیر آبشار اودہر گئے گیا جو چشمہ مذکور خوبی وگوارائی مین مشہور تہا ساتہہ آب گنگ اور
آب درہ لار کی روبرو اپنی تلوایا پانی اودہر کا آب گنگ سی تین ماشہ بہاری ہوا اور پانی
گنگ کا آب لار سی آدہ ماشہ سبک زائد ہوا تیسری تاریخ مقام ہیراپور مین نزول بارگاہ
اقبال کا ہوا باوجود اسکی کہ ارادتخان نی خدمت کشتوار کی خوب کی جو کہ رعایا باشندہ کشمیر کی
طریقہ سلوک اوسکی سی شکوہ کرتی تہی اعتقادخان کو ساتہہ حکومت صوبہ کشمیر کی سرفراز کر کی
گہوڑا اور خلعت اور شمشیر خاصہ دشمن کی اربہ جانی والی اوسکو عنایت فرمائی ہین اور ارادتخان کو
اوپر خدمت لشکر قندہار کی تعین کیا ہین کنور سنگہ راجہ کشتوار کو بیچ قلعہ گوالیار کی مقید سی رہا کر کی
کشتوار اوسیکو عنایت فرمایا ہین اور گہوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا اوسکو عنایت ہوا حد
ملک کو طرف کشمیر کی بہیجا ہین کہ درہ لار سی نہر پانی کی بیچ باغ نور افزا کی لاوی تیس ۳۰ ہزار روپیہ
واسطی مصالح اور مزدوری کی اوسکی حوالہ ہوی بارہوین ماہ مذکور کو پہاڑون ہی سی باہر آ کر
بیچ بہنبر کے مقام ہوا دوسری روز شکار قمرغہ کیا ہین اور بخشش لشکر خسرو کو منصب ہزاری ذات
اور دوہزار سوار کا عنایت ہوا چوبیسوین تاریخ آب چناب سی گذر فرمایا ہین میرزا رستم نی
لاہور سی آ کر ملازمت کی آٹھوین تاریخ افضلخان دیوان خرم کا عرضداشت اوسکی لایا اور ملازمت
کی بی اعتدالیون اپنی کو لباس معذرت کا پہنا کر اوسکو بہیجا کہ شاید سخن آرائی اوسکی بزبانی اپنی
سی کاربرآری کری اور اوسکی ناہمواری کی اصلاح کری ہیچ اصلا توجہ نفرمائی خواجہ ابوالحسن
دیوان اور صادقخان بخشی نی کہ پہلی واسطی سامان لشکر قندہار کی طرف لاہور کی گئی تہی ہوا

آستان بوسی کی پائی غرہ آبان ماہ الٰہی کو امان اللہ پسر مہابت خان سات منصب ہزاری ذات
اور سترہ سو سوار کے سرفراز ہوا فرمان مرحمت عنوان واسطی طلب مہابتخان کی بھیجا گیا اندنون
عبداللہ خان کو واسطی خدمت قندہار کی بلایا تھا مینی اوسنی محال جاگیر اپنی سی آکر زمین بوسی
کی چوتھی ماہ مذکور کو ساتھ مبارکی اور فرخی کی داخل لاہور مین ہوا مین الف خان نی منصب
دو ہزاری اور پندرہ سو سواری سربلندی پائی دیوان عظام کو حکم ہوا کہ جاگیرین خرم کی کہ
بیچ سرکار حصار اور میان دوآب ور اس حدود کے تنخواہ رکھتی ہین اوس جماعت کی کہ اوپر
خدمت قندہار کی مقرر ہوئی تنخواہ کرین اور وہ بعوض اسکے محال کی صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سے
جس جگہہ چاہی متصرف ہو اور افضل خان کو خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمان ہوا کہ صوبہ گجرات
اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہوا ان جاہون سی جہان پر چاہی محل اقامت کا
قرار دیکر بیچ ضبط اون حدود کی مشغول ہو ایک جماعت بندون کی کہ بیچ لشکر حضور کی واسطی
یورش قندہار کی طلب ہوئی ہی اور سندا اون واسطی لانی اون کی تعین ہو گئی ہین جلد طرف
درگاہ کی بھیجی اور بہر نگہبانی احوال اپنی کی کرے فرمان ہماری سی نہ گذری ورنہ ندامت اوٹھا
ویگا اسی روز گھوڑا اتفاق اول کہ طویلہ خاصہ میں نامزد رکھا تھا عبداللہ خان کو عنایت
ہوا چھبیسوین ماہ مذکور کو حسین بیگ اور ولی بیگ ایلچیون شاہ ایران کی نی دولت بار
یابی کی پائی بعد ادا کرنی رسمین کورنش و تسلیم [illegible] نوشتہ شاہ ایران کا پیش کیا [illegible]
جہان کی نی حسب الحکم حضرت [illegible] کی ہمراہ [illegible] ہزار روپیہ اونہا
کی [illegible] پیشکش گذرانی مہابت خان منصب شش ہزاری ذات اور پانچہزار سواری سی سرفراز

میرزا رستم کو ہاتھی عنایت کیا راجہ سارنگ دیو کو اوپر پیشرولی راجہ نرسنگہ دیو کی تعین فرمایا
بھیجی کہ جلد تر اوسکو اوپر درگاہ کے حاضر کری ساتوین تاریخ آذر ماہ الٰہی کو ایلچیون شاہ عباس کو
کہ بدفعات آئی تہی خلعت اور خرچ دیگر رخصت فرمایا بیچ وہ خط کہ بیچ معذرت قندہار کے
مصحوب حیدر بیگ کی بھیجا تہا جواب اوسکا کہ لکہا گیا تہا دونون بیچ اس اقبالنامہ کے ثبت ہوئن

نقل نامۂ دارای ایران

نسیمین دعاؤن کی کہ خوشبوئون قبولیت اوسکی سی غنچہ مراد کا کہل کر خوشبو زیادہ کرنی والی
دماغ یگانگی کا ہو اور روشنیین تعریفون کی کہ چمک خلوص اوسکی سی محفل اتحاد کی روشن ہو کر
سیاہی دور کرنیوالی غالیہ بیگانگی کی ہو عطر بزم محبت و ولا حضرت اعلی ظل الٰہی کا اور شمع
جمع صدق و صفا اور شمع پرورده الٰہی کا کرکی ظاہر رای انور اور مکشوف ضمیر منیر ضیا
گستری کرتا ہی کہ اوپر دل دانش پسند اور خاطر آسمان پیوند اوس سلطان دوجہان برابر کی آئینہ
چہرۂ دانش اور بینش اور مرآت جمال حقایق آفرینش کا ہی عکس پذیر ہووی کہ بعد وقوع
قضیہ ناگزیر رحلت نواب جنت مکان علیین آشیان کے روشن کری اللہ تعالی دلیل اوسکی
کیسی کیسی قضایا ایران مین واقع ہوی بعضی ممالک تصرف منسوبون اوس عرش مکان و ولایت
مکان کیسی باہر ہو گئی جو یہہ نیاز مند درگاہ بی نیاز کا متقلد امور سلطنت کا ہوا ساتھ تائید
توفیقات ربانی اور حسن توجہ دوستونکی انتزاع تمام ممالک موروثی کا کہ بیچ تصرف غیر الغیر کی
ہی کیا جو کہ قندہار بیچ تصرف والا دودمان کی تہا اونکو بیچ میان کر متعرض اوسکا نہوا عالم
اتحاد و برادری سی امیدوار تہا مین کہ اونہی بطریق آبا عظام جنت مقام اپنی کے

اوسکی سونپنی مین توجہ مبذول فرماوین چونکہ آپ نی احکام مین غفلت کی مکرر ساتھہ نامہ اور پیغام اور
کنایہ اور صریح کی بتصریح طلب اوسکی کی مینی لایق ہی کہ تمہاری نظر ہمت مین یہہ ملک حقیر قابل
تنگ پکڑنی کے نہ ہو مقرر فرماوین کہ بیچ تصرف دلیائی انخاندان کی دیگر رفع طعن دشمنون
اور بدگوئون کا اور قطع زبان حاسدون و عیب جویون کی کرین اور ایکجماعت نی پیشتر
اس امر کو عقدہ تعویق مین ڈالا تہا جبکہ حقیقت اس مقدمہ کی نی دوست و دشمن کی درمیان
مین شہرت پائی اور آپکی طرف سی کوئی جواب مشعر رد و قبول پر نہ پہنچا خاطر عاطر مین
پہنچا کہ طرح سیر و شکار قندہار کی ڈالون کہ شاید اس سلسلہ سی گماشتی اوس برادر نامدار کامگار کی
ازروی روابط الفت و خصوصیت کی کہ درمیان ہماری تمہاری مسلوک ہی موکب اقبال کا استقبال کر کی
خدمت اشرف مین حاضر ہون اور از سر نو اہل عالم پر رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاہر ہو کہ باعث
کوتہی زبان حاسدون و بدگوئون کا ہووی ساتھہ اس ارادہ کی بی سامان قلعہ گیری کے
متوجہ ہو کر جبکہ الوکا ہی فراہ پر پہنچی ہم منشور عاطفت تبنی اوپر اظہار سیر و شکار قندہار کی وہانکے
حاکم کو بہیجا تہا کہ مہمان پذیر ہو عزت آثار خواجہ باقی کرکراق کو طلب فرما کر نزدیک حاکم
اور امرای قلعہ کی پیغام بہیجا تہا کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل اللہ اور نواب ہمایون
ہماری کی جدائی نہین ہی اور آگاہی کبہی طرفین نہی سمجہتی ہین اور ہم بطور سیر متوجہ اس صوبہ کے
ہوی ہین ایسی بات نکرین کہ رنج خاطر ہو آنہون نی مضمون حکم اور پیغام مصلحت انجام کو
گوش حقیقت نیوش مین نسنا اور مراسم الفت و اتحاد جانبین کو خیال نکر کی اظہار تمرد
و عصیان کا کیا سبب جدائی قلعہ کا پہنچکر ہر عزت آثار مشار الیہ کو طلب فرمایا بیچ اوپر جو کہ لازمہ تنبیہ

کا تہا اوس ہی کیلا بہیجا اور دس ہزار تک عساکر منصور کو تاکید فرمائی تہی کہ گرد قلعہ کی تجاوزین اونکو
نصیحتین فائدہ مند نہ ہوئین اور مخالفت مین اصرار کیا جو زیادہ اس سی مصلحت کو گنجایش نہ تہی
لشکر قزلباش باوجود موجود نہونی اسباب قلعہ گیری کی تسخیر قلعہ مین مشغول ہوا تہوڑی مدت مین
بُرج قلعہ کو ساتھ زمین کی برابر کیا کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا امن چاہی تہی بہی رابطہ محبت کو
کہ قدیم الایام سی فیما بین ان دو سلسلہ بلند کی مسلوک ہی اور طریقہ برادری کو کہ از سر نو زمانہ
مینرالی اوسکے رنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال کے سی درمیان تمہاری اور نواب ہمایون کے
کی ایسا استحکام پایا کہ رشک افزای سلاطین روی زمین کا ہوا ہی منظور نظر رکہکر مقتضای مروت
جانکی تقصیرات و زلات اونکی کو معاف فرماکر سالما غانما باتفاق حیدر بیگ توپباشی کی کہ فدویان
صادق اتحاد ان سی ہی روانہ درگاہ معلی پر کیا قسم ہی حق کی کہ بنیاد محبت اور الفت موروثی
اور مکتسبی کی جانب اس دوست کی سی نہ اوسی سال تہہ مرتبہ کی مضبوط و مستحکم ہی کہ بسبب حدوث
بعضی امور کی بموجب تقدیر پردہ امکان سی ظاہر ہوئی ہین خلل پذیری سی میان ما و تو رسم جدا
نخواہد بود * بجز طریقہ معروف فانخواہد بود * امید کہ او سجانب سی بہی بہی طریقہ پسندیدہ
مسلوک ہوکر بعضی امور غریبہ کو منظور نظر خجستہ اثر کا نفرماکر اگر کوئی خدشہ برپا ہو ساتہہ
حسن الطاف ذاتی اور محبت قدیمی کی اوسکی دور کرنی مین کوشش کرینگی کہ گل ہمیشہ بہار
یکدلی و یگانگی کو سرسبز رکہکر تمام ہمت آسمان کی بنیاد والی اسباب استحکام مبانی وفاق اور تشیید
مبانی اتفاق کے کہ نظام بخش انفس و آفاق کا ہی مصروف فرماوین اور ممالک محروسہ ہمارہ کی
متعلق اپنی جان کر حسب کہ کو چاہین عنایت فرماکر اعلام بخشین کہ بلا مضایقہ اوسکو بہیجا

جاوی ان جزئیات کا کیا اعتبار جو امراء اور حکام کہ قلعہ مین تہی اگرچہ مرتکب چند کامون کی کہ منافی
دوستی کی تہی ہوی لیکن جو کہ واقع ہوا ہماری جانب سی ہوا تو اونہون نی جو کچہ لازمۂ نوکری و شرط
جان سپاری کا ہی ادا کیا یقین کہ وہ حضرت بہی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہانہ شامل حال انکی
فرماکر ہمکو اون سی شرمندہ نہ کرینگی زیادہ کیا طول کیا جاوی ہمیشہ لوای جہان بانی باہم عرش تا ابد آغشتہ بہی

جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرّی البیان حد و قیاس سی اور ستایش مبرّا آلایش تشبیہ و التباس ہی اوس
یگانہ معبود کو لایق کہ استحکام عہود اور مواثیق بادشاہان عظیم الشان کو سبب انتظام سلسلۂ آفرینش کا
اور اتحاد فرمان روایان جہان کو باعث آرام و آسایش اور موجب امان و آرامش خلایق کا
کر ودیعتین یاد حضرت خالق کی ہین اونکی گردانا ہی مصداق اس بیان اور مؤید اس
برہان کا موافقت و اتحاد اور رابطہ وداد ہی کہ فیما بین اس دودمان رفیع الشان کی متحقق ہوا
ہی اور بہیچ زمانہ دولت افزون ہماری کی اسقدر مضبوط و مستحکم ہوا کہ محسود بادشاہان زمان و سلاطین
دوران کا ہی وہ شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ فلک بارگاہ دارا گروہ گردون شکوہ زیبندہ
افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرۂ برومند ریاض سلطنت و ابہت نہال بوستان
نبوت و ولایت نقاوۂ دودمان علوی خلاصۂ خاندان صفوی ہی سبب و باعث درپی ہونیکے
گلزار محبت و دوستی و یکتادلی کی کہ انقراض زمان و اختلاف گردش دوران تک امکان شکستگی کا
خلل کا نہ تہا ہوی تہا اسیم اتحاد و یگانگی فرمان روایان اس جہان کی بہی ہوگی کہ علیحدہ استحکام
اخوت و دوستی مابین ہمہ طرفین سی ہوگئی ہو اور ساتہہ کمال موافقت روحانی و جسمانی

سے فرمایا ہین ساتھہ جان کی فرق نہ ہو ملک و مال کی کیا حقیقت ہی اسطرح سی واسطی سیر و
شکار کی آوین سو صحیفہ محبت بیش از قیاس ما پاس وارد ہونی مکتوب محبت طراز
خوش اسلوب الفت پیرا سی کہ معذرت سیر و شکار قندہار مین مصحوب سعادت نصاب حیدر بیگ
اور ولی بیگ کی ارسال کیا تھا مشعر اوپر صحت ذات ملائک صفات کی تھا پھول خوشی کے
اوپر وجہہ روزگار خجستہ آثار کے کہلی اوسی ہی در کامگار عالی مقدار کی عقل گیتی سنوار سے پوشیدہ
نرہی کہ تا پہنچنی ایلچی مبارک پیام زنبیل بیگ کی بیچ درگاہ آسمان جاہ کی کسی طرح ساتھہ خط و
پیام کے بیچ مقدمہ خواہش قندہار کی کچہہ اظہار نہوا تہا اور سوقتین کہ ہم بیچ سیر و شکار خطہ
دلکشای کشمیر کے مشغول تھی ہم دنیاداروں دکن کی نے کوتہ اندیشی سی قدم جادۂ اطاعت
و بندگی سی باہر رکھہ کر راستہ عصیان کا پکڑا اسلیئے اوپر ذمہ ہمت شاہانہ کی تنبیہ و تادیب کوتہ اندیشون
کے لازم ہوئی اور رایات نصرت آیات نی بیچ دارالسلطنت لاہور کی نزول اجلال فرمایا کر
فرزند شاہ جہان کو ساتھہ لشکر ظفر اثر کی اوپر سر اون بے سعادتوں کی تعین فرمایا ہمنی اور
خود متوجہ طرف دارالخلافت آگرہ کی ہوئی ہم کہ زنبیل پہنچا اور خط محبت افزا اوس نیت بخش
اورنگ شاہی کا پہنچایا اوس تحریر دوستی کو اوپر اپنی شگون لیکر بارادہ دفع کرنی فساد
دشمنوں و مفسدوں کی متوجہ طرف دارالخلافہ آگرہ کے ہوا ہین بیچ قضیہ گہر بار در بار
کے اظہار خواہش قندہار کا نہوا تہا زنبیل بیگ نے زبانی ظاہر کیا بیچ جواب اوسکی فرمایا ہمنی
کہ ہمکو ساتھہ اوس ہی در کامگار کے کسی چیز سی دریغ نہین ہی انشاء اللہ تعالی بعد سر انجام
مہم دکن کی جسطرح کہ مناسب دولت ہوگا عمل [illegible] کرینگی فرمایا ہمنی ہم کہ مسافت

دورہ و درا واسطی گرمی کی آئی ہو چند روز بیچ دار السلطنت لاہور کی آرام ہوا کہ ہم تم کو بلا لین گی بعد پہنچنی آگرہ
کی کہ مستقر دار الخلافت ہی مشار الیہ کو طلب کیا ہی واسطی رخصت فرمانی کی عنایات ایزدی جو قرین
حال مسیں نیاز مند درگاہ الٰہی کی ہی فتح سی مطمئن خاطر ہو کر متوجہ پنجاب کا ہوا مین اور ارادہ مشار الیہ کی
رخصت کا کیا بعد سرانجام بعض مہمات ضروری کی بہ سبب گرم ہو جانی ہوا کی متوجہ خطہ کشمیر جنت
نظیر کی کہ بیچ لطافت اور نزاہت آب و ہوا کی مسلم الثبوت سیاحون ربع مسکون کا ہی ہوی ہم
بعد پہنچنی کی اوس خطہ دلکشا مین زنبیل بیگ کو واسطی رخصت کی طلب کیا ہمنی کہ ہم خود بدولت
توجہ فرما کر سیرگاہین نزہت بخش فرح افزا دیکھکے ایک ایک وسکو دکہلاوین کہ اسی اثنا مین
خبر پہنچی اوس برادر کامگار کی بعزم تسخیر قندہار کہ ہرگز میری خیال مین نہ آئی پہنچی بڑی حیرت
ہوئی کہ ایک اندہا گانو کیا مقدار رکہتا ہی کہ خود بسعادت واسطی تسخیر اوسکی کی متوجہ ہون
اور ایسی دوستی و برادری سی چشم پوشیدہ رکہین باوجود اسکی کہ مخبر راست گفتار خبر پہنچاتی
تہی ہم باور نہین کرتی تہی جب کہ خبر محقق ہوئی اوسی گہڑی عبد العزیز خان کو حکم فرمایا ہمنی کہ
مرضی اوس برادر کامگار کی سی تجاوز نکری اب تک سررشتہ برادری کا مستحکم ہی ہم اس الفت
دیکہتی کے درجہ کو زیادہ ملک عالم سی جانتی تہی اور کسی عطیہ کو ساتہہ اوسکی نہین تولتی تہی پس لائق
اور مناسب برادری کی یہ تہا کہ آنی ایلچی تک صبر فرماتی شاید ساتہہ اوسی مطلب مدعا کی کہ آیا
تہا کامیاب خدمت مین پہنچتا پہلی پہنچنی ایلچی کی مرتکب ایسی امر کی ہونا آیا اہل فرنگ کا پیرایہ عہد
وصداقت اور سرمایہ مروت و فتوت کا قصور کو طرف اپنی جگہ دینگی اللہ تعالی ہر وقت حافظ و ناصر و معین
ہو جیو فقط ٭ بعد رخصت فرمانی ایلچی کی اونکی ہمت واسطی تسخیر قندہار کی مصروف رکہہ کر

فرزند خان جہان کو کہ واسطی بعضی مصلحتون کی طلب کیا تہا فیل اور اسپ خاصہ با شمشیر و خنجر مرصع اور
خلعت عنایت کر کی رخصت فرمایا کہ پہنچنی شہزادی شہریار تک ساتہہ لشکر ظفر آثار کی بیچ ملتان کے
توقف کر کی منتظر حکم کا رہی اور باقر خان کہ فوجدار ملتان کا تہا بیچ درگاہ والا کی طلب کیا گیا علی قلی
بیگ درمن کو ساتہہ منصب ہزار و پانصدی کی سرفراز کر کی واسطی کمک مشار الیہ کی مقرر کیا اور
ایسی ہی میرزا رستم کو ساتہہ منصب پنجہزاری کی بلند مرتبہ کر کی بیچ خدمت اوس فرزند کی لشکر مذکور
مین معین فرمایا لشکر خان نی صوبہ دکن سی آکر ملازمت کی تعینات لشکر مذکور سی ہوا اسد خان
افغان اور میرزا علی شیر خان اور مکرم خان اور اکرام خان اور باقی امرا کو کہ صوبہ دکن اور محالون جاگیرون
اپنی سی آئی تہی اسپ و خلعت دیکر ساتہہ ہمراہی خان جہان کی رخصت فرمایا عمدۃ السلطنت
آصف خان کو بیچ دار الخلافت آگرہ کی بہیجا کہ کل خزانہ مہر اور روپیہ کو کہ آغاز سلطنت حضرت
عرش آشیانی سی اب تک جمع ہوا ہی بیچ درگاہ کی لاوی اصالت خان پسر خان جہان خان نی
ساتہہ منصب دو ہزاری اور ہزار سوار کی سرفرازی پائی محمد شفیع بخشی صوبہ ملتان ساتہہ خطاب خانی کے
سرفراز ہوا شریف وکیل فرزند اقبالمند شاہ پرویز کو رخصت فرمایا کہ بہت جلد جا کر اوس فرزند
کو ساتہہ لشکر صوبہ بہار کی ملازمت مین لاوی اور فرمان مرحمت عنوان بخط خاص لکہہ کر تاکید
بہت واسطی آنی اوسکی کی گئی بیچ اس تاریخ کی میر میران پوتا شاہ نعمۃ اللہ کا ساتہہ مرگ
مفاجات کی فوت ہوا امید کہ اہل آمرزش سی ہو میرزا بیگ قراول کو فیل مست نی دبا کر مار
ڈالا بیچ جاگہ اوسکی امام وردی کو مقرر کیا میری آنجہ بسبب ضعف کی کہ دو برس آگی اس سی
عارض ہوا تہا اور اب تک موجود ہی دل و دماغ نی یاری نہ کی کہ اپنی ہاتہہ لکہتی سوانح و وقایع

مشغول رہسکون آن دنون مین معتمدخان نی خدمت دکن سی آکر ملازمت کی جو بندون
مزاجدان اور شاگردون سخن فہم سی تہا اور پہلی بہی سررشتہ اسخد ستکا اور ضبط وقایع کا
بیچ عہدہ اوسکی کے تہا حکم فرمایا مینی کہ استاریخ سی کہ لکہا ہی مینی آگی کو مشارالیہ اپنی خط
سی لکہی اور میری مسودات مین داخل کری اور جو کچہہ کہ ازین بعد واقع ہو بطریق روزنامچہ
کے مسودہ کرکے ساتہہ تصحیح میری کی پہنچاکر بیاض مین لکہتا رہی

اس جگہہ سی مسودات لکہی ہوی معتمدخان کی ہین

ان دنون مین کہ بالکل ہمت جہان کشا واسطی تیاری لشکر قندہار کے مصروف تہی خبرین
ناخوش تغیر حال اور بی اعتدالیون خرم کی بیچ عرض کی پہنچی تہین موجب توحش اور تردد
خاطر کا ہوتی تہین بنابرین موسویخان کو کہ بندون بااخلاص اور مزاجدان سی ہی واسطی گزارنی
پیغامون تہدید و ترغیب اور بیان نصایح ہوش افزا کی نزدیک وسیلہ دولت کی بہیجا مینی
کہ ساتہہ رہنمونی سعادت کی اوسکو گران خواب غفلت و غرور سی بیدار کری اور اوپر ارادون
باطل اور مقصدون فاسد اوسکی کی وقوف حاصل کرکے بیچ خدمت کی دوڑی کہ جو کچہہ کہ
مقتضای وقت ہو عمل کیا جاوی غرہ بہمن ماہ الٰہی کو جشن وزن قمری آراستہ ہوا
اس جشن مبارک مین مہابتخان نی صوبہ کابل سی آکر سعادت ملازمت کی پایی
اور مورد عنایات خاص کا ہوا لیقوبخان بدخشی کو ساتہہ عنایت نقارہ کی بلند پایگی
بخشکر اوپر صوبہ کابل کی تعین فرمایا مقارن اسحال کی عرضداشت اعتبارخان کی آگرہ سے
پہنچی کہ خرم ساتہہ لشکر کمیت آثار کی مانڈو سی روانہ اسطرف ہوا لاچار خبر طلب خزانی کی سنکر

اگے بیچ [illegible] ... بی اور ناصبور ہوکر بی تابانہ روانہ ہوا شاید اثنای راہ مین آکی
اوپر خزانہ کی پہنچکر دست اندازی کری اسواسطی رای صواب نمانی ایسا چاہا کہ برسم شکار
کی کنارہ آب سلطان پور تک نہضت فرمانا چاہیی اگر اس بی سعادت نی ساتھ
رہنمونی بدرقہ ضلالت کی قدم بادیہ جلادت مین رکہا ہو تو جلد جاکر سزا کردار ناہنجار کی
بیچ دامن روزگار اوسکی کی رکہی جاوی اور اگر طور دوسرا ظاہر ہو موافق اوسکی کیا جاوی ساتھ
اس عزیمت کی ستروین ماہ مذکور کو بیچ ساعت مسعود اور زمان محمود کی کوچ واقع ہوا مہابتخان نے
ساتھ عنایت خلعت خاص کی سرفرازی پائی ایک لاکھ روپیہ میرزا رستم کو اور دو لاکھ روپیہ
عبداللہ خان کو ساتھ صیغہ مساعدت کی حکم ہوا میرزا خان لشکرین خان کو ساتھ فرمان مرحمت
عنوان کے نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کے بھیجکر تاکید بیش از بیش بیچ طلب اوسکی کی گئی
راجہ سارنگدیو واسطی طلب سنگہ دیو کی گیا تہا آکر ملازمت کی عرض کی کہ راجہ ساتھ جمعیت
شایستہ اور افواج آراستہ کی بلدہ تہانیسر مین ساتھ سعادت رکاب کے مفتخر ہو دیگا بیچ اس
چند روز کے عرائض اعتبار خان کی اور دوسرے بندون کے دار الخلافہ آگرہ سی پہنچی کہ خرم نے
برگشتگی اور بی دولتی سی حقوق تربیت کو ساتھ عقوق کی مبدل کرکی پانون ادبار کا جہالت
اور ضلالت کی جنگل مین رکہہ کر بعزم اس حدود کی ہی اس سبب سی واسطی برلانی
خزانہ کی صلاح دولت نجابت کی واسطی استحکام برج و بارہ و لوازم قلعہ داری کی مشغول ہوا مین
اور ایسی ہی عرضی آصفخان کی پہنچی کہ اوس بی دولت نے بیہودہ آزرم کا پہاڑکر ہونہ وادی
ادبار مین رکہا ہے پیش آنی اوسکی ہی اوبی خبر نہین آتی ہی جو صلاح دولت کی خزانہ کی

لانی مین نہ تہی حراست ایزدی مین سونپ کر خود متوجہ ملازمت کا ہی بنابرین آپ سلطانپور
سی عبور فرماکر ساتہہ کوچ متواتر کی متوجہ واسطی تنبیہ و تادیب اوس سیاہ بخت کی ہوا مین او حکم
فرمایا مینی کہ بعد ازین اوسکو بی دولت کہا کرین اس اقبالنامہ مین جہان لفظ بی دولت مذکور
ہوا وسی ہی کنایہ ہوگا تربیتون اور مرحمتون سی کہ بیچ حق اوسکی کے ظہور مین آئین اب تک کسی
بادشاہ نی ساتہہ فرزند اپنی کی اسقدر عنایتین نہین کین وہ کچہہ پدر بزرگوار نی ساتہہ برادرون
میری کی لطف کیا تہا مینی ساتہہ نوکرون اوسکی کی مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب علم و نقارہ کا
کیا کہ اوراق گذشتہ مین بہ تقریبات ثبت ہوا اور اوپر مطالعہ کرنی والون اس اقبالنامہ کی پوشیدہ نہوگا
کہ کسقدر توجہ و تربیت اوسکی حق مین مبذول ہوئی اسلیی یہان زبان قلم کو شرح اوسکی سی کوتاہ رکہا
مین کونسی رنج اپنی کو لکہون کوفت و ضعف سی بیچ ایسی ہوای گرم کی کہ میری مزاج کی ناموافق ہی
سواری اور تردد چاہیی کرنا اور ساتہہ استعجال کے اوپر ایسی ناخلف کی چاہیی جانا بہت سی لوگون بندون سی
کہ بیچ سون تربیت کرکی ساتہہ مرتبہ امارت کی پہنچایا تہا آج کی روز چاہیی تہا کہ جنگ اوزبکیہ و قزلباش کی
کام آتی نسبت شیوہ اوسکی کی سیاست فرماکر اپنی ہاتہہ سی ہلاک کیا الحمد کہ ایزد جلشانہ نی اسقدر حوصلہ اور
بردباری کرامت فرمائی کہ ان سبکی بار سکتی اٹہاتا اور ایکطرح سبکی نبہاتا اور اوپر اپنی آسان جانتا لیکن
وہ کہ دل پر گرانی کرتا ہی اور مزاج غیرت کو پر آشوب کرتا ہی یہہ ہی کہ ایسی وقتمین لایق تہا کہ فرزندان
سعادت گزین اور امرای اخلاص آئین ساتہہ معاونت ایکدوسرکی تلاش خدمت قندہار و خراسان کی
کرتا موس سلطنت کا ہی کرتی اس شیوۂ سعادت کے تیشہ اوپر پانون دولت اپنی کی مارکر ننگ راس
عزیمت کا ہوا اور حرم قندہار کی بیچ عقدہ تعویق اور توقف کی پڑی امید کہ اللہ تعالی ان نگر [illegible]

خاطر سی اوٹھاوی اسوقت بیچ عرض کی پہنچا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقدر اور
فدائی خان میر توزک نی ساتھہ اوس بیدولت کے رابطہ اخلاص کا درست کرکی ابواب مراسلات
مفتوح رکھی جو وقت مقتضی مدارا اور اغماض کا نہ تہا تینونکو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص احوال کے
جو بیچ حرام نمکی اور بداندیشی اور بدسگالی خلیل اور محترم کی شک وشبہہ نہا اور شمول مزید استحکام کی امرا اوپر
بی اخلاصی اور بدسگالی خلیل کے قسمیں کہائیں ناگزیر اونکو ساتھہ سیاست کے پہنچایا اور فدائیخان کو کہ عیار
اخلاص الائش تہمت و نقصان سے پاک تہا قید سے چھوڑ کر سرفراز کیا اور احمد روز افزون کو برسم ڈاکچوکی کے
نزدیک فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بہیجا منع کی کہ بنزادلی کرکی اوس فرزند کو ساتھہ لشکر ظفر اثر کی جلدتر ملازمت میں
پہنچاوی تاکہ اوس بیدولت کو جیسا کہ چاہیے سزا کردار ناپسندیدہ کی پہنچی جواہر خان خواجہ سرا ساتھہ خدمت
اہتمام دربار محل سے سرفراز ہوا غرہ اسفندارمذ ماہ الہی کو نور سرامور عساکر منصور ہوا اسد نمین عرضداشت اعتبار
خان کے پہنچی کہ بیدولت نی بہت جلدی آپ کو بیچ نواح دار الخلافہ آگرہ کی پہنچایا تہا کہ شاید پہلی استحکام قلعہ کی
ابواب فتنہ و فساد کی کہول کر درستی کام اپنی کی کری جو فتحپور مین پہنچا دولت کو اوپر ہونہ اپنی کی مسدود
پایا خجلت زدہ ادبار کا ہوکر توقف کیا خانخانان اور پسر اوسکا اور بہت سی امراء بادشاہی کہ بیچ تعینات
صوبہ دکن اور گجرات کی تہی ہمراہ اوسکی آکر رفیق راہ بنی اور کار فتنی کی ہوس سو بیچ نخ اوسکو فتحپور
مین دیکہہ کر تبلیغ احکام بادشاہی کا نکیا اور مقرر ہوا کہ قاضی عبدالعزیز ملازم اپنی کو برفاقت اوسکی درگاہ والا
مین بہیجی کہ مطالب اوسکی کو عرض کری جب نام نوکر اپنی کو کہ سردار اور سرگروہ اہل فساد کا تہی لکہہ کر بیچ
بہیجا تاکہ اوپر خزائن و دفائن ہندوکی جو اکرہ مین رکہی ہین متصرف ہووی جہانگیر اوسکی لشکر خان کو ہمراہ لیکر
رعیت سے متصرف ہوا اور ایسی ہی دیوار و دوسری شہر دیوانی کی جیسا کہ گمان اوسکا تہا تہ اوسکا ...

کرکے جو کچھہ پایا بیچ تصرف کی لایا جبکہ خانخانان سا امیر کہ ساتھہ منصب عالی اتالیقی کی اختصاص رکھتا

تھا بیچ شتر بیکی منہ اپنی کو ساتھہ بغاوت اور کافر نعمتی کی سیاہ کیا دوسری ونسی کیا گلہ کری اوسکی سرشت

بغاوت اور نمکحرامی کی تھی اوسکی باپ نے بہی آخر عمر مین پیر باپ کے ساتھہ نالایق کام کیا تھا اسنی باپ

کی پیروی کی اور اس عمر مین آپ کو مطعون اور مردود ہمیشہ کا کیا ؎ عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

گرچہ با آدمی بزرگ شود ۞ اور اسی تاریخ موسوی خان معہ عبد العزیز بہیجی ہوی اوس بیدولت کے آیا

جو کہ باتین اوس بیدولت کی نامعقول تہین اونکی روبرو نہ بلوایا اور مہابتخان کی حوالہ کیا کہ اوسکو

مقید رکہی پانچوین تاریخ کنارہ دریاے لودہیانہ کی مقام لشکر بادشاہی کا ہوا وہان خان اعظم کو منصب

ہفت ہزاری ذات اور پانچہزار سوار سی سربلندی بخشی اور راجہ بہارت بوندیلہ نی دکن سی اور دیانت

خان نی آگرہ سی آکر ملازمت حاصل کیے مینی دیانت خان کی تقصیر معاف کرکی اوسکی پہلی منصب پر سرفراز کیا

اور راجہ بہارت منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور ہزار سواری اور موسیخان ہزاری ذات اور تین سو سوار

سی ممتاز ہوی مبارک شنبہ کے دن بارہوین تاریخ پرگنہ تہانیسر مین راجہ نرسنگہ دیو نی ملازمت کے

اور فوج آراستہ معہ سامان عمدہ ملاحظہ کراکر مورد تحسین آفرین کا ہوا اور راجہ سارنگ دیو منصب ڈیڑہ ہزاری

ذات اور چہہ سو سواری سی سرفراز ہوا اور قریب انبالہ کے آصف خان نے آگرہ سی آکر سعادت کورنش بوسی کی پایا

اسوقت مین آیا اوسکا شروع فتوحات کا تہا نوازشخان پسر سعید خان نی صوبہ گجرات سی آکر زمین بوس

کیا جن نون کہ وہ بیدولت برہانپور مین تہا موافق اوسکی التماس کی باقی خان کو صوبہ جونا گڈہ مین

مینی مقرر کیا تہا سو اوسکو مینی فرمان لکہا کہ حاضر درگاہ ہوا ان دنون وہ آیا اور شرف خدمت کا ہوا

جب دار السلطنت لاہور کی ساتہہ کوچ کی کوچ کا اتفاق ہوا اور فرصت حقیقی اوسکی

ہمراہ چند امیرون کی کہ حاضر رکاب تہی روانہ ہوا مین اور سہرند پہنچنی تک اکثر لوگ سعادت ہمراہی
سی سرفراز ہوی اور سہرند سی نکلنی کی بعد بہت فوجین اور لشکر اطراف و جوانب سی جمع ہو گئی
دہلی تک اسقدر جماعت بڑہی کہ مین جسطرف دیکہتا تہا تمام میدان لشکر سی بہرا ہوا تہا جب مینی سنا
کہ وہ بی دولت فتحپور سی نکل کر اسطرف آتا ہی اور کوچ در کوچ متوجہ دہلی کا ہی تو مینی لشکر ظفر پیکر
کو حکم چلتہ پہنی کا دیا اور اس واقعہ مین مدار تدابیر امور اور ترتیب افواج منصور کا مہابتخان کے
صوابدید کی سپرد تہا سردار فوج ہراول کا عبد اللہ خان کو مقرر کیا اور اسنی جس آدمی کار دیدہ و دلاور
کو طلب کیا مینی اوسکو اوسکی ہمراہیون مین معین کر کی حکم دیا کہ ایک کوس پہلی تمام لشکر سی چلا کرین
اور خدمت خبر بہیجنی اور بندوبست رستونکی بہی اوسی کی سپرد کی اور مین اسبات سی غافل تہا کہ یہہ
اوس بی دولت سی ملا ہوا ہی اور غرض اصلی اوسکی یہہ ہی کہ خبرین میری لشکر کی اوسکو پہنچایا کری
اور آگی اس سی چند خبرین طول و طویل کا غذ پر لکہہ کر مجہکو دکہلا چکا تہا کہ یہہ میری جاسوسون نی
وہانسی بہیجین ہین اور میری بعضی مصاحبونکو متہم کرتا تہا کہ یہہ لوگ اوس بی دولت سی ملی ہوی
ہین اور دربار کی خبرین اوسکو لکہتی ہین اگر مین گہبرا کر اوسکی کہنی پر عمل کرتا اور ایسی شخصونکی دفع کی فکر کرتا تو
مین کہ فساد عظیم برپا ہوتا اوسکی قول پر عمل کرتا تو بہتسی لوگ اخلاصمند اوسکی تہمت سی ضایع اور خراب
ہو جاتی باوجودیکہ میرے بعضی خیرخواہ ظاہر و باطن اوسکی بداندیشی اور ملا ہوا ہونی کو راست راست بیان
کرتی تہی لیکن مقتضای وقت سمجہہ کر مین اوسکی تحقیق نکرتا اور زبان سی اوسکو کبہی حرف وحشت آمیز نکہتا بلکہ
زیادہ پہلی سی اوسپر عنایت و لطف کرتا کہ شاید یہہ شرمندہ ہو کر اپنی نالایق باتون سی باز آوی اور خیال فاسد کو
ترک کری لیکن وہ نالایق اپنی اصل سی باز نہ آیا اور وہی کیا جو اوسکی خباثت کی لایق تہا چنانچہ اپنی مقام پر

لکھا جاتا ہیگا ابیات • درختی کہ تلخ است وی را سرشت • گرش بر نشانی بباغ بہشت • ور از جوی
خلدش بہنگام آب • بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب • سرانجام گوہر بکار آورد • ہمان میوہ تلخ بار آورد
غرض مین جب دہلی کی قریب پہنچا تو سید ہوہ بخاری اور صدر خان اور راجہ کشن داس نی شہر سی
باہر آکر سعادت رکاب بوسی سی سرفرازی پائی اور باقر خان فوجدار صوبہ اودہ کا بہی سی روز آگی ہی لشکر
مین داخل ہوا اور چہبیسوین تاریخ دہلی مین نکل کر کناری دریای جمنا کی مقام لشکر کا کیا گردہر ولد
رامی سال دربار بیگا کہ صوبہ دکن سی آکر زمین بوسی سی ممتاز ہوا اسکا منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑہ
ہزار سوار کی سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سی جیسو مین معزز ہوا اور زبردست خان مین تو زک کو نشان دیکر سرفراز کیا

اٹھارواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی سن ایک ہزار چھتیس ہجری مین شنبہ کی رات کو نیر اعظم نی بیت الشرف حمل مین
سعادت تحویل کی فرمائی اور اٹھارواں سال میری جلوس کا ساتھ فرخی اور مبارکی کی شروع ہوا اسی دن
سنا گیا کہ بیدولت قریب متھرا کی پرگنہ شاہ پور مین ستائیس ہزار سوار سی آکر اوترا ہی اور راجہ جی سنگہ
نواسہ راجہ مان سنگہ نی وطن سی آکر سعادت میری رکاب بوسی کی حاصل کی اور راجہ بر سنگہ دیو کو کہ
راجپوتون مین اوسی زیادہ ہمدم کوئی امیر نہین ہی مینی خطاب مہاراجہ سی سربلند کیا اور اوسکی بیٹی
راجہ جگ راج کو منصب ہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سید ہوہ عنایت فیل
سی ممتاز ہوا اور جب مینی سنا کہ بیدولت کنارہ دریای جمنا ہو کر آتا ہی تو مینی بہی اپنی لشکر
منصور کا اوسی طرف کوچ کرایا اور دستی افواج بہادر اسواسی از قسم ہراول و جرنغار و برنغار و التمش

وطبع و چند اونٹ وغیرہ بطریق شایستہ مقرر کی گئی پہونچا گیا کہ بی دولت ہمراہ خانخ
بی سعادت کی راہ سی پلٹ کر طرف پرگنہ گوالکہ کے کہ میں ونکی الٹی طرف ہی چلا گیا اور سندر بہمن
تو گہ راہ بر اوسکی گمراہی کا ہی ہمراہ داراب بیٹا خانخانان اور اکثر امرای بادشاہی کی کہ نمکحرامی سی
اوسکی شریک بغاوت ہوئی تہی مثل بہت خان اور سربلند خان اور شیرزہ خان اور عابد خان اور
جادو رای اور اودی رام اور آتش خان اور منصور خان اور باقی منصبدار متعینہ دکن اور گجرات
اور مالوہ کی کہ اون سب کی تفصیل طویل ہی اور اپنی تمام نوکرون کو مثل راجہ بہیم پسر رانا اور رستم خان
اور بیرم بیگ اور دریائی افغان تقی وغیرہ ان سبکو مقابلہ مین میری لشکر منصور کی مقابل کرکی پانچ کوسکی
گیی اگرچہ ظاہر مین سرداران سپاہ داراب بیبخت کو کیا ہی لیکن حقیقت مین داری ان سبکی سندر
بدکردار کو ہی اور وہ سب کو بیبخت بلوچپور سی اوتری ہوی ہین پہر آٹھوین تاریخ قبول پور نامی گاہ
لشکر ظفر قرین کا ہوا اوس روز چند اونٹ میری فوج کا باقر خان تہا نہی اوسکو بیچہی کہا تہا ایک
جماعت نی اون بدمعاشون کی پیچھی سی آکر درمیان راہ کی میری لشکر کی بہیر پر ہاتھ لوٹ کا دراز کیا
باقر خان نی باستقامت تمام اون کو دفع کیا اور خواجہ ابوالحسن یہ سنکر اوسکی مدد کو دوڑا لیکن خواجہ
کی پہنچنی تک وہ بدمعاش بہاگ گئی نوین تاریخ چارشنبہ کو منزل پچیس ہزار سوار جرار کی سرداری
آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور عبداللہ خان کی اوپر سر بدمعاشون کے معین کیی قاسم خان اور لشکر خان
اور ارادتخان اور فدائیخان اور دوسری بندگان مخلص تیس ہزار سوار کی آصف خان کی فوج مین مقرر
ہوی اور باقر خان اور نور الدین قلی اور ابراہیم حسین کاشغری چہ ہزار سوار خواجہ ابوالحسن کی ہمراہ
قرار پائی اور نوازشخان اور عبدالعزیز خان [illegible] اور اکثر [illegible]

مقابلہ ہونا لشکر خرم کا ساتھ فوج بادشاہی کے

حاضر ہوی یہہ دس ہزار سوار تیار ہوی پہر اودہر سی سستند مغرور نی بہی اپنا لشکر ادبار آراستہ کرکی
قدم بی شرمی کا آگی رکہا اور فوج ہیٔ اپنا خاص کرکی سعیت زبردست خان پسر تورک کی عبد اللہ
خان کی واسطی بہیجا کہ سبب اوسکی دلگرمی کا ہو جب مقابلہ دو طرف کی سپاہ کا ہوا تو یہہ نمک حرام
کہ بد اصل تہا اہل بغاوت سی جا ملا اور عبد العزیز خان پسر جاندوران خان کا بہی خدا جانی دانستہ
یا نادانستہ اوسکی ہمراہ گیا لیکن آفرین ہی کہ نوازش خان اور زبردست خان اور شیر حملہ کہ اوسکی ساتہہ
تہی اوسکی چلی جانی سی نہ گہبرائی اور میدان مین قائم رہی جو کہ تائید پروردگار کی ہر جگہہ ہر وقت اہل
نیازمند کی حال پر ہی ایسی حال مین کہ عبد اللہ خان سا سردار دس ہزار سوار کا بہاگ کر دشمن
سی ملجاوی اور قریب تہا کہ لشکر منصور پر صدمہ عظیم پہنچی ایک گولی بندوق کی غیب سی
سستند نابکار کی لگی اوسکی گرتی ہی اوسکی تمام لشکر مین بہاگڑ پڑ گیا اور خواجہ ابو الحسن نی بہی
فوج مقابل کو بہیجی ہٹایا اور آصف خان نی بوقت پہنچی باقر خان کی خوب تردد کرکی بمکر اونکا
کام تمام کیا اور ایسی فتح کہ عنوان فتوحات روزگار کا ہو پردۂ غیب سی ظاہر ہوئی زبردست خان
اور شیر حملہ اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور پسر اسد خان معموری اور محمد حسین برادر خواجہ جہان اور بہت سی
سادات بارہہ کہ عبد اللہ خان روسیاہ کی فوج مین تہی حق نمک ادا کرکی شربت شہادت
سی شیرین کام ہوئی اور عزیز اللہ اور اسحق حسین خانخانان بندوق سی زخمی ہوا لیکن سلامت رہا
اگرچہ ایسی وقت مین چلا جاتا اور سستا فق کا تائید غیبی سی رہا لیکن اگر عین جنگ مین ہوتا
تو اکثر سردار خراب اور گرفتار ہوتی غیب سی اوسکا نام لعنۃ اللہ لوگون مین مشہور ہوا اور چونکہ
غیب سی یہہ اوسکا لقب ٹہرا ایسی ہی ہی کچہہ اوسکا لقب کیا اور سیر الفقاکی اب جہان لعنۃ

تهوران بدانجام که لڑائی سی بهاگ گئی تهی پهر سنبهل
سکی اور لعنة الله کی همراه اور بدنصیبونکی پاس بدولت کی که مین کو مین تها جا کر دم لیا جب پهنچی
خبر اس فتح کی سنتی سجدی شکر اس عنایت الٰهی کی ادا کئی اور جن نوکرون نی خدمت لایق کی
تهی اون کو اپنی روبرو طلب فرمایا دوسری دن سندر کا سیر روبرو لائی قصه اسکا یهه هی
که جب وه ضرب بندوق سی مارا گیا تو اوسکی جلانی کو ایک قریب گانو مین لیگئی اور آگ جلانا چاهتی تهی
که اون لوگون کو دور سی ایک فوج نظر آئی وه سب اس خوف سی که کهین پکڑی نجاوین بهاگ
گئی اور اوس گانو کی پٹیل نی اوسکا سر کاٹ کر جان غلط کی سمیپ کی جاگیردار اوس گانو کا تها بغرض
اپنی آبرو کی لی گیا وه میری روبرو لایا جب تک اوسکا چهره درست تها لوگون نی اوسکی کان موتی لینی
کو کاٹ لیی تهی لیکن یهه نه معلوم هوا که کسکی بندوق اوسکی لگی اوسکی ایسی جانی سی پهر کوئی مستعد
دوباره نه هوا گویا قوت بازو سیهون کا وهی سگ هندو تها جیسکی تجهسی باپ بیٹی که اپنی روبرو بیٹهی
اوسکو مرتبه سلطنت کو پهنچایا تها یهه معامله کیا تو کبهی بمقتضای عدالت الٰهی خوشی نه دیکهیگا اور جن
نوکرون نی اس لڑائی مین کوشش کی تهی اون کو عنایت بادشاهی سی درجه بدرجه سرفراز کیا خواجه ابو
الحسن منصب پنجهزاری مع اصل و اضافه کی ممتاز هوا نوازش خان کو منصب سه هزاری ذات اور تین هزار
سوار کا بخشا باقر خان سه هزاری ذات اور پانسو سوار اور نقاره سی ممتاز هوا ابراهیم حسین کاشغری
صاحب دو هزاری ذات اور هزار سوار کا عزیز الله دو هزاری ذات و هزار سوار سی سرفراز هوا نور الدین
قلی کو دو هزاری ذات اور ساتسو سوار راجه رام داس کو بهی دو هزاری و هزار سوار لطف الله کو
دیڑه هزاری اور پانسو سوار پرورش خان کو هزاری اور پانسو سوار عنایت کی اور نام سب کی لکهی

مین طول ہتا ہی پہر مینی ایکدن وہین مقام کرکی دوسری دن کوچ کیا اور خان عالم نی اکبرآباد
کوچ کرکی دولت آستانہ بوسی کی حاصل کیے اور بارہوین تاریخ قریب موضع جہانسی کی نزول لشکر
کا ہوا وہان سربلند رای نی دکن سی آکر سعادت ملازمت کی پائی اور مینی اوسکو عنایت خنجر
خاص سی مع پہول کٹارہ سرفراز کیا اور عبدالعزیز خان اور باقی لوگ کہ لعنۃ اللہ کی ساتہہ چلی
گئی تہی اوسکی پابوسی سی نکلکر پہر میری ملازمت مین آئی اور بیان کیا کہ جب لعنۃ اللہ نی گہوڑا اٹہایا
تو ہمنی جانا کہ یہہ لشکر کو گہوڑا اٹہاتا ہی اپنی ہمنی اوسکا ساتہہ دیا جب درمیان اون لوگون
کی پہنچی تو سوای رضا و تسلیم کی اوسوقت ہمسی کچہہ نہ ہوسکا پہر وقت قابو کا دیکہہ کر سعادت آستانہ
بوسی سی مشرف ہوی اور باوجودیکہ ان لوگون نی بیدولت سی دو ہزار اشرفیین مدد خرچ کی لی
تہین لیکن جو وقت بازپرس کا نہ تہا مینی اون کی عذر کو درستی پر حمل کیا اور نیسوین کو جشن شرف
آفتاب کا آراستہ ہوا اور اکثر امرا اضافہ منصب اور عنایت لایق سی سرفراز ہوی وہان میر عضدالدولہ
نی آگرہ سی آکر ملازمت حاصل کیے اور کتاب لغت کہ اوسنی تالیف کی تہی میری ملاحظہ مین آئی بشتاب
کمال محنت سی عمدہ کتاب بنائی ہی اور ہر لغت پر اگلی اوستادون کی شعر سند لایا ہی اس فن مین
ایسی کتاب نہوگی راجہ جی سنگہہ کو منصب تین ہزاری اور چودہ سو سوار عنایت کیی اور فرزند شہریار کو جو
خاصہ بخشا خدمت عرض مکرر کی موسوی خان پر مقرر ہوی اور لالہ بیگ مہابت خان کو خطاب خانہ زاد
خانی اور منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سی سرفراز کیا اور نشان و نقارہ دیکر اوسکا مرتبہ بلند
کیا پہر غرہ اردیبہشت کو کنارہ کول فتحپور کے نزول اقبال کا ہوا وہان اعتبار خان اور مکرم خان اوسکا
مظفر خان آگرہ سی حاضر ہوی اعتبار خان نی کہ حفاظت قلعہ آگرہ مین خوب کوشش کی تہی خطاب ممتاز خانی

ممتاز فرمایا اور منصب شش ہزاری ذات اور پانچہزار سوار سی سربلند کیا اور خلعت معہ شمشیر مرصع
اور ہاتھی اور گھوڑی کی دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید بہوہ منصب دوہزاری ذات
اور ڈیڑہ ہزار سوار سی اور خواجہ قاسم ہزاری ذات اور چار سو سوار سی اور کرم خان منصب ہزاری اور
دوہزار سوار سی ممتاز ہوی چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو منصور خان فرنگی کہ ذکر اوسکا اول گذرا معہ اپنی
بھائی اور نوبتخان دکنی کی اوس بیدولت سی جدا ہوکر میری خدمت مین حاضر ہوی خواص خان کو نزدیک
فرزند اقبالمند شاہ پرویز کی بھیجا مینی اور میرزا عیسی ترخان نی ملتان سی آکر سعادت آستانہ بوسی
کی حاصل کی یہاں تک خان کو مینی شمشیر خاصہ عنایت کی دسوین کو پرگنہ ھندون لشکرگاہ ہوا وہان
منصور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دوہزاری ذات
اور ہزار سوار سی امتیاز بخشا گیارہوین کو مقام کیا چونکہ عزم ملاقات شاہزادہ پرویز کی مقرر ہوی
تھی اسواسطی مینی حکم دیا کہ تمام شہزادی اور امرا اور کل نوکر بدستور لایق اوسکی استقبال کو جاوین
بعد دوپہر کی کہ نیک ساعت تھی پرویز نی زمین بوسی سی اپنی پیشانی منور کی اور بعد ادای کورنش
اور تسلیم اور مراتب تورہ کے فرزند اقبالمند کو مینی نہایت شوق و شفقت سی بغل گیر کیا اور کمال
نوازش اور مہربانی فرمائی اوسوقت خبر آئی کہ بیدولت نی وقت جانی کی پرگنہ آنبیر سی کہ وطن
مالوف راجہ مان سنگھہ کا ہی چند اوباشونکو بھیجکر لٹوا دیا بارہوین کو قریب موضع ساروالی
کے مقام لشکر اقبال کا ہوا وہان سی مینی جشن خان کو واسطی تعمیر مکانات اجمیر کے پہلی سی رخصت
کیا اور فرزند سعادتمند شاہ پرویز کو ساتھ بڑی منصب کے کہ چہل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار
کا تھا بلند مرتبہ کیا اور جب مینی سنا کہ بیدولت نی جگت سنگھ پسر راجہ باسو کو مقرر کیا ہی اپنی

وطن مین جاکر کوہستان پنجاب مین شور و فساد مچادی اسواسطی صادق خان کو کہ بخشی
تہا صوبہ دار پنجاب کا کرکے اوسکی گوشمالی کو رخصت کیا اور خلعت مع شمشیر و فیل عنایت فرمایا اور منصب
اوسکا مع اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا مقرر کرکی عنایت طوق و نقارہ سی سرفراز کیا
پہر یہ بہی عرض ہوی کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہرخ کو کہ ساتہہ فتحپوری کی مشہور ہی اوسکی چہوٹے
بہائیون نی حالت بیخبری مین مار ڈالا اور بعد چند دنون کی اوسکی بہائی حاضر دربار ہوکی زمین
بوسی سی کامیاب ہوی اور مادر حقیقی بدیع الزمان کی بہی حاضر ہوی لیکن جیسا کہ چاہیی مدعی
اپنی فرزند کی خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سی ثابت نہ کرسکی اگرچہ بدخوئی میرزا کی اسقدر تہی
کہ اوسکی مارے جانی پر افسوس کیا جاوی بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت کی ہوا لیکن جب
اون کم بختون سی بڑی بہائی کی حق مین کہ بمنزلہ باپ کی ہی ایسی بدحرکت ظاہر ہوی عدالت
نی درگذر مناسب نجانا حکم کیا یعنی کہ بالفعل قیدخانہ مین محبوس ہین بعد اسکی جو کچہہ مناسب
ہوگا کیا جاویگا اکیسوین کو راجہ جگت سنگہہ اور رای سورج سنگہہ نی اپنی جاگیر سی آکر دولت رکاب
بوسی کی حاصل کی معز الملک کو کہ بیٹی واسطی لانی فرزند خانجہان کی ملتان کو بہیجا تہا اس تاریخ
مین وہ لوٹ کر حاضر بارگاہ ہوا اور اوسکی طرف سی عذر ضعف و بیچارگی کا معروض کیا اور
اپنی بیٹی اصالت خان کو مع ہزار سوار اوسکی ساتہہ خدمت مین بہیجا اور اپنی نہ آسکنی سی
کمال تاسف کیا عذر اوسکا معقول تہا مقبول ہوا بائیسوین کو فرزند اقبالمند پرویز کو مع عساکر
منصورہ بیدولت کی تعاقب مین مقرر کیا کہ استیصال اوس نالائق کا کری اور اوسکی نیابت مین
اختیار جملہ کاروبار کا مہابت خان کی حوالہ کیا امرائی نامدار و بہادران جان نثار جو فرزند

پرویزکی ساتھہ معین ہوی اونکی یہہ نام ہین خان عالم مہاراجہ گجسنگھ فاضل خان منجملہ
راجہ گردہر راجہ رام داس کچھواہہ میر عبد العزیز اللہ داد خان پرورش خان کرم خان
سید ہزبر خان لطف اللہ راے نرائن داس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار جرار اور بڑی توپخانہ
بیس لاکھہ روپیہ ساعت نیک مین اوس فرزند ارجمند کی ہمراہ کرکی رخصت فرمایا اور فاضل
خان کو بخشی اور واقعہ نویس لشکر منصور کا کیا اور شاہزادہ کو خلعت خاص مع نادری زربفت کی کہ
اوسکی گریبان و دامن مین موتی پروی ہوی تہی اور اکتالیس ہزار روپیہ مین سرکار مین تیار
ہوی تہی اور خاصہ فیل رتن گج نام اور دس ہتہنیان اور خاصہ گہوڑا اور تلوار مرصع کہ
یہہ سب قیمتی ستتر ہزار کا تہا مرحمت فرمایا اور ایسی ہی نورجہان بیگم نی خلعت و اسپ و فیل
موافق رسم کے فرزند نامدار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسری امرا کو بہی حسب
لیاقت ہاتہی اور گہوڑی اور سروپا عنایت کیی اور خاص نوکر فرزند پرویز کی بہی عنایات
لایق سی سرفراز ہوی اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت میر بخشی دیکر خلعت عنایت کیا
اور غرہ خورداد ماہ الہی مین شاہزادہ داور بخش پسر خسرو کو صوبہ دار ملک گجرات کرکی خان
اعظم کو اوسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزادہ کو اسپ و فیل و خلعت و خنجر خاص مرصع اور توغ
اور نقارہ مرحمت کیا پہر خان اعظم اور نوازش خان اور دوسری امرا بہی حسب مرتبہ نوازشات
شاہی سی ممتاز ہوی اور ارادتخان کو فاضل خان کی جگہہ بخشیگری عنایت کی اور رکن السلطنت
آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اوڈیسہ کی سربلندی دیکر خلعت خاص مع شمشیر مرصع
عنایت کیا اور اوسکی فرزند ابو طالب کو اوسکی ساتھہ مقرر فرماکر منصب ہزاری ذات و ہزار سوار

سوار سے سرفراز کیا اور روز دوشنبہ نوین ماہ مذکور کو مطابق اونتیسوین رجب سنہ یکہزار و سی و دو ہجری
مین باہر اجمیر کے کنارہ تالاب آنا ساگر پر نزول فرمایا شاہزادہ داور بخش کو منصب ہشت ہزاری ذات
اور تین ہزار سوار سے سرفراز کر کی دو لاکہہ روپیہ مدد خرچ اوسکی لشکر کا مقرر کیا اور لاکہہ روپیہ واسطے
خرچ ضروریات کی خان اعظم کو دیا اور اللہیار بیگ پسر افتخار بیگ کہ فرزند پرویز کی خدمت مین تہا
حسب التماس فرزند ارجمند کی عنایت علم سے بلند ہوا اور تاتار خان کو قلعہ داری گوالیار پر رخصت کیا
راجہ جگت سنگہہ منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار سے بلند ہوا اور یہین آگرہ سے خبر آئی کہ حضرت
مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سے انتقال فرمایا اللہ تعالی اونکو غریق دریای مغفرت فرماوی اور جگت سنگہہ
پسر رانا کرن نی وطن سی آکر یہین دولت زمین بوس حاصل کی اور ابراہیم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ
نی چونتیس ہاتہی وہان سی بطریق پیشکش بہیجی اور باقر خان فوجداری سرکار اودیپور اور سادات خان
فوجداری میان دو آب پر مقرر ہوی اور میر شرف کو دیوان بیوتات فرمایا بارہوین تیر ماہ الہی
کو عرضداشت متصدیان گجرات سی خبر فتح و فیروزی کی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ مینی صوبہ
گجرات کہ ایک سلطنت علیحدہ ہی فتح رانا کی انعام مین بی دولت کو عنایت کیا تہا جیسا آگی گذرا سندر
یہین اوسکی طرف سی وہان کا حاکم تہا جب اسکی دلمین میری طرف سی ارادہ فاسد آیا تو اوس ہندو کو
کہ منافق اور مفسد تہا مع ہمت خان اور شیرزہ خان اور سرفراز خان اور اکثر بندگان شاہی کو کہ وہان کے
جاگیردار تہی اپنی پاس بلوایا اور سندر کی چہوٹی بہائی کو اوسکی جگہہ مقرر کیا جب سندر مارا گیا اور بی دولت
بہاگا تو انہون نے طرف کیا اور ملک گجرات لعنت اللہ کی جاگیر مین وہی سندر کا چہوٹا بہائی اور تقی خان
وہان کی دیوان [illegible] خزانہ اور تخت مرصع کہ پانچ لاکہہ روپیہ مین بنا تہا اور پردلہ دو لاکہہ روپیہ پیشکش کہ مین ہی

پیشکش کی واسطی مرتب کیا تہا اپنی پاس طلب کیا یہہ آصفخان صفی خان نام برادر جعفر بیگ کا بہی
میری والد کی خدمتمین ساتہہ خطاب آصفخانی کی مخصوص ہوا چہوٹی بیٹی برادر نورجہان بیگم کی کہ
میری خدمتمین بخطاب آصفخان سرفراز ہی اس آصفخان برادر جعفر بیگ کے گہر مین ہی اور بڑی لڑکی
سید دولت کے گہر مین ہی اور دونون حقیقی بہنین ہین اس نسبت سے سید دولت اوس سی توقع
موافقت کی رکہتا تہا لیکن جو اوسکی تقدیر مین سعادتمندی اور ترقی میری یہان لکہی تہی
وہ میری یہان مصدر اچہی خدمتونکا ہوا جیسا کہ لکہا جاتا ہی غرضکہ لعنتہ اللہ بیوفانی ایک اپنی خواجہ
سرا وفادار نام کو اوس ملک کی حکومت پر بہیجا وہ ساتہہ چند نالائقونکی احمد آباد مین آکر گجرات پر
قابض ہوا جو کہ صفی خان ارادہ دولتخواہی کا دلمین رکہتا تہا اسلیئی نئی نوکر رکہنی اور جماعت بڑہانی
اور لوگون کی ملانیمین مصروف ہوا اور چند روز پہلی کہتر برادر سند سی شہر سی نکلکر کنارہ تال
کانکریا کی مقام کیا اور وہانسی محمود آباد کو چلا اور یون ظاہر کیا کہ سید دولت کی پاس جاتا ہون
اور پوشیدہ ساتہہ ناہر خان اور سید دلیر خان اور بابو خان افغان وغیرہ بندہای جان سپار اور فدویان
با اخلاص کی کہ وہانکی جاگیردار تہی خطوط لکہکر میری دولتخواہی پر آمادہ کرکی منتظر فرصت کا
رہا صالح نام ملازم سید دولت نی کہ موضع بہیلاد کا فوجدار تہا اور جمعیت خوب اپنی ساتہہ رکہتا
تہا ظاہر حال سی معلوم کیا کہ صفی خان کا ارادہ اور ہی اور کہتر نی بہی یہ بات جان لی تہی
لیکن صفی خان کی بندوبست اور لوگونکی ملالینی سی ہاتہہ پانو ہلا نہ سکا اور صالح نی اس
گمان سی کہ مبادا آصفخان خزانہ پر قابض ہو جاوی بطریق پیش بینی دس لاکہہ روپیہ آگی
بہیجکر نزدیک سید دولت کی پہنچایا اور کہتر سی بہ دلہ صبح بہیجی ہی لیکر روانہ ہوا لیکن بسبب

کی تحفت نہ لیجا سکی صفی خان نی قابو پا کر محمود آباد سی پرگنہ کر یچکو کہ شاہراہ سی اولٹی طرف واقع ہے
اور نانو خان وہان تہا آیا اور ناہر خان اور باقی دولتخواہونکو بذریعہ خط پیغام بہیجا کہ ہر شخص اپنی
جاگیر سی مع اپنی سوارونکی وقت طلوع آفتاب کے کہ صبح اقبال اہل دولت اور شام ادبار اہل شقاوت
کی ہی ایک ایک دروازہ سی کہ اون کی طرف واقع ہی شہر مین آوین اور آپ اوسنی اپنی
عورتون کو اوسی پرگنہ مین چہوڑ کر خود نانو کی ہمراہ فجر کو قریب شہر کی پہنچکر شعبان باغ
مین تہوڑا توقف کیا تا خوب دن روشن ہو جاوی اور دوست دشمن مین فرق ہو
اور بعد روشنی صبح کی باوجودیکہ کچہہ اثر ناہر خان اور دوسری دولتخواہون کا نہ تہا بوہم اسبات کے
کہ مبادا مخالفین مطلع ہو کر کہین دروازے بند نہ کر لین نصرت ایزدی پر توکل کر کے
دروازہ سازنکو ہی سی شہر مین گہسا اور اتفاقاً اوسی وقت ناہر خان بہی دروازہ سی آ کر شہر
مین داخل ہوا لعنت اللہ کی خواجہ سرا نی میری اقبال کی ترقی دیکہہ کر شیخ حیدر نبیرہ میان وجیہ
الدین کے گہر مین پناہ لی اور جماعت دولتخواہون نے نقارہ فتح و نصرت کا بجا کر برج و فصیل کو
مضبوط کیا اور چند لوگون کو اوپر گہر محمد تقی دیوان بد دولت اور حسن بیگ بخشی کے بہیج
کر اون کو قید کر لیا اور شیخ حیدر نے خود آ کر خبر کی کہ خواجہ سرا لعنت اللہ کا میرے گہر مین ہی
پہر اوسکو بہی پکڑ لائی اور بد دولت کی تمام نوکرون کو قید کر کے شہر کی بندوبست سی خاطر جمع
ہوئی تخت حرم مع دو لاکہہ روپیہ نقد اور باقی اسباب بی دولت اور اوسکی لوگونکا شہر مین تہا
بندگان مخلص کی قابو مین آیا جب یہہ خبر بی دولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ
ہمت خان اور شہزادہ خان اور سر بلند خان اور قابل بیگ اور رستم بہادر اور صالح بدخشی وغیرہ نمک حرامون کے

آگی بہی نوکران شاہی اور اپنی ملازمون سی قریب پانچ چہہ ہزار سوار موجود کی امداد بہم پہنچا
کیئے صفی خان اور ناہر خان یہہ سنکر پاؤن ہمت کا جمائی رہی اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگونکی جمع
کرنی مین مشغول ہوے اور نقد و جنس سی جو کچہہ اون کو ملا تہا یہان تک کہ تخت کو بہی توڑ
کر سپاہ مین خرچ کردیا اور راجہ کلیان زمیندار اندور اور سیارال گوپی اور اوسطرف کی زمیندارون
کو شہر کی اندر بلاکر بڑی جماعت کرلی لعنت اللہ نی کچہہ انتظار کمک کا نکرکی آٹہہ روز مین آپ کو
مانڈو سی بڑودہ مین پہنچایا اور دولتخواہون نی بتقاضای ہمت اور رہبری توفیق کی شہر سی نکلکر
کنارے تالاب کانکریہ کی لشکر اقبال کو آراستہ کیا جو کہ لعنت اللہ نی جانا تہا کہ میری جلدی
جانی سی شاید دولتخواہان شاہی متفرق ہوجاوینگی جب اون لوگون کا باہر نکلنا مقابلہ کی
ارادی سی سنا تو بڑودی مین توقف کیا اور انتظار آنی کمک کا کیا جب کمک آگئی تو قدم
گمراہی کا آگی بڑہایا جماعت میری دولتخواہونکی بہی کانکریہ سی اوٹہکر باہر موضع بتوہ کی
کہ قریب مزار حضرۃ قطب عالم کی ہی آکر خیمہ زن ہوے لعنت اللہ نی تین دن کی راہ دو دن مین
قطع کرکی بڑودہ سی محمودآباد مین آیا اور جو سید دلیر خان شہزہ خان کی عورتون کو بڑودہ سی
ہمراہ لیکر شہر مین لی آیا تہا اور جو عورتین سرفراز خان کی بہی شہر مین تہین صفی خان نی دونونکو پیغام
بہیجا کہ اگر داغ گمراہی کو اپنی پیشانی سی دور کرکی بادشاہی خیرخواہون مین داخل ہو تو دین
و دنیا مین تمہاری بہتری اور ترقی ہوگی ورنہ تمہاری اہل و عیال کو بری طرح مارونگا لعنۃ
اللہ نی اسحال سی آگاہی پاکر بہانہ سی سرفراز خان کو اپنی پاس بلاکر قید کرلیا اور جو شہزہ خان
اور ہمت خان اور صالح بدخشی باہم متفق تہی اور ایک جگہہ اوتری تہی اسو آگی شہزہ خان کو

پکڑنیکا غرض کیسوین شعبان کے سنہ [illegible] ہجریہ مین لعنت اللہ نے اپنی جگہہ سے سوار ہو کر
لشکر اپنے کو آراستہ کیا اور ہمرکابون نے بہی فوج اقبال کو درست کرکے مستعد جدال
و قتال کی ہوی اوسوقت لعنت اللہ کے دل مین آیا کہ میری بڑہنی سی لشکر شاہی متفرق ہو
جاویگا اور بن لڑی مراد حاصل ہوگی لیکن جب اوسنی میری دولتخواہونکی ثبات قدمی دیکہی
تو عاجز ہو کر اولٹی ہاتہہ کی طرف لوٹ گیا اور لوگونمین بیان کیا کہ یہان سرنگ دبائی ہی
میری آدمی ضایع ہو جاوینگی صلاح یہہ ہی کہ سرگنج کی میدان مین جاکر لڑائی شروع کرون غرضکہ
یہہ کہنا اوسکا بہی بتائید الہی سی تہا کہ اوسکی لوٹنی سی شور بہاگنی کا سب مین مشہور ہوا اور ان
لشکر بادشاہی کی دل بڑہی اوسکا تعاقب کیا وہ بی سعادت سرگنج تک نہ جاسکا موضع بابریچہ
مین رہ گیا دولتخواہون نے بہی قریہ بالود مین کہ تین کوس پر اوس سی تہا لشکر اقبال آراستہ
کیا اور دوسری دن ساتہہ آئین پسندیدہ کی لڑائی پر متوجہ ہوی اور صفوف فوج باین ترتیب
آراستہ کین کہ ہراول مین ناہر خان اور راجہ کلیان سیدا راندور کا وغیرہ بہادران کارطلب
اور جرنغار (اگلی فوج) مین سید شیر خان اور سید سیدو اور دوسری بندگان خلاصمند اور برنغار (بائین فوج) (داہنی فوج) مین ناو
خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسری فدویان جان نثار اور غول مین صفی خان اور
کفایت خان بخشی اور بعضی بندہای شایستہ نی پانون ہمت کا مضبوط کیا اور حسن اتفاق
سی جہان لعنت اللہ ٹہرا تہا وہ زمین اونچی نیچی تہی تہوہر کی جہاڑی اور راستی تنگ تہی ایسی
اوسکی فوجکا خوب انتظام نہ ہوسکا اوسنی اپنی اکثر مردون کو ہمراہ رستم بہادر کی آگی کیا تہا
اور ہمت خان و صالح بیگ بہی آگی تہی غرض کہ اوسکی لوگون سے مقابلہ اول ناہر خان کا ہمت سے ہوا

ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سی ہمت خان زخم بندوق سی مارا گیا اور صالح بیگ بھی
نامو خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد کا مقابلہ ہوا عین لڑائی مین سید غلام محمد کی ہاتی
نی اوسکو سونڈ مین پکڑ کر گہوڑی سی اوتار لیا لوگون نی کام اوسکا بہی تمام کیا اور قریب سو آدمیون
کی اوسکی ہمراہی ماری گئی اوسوقت وہ ہاتی جو بدخواہون کی فوج کی آگی تہا شوربان اور
بندوقون کی سی پیچہی کو بہاگا اور قوم کی جہاڑی مین جہان راہ تنگ تہی گہسا بہت سی
مخالف اوسمین پامال نیستی ہوئی اور ہاتہی کی لوٹنی مین لشکر مخالفون کا بکہر گیا اوسوقت سید پیر
خان نی سیدی ہاتہہ کی طرف سی لڑائی شروع کی لعنت اللہ کو خبر ہاری جانی ہمت خان
اور صالح بیگ کی نہ ہوئی تہی حال سختی کا دیکہہ کر اونکی کمک کو دوڑا فوج شاہی کی ہراول والی
کر لڑتی لڑتی بہت زخمی ہوئی تہی اوسکی آنی سی پیچہی ہٹی اور قریب تہا کہ شکست ہو جاوی
لیکن خداوند کریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سی ہراول والونکی کمک کو پہنچا اور لعنت اللہ
نے خبر ہاری جانی ہمت خان اور صالح خان کی سنی اور صفی خان کو مع غول آتی دیکہہ کر گہبرا
گیا اور میدان سی بہاگا دلیر خان نی ایک کوس تک اوسکا تعاقب کیا اور بہت لوگ اوسکی ہمراہی
مارے اور قابل بیگ نمکحرام بہت لوگون کی ساتہ فوج شاہی کی ہاتہہ مین گرفتار ہوا جو کہ لعنت
اللہ سرفراز خان اور بہادر سید سلطان احمد کی طرف سی خاطر جمع نہ تہا اسواسطی ان دونون کو
پا بجولان کر کی ہاتی پر سوار کیا اور اپنی غلامون کو اونکی پاس بیٹہا کر کہہ دیا تہا کہ اگر شکست ہووی
تو ان دونون کو مار ڈالنا بہاگتی وقت ایک غلام نی تو بہادر سید سلطان احمد کو موافق قرارداد کی
سی مار ڈالا اور سرفراز خان نی فی الحال مین آپ کو ہاتی کی اوپر سی گرا دیا جب اوسکی موکل نی اوسکی

ضبط ہوا لیکن کہنبایت [illegible] ہاتھ نہ لگا آخر صفی خان نے سرفراز خان کو تلاش کرکے پیدا
اور اٹھا کر شہر میں علاج کو بھیجا اور لعنۃ اللہ نے بڑودہ تک باگ نہ روکی اور جو عیال شہزادہ
خان دولت خواہوں کے قید میں تھی لاچار اگر صفی خان سے ملا اور لعنت اللہ بڑودہ
سے بھاگ کر بڑوچ کو گیا وہاں فرزندان ہمت خان قلعہ میں تھے ہر چند انہوں نے اوسکو
اندر نہ آنے دیا لیکن پانچ ہزار محمودی اوسکو بسبب اقامت بھیجی اور وہ تین دن قلعہ کے باہر
بیحال تباہ رہا اور چوتھے روز براہ دریا بندر سورت کو گیا اور دو مہینے تک وہاں رہ کر اپنی متفرق
لوگوں کو جمع کیا جو کہ سورت بیدولت کی جاگیر میں تھی قریب چار لاکھ محمودی کے وہاں
کے متصدیوں سے لیے اور اور جو کچھ بزور و ظلم سے ہاتھ لگا لیکر خرچ کیا اور پھر اپنے بھاگے
ہوؤں کو جمع کرکے برہانپور میں بیدولت سے ملا اور جو کہ صفی خان اور باقی بندگان مخلص
سے کہ گجرات میں تھے ایسا عمدہ کام بنا تو ہر ایک عنایات شاہی سے سربلند ہوا صفی خان
منصب ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کا رکھتا تھا اوسکو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار
دیکر بخطاب سیف خان جہانگیرشاہی اور نشان و نقارہ کی سرفرازی بخشی ناہر خان کہ
ہفتصدی اور دو سو سوار رکھتا تھا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کا ہوا اور بخطاب شیر خان اور گھوڑے اور ہاتھی
اور جڑاؤ تلوار کے ممتاز ہوا یہ ناہر خان نواسہ نرسنگھ دیو کا ہے جو بھائی پورن مل لولو کا تھا
حاکم رائسین اور چندیری کا جب شیر خان افغان نے قلعہ رائسین کو محاصرہ کیا تو مشہور ہے کہ اوسکو
قول دیکر مار ڈالا اور اوسکی اہل حرم موافق قاعدہ ہنود کی آگ میں بخیال غیرت جل گئی
ناحرم کا اوکو نہ لگی اور قریب اور قدم والی اوسکی اطراف میں بھاگ گئی ناہر خان کا باپ جسکا

نام خان جہان ہی نزدیک محمد خان فاروقی حاکم برہانپور کی جاکر مسلمان ہوگیا
اور جب اس محمد خان نی وفات کی تو اوسکا بیٹا حسن کم عمر باپ کی جگہہ پر بیٹھا لیکن اوسکو
محمد خان کی بہائی راجہ علی خان نی قید کرکے خود حاکم ہوا پہر بعد چند روز کے راجہ علیخان نی سنا کہ
خان جہان اور باقی نوکر محمد خان کی اسبات پر متفق ہین کہ فجر حملہ کرین اور حسن خان کو قلعہ سی نکالکر
پہر اپنا حاکم بناوین پہر راجہ علیخان نی پہلی ہی بندوبست کرکی حیات خان حبشی کو ہمراہ بہت
دلاورون کی خان جہان کی گہر پر بہیجا کہ اوسکو زندہ پکڑ لاوین لیکن اوسنی بحکم غیرت لڑائی کیے
جب کام اوسپر تنگ ہوا آگ جلاکر جل گیا اوسوقت بیٹا ناہر خان بہت چہوٹا تہا حیات خان حبشی نے
اوسکو راجہ علیخان سی مانگ کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کی راجہ علیخان نے
ناہر خان کو پرورش کیا اور بہت اوسکی رعایت کیا کرتا جب میری والد بزرگوار نی قلعہ اسیر کا
فتح کیا تو ناہر خان ملازم خدمت ہوا حضرت مرحوم نی اوسکی پیشانی سی لیاقت و شرافت دریافت
کرکی منصب لایق سی اوسکو سرفراز کیا اور صوبہ مالوہ مین پرگنہ محمود پور اوسکی جاگیر مین دیا اور میری خدمت مین
اوسکی بہت ترقی ہوئی اگرچہ اوسنی ایسی خدمت کی توفیق نہی اوسکو اس خدمت کی لایق سربلند کیا
اور سید دلیر خان سادات بارہہ سی ہی پہلی عبدالوہاب نام تہا اور منصب اوسکا ہزاری ذات اور آٹھ
سو سوار کا تہا اب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار اور نشان سی سرفراز ہوا میان دوآب مین
بارہ گانو ایک جگہہ واقع ہین جہان وطن ان سیدون کا ہی اسواسطی سادات بارہہ کہتی ہین
ہرچند بعضی لوگ ان کی حسب نسب مین کلام کرتی ہین لیکن ان لوگون کی شجاعت ان کی
سید ہونی کی بڑی دلیل ہے ہماری یہان کوئی لڑائی ایسی نہوئی کہ انہون نی اوس مین

ذکر احوال دلاور خان بارہہ

اپنی ناموری کی ہوا اور پھر جلد یہ لوگ اکثر باری کی مہم میں عزیز کو کہ ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ سادات
بارہہ صدقہ اس سلطنت کا ہین واقع مین یہ سچ ہے اور منصب لودی خان افغان کا ہشت صدی
ذات و سوار کا تھا اب ڈیڑہ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اسیطرح اور بندگان دولتخواہ
بہی حسب خدمت اور جان فشانی کے مراتب بلند اور مناصب ارجمند سی کامیاب
ہوئی پھر مینی اصالت خان پسر خانجہان کو وسطی ملک فرزند داور بخش کے صوبہ گجرات مین
مقرر کیا اور نورالدین قلی کو وہان بھیجا کہ شیرزہ خان اور سرفراز خان اور دوسری افسر فوج
بی دولت کی جو وہان مقید ہین اپنی ہمراہ پابزنجیر مقید حضور مین لی آوی اسی تاریخ مین
سنا کہ منوچہر پسر شاہنواز خان رہنونی سعادت سی بی دولت سی جدا ہو کر فرزند اقبالمند
شاہ پرویز کی خدمتمین حاضر ہوا اعتقاد خان حاکم کشمیر کو منصب چارہزاری ذات اور
تین ہزار سوار سی سرفراز کیا قراولون نی کہا کہ قریب یہان سی ایک بڑا شیر ہی مجہی اوسکی
شکار کا شوق ہوا جب جنگل مین گیا تو اور تین شیر نکلی مینی اون چارون کو مار کر دولتخانہ
کی طرف مراجعت کی اور شیر کے شکار کا مجکو اسقدر شوق ہی کہ اوسکی ہوتی اور شکار کو دل
نہین چاہتا سلطان مسعود پسر سلطان محمود انار اللہ تعالی برہانہ بہی شیر کی شکار کا بہت
راغب تہا اور اوسکی شیر مارنے کی عجیب وغریب باتین تواریخین مذکور ہین خصوصا تاریخ بیہقی مین
کہ خود مصنف اپنی آنکہہ سی دیکہا ہوا احوال لکہتا ہی کہ ایکدن سلطان مسعود شکار کو حدود
ہندوستان مین گیا تہا ہاتہی پر سوار ایک بڑا شیر جنگل سی نکل کر ہاتہی پر آیا بادشاہ نے
ایک تیر اوسکی سینہ پر ایسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پہر اوٹہکر ہاتہی کی پیچہی [illegible] آیا اور ہوا [illegible]

اوسپی اوٹھکر ایسی تلوار ماری کہ شیر کے دونون ہاتھہ قلم ہوگئی اور شیر گرکر مرگیا اور بھی
بایام شہزادگی ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پنجاب مین شکار کو گیا تہا ایک بہت بڑا شیر جنگل سے
نکلا مینی اوسکی بندوق ماری اوسنی غصہ سی جست کی اور ہاتی کی دم پر آگیا اوسوقت مینے
فرصت نہ ہوئی کہ بندوق رکہکر تلوار ماردن بندوق ہاتہہ مین لی کر دوزانو ہوکر اس زور
سی بندوق شیر کی سر پر ماری کہ وہ زمین پر گرکر مرگیا اور اس سی عجب یہہ قصہ ہی کہ مین
تول کی پہاڑون مین بھیریے کے شکار کو گیا تہا اور ہاتھی پر شکار تہا ایک بھیڑیا
سامنی آیا مینی ایک تیر اوسکی کاندہی پر مارا کہ ایک بالشت اوسکی گہس گیا اور اوسی
تیر سی مرگیا اور بہت دیکھنی مین آیا کہ قوی جوانون سخت کمان والون نی بیس بیس
تیرون مین مارا ہی جو کہ اپنی تعریف آپ لکہنا مناسب نہین اسلیی توجہ اوپر اور
حالات کی کرتا ہون پہر اونیسوین تاریخ ایک لکہ روپیون کا واسطی جگت سنگہہ پسر
راناکرن کے عنایت کیا اور مجہسی عرض ہوئی کہ سلطان حسین زمیندار پکلی کا مرگیا مینی
اوسکا منصب اور جاگیر اوسکی بڑے بیٹی شادمان نام پر عنایت کیا ساتوین ماہ امرداد کو
ابراہیم حسین ملازم شاہ پرویز کا لشکر ظفر اثر سی خوشخبری فتح کی لایا اور عرضداشت
فرزند پرویز کی مشتمل اوپر فتح اور خدمت گزاری دلاوران دولتخواہ کی پیش کی
مینی شکر اس عنایت الہی کا ادا کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر ہمراہ اوس فرزند
والاقدر کی گریوہ چاندا سی پار گیا اور ملک مالوہ مین پہنچا تو سید دولت مع ہزار سوار
اور تین سو جنگی ہاتی اور توپخانہ عظیم کی باندہی بقصد جنگ چلا اور ایک جماعت

کو ترکیان دکن سی بہت جادو رای اور اودی رام اور آتش خان اور باقی سپاہ کی
آگے اپنی مقرر کیا کہ بادشاہی لشکر پر بطریق قزاقی کے گرین لیکن مہابت خان نے
ایسا بندوبست کیا تہا کہ شہزادی کو غول مین رکہتا تہا اور خود مع تمام فوج کی کوچ
و مقام مین ہوشیار اور خبرگیران رہتا تہا ترکیان دکن دور سی دکہلائی دیتے
لیکن قابو لشکر شاہی پر گرنے کی نہ پاتی ایک نوبت نوکری چنداول کی منصور خان
فرنگی کی تہی اور لشکر اوترنے کی وقت مہابت خان مع سپاہ الگ کہڑا تہا خبردار
کہ لشکر بخوبی اوتر جاوی جو منصور خان اوسدن شراب پی کی سرمست بادۂ غرور
کا ہو رہا تہا قریب منزل کی پہنچکر اون سوارون کو دور سی دیکہا اور نشۂ شراب مین
اون پر بے کہی اپنی ساتہہ والون کے گہوڑا دوڑایا اور دو تین سوارون کو مارکر قریب
جادو رای اور اودی رام کی کہ دو تین ہزار سوارون مین کہڑی تہی پہنچا اونہون نے اسکو گہیر
لیا جب تک جان و جسم مین تہی ہاتہہ پانو ہلاتا رہا کہ شاید اونمین سی نکل آوی آخر کو راہ
اخلاص مین جان سونپی اونہین دنون مہابتخان امیران سپاہ بیدولت کو پوشیدہ خطوط واسطی
طلبی کی لکہکر چارون طرف بہیجتا تہا اور وہ اکثر لوگ بہی واسطی طلب قول و قرار کے
خطوط بہیجتی تہی جب بیدولت قلعہ مانڈو سی آگی بڑہا تو اول ایک جماعت ترکیون کو روانہ
کیا پہر رستم خان اور تقی اور برقنداز خان کو ہمراہ جماعت توپچیون کے اون کی بعد بہیجا
اور اون کی بعد داراب خان و بہیم اور بیرم بیگ اور دوسری اپنی معتبر لوگون کو
روانہ کیا اور خود جو قرار صف جنگ نہین دی سکتا تہا اسلیے پیچہی رہتا تہا افیلان مست

جنگی کو معہ توپخانہ دریا سی اوتار کر خود بہی صبح سپیدہ دم داراب اور بہیم کی پیچہی
سی طرف میدان جنگ کی چلا اور جبکہ قریب کالیادہ کی نزول لشکر اقبال کا ہوا
تو بیدولت نی اپنا تمام لشکر فوج شاہی کی مقابلہ کو بہیجا اور خود ہمراہ خان خانان اور چند
لوگون کی ایک کوس پیچہی تہا برق انداز خان کہ مہابت خان سی قول و قرار لیکر منتظر وقت
فرصت کا تہا کہ جب دونون لشکر مقابل ہون تو اپنی جماعت برقندازون سی نکلکر
لشکر شاہی مین آملی اوسوقت موقع پاکر جہان گیر بادشاہ سلامت پکارتا ہوا بندگان
دولتخواہ مین آملا مہابت خان اوس سی اول ملکر شہزادہ پرویز کی پاس لیکے آیا شہزادہ نی
عنایات شاہی کا امیدوار کرکی اوسکو خوش اور مطمئن کیا اول نام اسکا بہاؤ الدین اور
نوکر زین خان کا تہا بعد اوسکی مرنیکی توپخانہ رومیون مین آکر داخل ہوا جو کہ خدمت مین سرگرم
اور اپنی ساتہہ والی اچہی رکہتا تہا اسواسطی بیٹی لایق تربیت کی جانکر برق انداز خان کا
اوسکو خطاب عنایت کیا اور جب بیٹی نی دولت کو دکن کی طرف بہیجا تہا تو اوسکو
میر آتش لشکر کی توپخانہ کا کرکی ہمراہ بہیجا تہا اگرچہ اسنی پہلی داغ نمکحرامی کا پیشانی پر لگایا
لیکن آخر کو نیکی اوس سی ظاہر ہوئی اور اوسیدن رستم بہی کہ بیدولت کا عمدہ نوکر اور
بڑا معتمد تہا جب وہ سنی جانا کہ اقبال ساتہہ لشکر شاہی کی ہی تو مہابت خان سی قول و
قرار لیکر ہمراہ محمد مراد بدخشی اور چند او منصبدارون کی کہ اوسکی ساتہہ تہی اوسکی لشکر سی
نکلکر فوج شاہی مین بیچ خدمت شہزادی پرویز کے آئی بیدولت انکا حال سنکر گہبرا
گیا اور تمام اپنی نوکرون سی خصوصا نوکران شاہی سی کہ اوسکی ساتہہ تہی بدل ہوا

اور اس وہم سی شباشب اپنی لوگون ... کی بربی ہوئی تہی بہی بلوا کر سراسیمہ بہاگا اور دریا سی نربدہ کی
پار اوتر گیا وہان سی بہی اکثر لوگ قابو پاکر اوس سے الگ ہوئی اور فرزند بیدولت کے خدمت مین آئی اور ایک
نی اپنی لائق سرفرازی پائی اور اوسیدن کہ نربدا سی اوترا تہا ایک خط اوسکی لوگون کی ہاتہ لگا جو مہابت
خان نی زاہد خان کے جواب مین لکہا تہا اور عنایت شاہی سی اوسکو امیدوار کیا تہا اور نکل آنی کی ترغیب
ترغیب دی تہی وہ لوگ اوس خط کو بیدولت کی روبرو لی گئی اونی زاہد خان سی بدگمان ہوکر اوسکو مع تین
لڑکون اوسکی کے مقید کیا یہ زاہد خان بیٹا شجاعت خان کا ہی جو میرے پدر بزرگوار کے بڑی معتمد لوگون میں سے
تہا اور مینی اس بے سعادت کو قدیمی خادم جانکر تربیت کیا اور خطاب خانی اور منصب ڈیڑہ ہزاری سی سرفراز
کرکے ہمراہ بیدولت کے فتح دکن پر رخصت کیا جن دنون کہ مینی اوس صوبہ کے امیرون کو واسطی قندہار کے
طلب کیا اور باوجودیکہ اسکی نام خصوصاً فرمان تاکید کا بہیجا لیکن یہہ بی سعادت حاضر بارگاہ نہوا اور
آپکو دوست بیدولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ ضلع دہلی سے شکست کہا کر لوٹا اور پابند عیال بہی نہ تہا
لیکن جب بہی میری ملازمت مین حاضر نہوا یہانتک کہ ایسا خداوند کریم منتقم حقیقی نی یہہ دن دکہلایا اور
اوسکی نقدی مبلغ ایک لاکہ تیس ہزار روپیہ بیدولت قابض ہوا ؎ چو بد کردی مشو ایمن ز آفات
کہ واجب شد طبیعت را مکافات ؛ پہر بیدولت نی جلدی نربدا سی اوتر کر تمام کشتیون کو اوس طرف
منگوا لیا اور راستو نکا بندوبست کرکے اپنی بخشی بیرم بیگ کو معہ فوج معتمد اپنی کی ساتہہ ایک جماعت کثیر کیا اور
دکن کے کنارے دریا کی چہوڑا اور لشکر تو پونکا باندہ کر خود طرف قلعہ آسیر اور برہان پور کے چلا اور وقت اوسکی
نوکرون نے ایک قاصد کو کہ خانخانان نی طرف مہابت خان کی بہیجا تہا پکڑ کر اوسکی روبرو لیکئی اوسکے
پاس سے خط نکلا اوسکی سر پر یہہ لکہا تہا ؎ صد کس بنظر نگاہ میدارندم ؛ ورنہ بہ بیدلی نبی آرامی ؛

بیدولت نے اوسکو معہ اوسکی اولاد کے گھری بلوا کر وہ خط دکھلایا ہر چند اوس نے بہت عذر کیے لیکن کوئی
قابل سماع نہ تھا غرض کہ اوسکو ساتھہ داراب خان اور دوسرے لڑکون کے متصل اپنے مکان کی نظر بند رکھا اور
اوسکی فال اوسکی حق مین صادق آئی کہ سو آدمی اوسپر نگہبان ہوے یعنی ابراہیم حسین ملازم فرزند ارجمند پرویز کو
کہ خبر فتح لایا تھا خطاب خوشخبر خانی کا دیکر عنایت خلعت اور فیل سے سرفراز کیا اور فرمان مرحمت عنوان واسطے
شہزادے پرویز اور مہابتخان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پہنچی بیش قیمت واسطے فرزند اقبالمند کے اور
شمشیر مرصع مہابت خان کے واسطے عنایت کی چونکہ مہابت خان سے عمدہ خدمت ظہور مین آئی تھی یعنی
اوسکو منصب ہفت ہزاری ذات و سوار سے سرفرازی بخشی سید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین بوس حاصل کیا مورد
عنایت خاص کا ہوا یہ سید صوبہ دکن مین متعین تھا جب بیدولت دہلی سے شکست کھا کر ماندو کو گیا تو اسنے اپنے
اہل وعیال کو غیر جگہہ مین بھیجکر حفاظت الہی کے سپرد کیا اور بے راہ میری خدمت مین حاضر ہوا اور میرزا
حسن پسر میرزا رستم صفوی کا اوپر خدمت فوجداری بہرایچ کی نامزد ہو کر منصب ڈیڑہ ہزاری ذات اور
پانسو سوار وںسے مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور لعل بیگ داروغہ دفترخانہ کو نزدیک فرزند ارجمند پرویز کے
بھیجکر خلعت خاص اور پادری اوس نور چشم کے واسطے اور دستار واسطے مہابت خان کے عنایت فرمائی اور خواص
خان نے کہ پہلے بھیجا گیا تھا پھر آکر ملازمت حاصل کی اور خبرین اچھی لایا پھر خانہ زاد خان پسر مہابت کو یعنی
منصب پنجہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا انہین دنون ایک روز مین نیل گاو کی شکار کو گیا جنگل مین ایک
سانپ دیکھا لنبائی اوسکی ڈھائی گز کا اور تین ہاتھ مقدار اوسکی جثہ کی دور کا آدھی خرگوش کو نگل گیا تھا اور آدھا
باہر تھا جب اوسکو قراول میرے پاس اوٹھا لائے تو خرگوش اوسکی مونہ مین چھوٹ گیا مینے فرمایا پھر اوسکی مونہ
مین دیوین ہر چند اونہون نے چاہا لیکن اندر اوسکی مونہ کے نہ گیا ہر چند بہت زور کیے جبڑا او

چھڑکیا پھر مینی اوسکا پیٹ چیردیا اتفاقاً اوس مین سے بھی ایک پودا آخر کو نکلا ایسی سانپ کو ہندوستان
مین چتیل کہتی ہین یہ بھی تحقیق ہوا کہ اکثر جانوروں کو پودا نگلجاتا ہی لیکن اسمین زہر نہین اوسکی کو نقصان نہین پہنچاتا
پھر مینی بندوقسی ایک نیلگاؤ مادہ ماری اور اوسکی شکم سی دو بچی پورے نکلی چونکہ مینی سنا تھا کہ بچہ نیلگاؤ
کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے باورچیون کو فرمایا کہ اسکا دوپیازہ پکا کر لاؤ فی الحقیقت خالی لذت اور مزہ سے
نتہا اور ہندرھوین شہریور ماہ الٰہی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کی کہ بحکم سعادت اوس سے
جدا ہو کر فرزند پرویز کے پاس آگئی تھی حسب الحکم حاضر درگاہ ہو کر آستانہ بوسی سے کامیاب ہوئے رستم خان کو
منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار کا اور محمد مراد کو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرما کر طرح
طرح کی الطاف کا امیدوار کیا رستم خان اصل مین بدخشانی کا ہی اسکا نام یوسف بیگ تھا اور قرابت بیرم
محمد قلی اصفہانی کی ہی جو وکیل اور مدارکار میرزا سلیمان کا رہا ہے اول رستم آکر نوکر درگاہ شاہی کا
ہوا اور اکثر صوبون مین برکے داخل چھوٹی منصبدارون مین ہوا پھر کسی قصور مین اوسکی جاگیر متغیر ہوگئی
تو یہ پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا نوکر ہوا تیر کا نشانہ خوب جانتا ہے اور اوسکی آگی بھی خوب خوب کام
کئی خصوصاً مہم رانا مین بیدولت بھی اوسکو سب نوکرون مین عزیز رکھتا تھا اور امیر عمدہ کیا تھا
مینی بیدولت کی خوشی کو خطاب خانی اور نشان و نقارہ اسکو مرحمت کیا تھا کچھ دنون اوسکی
طرفسی حکومت گجرات کی بھی کی ہی اور خدمت عمدہ کی ہی اور محمد مراد ولیسر مقصود میر آب کا ہے
کہ میرزا شاہرخ اور میرزا سلیمان کی یہان قدیمیسی تھا پھر روز سید بہوہ نے گجرات سی آکر
ملازمت کی اور نورالدین قلی نے کہ اکتالیس آدمی مخالفون کے احمدآباد مین پکڑی تھی پا بجولان
کرکے درگاہ والا مین لایا شیر خان اور قابل بیگ کو کہ اشرفیاں دوستی ہاتھی کی [illegible]

ڈالکر دو اڈالااور بیسوین کو مطابق اٹھائیسوین ذیقعدہ کی فرزند شہریار کو اعتماد الدولہ کے
نواسی سے خداوند کریم نی ایک دختر عنایت کی امید ہے کہ قدم اوسکا اس سلطنت پر مبارک ہو بائیسوین
کو جشن وزن شمسی کا آراستہ ہوا اور سال پچپن میرے عمر کا بخوشی وخرمی شروع ہوا اسوافق ہر سال
ملنی آپ کو طلا اور سبح جنسونمین تول کر وہ اہل استحقاق کو بٹوا دیی ازانجملہ شیخ احمد سرہندی کو دو ہزار
روپیہ دیی غرہ مہر ماہ الٰہی کو مہیہ جملہ منصب ہزاری ذات اور تین سو سوار و نسے ممتاز ہوا اور تقیم بخشی
گجرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب بی قصوری سرفراز خان کے مجھ پر ظاہر ہوئے تو اوسکو
قید سے چھوڑ کر اجازت وسطی آنی سلام کے دی اور حسب التماس فرزند شہریار کے محلین اوسکی مکان میں گیا
اوسنی بڑا جشن مرتب کیا او پیشکشین عمدہ پیش کین اور اکثر امرا کو سرو پا دیی پہر عرضی فرزند شاہزادہ
پرویز کے آئی کہ بیدولت دریای نربدا ہے پار اوتر گیا اور یاد یہ گمرا ہے مین پریشان ہوا اسکی تفصیل
یہ ہے کہ جب وہ دریای نربدا سے اوترا تو تمام کشتیون کو اوس پار لیگیا اور گہاٹون پر توپین اور بندوقچی
لگادین اور بیرم بیگ اور اکثر ستارہ وانکو تباہ کر کے دریا سے اوتر کر آسیر اور برہانپور کو چلا گیا
اور خانخانان اور داراب کو نظر بند اپنی ساتھ رکھا اور اصل قلعہ آسیر کی یہ ہے کہ بلندی اور مضبوطی
اوسکی محتاج بیان نہین پہلی اس سے کہ بیدولت دکن مین گیا وہ قلعہ حوالہ خواجہ نصراللہ ولد خواجہ
فتح اللہ کے تھا کہ غلامان خانہ زاد قدیم الخدمت سے ہی پہر بیدولت کی کہنی سے حوالہ میر حسام الدین پسر
میر جمال الدین حسین کی ہوا جو دختر تغائی نورجہان بیگم کے میر حسام الدین کے گہر مین ہی تو جب
بیدولت حوالی دہلی سے شکست کہا کر مالوہ کو گیا تو نورجہان بیگم نی میر مذکور کو نشانی بہیجکر دیا کہ
کہلا بہیجا کہ ہرگز ہرگز بیدولت اور اسکی لوگون کو قلعہ کے قریب آنی نہ دینا اور قلعہ بامدو کا استحکام

کرکے نمک حلالی پر خیال نہ کیا اور داغ لعنت و کفران کا اپنی سیاہ بخت کی پیشانی پر لگایا
اوسنے ایسا نہ کیا بلکہ سامان قلعہ اس قسم کا تہا کہ بیدولت کا ظاہر خیال بھی وہانتک نہ پہنچتا تو مشکل
غرض جب بیدولت نے اپنی نوکر شریف نام کو اوسکی پاس بہیجا اور کہدیا کہ فریب دیکر اوسکو کہلا بہیجے کہ
نشان اور خلعت لینے کو قلعہ سے باہر آوے اور جب باہر آجاوے تو پہر قلعہ مین نہ جانے دے اور بے
سعادت نے بموجب فرمانے شریف کی قلعہ اوسکو سپرد کردیا اور خود مع اولاد کے بیدولت کی پاس گیا بیدولت نے
اوسکو خطاب مرتضی خانی اور منصب چار ہزاری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا مین بدنام کیا جب
بیدولت پاس قلعہ کے گیا تو خانخانان اور داراب اور باقی اولاد اوسکی کو اپنی ساتہ قلعہ مین لیگیا
اور تین چار دن تک وہان رہکر سامان قلعہ داری کا خوب جمع کرکے قلعدار وہانکا گوپال داس نام جو
کوکہ پہلی نوکر سربلند رای کا تہا اور دکن جانے کی وقت اوسکا نوکر ہوا تہا کیا اور اپنی عورتون اور
زیادہ سامان کو قلعہ مین چہوڑا اور تینون عورتین منکوحہ اپنی کو مع اطفال اور چند لونڈیون کی ہمراہ
اپنی رکہا اور پہلی چاہا تہا کہ خانخانان اور داراب وغیرہ کو وہین مقید چہوڑے لیکن پہر کچہہ سوچ کر اپنی ساتہ
برہانپور مین لیگیا اور انہین دنون لعنت اللہ بہزار خرابی سورت سے آکر بیدولت کی ساتہ ہوا بیدولت
نے کمال خوف و ہراس سے سربلند رای کی پسر راجہ بہوج ہاڈہ کو کہ بندہ مرواہ صاحب الوفا ہے سے بہی خطوط
وقاصد بہیجکر واسطے صلح کے اپنی اور مہابت خان کے درمیان مین وکیل کیا مہابت خان نے کہلا بہیجا
کہ جبتک خانخانان نہ اویگا مین صلح قبول نکرونگا او مقصد مہابتخان کا یہ تہا کہ سلطنت خانخانان کو
کہ سرگروہ اہل فساد کا ہے اوسی الگ کرے بیدولت نے لاچار ہوکر خانخانان کو قید سے چہوڑا اور قران
شریف کی قسم لیکے پہر اوسکو حلف لیکر اپنی زن و فرزند کو خانخانان کے سپرد کیا اور بہت زاری

اور گیری سی کہا کہ اب مجہسی کام تنگ ہوگیا ہی مینی اب اپنی آپ کو تمہاری سپرد کیا غیرت اور آبرو
میری تمہاری ہاتہہ ہے اب وہ کام کرو کہ مین اس سی زیادہ خراب نہون پہر خانخانان واسطی صلح کی
بیدولت سی جدا ہوکر متوجہ لشکر شاہی کا ہوا اور بیدولت سی کہا کہ تم اسطرف دریا کی رہکر خطوط واسطی
صلح کی لکہتی رہنا اتفاقاً پہلی اس سی کہ خانخانان کنارے دریا پر آوی ایک جماعت دلاوران لشکر شاہی
کی قابو پاکر رات کو اوسطرف دریا کی اوتری لشکر مخالف کا یہ حال سنکر گہبرا گیا اور بیرم بیگ کہ معہ فوج
بیدولت وہان پڑا تہا ثابت قدم نرہ سکا یہانتک کہ وہ سب بہاگ گئی خانخانان بہ زور میری اقبال کا
دیکہکر حیران رہگیا کہ مارے پریشانی کی نہ آگی بڑہ سکا نہ وہان رہ سکا اور اسوقت فرزند پرویز کی
خطوط اوسکی تسلی اور دلاسا کو مشتمل اوپر متابعت بادشاہی کی پہنچی خانخانان نحوست ادبار بیدولت
کیطرف دیکہکر اوسواسطی مہابت خان کی شہزادی پرویز کی خدمتمین حاضر ہوا اور بیدولت خانخانان
کی جاملنی اور لشکر کی زبردستی پار اوترانی اور بیرم بیگ کی بہاگ جانی سی مطلع ہوکر کمال شکستہ دل
اور خوفناک ہوا اور باوجود شدت باران اور طغیانی دریاؤنکی بحال تباہ راہ بہت سی دکن کیطرف
روانہ ہوا اور اس کشمکش مین اکثر بندگان شاہی اور ملازم اوسکی اوس سی جدا ہوگئی اور چونکہ
جادو رای اور اودی رام اور آتش خان کا ہمراہ تہا تو بجہت اپنی مصلحت کی چند منزل تک
اوسکی ہمراہ رہی لیکن جادو رای اوسکی لشکر مین لکیا ایک منزل پیچہی رہا کرتا اور جو سامان لوگ
گہبرا کر ڈالتی تہی وہ اوٹہا لیا کرتا تہا جسدن کہ بیدولت دریا سی پار اوترا تو ذوالفقار خان
نام کو کہ اوسکا معتبر تہا بہیجی واسطی بلانی سربلند خان نام افغان کی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ مجہکو
تیری وفاداری اور مروت سی بعید معلوم ہوتا ہی کہ تو اتنک دریا اور کیون نہین پاس اوترا وفادار

مردون کی ابرو ہے مجکو تیری بیوفائی سب سے زیادہ سخت تر ہے اوسوقت سربلندخان پار کنارے دریا کے
کھڑا ہوا تھا کہ ذوالفقار خان نے جا کر پیغام بیدولت کا اوس سے کہا سربلندخان نے کچھہ جواب ندیا
اور اوترنے نہ اوترنی مین متردد تھا ذوالفقار خان نے بطریق اعتراض کے بولا کہ بہرے گھوڑی کی آگی
سے ہٹ جا ذوالفقار خان نے اس بات سے تلوار نکال کر اوسکی کمر پر چھوڑی اوسوقت ایک پٹھان ہمراہی
نے بانس برچھی کا درمیان مین کر دیا کہ تلوار بانس پر پڑی کچھہ نوک سرفرازخانکی کمر پر سے بھی لگی اور
تلوار کے نکلنے سے پٹھانون نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان محمد خزانچیکا بیٹا کہ بیدولت کے
خواصون مین سے تھا بنابر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ لی اجازت بیدولت کی آیا تھا وہ بھی مارا گیا
اور جب مجھے خبر اوسکی چلے جانے کی برہانپور سے اور فوج شاہی کی وہان داخل ہونے کی سنی تو
خواص خان کو جلد تر پاس فرزند اخلاص مند شاہ پرویز کے بھیجا اور بہت تاکید سے کہلا بھیجا کہ ہرگز
اس حصول مراد سے پست نہو جانا اور وہان تک سعی کرنا کہ یا بیدولت کو زندہ گرفتار کرلو یا قلمرو پادشاہی
سے باہر نکال دو کیونکہ میری خیال مین گذرتا تھا کہ جب بیدولت دکن مین تنگ اور نامراد ہو گا تو
ضرور قطب الملک کی ریاست مین ہو کر اوڑیسہ اور بنگالہ کی طرف جاویگا سو بحکم جہانداری کی یعنی
واسطے احتیاط اور پیش بندی کی میرزا رستم کو صوبہ دار الہ آباد کا کر کے اوسطرف رخصت کیا
کہ اگر اتفاقا یہ معاملہ اودہر پیش آوے تو دستی کام سے غافل نرہنا اور انہین دنون مین
فرزند خانجہان کی ملتان سے آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور سو اشرفی نذر اور ایک
لعل لاکھہ روپیہ کا اور ایک بڑا موتی اور اکثر چیزین پیشکش کین اور رستم خان کو ہتی ہاتی
عنایت کیا انہین ایام مین پادشاہ الٰہی کو خواص خان نے عرضداشت شہزادہ پرویز اور مہابتخان کی لایا

اس حال سے مطلع ہوکر چالیس سوارون سے کمک کو دوڑ آیا اوسوقت راجہ گروہر مع اپنے راجپوتونکی
مکانمین حسب عادت برہنہ چوکی مین کہانا کہا رہے تہے سادات کا غلبہ او سید کبیر کا آنا سنکر دروازہ مضبوط
کرلیا او سادات دروازہ جلاکر اندر مکان کی پہنچے او یہانتک تلوار چلی کہ راجہ گروہر معہ چہبیس راجپوتون
کے مارا گیا او چالیس آدمی اوسکی زخمی ہوی او چار سید بہی قتل کو پہنچے بعد مارے جانے راجہ کی سید
کبیر اوسکی گہوڑے طویلہ سے کہولکر اپنے گہر لیگیا اور اور راجپوتون کی جب راجہ کی مارے جانیکی مطلع
ہوی تو ہرطرف سے فوج فوج سوار لڑائی کو ہوی اور تمام سادات بارہ بہی سید کبیر کے کمک کو جمع ہو
او قلعہ کے آگی میدان مین جمع ہونی لگی آتش فتنہ نی ترقی پکڑی مہابتخان یہ سنکر او سوار ہوکر
فی الفور وہان آیا او سادات کو اندر قلعہ کے لیگیا اور راجپوتون کو بہی مناسب وقت کی تسلے
او خاطرداری کرکے اونکی اکثر افسرون کو اپنی ساتہہ خانعالم کے مکان مین کہ وہان سے قریب ہے لیگیا
او بہت دلجوئی اور تسلی کی اور خود ذمہ دار اونکی فیصلہ کا ہوا جب یہ قصہ شہزادے پرویز نی سنا
تو خود بہی خانعالم کے گہر مین تشریف لای او زبان مبارک سے مناسب وقت کی راجپوتونکو بہت
تسلے دی او ہر ایک کو اونکی گہر بہیجا دوسری دن مہابت خان نی راجہ گروہر کے گہر جاکر اوسکی
لڑکون کے بہت خاطرداری اور دلجوئی کیے او تدبیر و حکمت سے سید کبیر کو قید کرلیا چونکہ راجپوت
بہی اوسکی قتل کے راضی تہے بعد چند دنون کی اوسکو عوض مین مارا او جلوس مین تاریخ [illegible]
محمد مراد کو فوجدار سرکار اجمیر کا مقرر کرکے رخصت فرمایا او تمام رات عیش و نشاط سے کاٹی ایکدن
اثنا شکار مین شیر نو نیون کہ اب تک نہ دیکہا تہا ایسی بارشے پکڑوایا اتفاقا وہ مادہ تہی نوعیون تہا
او تجربہ سے بہی معلوم ہوا کہ کالی شیر کا گوشت سفید شیر سے لذیذ تر ہوتا ہے او گوشت بہی

کا جسکو ہند مین کہاگ کہتی ہین بو دنہ خود دیسی کہ جنگلی ہے عمدہ ہے اسطرح گوشت حلوان فربہ کا
گوشت برہ سی بہتر ہے امتحان کو ان گوشتون سی مگر ہر ایک کا ایک ہی قسم کا کہانا پکوایا اور ہر بار تجربہ مین
یون ہے آیا کہ لکہا گیا دسوین ماہ دی کو قراولون نے حوالی پرگنہ رحیم آباد مین خبر ایک شیر کی دی مینے ارادت
خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ لوگون کو لیجا کر جنگل کو گہیر لین بعد اوسکی مین بہی گیا درختونکے
کثرت سی وہ شیر نہ دکہتا تہا جب مینے ہاتہی آگی بڑہایا تو اوسکی کروٹ نظر آئی اور ایک ہی بندوق مین
اوسکو مار لیا ایام شہزادگی سی اوسقدر بڑا شیر میری نظر مین نہ آیا تہا مصورونکو فرمایا کہ بعینہ اوسکی شبیہ
کہینچین تول مین ساڑہی آٹہ من جہانگیری کا ہوا طول اوسکا سری دم کی سری تک ساڑہی تین
گز کا تہا دو طواو بر سولہوین کو مجہسی عرض ہوئی کہ حاکم آگرہ کا داخل جوار رحمت الہی کا ہوا اول یہہ
سہادر خان برادر خانزمان کی پاس تہا بعد اوسکی ماری جانی کی میری والد بزرگوار کی خدمت
مین آیا اور جب مین پیدا ہوا تو حضرت والد نے اسکو مجہی عنایت فرمایا بچپن سی تک کمال
اخلاص اور دلسوزی سی اس نے میری خدمت کی کبہی اسکی طرف سی ناراضی مجکو نہوئی
حقوق خدمت اسکی زیادہ اس سبب ہین کہ لکہی جاوین خداوند کریم اسکو اپنی مغفرت سی خوشنود
فرمادی بیتی مقرب خان کو کہ قدیمی اس سرکار کا ہے حکومت آگرہ کی سربلندی بخشی اور
اوسطرف رخصت کیا اور نواح بہیرہ مین بکرم خان اور عبد السلام اوسکی بہائی نے سعادت زمین
بوس حاصل کی بائیسوین ۲۲ کو متہرا مین جشن وزن قمری مرتب ہوا اور سال پچاون میری عمر کا شروع
ہوا اور تہراسی کشتی پر سوار ہوکر براہ دریا سیر کرتا ہوا چلا راہ مین قراولون نی عرض کی کہ ایک
شیر نے سمتہ تین بچون کی دیکہا ہے کشتی سی اوتر کر شکار کو گیا بچی اوسکی چہوٹی تہی اسواسطے

حکم کیا کہ اون کو ہاتون ہی سے زندہ پکڑ لین اور اونکی ماکو یعنی بندوق سی مارا وہان مجہسی عرض ہوئی
کہ زمیندار اوگر کنوار جہنا پار کے طریقہ چوری اور رہزنی کا ترک نہین کرتی اور جنگل اور سخت مکانون کے
پناہ مین اوقات بسر کرتے ہین اور مال واجبی جاگیردارونکو نہین دیتی ہین سنگہ یعنی خانجہان کو
حکم دیا کہ اگلی منصب دارون کو ہمراہ لیکر وہان جاوی اور خوب گوشمالی اونکی کری اور قتل و قید
مین دریغ نکرے اونکی مقامون اور گڑہیون کو کہود واکر برابر خاک کے کردی کہ پہر نام اونکی فساد کا نہ رہے
دوسرے روز یہ فوج دریا کے گذر کر جلد تر اوسطرف روانہ ہوئی جب اون مفسدون کو فرصت بہاگنے کی
نہ ملی تو ثابت قدم ہوکر لڑنے کو مقابل ہوئی لشکر شاہی کی ہاتہ سے اونکی بہت لوگ مارے گئی اور اہل
وعیال اونکی قید ہوی اور سپاہ منصور کو اونکی اموال سے لوٹ بہت ملی اور غرہ ماہ بہمن کو رستم خان
خدمت فوجداری قنوج سی سرفراز ہوکر اوسطرف رخصت ہوا دوسری تاریخ عبداللہ پسر حکیم نورالدین
طہرانی کو حضور مین سیاست کا حکم فرمایا شرح اسکی یون ہے کہ جب فرمانروای ایران نے اوسکی باپ کو بکمال
نقد اور سامان کے قید کر کے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہ ایران سی بہاگا اور بعد از خرابی ہندوستان مین
آیا اور اعتمادالدولہ کے وسیلہ سی بندگان درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اوسکا موافق تہا
چند روز بعد یہی اوسکو خاص خدمتگارون مین کرلیا اور منصب پانصدی کا اور گاؤن اوسکو
جاگیر مین عنایت کیا لیکن چونکہ تنگ حوصلہ تہا نشہ دولت کا نہ اوٹہا سکا ناشکری اور کفران نعمت
شروع کی ہمیشہ باتین شکوی کے کیا کرتا ہر چند لوگون نے مجہسی عرض کی کہ حضرت جسقدر اوسپر
عنایت فرماتی ہین وہ شکایت اور نالائقی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باتون پر یقین
نلاتا تہا یہانتک کہ اپنی معتبر لوگون سے کبہی غرض اوسکی سنا کہ وہ باتین بے ادبانہ کہتا ہے

جب مجکو یقین ہوا تو اوسکو اپنی روبرو سزا دی مصرعہ زبان سرخ سر سبز میدہد بر باد

پہر قراول خبر لای کہ یہان ایک شیرنی سی لوگ اس پرگنہ کی کمال تکلیف مین ہین مینی فدائی خان

سے کہا کہ حلقہ ہاتہیونکا لیجا کر اوسکو محاصرہ کرین من بعد خود سوار ہوگیا اور ایک بندوق مین اوسکو

مارا اور ایکدن نشاط شکار مین ایک کالی تیتر کو باز سی پکڑوایا تہا اپنی روبرو اوسکا پوٹہ چیروایا

تو ایک چوہا اوسمین سے سلامت نکلا مجکو کمال حیرت ہوئی کہ اوسکی باریک گلی مین یہ پورا چوہا کسطرح گیا

اگر کوئی اور کہتا تو یقین نہوتا چہٹی تاریخ دار الملک دہلی مقام گاہ لشکر اقبال کا ہوا جگت سنگہ

پسر راجہ باسو کا باشارہ بدولت کی کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اوسکا تہا جا کر مصدر شر و فساد

کا ہوا مینی صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطی مقرر کیا تہا جیسی پہلی گذر چکا پہر اب

مادہو سنگہ اوسکی چہوٹی بہائی کو خطاب راجگی سے سرفراز کرکے اسپ و خلعت دیا اور حکم کیا کہ صادق

خان کے پاس جا کر جماعت مفسدون کو تباہ اور خراب کری دوسری دن شہر کے درمیان سے

ہوکر سلیم گڈہ مین جا کر نزول اقبال کا کیا اور راجہ کشنداس کا گہر سر راہ واقع تہا اوسنی وہان چلنی کو بہت

الحاح و زاری سی عرض کی اسواسطی حسب خواہش اوسکی اپنی قدم سی اوسکو کامیاب اور خوشنود کیا

اور اوسکی پیشکش مین سے کچہہ اوسکی رضامندی کو قبول کیا بیسوین کو جب سلیم گڈہ سی کوچ کیا تو [illegible]

بخاری کو حکومت دہلی پر کہ اوسکا وطن تہا اوسیلی بہی یہ خدمت خوب بجا لایا تہا سربلندی بخشی

اور وہین علی محمد پسر علی رای حاکم تبت کا موافق کہنی اپنی والد کے درگاہ مین حاضر ہوکر زمین

بوسی سے سرفراز ہوا اور مجکو معلوم ہوا کہ رای اس بیٹی کو سب اولاد مین زیادہ عزیز رکہتا ہے

مقصود اوسکا یہ تہا کہ یہی بعد اوسکی جانشین اوسکا ہووی اور بہائی اسکے ناراض ہوگئے

اور بخش درمیان مین واقع ہوئی تو بڑا بیٹا اوسکا ابدال نام حاکم کاشغر کے پاس گیا اور اوسکو
اپنا حامی اور مددگار بنایا اور اوسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا باپ ضعیف اور سالخوردہ ہے بعد اوسکی آپ کے
مدد سے مین جانشین اپنے باپ کا کیا جاؤن علی رای نے محبت سے اس گمان پر کہ کہین
اور بھائی ملک کو واسطے میری محبت کی علی محمد کو مار نہ ڈالین اور اس ملک مین فساد برپا ہو اوسکو
میرے پاس روانہ کیا کہ میری دو تنخواہ مین ہوکر اسکا کام درستی اور رونق پاوے پہر غرہ
اسفندارماہ الٰہی کو پرگنہ انبالہ مخیم سرادقات دولت و اقبال کا ہوا لشکری نام سپاہی مردیکا
کہ بیدولت سے جدا ہوکر فرزند پرویز کے پاس آیا تہا یہان حاضر درگاہ ہوکر آستانہ بوسی سے شرفیاب
ہوا اور عرضداشت فرزند پرویز اور مہابتخان کی مشتمل اوسکی سفارش اور مہربانی ہونی اپنے کے پاس
عادلخان کے مع اوسکی تحریر کی کہ اوسنے مہابتخان کیطرف لکہی تہی پیش کر کے اظہار دو تنخواہ
اوسکے بندے کا کیا یعنی اوسکو خوشدل کر کے پہر طرف فرزند پرویز کے روانہ کیا اور خلعت مع نادری کے
کہ تکمہ اوسکا مروارید کا تہا واسطے شہزادی کی اور خلعت واسطے خانعالم کی اور مہابتخان کی
لشکری کی ہمراہ بہیجا اور ایک فرمان یعنی نہایت عنایت پر عادلخان کی نام لکہوا کر خلعت مع نادری
اوسکی واسطے بہی اسکی ہمراہ کیے اور لکہہ بہیجا کہ اگر مناسب جانو تو اسکو نزدیک عادلخان کے روانہ
کرنا پانچوین کو باغ سہرند مین مقام ہوا کنارے دریای بیاہ کے صادق خان اور مخلصخان
اور اسفندیار اور راجہ روپ چند گوالیری اور باقی امراکو واسطے کمک لشکر پنجاب کے گئے تہی سند بیست
کوہ شمالی سے خاطر جمع ہوکر آ گئے اور سعادت آستانہ بوسی سے شرف اندوز ہوے یعنی خدمت
جیسی کہ باشارہ بیدولت اودہر گیا تہا تو اون پہاڑون مین بکثرت شور و فساد مچایا اور جہاد کے

اور بہادر وہین بیٹھہ کر غربا اور رعایا کو لوٹ اور تباہ کرکے وہان اپنی واسطے جمع کیا یہانتک کہ
صادق مع اپنی دلاوران بادشاہی اودہر گیا اور وہان کے امراکو ہمراہ لیکر اوسکی گوشمالی اور گرفتاری
مین کوشش کیے اور جگت سنگہ نی خوف سی قلعہ مو مین بعد جمع کرنے اسباب کے پناہ پکڑی جب موقع پاتا
قلعے سے نکلکر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کی محاصرہ سے تنگ ہوا اور سامان اوسکا صرف ہو گیا
اور دوسرے زمینداروں کے طرف سی مدد کا آنا بند ہوا اور اپنی چھوٹی بہائی کی سرفرازی سنی
تو بکمال مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلی کہڑی کرکے نورجہان بیگم سے ملتجی ہوا کہ میری سفارش
کرکے حضرت بادشاہ سی میری قصور معاف کرادین مین نورجہان بیگم کے خاطر سے اوسکی قصور
سے درگذرا اور اسی تاریخ عرضیین متصدیان دکن سے آئین کہ سید دولت ہمراہ لعنت اللہ اور داراب
اور باقی چند شکستہ حالون کے تباہ و خراب سرحد قطب الملک سی نکلکر طرف اودیسہ اور بنگالہ کے
گیا ہے اور بکمال خرابی اس سفر مین اوٹہائی اور اکثر لوگ اوسکی ہمراہی سی بسبب تکلیفون کی
بہاگ گئی اونمین سے ایک میرزا محمد پسر افضل دیوان اوسکی کا ہے کہ مع اپنی عیال کے کوچ کی وقت
بہاگا جب سید دولت نی اوسکا جانا سنا تو جعفر اور خان قلی اوزبک اور دوسرے اپنی چند معتبر لوگونکو
اوسکی پیچھی پکڑنے کو بہیجا کہ یا اوسکو زندہ لی آوین ورنہ اوسکا سر کاٹ آگی لاوین یہہ لوگ جلد تر
راہ طی کرکے اوسکی قریب پہنچی جب وہ اس حال سے واقف ہوا تو اپنی ماں اور گہر والون کو جہاڑ مین
چھپا کر اپنی چند معتبر مردانہ لوگون سے دلیرانہ انکی سامنے آیا اور کمان چڑہائی اور اوسکی ساتھی
نالا اور دلدل واقع تہی سید جعفر خان نے کروٹ پہ جا کر چاہا کہ براہ فریب اوسکو اپنی ہمراہ
کرلے لیکن وہ اوسکی دم مین نہ آیا اور جواب اوسکی بات کا تیر جان ستان سے دیا اور خوب مردانہ

لڑا اور خان قلی اور اکثر رفیقان بیدولت کو خاک سی برابر کیا اور سید جعفر بہی زخمی ہوا آخر خود بہی
بسبب کاری زخمون کے راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتہہ ہلا سکا بہوتون کو نیست و نابود کیا بعد اوسکی
وجانی کے سر اوسکا کاٹ کر بیدولت کی روبرو لیگئی جب بیدولت دہلی سی بہاگ کر ماندو مین گیا
تہا تو افضل خان کو واسطی طلب کمک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کی پاس بہیجا تہا اور عمدہ [illegible]
واسطی عادل خان کے اور اسپ و فیل و شمشیر مرصع عنبر کیواسطی اوسکی ساتہہ بہیجی تہی وہ اول عنبر کے
پاس گیا اور پیغام دی کر ہدیہ پیش کیا عنبر نے قبول کیا اور کہا ہم عادل خانکی تابع ہین کہ وہ سب
امراے دکن مین آج امیر افسر ہی تم کو پہلی اوسکی پاس جانا چاہیی اور اظہار مطلب کرنا اگر
وہ قبول کری تو ہم سب متفق اور تابع ہین اور پہر جو دو کی لیا جاویگا پہر افضل خان
عادلخان کے پاس گیا وہ بہت پیش آیا اور مدتون اوسکو باہر شہر کی پڑا رکہا اور کچہہ
توجہ نکی اور جو کچہہ بیدولت نی اوسکی اور اورونکی لیی بہیجا تہا سب کچہہ تہانا بانہ اوس
سی منگوا کر لیلیا اور یہہ افضل خان وہین پڑا تہا کہ خبر ہارنی جانی بیٹی اور تباہی گہر بار کی
سنی القصہ جب بیدولت اس سامان و حال سی راہ دور و دراز طی کر کے بندر مچہلی پاٹن مین
کہ قطب الملک کی زیر حکومت تہا پہنچا اور پہلی وہان پہنچنی سی وکیل اپنا قطب الملک
کی پاس بہیجکر مدد اور معاونت کا طلبگار ہوا تہا سو قطب الملک نے کچہہ نقد و جنس
بطریق دعوت کی اوسکو بہیجکر اپنی میر حد کو لکہہ بہیجا کہ ہمراہ ہو کر ان کو اپنی سرحد کے
باہر صحیح و سالم کر دی اور سب زمینداروں اور جنیون سی مطمئن کر کی کہدی کہ ہمیشہ
انکی لشکر کو غلہ اور سب چیزین ضروری بلا تکلف پہنچاتی رہو اور بائیسوین کو ماہ مذکور مین

عجیب سانحہ واقع ہوا وہ یہہ ہی کہ مین شب کو شکار سی لوٹکر طرف لشکر کی آتا تہا اتفاقا
راہ مین ایک ندی واقع ہوئی کہ تیز بہتی تہی اور اوسمین چٹانین پتہر کی تہین اوسمین
اوترتی وقت ایک نوکر کی پاس سی خوان طلائی مع چند پیالہ و سرپوش تہلی مین ڈالی
ہوئی لیی تہا بسبب پہسلنی پانون کی اوسمین گر پڑے ہر چند ڈہونڈا نہ پایا دوسری دن اسحاق نے
مجہسے عرض کی مینی قراولون اور ملازمونکو فرمایا کہ پہر وہین جاکر اونکو جستجو کرین شاید کہ
ملجاوین اتفاقا جہان گری تہی وہین ملی اور باوجود تیزی اور گہراو پانی کی تہہ بہی نہ اوپر تلے
ہوئی اور عجیب یہہ ہی کہ پانی بہی کچہہ پیالون کی اندر نہ گیا تہا اور یہ قصہ ایسا گذرا کہ جب خلیفہ
ہادی مسند پر بیٹہا تو ایک یاقوت کی انگوٹہی باپ کی میراث سی ہارون کو ملی تہی
اپنی خادم کو ہارون کی پاس بہیجا اور وہ انگوٹہی اوس سی مانگی اتفاقا اوسوقت ہارون
کنارہ پر دجلہ کی بیٹہا تہا جب خادم نے وہ انگوٹہی مانگی تو ہارون غصہ سی کہنی لگا کہ مینی خلافت
تجہ پر روا رکہی اور تو ایک انگوٹہی میری پاس نہین دیکہہ سکتا اور غصہ ہوکر انگوٹہی دجلہ
مین پہینک دی بعد چند مہینون کے اتفاقا ہادی مرگیا اور ہارون خلیفہ ہوا تو غوطہ خورونکو
فرمایا کہ دجلہ مین جہان مینی انگوٹہی ڈالی ہی غوطہ لگاکر ڈہونڈو اتفاقا یاوری اقبال سی
غواص پہلی غوطہ مین وہ انگوٹہی نکالکر اوپر لایا اور ہارون کی ہاتہ مین دی اور ایکدن
شکارگاہ مین امام وردی قراول باشی نی ایک تیتر کو دیکہا کہ اوسکی ایک ہی پانون مین
خار تہا اور تیتر فریاد مین فارسی بولتی ہی اوسنی امتحان کو مجہسی پوچہا کہ فرمائیی یہہ تیتر پانو
[illegible] اوسکو پکڑا اور [illegible] سی [illegible] نکلی جو لوگ وہان

قصہ عجیبہ ۱۲

حاضر تھی حیران ہوکر کہنی لگی کہ اسکا مادہ ہونا کسطرح معلوم ہوا مینی کہا چونکہ مادہ کی
بہ نسبت نر کی چہوٹی ہوتی ہی بہت دیکہنی سی اسکا مجکو ملکہ ہوگیا ہی اور عجیب تر یہہ بات
ہی کہ نرخرا سب پرندون کا چینہ دان تک ایک ہوتا ہی بخلاف جرز کے کہ چار انگل
تک ایک ہی پہر دو شاخہ ہوکر چینہ دان سی ملتا ہی اور جہان سی وہ ہوتا ہی وہان ایک
گرہ معلوم ہوتی ہی ہاتہہ لگانی سی اور کلنگ کا نرخرا پیچدار ہوتا ہی اور سینہ کی ہڈی سی
گہسکر دم غزہ تک جاتا ہی اور پہر وہانسی مڑکر گلی سی ملتا ہی اور جرز دو طرح کا ہوتا ہی
ایک سیاہ ابلق دوسرا بور اب معلوم ہوا کہ دو قسم نہین جو کہ سیاہ ابلق ہی نر ہوتا ہی
اور بور مادہ دلیل اسکی یہہ ہی کہ ابلق مین خصیہ نکلی اور بور مین انڈے اور مکرر امتحان
کیا گیا ہی اسکا اور میری طبیعت مچہلی کو بہت راغب ہی اپلی میری واسطی عمدہ
مچہلیین لاتی ہین ہندستان کی عمدہ مچہلی رہو ہی پر بن یہہ دونون کہٹی دار اور صورت
مین قریب ہین ہر شخص انہین فرق جلدی نہین کرسکتا اور تمیز ان کی گوشت مین
بہی بہت کم ہوتی ہے مگر لطیف ذائقہ والا جان لیتا ہی کہ لذت رہو کی گوشت کی
بہ نسبت اوسکی کچہہ زیادہ ہوتی ہی

اونیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

چارشنبہ کو اوتیسوین تاریخ جمادی الاولی کے سن ایکہزار تینتیس ہجری مین بعد
گذرنے ایک پہر دو گہڑی دن کی نیر اعظم نے بیت الشرف حمل مین سعادت

تحویل کی ارزانی فرمائی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سی بلند
ہوئی احسن اللہ پسر خواجہ ابوالحسن نی معہ اصل و اضافہ کی منصب ہزاری اور تین سو
سوار دو ہزار کا پایا محمد سعید پسر احمد بیگ کابلی کا بہی اسی قدر سی سرفراز ہوا اور میر شرف
دیوان بیوتات اور خواص خان کو بہی منصب ہزاری ملا سردار خان کانگڑہ سی
آکر سعادت زمین بوسی سی مشرف ہوا اور انہین دنون مین مینی حکم کیا کہ یساول
اور اہل یساق خبر رکہین کہ سواری مین اور دولت خانہ سی نکلتی ہوئی کوئی آدمی
عیب دار مثل اندہی بہری گونگی نکٹی جذامی وغیرہ کی میری نظر مین نہ آیا کری اور جشن
اونیسوان بکمال آراستگی ہوا آلہ وردی برادر امام وردی بیدولت کی پاس سی بہاگ کر
حاضر درگاہ ہوا عنایات شاہی سی سرفرازی پائی اور جب خبر آنی بیدولت کی سرحد اوڑیسہ
متواتر معروض ہوئی تو فرمان بنام شاہزادہ اور مہابت خان اور باقی امرا متعینہ اوس لشکر
کی تاکید صادر ہوا کہ خاطر اسطرف کی بندوبست سی بخوبی مطمئن کرکے بطرف صوبہ الہ آباد
اور بہار کے جاوین و اگر بسبب اتفاق صوبہ دار بنگالہ اوسکو نہ روک سکی تو تم اپنی لشکر جلد اوس
اترسی اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کردو اور بنابر احتیاط کے دو ہزار سوار احدی بہشت
کو فرزند خان جہان کو طرف دار الخلافت آگرہ کی رخصت کیا کہ وہان جاکر منتظر رہی کہ جب
خدمت کا حکم وقت ضرورت کی پہنچی تو فورا اوسکو عمل مین لاوی اور اوسکو خلعت خاصہ مع نادری
تکمہ مروارید اور شمشیر خاصہ مرصع کی اور اسکی بیٹی اصالت خان کو گہوڑا اور خلعت عنایت
ہوا اسی تاریخ عرضی نقشہ بنگالہ کی صوبہ دکن کی آئی اور لکہا تہا کہ حسب الحکم شاہزادہ بلند اقبال

پرویز ہمشیرہ راجہ جگت سنگھہ کو اپنی نکاح مین لایا اسیلیے کہ آنا اوسکا اسن دولت پر مبارک
ہوا اور سیہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو پٹن سی بلوا کر عزیز اللہ کو اوسکی جگہہ مقرر فرمایا ہی پہر جان سپار
خان نی بھی حسب الحکم آکر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہان پور سی نکلا تھا تو میر حسام
الدین بنظر اپنے بدفعلونکی برہان پور مین ترہ سکا مع اہل و عیال دکن مین جاکر عادل خان کی
پناہ مین ایام بسر کرنا چاہا لیکن وہان تک پہنچا تھا کہ جان سپار خان نی اوسکا جانا سنکر کچھہ لوگ
تعاقب مین روانہ کیی وہ اوسکو مع متعلقات پکڑ لائی اونہی مہابت خان کی پاس بہیجا ابہی مہابتخان
نے قید کرکے ایک لاکھہ روپیہ اوس سی وصول کیا اور جادو رای او راودہی رام بی دولت کی ہاتہہ سی نکلکو
کہ قلعہ برہان پور مین چہوڑ گیا تہا ہمراہ لیکی ملازمت شاہزادہ مین حاضر ہوی اور قاضی عبد العزیز کو
کہ حوالی دہلی مین بیدولت کی طرف سی کچھہ عرض کرنی آیا تہا اور مینی اوسکو باریابی نہ دی اور مہابتخان
کے سپرد کر دیا تہا بعد اوسکی شکست اور خرابیون کی مہابت خان نی قاضی کو اپنا ملازم کر لیا تہا چونکہ
آشنائی قدیم عادلخان کی تہا اور کئی سال خان جہان کی وکالت مین درمیان بیجاپور کے رہا تہا اسواسطے
مہابتخان نی پہر اوسکو نزدیک عادلخان کی برسم حجابت کی بہیجا دنیا داران دکن نی بمقتضای
وقت اور بر آمد اپنی مطالب کے اظہار بندگی اور دولت خواہی کا کیا غرض ہو نی علی شیر نام ایک معتمد
اپنا بہیجکر نہایت عاجزی ظاہر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور وکیلون کی عرضداشت لکہی تہی کہ
مین دیونکام مین آکر ملاقات کرونگا اور اپنی بڑی فرزند کو ملازم سرکار کرکی شاہزادہ بلند اقبال کی
خدمت مین رکہونگا وہ نہین دنون تحریر قاضی عبد العزیز کی آئی کہ عادل خان وسی مختصر اور دولتخواہ
ہی اور اسی بمقتضای عقیدت پیدا کیا ہی کہ ملا محمد لاری کو جو اوسکا وکیل مطلق اور بنیاد

ہی اور تحریر اور تقریر مین اوسکو ملا بابا کہا کرتی ہین پانچہزار سوار دیکر لشکر شاہی مین روانہ کرین
کہ ہمیشہ شاہزادہ ارجمند کی ہمرکاب رہا کرین اور ہر کام مین جان نثار رہین اور ان کو عنقریب
پہنچا سمجھین چونکہ مکرر فرمان پہنچی تھی کہ فرزند اقبالمند جلد تر واسطے تدارک بیدولت کی الہ آباد و بہار
کو جاوین ان دنون خبر آئی کہ باوجود شدت باران کی چہٹی فروردی کو مع لشکر اقبال
برہانپور سی کوچ کرکی لال باغ مین منزل گزین ہوی اور مہابت خان بانتظار آنی ملا لاری کے
برہانپور مین مقیم رہا کہ بعد اوسکی آنیکی وہانکی بندوبست سی فراغت پاکر ہمراہ ملا لاری کے
شاہزادہ پرویز کی خدمت مین روانہ ہوون اور لشکر خان اور جادو رای اور اودی رام وغیرہ کو
مقرر کیا کہ بالاگھاٹ مین جاکر ظفرنگر مین رہین اور جان سپار خان کو بدستور رخصت دیکر
اسد خان معموری کو ایلچپور مین رہنی کہا اور منوچہر پسر شاہنواز خان کو خانپور مین معین کیا
رضوی خان کو تہالنیر مین بہیجا کہ صوبہ خاندیس کی حفاظت کری پہر خبر آئی کہ لشکری نی فرمان عادل خان
کو پہنچایا اوسنی شہر آراستہ کرکی چار کوس واسطی فرمان و خلعت کی استقبال مین آیا اور سلام اور
سجدہ شکر بجا لایا اکیسوین تاریخ سروپا واسطی فرزند داور بخش اور خان اعظم اور صفی خان کی مرحمت
کر بہیجا اور صادق خان کو حکومت لاہور کی سرفراز کرکے خلعت اور ہاتہی دیا اور [illegible]
میرزا رستم خان کو منصب شش ہزاری اور تین سو سواری سرفرازی بخشی اکیا [illegible]
ہوتی کہ کالی سانپ نی ایک اور سانپ کو نگلا [illegible]
[illegible]
[illegible]

آئی کہ مہابت خان نی عارف پسر زاہد کو ستایا کر کی زاہد کو مع دونون لڑکونکی مقید کیا ہی کہ اون
نالایق نی عرضی بی دولت کو اپنی اور باپ کی طرف سی لکھہ کر اظہار اخلاص و ندامت کا کیا تھا
اتفاقاً وہ تحریر مہابت خان کی ہاتھہ آئی اوسنی عارف کو بلا کر دکہلایا جب عارف قائل ہوا تو
اوسکو سزای بیحرامی مین قتل کیا اور عارف کی باپ اور بہائیونکو قید رکہا اور غرہ خورداد مین خبر
آئی کہ شجاعت خان عرب دکن مین مرگیا پہر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت صوبہ
اوڈیسہ مین داخل ہوا اسکی تفصیل یون ہی کہ درمیان سرحد اوڈیسہ اور دکن کی ایک کہاٹی ہی
ایک طرف اوسکی کوہ بلند اور دوسری طرف جہیل اور دریا ہی اور حاکم گولکنڈہ نی اوس دریچی پر
ایک قلعہ بناکر توپ و تفنگ سی آراستہ کیا ہی کہ بی اجازت قطب الملک کے کوئی وہان سی
جا نہین سکتا بی دولت قطب الملک کے مدد سی وہانسی نکل کر ملک اوڈیسہ مین آیا اتفاقاً
اوسوقت احمد بیگ خان برادرزادہ ابراہیم خان راجگدہ پر گیا ہوا تہا بیدولت اوس ملک مین
آنا سنکر متحیر اور متردد ہوا لاچار اوس مہم کو چہوڑ کر موضع پپلی مین کہ صدر اوس صوبہ کا ہی آیا
اور اہل و عیال کو لیکر مقام کٹک مین کہ پپلی سی بارہ کوس بنگالہ کے طرف ہی آیا چونکہ فرصت
کم تہی فوج جمع نکر سکا جب بیدولت کے لڑنیکی طاقت نہ دیکہی اور ہمراہیونکو موجود نہ پایا تو
کٹک سے بردوان مین پاس صالح بہتیجے آصفخانکی کہ جاگیردار وہانکا تہا گیا پہلی صالح نی تیاری
کیے اور بیدولت کی آنیکی خبر تصدیق نکی یہان تک کہ لعنت اللہ علیہ نے خط اوسکی بلانے
اور متفق کرنیکو لکہا تب صالح بردوان کو سامان جنگ سی آراستہ کرکے ہوشیار ہو بیٹہا
اور ابراہیم خان یہہ سنکر حیرت زدہ ہو گیا اور حالت لاچاری مین بلا جمعیت لشکر سپاہ اوسکی

اطراف مین مشغول تہی اکبر نگر مین خوب بازون ہمت کا کارگر درستی قلعہ اور جمع کرنی سپاہ
اور وہان کی امرا کی تسلی اور تشفی مین مشغول ہوا اور سامان اور اسباب ضرب وحرب کے
مہیا کیے اوسی حال مین بی دولت کی تحریر اوسکو گئی اس مضمون کی کہ تقدیر ربانی اور سر نوشت
آسمانی سے جو حال کہ ہنر اور اوسکے تہا پردہ عدم سے عالم وجود مین روبرو آیا اور گردش
روزگار سے یہان آنیکا اتفاق ہوا اگرچہ نظر ہمت بلند مین یہہ بڑا ملک اور وسیع صوبہ
ایک میدان بلکہ ایک پرکاہ سے زیادہ نہین دکہتا لیکن مقصد اس سے بلند اور مطلب
اس سے زیادہ کا ہے مگر اب کہ گذر اس مین پر واقع ہوا ہے تو سرسری چھوڑا نہین جاتا اگر
تجکو درگاہ شاہی مین جانیکا ارادہ ہو تو بلا تردد ادہر کو چلا جا دست تعرض تیری دامان
ناموس عزت خانمان سے کوتاہ ہے بلا تکلف روانہ ہو اور اگر یہین رہنی مین اپنی مصلحت
وبہتر سمجہی تو جو پرگنہ اس ملک مین طلب سے تیری تنخواہ بلا توقف ہم عطا کرین

تکملہ لکہا ہوا میرزا محمد ہادی مولف دیباچہ کتاب توزک جہانگیری کا

ابراہیم خان نی جواب مین لکہا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو فقیر کے سپرد کیا ہی جب
تک جان تن مین ہی امانت داری کرونگا جب شاہجہان بردوان مین پہنچا تو صالح
نی قلعہ درست کرکی مستعد جنگ ہوا اور عبد اللہ خان نے اوسکی قریب جاکر محاصرہ
کیا جب قلعہ مین بہت تنگ ہوا اور کسی طرف سی امید مدد کی نظر نہ آئی تو لاچار قلعہ سی
نکلا عبد اللہ خان نی [illegible] قلعہ سی [illegible] شاہجہان کی پاس لایا

بعد بردوان لینی کی احمدنگر کیطرف گئی ابراہیم خان نی اول چاہا کہ وہانکی قلعہ کو
درست کرکے سامان لڑائی کا کری لیکن جو قلعہ احمدنگر کا بہت بڑا تہا اوسقدر جمعیت
کہ اوسکی حفاظت کری یا تہہ نہ آئی آخر اپنی بیٹی کے مقبرہ مین کہ بہت مضبوط تہا متحصن
ہوا اور اطراف سی امرا آکر اوسکی ہمراہ ہوئی شاہجہان کی سپاہ نی اوس مقبرہ کو گہیرا
اور خود قلعہ اکبرنگر مین اوتری پہر دونون طرف سی لڑائی شروع ہو گئی اوسوقتمین احمد
بیگ خان اکر جماعت نکالو نسی ملا اور اونکو تقویت اور زور بڑہا اور جو کہ اہل عیال
اکثرونکی پار دریا کے تہی عبد اللہ خان نی دریا خانکو دریا سی اوتار کر اوسطرف بہیجا
ابراہیم خان نی یہہ خبر سنکر احمد بیگ خانکو ہمراہ لیکر اوسطرف دوڑا او معتبر لوگونکو واسطی حفاظت
اپنی مقام کے چہوڑا اور جنگی کشتیین کہ جنکو وہ لوگ نوارہ کہتی ہین پہلی ہی اوسطرف روانہ
کین کہ مخالفون کی راہ بند کرے او دہر نہ آنی دین اتفاقا پہلی پہنچنی ان کشتیونکی دریا خان پار اوتر گیا
تہا پہر ابراہیم خان نی احمد بیگ خانکو اوسکی لڑائی کی واسطی روانہ کیا دریا کے کنارہ دونون
لشکرونمین لڑائی واقع ہوئی اور دونون طرف سی بہت لوگ مارے گئی اور احمد بیگ خان
لوٹکر ابراہیم خان سی آملا او غنیم کے غلبہ کی صورت بیان کی ابراہیم خان نی کسی کو بہیجا کہ
جا کر قلعہ سی لوگون کو بلا لائی کہ وقت مدد کا ہی ایک گروہ وہانسی ابراہیم خان کی مدد کو
آئی دریا خان اسحال سے مطلع ہوکر جنید کہ سن ناہی بیٹا جوکہ جنگی کشتیان ابراہیم
خان کی تصرف مین نہین سو اوسکی لشکر تہا ہمراہ تنہا دریا کی گنگ سی اوترنہ سکا اوسوا
بلیہ را صبا نام ایک زمیندار نی اگر ظاہر کیا کہ اگر کچہ فوج میرے ہمراہ کیجاوی تو اوپر کی طرف

دریا کی چند منزل لیجا کر اپنی جلدار یمین کشتیان بہم پہنچاؤن اور فوجکو دریا سی اتارون
شاہجہان نے عبد اللہ خانکو ڈیڑہ ہزار سوارون سی اوسکی ہمراہ کیا تا وہ جہان کہی دریا سی
اوترکر ابراہیم کی لشکر پر گرین اور یہہ فوج بہ رہبری راجہ بلبہ کے جلد دریا سی اوتر گئے
دریا خان سی جا ملی جب ابراہیم خان نی یہہ حال سنا گہبراکر جلدی لڑائی کو چلا اور نور اللہ
نام ایک سیدزادہ کو کہ منصبدار اوسکی طرف سی تہا ہزار سوار سے ہراول مقرر کیا اور احمد بیگ خان
کو بہی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر کہڑا کیا اور خود ہزار سوارونسی غول مین کہڑا ہوا اور بعد
مقابلہ دو لشکرون کی بڑی لڑائی واقع ہوئی عبد اللہ خان نی فوج ہراول پر حملہ کرکی نور
اللہ کو میدان سی ہٹا دیا اور لڑائی احمد بیگ خان تک پہنچی لیکن وہ مردانہ کہڑا رہا اور
کئی زخم کاری کہائی ابراہیم خانکو اسحالکی دیکہنی سی طاقت صبر کی نہ رہی اوسطرف باگین
اوٹہائین اور عبد اللہ خان نی بہی اوسکی فوج پر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خان کی ساتہی خوف
کہاکر بہاگ گئی اور معاملہ فوجکا خراب ہوا فقط ابراہیم خان نی تہوڑی لوگون سی میدان
مین ثابت قدم رہنا چاہا ہرچند لوگون نی اوسکی گہوڑیکی باگ پکڑکر لوٹانا چاہا لیکن وہ ہٹنی پر
راضی ہوا اور کہا کہ مردانگی اور ہمت میدان سی جانی کو اجازت نہین دیتی اور اس سے
کیا بہتر ہے کہ بادشاہ کی کام مین جو ولی نعمت ہی جان قربان کرون وہ یہی کہہ رہا تہا کہ دشمنون
نے اوسپر ہجوم کیا اور کئی زخم سی اوسکا کام تمام کیا اور قطلغ بیگ خان نی جو عبد اللہ خان کا ایک
نوکر تہا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کی روبرو کیا اور جو جماعت کہ حصار مقبرہ مین بند تہی ابراہیم
کا مقبرہ اسکی لی درست ہوا تہی اوس وقت دریا خان نی کہ سرنگ مقبرہ کی نیچی لگائی تہی اوسکو

آگ دی اور چالیس گز دیوار اوسکی گر پڑی اور شاہجہانکی فوجکا وہان بہی قبضہ ہوا وہانکی لوگونکی
بہاگ کر اپنی آپ کو دریامین ڈالا اور اگر کشتی ملی تو اوسپر اسقدر چڑہی کہ وہ بہی بوجہ
سی ڈوبی اور ایک گروہ بنجال اہل و عیال کی جاملی اور میرک جلایر کہ اوس صوبہ کی عمدہ لوگونمین
تہا گرفتار ہوا اور شاہجہانکی ہمراہیونسی عابد خان دیوان اور شریفخان بخشی اور سید عبد السلام بارہہ
اور حسین بیگ بخشی اور چند آدمی جان نثار ہوی اور جب احمد بیگ خان مع چند منصبدارونکی
میدان جنگ سی ہٹا تو طرف ڈہاکہ کی کہ دار الملک بنگالہ کا ہی اور اہل و عیال اور سامان ابراہیم
خان کا بہی وہان تہا روانہ ہوا جب لشکر شاہجہان ڈہاکہ مین پہنچا تو احمد بیگ چار ناچار ہمراہ
اور لوگونکی ملازمت مین گیا اور چالیس ہزار روپیہ ابراہیم خان کی مال سی مخالفونکی تصرف
مین آئی اور پانچ لاکہہ میرک جلایر کی مال سی ہاتہہ آیا اور پانسو ہاتہی اور چار سو گہوڑی کوٹ
کو وہان ہوتی ہین غنیمت مین ملی اور سب اسباب و سامان قبضہ مین لا کر نوارہ اور
توپخانہ لایق بادشاہونکی ہو متصرف ہوی پہر تین لاکہہ روپیہ عابد خان کو اور دو لاکہہ ابرا
ہیم کو اور ایک لاکہہ دارابخان کو اور ایک لاکہہ دریا خان کو اور پچاس ہزار وزیر خان کو اور اسیقدر
شجاعتخان کو اور اسیقدر محمد تقی اور بیرم بیگ کو بخشی اور باقی لوگونکو بہی لایق اونکی مرتبہ
کی دیی جب وس ملک کے ربط و ضبط سی فارغ ہوی تو دارابخان پسر خانخانان کو کہ جب
کمک قید مین تہا رہا کر کے حلف لیکر حاکم بنگالی کا کیا اور اوسکی اہلیعورت کو مع ایک دختر
اور ایک پسر شاہنواز خان کی ہمراہ اپنی لیکر واسطی تسخیر ملک بہار کی متوجہ ہوی اور راجہ بہیم
پسر رانا کو کہ اس کشمکش مین اونہین کی ہمراہ تہا بطریق منقلای کچہہ فوج دیکر اپنی ہی اول

طرف پٹنہ کی روانہ کیا اور خود مع عبداللہ خان اور دوسری لوگون کے اوسکے پیچھے چلے صوبہ پٹنہ کہ شہزادہ
پرویز کی جاگیر مین تہا اور اوسنی مخلص خان کو اپنی کو وہان کی حکومت پر مقرر کیا تہا اور الہیار خان
پسر افتخار خان اور بیرم افغان کو وہانکا فوجدار کیا تہا تو راجہ بہیم کے پہنچنے سی انکی پانون چہوٹ
اوکہڑ گئی اور اسقدر توفیق ان کو نہ ہوئی کہ قلعہ پٹنہ کو درست کر کے چند روز فوج شاہی کو
آنی تک روکی رہین غرض کہ وہانسی بہاگ کر الہ آباد مین آئی اور بہیم سنگہ شہر مین آکر
اوسملک پر قابض ہوا بعد چند دنکی شاہجہان بہی بڑی جماعت سی بنگالہ سی آکر وہان پہنچی
اور اکثر صوبہ بہار کی جاگیردارون اور متعین لوگون سی ہمراہی کا اقرار لیا اور اطراف سی قریب چہہ ہزار
سوار کی آکر نوکر اونکی ہوئی اور سید مبارک نی کہ قلعہ رہتاس کا قلعہ دار تہا باوجود موجودگی سامان
اور مضبوطی قلعہ کی قلعہ کو اوسکی سپرد کر دیا اور زمیندار اوجینہ کا اور اور زمیندار اوسطرف کی اونکے
رفیق ہوئی پہر عبداللہ خان اور راجہ بہیم کو منقلا کر کے الہ آباد کی طرف اور دریا خان کو مع فوج
مانک پور کی طرف روانہ کر کے خود پیچھے سی چلے جب عبداللہ خان گنگ رجوسی پر پہنچا تو جہانگیر
قلی خان پسر خان اعظم خان کہ حاکم جونپور تہا میرزا رستم کے پاس الہ آباد مین بہاگ کر گیا اور
عبداللہ خان پیچھی سی آکر قصبہ جہوسی مین کہ کنارہ گنگا کی مقابل الہ آباد کی واقع ہی اوترا اور بہیم نے
الہ آباد سی پانچ کوس پر مقام کیا اور شاہجہان نے جونپور مین جاکر توقف کیا پہر عبداللہ خان
نصب توپ و تفنگ اور نواڑون ہمراہ کیا دریا سی اوتر کر باہر الہ آباد کی اوترا اور قلعہ کو محاصرہ کیا
میرزا رستم قلعہ کی اندر سی لڑائی شروع کی دونون طرف سی ہنگامہ جنگ جاری ہے
اب یہان تہوڑا سا حالات دکن کی تحریر ہوتی ہین

پہلی گذر چکا ہی کہ جب عنبر حبشی نی علی شیر نام اپنی وکیل کو مہابت خان کی پاس
بہیجکر عجز و فروتنی ظاہر کی تو مقصود اوسکا یہہ تہا کہ کاروبار مہمات دکن بسپہ سیر تفویض کیجاوین
اور جو کہ اوسکو عادلخان سی منازعت اور جہگڑا درمیان مین واقع ہوا تہا اسلیی چاہتا تہا کہ
باعانت اور مددگاری بندگان جہانگیری کی اوسپر غالب آوی اسیطرح عادلخان بہی واسطی
دفع فساد اور شر اوسکی کی چاہتا تہا کہ اختیار اس صوبہ کا مجکو ملی آخر تدبیر عادلخان کی غالب
آئی اور مہابت خان نی عنبر کی طرف سی پہلو تہی کرکی عادلخان کا طرفدار ہوا اور یہہ سبب بربراہ
ہونی عنبر کی ملا محمد لاری وکیل عادلخان کا اوسکی طرفسی متردد تہا اسواسطی مہابتخان نی
کچہہ فوج شاہی بہیجی کہ بالاگہاٹ سی جاکر محمد لاری کو اپنی ہمراہ برہانپور مین لی آوین
عنبر یہہ خبر سنکر متردد ہوا اور نظام الملک کی ساتہہ شہر کہڑکی سی نکلکر موضع قندہار مین
کہ برسر راہ ولایت گولکنڈہ کی واقع ہی گیا اور اہل و عیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد مین
رکہکر کہڑکی کو خالی کرکی یہہ مشہور کیا کہ قطب الملک کی سرحد پر جاتا ہون تا اوس سی زر مقرری
اپنا وصول کرون غرض جب ملا لاری برہانپور مین آیا تو مہابت خان نی شاہپور تک اوسکا استقبال
کیا اور کمال توجہ اور دلجوئی ظاہر کی اور وہانسی متفق ہوکر شاہزادہ پرویز کی ملازمت مین چلی
اور سربلند رای کو حکومت برہانپور مین چہوڑا اور جادو رای اور اودی رام اوسکا مددگار مقرر
کیا اور اوسکی بڑی بیٹی اور بہائی کو بنظر احتیاط اپنی ہمراہ لیا جب ملا محمد شاہزادی کی خدمت
مین پہنچا تو یہہ بات قرار پائی کہ ملا پانچہزار سوار وہانسی برہانپور مین رہکر باتفاق سربلند رای
کاروبار کیا کری اور اوسکا بیٹا امین الدین ہزار سوار سی ہمرکاب ہی اس قرار پر ملا کو رخصت

کر کی خلعت و شمشیر مرصع و اسپ و فیل عنایت کیا اور پچاس ہزار روپیہ مد خرچ دیکر
اور محمد امین کو ہمراہ کیا مہابت خان نی بہی اپنی طرف سی ایک سو دس گہوڑی دو ہاتہی
اور ستر ہزار روپیہ نقد اور ایک سو دس تہان عمدہ ملا محمد اور اوسکی پسر و داماد کو دئی اور
اکیسوین خرداد کو نزول حضرت جہانگیر کا کشمیر مین واقع ہوا اعتقاد خان نی عمدہ چیزین
کشمیر کی کہ اس مدت مین جمع کین تہین بطریق پیشکش پیش کین وہان معروض ہوا کہ
یلنکپوش اوزبک سپہ سالار نذر محمد خان چاہتا ہی کہ کابل اور غزنین پر قبضہ کری اور خانہ زاد خان
پسر مہابت خان مع امرای مقررہ وہانکی شہر سی نکلکر اونکی مقابلہ اور مدافعہ مین مصروف ہی
اسواسطی بادشاہ نی غازی بیگ خدمتگار کو ڈاک روانہ کیا کہ حقیقت حال سی مطلع ہوکر
خبر تحقیق جلد لاوی اور عجب قصہ یہہ ہوا کہ جب عبد العزیز خان نی قلعہ قندہار کو بواسطی
نہ پہنچنی کمک کی شاہ عباس کی حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہہ بات گران معلوم ہوئی
عبد العزیز خان کو حوالہ سید و نام منصبدار کی کرکی فرمایا کہ اسکو بیت سی سوار کرکی طرف
مکہ معظمہ کی روانہ کری اور پیچہی سی لکہہ بہیجا کہ اسکو مار ڈالنا وہ راہ مین مارا گیا ساتوین ماہ
تیر کو مہد علیہ حضرت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نی عارضہ اسہال سی انتقال کیا بادشاہ
انکو بہت چاہتی تہی چالیس برس کی عمر مین بہی دنیا مین آئین تہین ویسی ہی گئین اور
اسی تاریخ غازی بیگ کی عرضی [illegible] سی معلوم ہوا کہ [illegible] پہونچی [illegible] کی فتح ہوا مضافات
غزنین سی ایک قلعہ [illegible] فوج وہان پہونچی تہی بہت آزار اوہانکی
خانہ زاد خان [illegible] کابل کی [illegible]

پلنکپوس چاہتا ہی کہ ہمکو ظلماً اپنا فرمان بردار کرے اگر آپ اوسکو دفع کرو تو بدستور ہم
مطیع فرمان ہین ورنہ بضرورت اوسی سی ملتجی ہوکر اوزبکون کی ظلم سی محفوظ رہین گی خانہ
زاد خان نی ایک فوج واسطی کمک ہزارہ کی روانہ کی پلنکپوس کی وہا پہنچی نی اوسنی لڑائی کی
اوس جنگ مین اوزبک اکثر مارے گئی اور بہاگی فوج شاہی نی اوسکی قلعہ کو خاک سی برابر کر کے
مظفر و منصور لوٹ آئی پلنکپوس نی یہہ حال سنکر کمال خجلت سی نذر خان برادر امام قلیخان
والی توران سی عرض کی کہ مجکو صدہ و کابل کی تاراج کی اجازت ہو تو شرمندگی اپنی شکست
کی دور کرون نذر محمد خان اور اتالیق اور اکثر امراء توران نی یہہ بات پسند نہ کی لیکن اوسنی بار بار
عرض کر کی اجازت لیکر مع دس ہزار سوار اوزبک اور الامانچی کی قصد کابل کا کیا خانہ زاد خان نی
اوسکا آنا سنکر تہانون سی لوگ بلاکر سامان جنگ مرتب کیا اور سب دولتخواہان شاہی لڑائی پر
مستعد ہوئی اور جب دلاوران بادشاہی نی موضع شیر گڈہ مین کہ دس کوس پر غزنی سی ہی لشکر
اقبال کو آراستہ کیا اور وہانسی مع سامان جنگ آگی بڑہی تو خانہ زاد خان مع اکثر منصبداران
اپنی باپ کی غول مین کہڑا ہوا اور مبارز خان اور اتی رائی سنگہ دلن اور سید حاجی اور دوسری
دلاور ہراول مین مقرر ہوئی اور اسیطرح فوج جرنغار اور برنغار مرتب کر کی خداوند کریم سی خواہان
نصرت و فیروزی کی ہوئی اور چونکہ سنا گیا تہا کہ لشکر اوزبک غزنین سی تین کوس رہی تو بادشاہی
فوج کو گمان تہا کہ شاید کل کو مقابلہ ہو اتفاقاً جب کہ یہہ تین کوس شیر گڈہ سی بڑہی قراول
لشکر اوزبکون سی نمودار ہوئی ادہر سی بہی بادشاہی قراولون نی آگی بڑہ کر لڑائی شروع کی اور لشکر
شاہی مع توپخانہ اور ہاتہیون کی آہستہ آہستہ بان مارتی ہوئی بڑہی اوسوقت پلنکپوس بہی

ایک ٹیکری کی کمین گاہ مین مستعد ہوکر چپ رہا تہا اس ارادہ سی کہ جب لشکر شاہی نہکا ہوا
راہ کا یہان پر پہنچیگا تو مین ایکبارگی کمینگاہ سی نکلکر اوسپر گرونگا لیکن مبارزخان سردار
ہراولی نی اوسکو کمین گاہ مین دیکہہ کر ایکجماعتکو اپنی قراولون کی مدد پر بہیجا مخالفون نی
اپنی آدمی بہیجکر پلنگپوسکو اطلاع کی کہ فوج جہانگیری آپہنچی اسحال مین فاصلہ کچہہ تہوڑا رہا
تہا کہ سپاہ غنیم نمایان ہوئی اونسی اپنی سپاہ کی کئی غول کری تہی ایک فوج اوسکی ہراول
لشکر شاہی سی متقابل ہوئی اور وہ خود ساتہہ دوسری فوجکی ایک گولہ کی فاصلہ پر کہڑا ہوا
چونکہ غنیم کی جماعت ہراول شاہی سی زیادہ تہی اسواسطے غول سی کچہہ لوگ جلد بڑہکر ہراول
کی مدد کو پہنچی اور اول توپ تفنگ ماری اور پہر جنگی ہاتہی دوڑاکر لڑی اور سررشتہ
جنگ کا دراز ہوا اوسوقت پلنگ پوس اپنی لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکی اوس سی
کچہہ نبنا اور بہاگ نکلا دلاوران لشکر شاہی نی تعاقب کیا اور پکڑنی اور مارنی مین دریغ
نکی اور مخالفونکو قلعہ جمّا دیک کہ وہانسی چہہ کوس تہا بہگا یا قریب تین سو کی اوزبک مارے
گئی اور ہزار گہوڑی اور بہت ہتیار اونکی دولت خواہونکی ہاتہہ آئی اور عنایت الٰہی
سی فتح عظیم حاصل ہوئی جب یہہ خوشخبری جناب بادشاہ لی سنی تو جن لوگونسی اس لڑائی
مین دولتخواہی اور ترددات مردانہ ہوئی تہی اونکو حسب مراتب عنایات شاہانہ سی سربلند
و کامیاب کیا پلنگپوس قوم اوزبک کا تہا اور زبان مین پلنگ برہنہ کو اور پوس سینہ کو
کہتی ہین یعنی وہ لڑائی مین سینہ کہلا لڑتا تہا اور اکثر وہ غزنین اور قندہار کی درمیان
رہزنی کرتا تہا [illegible] الوفی کا سپاہ [illegible] پہر بعد اسکی قاضی فاضل خان

واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملا محمد لاری جب برہان پور مین آیا اور بادشاہی لوگ انتظام
صوبہ دکن سی مطمئن ہوی تو شاہزادہ پرویز مع مہابت خان اور باقی امراکی صوبہ بہار
اور بنگالہ کی طرف تشریف فرما ہوی اور جو خان خانان کی طرف سی کُلّی اطمینان نہ تہا اور
داراب بیٹا اوسکا شاہ جہان کی خدمت مین تہا اسواسطی اوسکو صلاح دولتخواہون کی
نظر بند رکہتی تہی اور مقرر کیا تہا کہ قریب خیمہ شاہزادہ کی اوسکا ڈیرا کہڑا کیا کرین اور دختر
اوسکی جانا بیگم کہ شاہزادہ دانیال سی نکاح مین تہی اوسکی ہمراہ رہا کرین اور معتبر لوگ بادشاہی
اوسکی محافظت مین ہون پہر کچہ لوگون ہشیار کو خان خانان کی گہر واسطی ضبطی سامان اور
پکڑنے فہیم کی بہیجا یہہ فہیم غلامان خان خانان کا تہا اور شجاعت اور عقل رسا رکہتا تہا
اوسنی گرفتار ہونا بی عزتی جان کر مع اپنی بیٹی اور چند نوکرون کی مقابلہ کیا اور آبرو کی بدل
جان دی اور انہین دنون افضل خان دیوان شاہجہان کا کہ بیجاپور مین رہ گیا تہا درگاہ
شاہی مین آکر دولت زمین بوس سی مشرف ہوکر مصدر عنایات بادشاہی کا ہوا اور قریب
اسکی خبر قصہ لڑائی دو شہزادون کی آپس مین معروض ہوئی تفصیل اوسکی یہہ ہے جنگ پرویز با شاہجہان
کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہابت خان قریب الہ آباد کی پہنچی تو عبد اللہ خان نی محاصرہ
قلعہ کا چہوڑ کر پہر طرف جہوسی کی لوٹ گیا اور جو کہ دریا خان نی دریائی گنگا کی گہاٹون پر مورچی
ڈالکر بند و بست قرار واقعی کیا تہا اور کشتیان اپنی طرف کہینچ لین تہین اسواسطی چند
روز لشکر شاہی کو اوترنی مین توقف ہوا اور شاہزادہ پرویز اور مہابت خان کنارہ دریا کی
مع لشکر شاہی پڑی رہی آخر قریب کی زمیندارون نی اطراف سی تہیہ کر کی کشتیان بہم

پہنچا کر واسطی لشکر کی پل باندہا اور جب تک دریاخان مطلع ہو کر ہنوکی آوی لشکر بادشاہی
پار اوتر گیا لاچار دریاخان نی وہان توقف مناسب نجان کر جونپور کی طرف راہ لی اور عبداللہ
خان اور راجہ بہیم بہی جونپور کو گئی اور شاہجہان سی التماس بنارس جانیکا کیا شاہجہان نے
بیگمات کو قلعہ رہتاس مین کہ بلند اور مضبوط تر تہا روانہ کر کی بنارس کی طرف کوچ کیا اور بنارس
جا کر گنگا اوتر کی لونس ندی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز اور مہابتخان بہی پیچہی سی جب موضع
دمدمہ مین پہنچی تو آقا محمد زمان طہرانی کو کچہہ فوج سی وہان چہوڑ کر پار گنگا کی اوتری اور چاہا
کہ ہم بہی پار دریای لونس کی اوتر کر شاہجہان سی مقابلہ کرین اودہری بیرم بیگ مخاطب
بخاندوران حسب ارشاد شاہجہان کی لشکر اوتر کر آقا محمد زمان سی لڑنے آیا اور محمد زمان اسکے
آنی سی ہٹکر چہوٹی پر آ پڑا خاندوران غرور سی وہان بہی اوسکی پیچہی گیا آخر محمد زمان نے
خاندوران سی لڑائی کی اور خوب کام مردانہ ظاہر کیی لیکن خاندوران بعد بہاگ جانے
اپنی سپاہ کے تنہا میدان مین کہڑا رہا اور ہر طرف حملہ کرتا تہا یہان تک کہ تلواران شاہی
سپاہ کی ہاتہہ سی مارا گیا لوگون نی اوسکا سر کاٹ کر شہزادہ پرویز کے روبرو بہیجا اونہین
دنون رستم خان کہ اول نوکر شاہجہان کا تہا اور شہزادہ پرویز سی آ کر ملگیا تہا اوس کا
سر دیکہہ کر بولا خوب ہوا جو نمک حرام مارا گیا اور سمجہہ جہانگیر قلیخان پسر اعظم خان حاضر تہا کہنی
لگا اوسکو نمک حرام نہ کہنا چاہیی اس سی بڑہ کر کون نمک حلال ہوگا کہ اپنی آقا کی واسطی اپنی کو فنا
کیا اس سی زیادہ کیا کرتا [illegible] سی کیا امید ہی شاہزادہ پرویز خاندوران
کے مارے جانے [illegible] بعد اسکی شاہجہان نے

اپنی افسرون سی مشورت کی تو افسرون نی مثل راجہ بہیم وغیرہ کی صلاح صف جنگ کی دی مگر
عبد اللہ خان ہرگز اس بات پر راضی نہوا اور بولا کہ لشکر بادشاہی کہین ہماری سپاہ سی زیادہ
ہی قریب چالیس ہزار سوار کی اور آپکا لشکر مع نوکران قدیم وجدید کل سات ہزار بہی نہین ہیہ
صلاح ہی کہ فوج جہانگیری کو یہین چہوڑکر براہ اودہ و لکہنو آپ دہلی کی طرف توجہ کرین جب
ہیبت اوس طرف آوینگی تو پہر ہم دکن کی طرف چلی جاوینگی آخر لشکر شاہی لاچار ہوکر صلح پر راضی
ہوگا اور اگر صلح کی خواہان نہون تو پہر بمقتضای وقت جیسا پیش آوی کیا جاویگا شاہجہان نی
بحکم غیرت و شجاعت کی یہہ بات نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہوکر سوار ہوی اور فوج آراستہ کرنی
لگی اور غول اپنا مقام کرکی برنغار مین عبد اللہ خان کو اور جرنغار مین نصرت خان کو اور ہراول
مین راجہ بہیم کو اور دہنی ہاتہہ پر راجہ دریا خان کو ساتہہ ایک جماعت افغانون کی اور الٹی
طرف بہان سنگہہ وغیرہ پسران نرسنگہہ دیو کو کی التمش مین شجاعت خان اور شیر بہا[در]
مخاطب بہ شیر خواجہ کو مقرر کیا اور رومی خان میر آتش توپ خانہ کو آگی بڑہایا اودہر سی شہزادہ
پرویز اور مہابتخان بہی جلد تر فوج آراستہ کرکی مقابلہ مین آگئی او وقت بادشاہی فوج
اسقدر کثیر تہی کہ تین طرف سی شاہجہان کی سپاہ کو گہیر لیا رومی خان نی ہر چند مخالفون کی
طرف سی توپخانہ بڑہاکر گولی ماری لیکن تقدیر سی کوئی گولہ کسی کی نہ لگا اور توپین گرم ہوکر
بیکار ہوگئین اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور اونکی توپخانہ مین فرق زیادہ ہوا تو سپاہ [illegible]
اقبالمند جہانگیری توپخانہ پر بلا تردد حملہ آور ہوی توپخانہ [illegible] اونکی [illegible] سید [illegible]
توپخانہ قبضہ لشکر شاہی مین آگیا [illegible] دریا خان افغان کہ ہراول کی [illegible]

کملا تہا پہلی لڑائی بہاگا اور دکنی بہاگ گئی بعد الٹی ہاتہ والی بہی بہاگی اوسوقت راجہ بہیم نی کثرت فوج
شاہی پر نظر کرکی بمقتضای ہمت چند قدیمی راجپوتون کی لشکر قلب فوج شاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین
ماریں یہان تک جناح جرات ملی ایک لڑائی کہ فوج کی آگی تہا تیر و تفنگ کی زخمون سی مارا گیا الغرض
بہیم اوسیطرح ہم راجپوتان جان نثار میدان میں ثابت قدم رہا لیکن جو عمدہ دلاوران فوج گرد
شہزادہ پرویز اور مہابتخان کی کہڑی تہی اونہون نی نکلکر راجہ بہیم اور اون راجپوتون کا کام تمام کیا
اور بہیم نی جبتک اپنی جان نثار نکی لڑتا رہا اور بہیم راٹہور اور پرتہی راج اور اکہراج راٹہور
ہمراہ اور چند دلاور زخمی ہوکر میدان میں رہے بسبب مارے جانی راجہ بہیم کی اور شکست کہانی فوج
ہراول کے شجاعت خان بہی کہ فوج التمش میں بہاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج التمش کا ثابت
قدم ہوکر آسنا لڑا کہ مارا گیا بعد منہزم ہونی ان جماعتون کی جب نوبت جنگ و پر فوج غول شاہ
جہان کی پہنچی تو جرنغار والی بہی کہ افسر اونکا نصرت خان تہا تاب ثابت قدمی لا سکی اور بہاگ گئی
لیکن شاہ جہان اور عبد الله خان برنغار میں تہوڑی لوگونسی کہ قریب پانسو کی تہی مردانہ
وار ثابت قدم رہی اور دلاورونکو ترغیب لڑائی کی کرتی تہی یہان تک کہ انمین سی بہی اکثر زخمی
اور قتل ہوئی اوسوقت سید انمین سوا ہاتہیون نشان اور علم اور توپخانہ اور عبد الله خان کی کہ سید بہی ہمراہ تہا
پر کچہ فاصلی تہا کوئی نظر نہیں آتا تہا اوسوقت ایک تیر خاص جلیہ پر لگا لیکن الله تعالی نی
اپنی مصلحت اپنی مخلوق کی شاہ جہانکو بچا لیا اور شیخ تاج الدین خلیفہ حضرة باقی بالله صاحب کی تہی
اور اوسوقت شاہجہان کی برکت سی تہی ایک تیر ایسا گال پر لگا کہ پیچہی سر کے نکل گیا تب اوسوقت شاہجہان
نی عبد الله خان سی کہلا بہیجا کہ شفقت بہت نا کر کہ اپنا ہی پناہ سمجہی کہ اب بہی تہوڑی ہی لوگونسی

ملکہ بتوکل کرم الٰہی لشکر قلب بادشاہی پر حملہ آور ہوئے تا جو کچھ کہ لکھا تقدیر کا ہی ظہور مین آوی
عبداللہ خان نے پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھ سے نکل گیا ہے اب کچھ حملہ اور کوشش پر اثر مرتب
نہین ہوگا اسی سے فائدہ ہے اگلی بادشاہ مثل امیر تیمور صاحب قران اور بابر بادشاہ
و دیگر بادشاہون کو ابتدای سلطنت مین ایسے اتفاق بارہا پیش آئے ہین اور ایسی
سخت آفتون مین بے گھبرائے لوٹ گئے ہین میدان چھوڑ کر اور کامیابی دشمن
پر نظر نہین کی اسی بات کی وسیلہ سے ان عالی مرتبون کی اوپر پہنچے ہین
پھر اور لوگ کہ اوس وقت شاہ جہان کی پاس تھے اونہون نے گستاخانہ باگ گھوڑے
کے پکڑ کے وہان سے ہٹایا پھر لشکر شاہی نے ان کی خیمون مین آکر مال اور اسباب تاخت
و تاراج کیا اور اسی قدر غنیمت کو غنیمت جان کر پیچھا کرنے سے باز رہے وہان سے
شاہ جہان چار کوچ مین قلعہ رہتاس کو پہنچا اور تین دن وہان رہکر سامان قلعہ
داری کا جمع کیا اور سلطان مراد بخش کو کہ اونہین دنون پیدا ہوے تھے مع [illegible]
چھوڑ کر ہمراہ اور شہزادون اور اہل محل کی پٹنہ اور بہار کی طرف روانہ ہوے جب خبر
اس فتح کی مسامع قدسیہ شاہی مین پہنچی تو مہابت خان کو خطاب خان خانان
سپہ سالار کا عنایت فرما کر منصب ہفت ہزاری ذات اور ہفت ہزار سوار
کا بقرار دو اسپہ اور سہ اسپہ کے ممتاز و سربلند کیا اور تمن اور توغ یعنی علم سوا اسکی
بخشش فرمایا اب یہان پھر کچھ حالات دکن کی لکھی جاتی ہین
مختصر جب عنبر سرحد ملک قطب الملک پر پہنچا تو مبلغ مقرر کہ ہر سال اوس سی

واسطی فوج [illegible] لی کیا کرتا تہا [illegible] دو [illegible] ل سی نہ پایا تہا طلب کیا پہر ازسرنو لعوس سی
قول وقرار کرکے طرف ولایت بندر کی گیا اور عادل خان کی لوگون پر کہ وہان کی
حفاظت پر تہی وقت غفلت مین دوڑ کر بندر کو خوب لوٹا اور چونکہ عادلخان نے
اکثر اپنی عمدہ سپاہ ملا لاری کی ہمراہ طرف برہان پور کی روانہ کی تہی اور اوسوقت اوسقدر
فوج کہ عنبر کا تدارک کری موجود نہ رکہتا تہا لاچار صلاح وقت پر نظر کرکی اپنی بچاو اور
حفظ ناموس کو قلعہ بیجاپور مین متحصن ہوا اور برج وفصیل کو سامان جنگ سی
آراستہ کرکے ملا محمد لاری کو مع فوج برہان پور سی طلب کیا اور صوبہ مذکور کے
متصدیان بادشاہی کو لکہہ بہیجا کہ حقیقت میری اخلاص اور دولتخواہی کی تم سب پر
روشن ہی کہ مین آپ کو متعلقان جہانگیری سی گنتا ہون اندنون کہ عنبر نی حبشی پنہ
گستاخی اور شرارت کی تو امیدوار ہون کہ سب دولتخواہان جہانگیری کہ اوس صوبہ
مین ہین واسطی میری کمک کی آوین کہ اس نالایق غلام کو سزا اقرار واقعی دون اور
جس وقت سی کہ مہابت خان ہمرکاب شاہزادہ پرویز کی الہ آباد کی طرف روانہ ہوے
تہی تو سربلند رای کو حکومت برہان پور کی سپرد کرکی حکم کیا تہا کہ ہر کام بصلاح ملا لاری کے
کرنا اور انتظام دکن سی کسی کام مین انکا خلاف نہ کرنا جب ملا لاری اون کے
لیجانے کو بہت جد ہوا اور تین لاکہہ ہون کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتی ہین بادشاہی
لوگون کو بطریق تنخواہ لشکر کے دیا اور عادلخان کی تحریر بابت کمک مہابت خانکو
پہنچی تو مہابت خان نے بہی اوسکا التماس قبول کرکے افسران متعینہ دکن کو لکہہ بہیجا کہ

بلا توقف تم ملا الاری کی ساتھہ عادلخان کی کمک کو جاؤ سو بموجب اس حکم کی سربلند رای
شوری سپاہ سی برہان پور مین رہا اور لشکر خان اور میرزا منوچہر اور خنجر خان حاکم احمد نگر
اور جان سپار خان حاکم بیر اور رضوی خان اور ترکمان خان اور عقیدتخان بخشی اور اسد خان
اور عزیز اللہ خان اور جادو رای اور اودا جی رام اور تمام امرا اور منصب داروں کو کہ
دکن مین متعین تھی ملا الاری کی ساتھہ عادلخان کی کمک کو واسطی استیصال عنبر کی رخصت
کیا اور عنبر نی حال آمد لشکر جہانگیری کا سنکر بادشاہی لوگوں کو خطوط بھیجی کہ مین بھی غلام
درگاہ سی ہوں حق شاہی مین مجھسی کوئی قصور سرزد نہین ہوا تم کسواسطی میری خرابی
پر متوجہ ہوتی ہو اور عادلخان کی طلب اور ملا الاری کی کہنی سی مجھکو کیوں خانہ خراب کرتی ہو
مجھکو عادلخان سی جھگڑا ایک ضلع پر ہی کہ وہ پہلی نظام الملک کا تھا اور اب اسنی اوسکو
داب لیا ہی اور اگر وہ بندگان جہانگیری سی ہی تو مین غلامی سی باہر نہین مجکو اوسکی
تنہا چھوڑ دو کہ جو کچھہ تقدیر مین ہی ظاہر ہو جاوی لیکن بادشاہی امیروں نی اوسکے
اس تحریر پر کچھہ خیال نہ کیا کوچ درکوچ اوسکی طرف بڑھی چلی آئی اور بسبب عنبر نی لاچاری
زاری کی انکی طرفسی اوسکی عرضیوں مین سختی اور شدت وجود مین آئی اسلیئی وہ لاچار ہو کر
حدود بیجاپور سی اوٹھہ کر اپنی ملک کو چلا گیا اور جب یہ فوج قریب عنبر کی پہنچی تو اوسنی
چاپلوسی اور دفع الوقتی سی اپنی کو بچا کر منتظر فرصت کا رہا کہ موقع پا کر حملہ کرے لیکن ملا الاری
مع سپاہ شاہی اوسکی ریفی تھا اور فرصت [illegible] اوسکی [illegible]
[illegible] لاچاری اور مغلوبی کی [illegible]

عنبر کمال لاچار ہوا تو ایکدن فرصت پاکر لشکر بادشاہی غافل تہا یکبارگی عادلخانی
کے لوگون پر گرا اور ایسی سخت لڑائی اوسمین واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لشکر مارا
گیا اور عادلخان کی سپاہ اوسکی مرجانی سی متفرق ہوگئی اور جادو رام اور اوداجی رام
یہہ دیکہہ کر دم بخود ہوگئی ہرگز ہاتہہ لڑائی پر نہ اوٹہایا بلکہ میدان سی بہاگ گئی عنبر کامیاب
ہوا اور اخلاص خان وغیرہ پچیس ممبرون کو عادلخان کی کہ اوسکی مدار السلطنت تہی پکڑ لیا
اور اون مین فرہاد خان کی خون کا پیاسہ تہا سو اوسکو قتل کرکی اورون کو قید مین رکہا
اور لشکر جہانگیری سی لشکر خان اور میرزا منوچہر اور عقیدت خان گرفتار ہوئی اور خنجر خان نے
بہاگ کر اپنی آپ کو احمدنگر مین پہنچا کر قلعہ کو سامان جنگ سی مسلح کیا باقی جو اور لوگ لشکر
شاہی کی وہان بچی تو کچہہ احمدنگر کو گئی اور کچہہ برہانپور مین آئی اور جب عنبر کی ایسی مراد برآئی
کہ کبہی اوسکی خیال مین نہ گذری تہی تو اون لوگون کو پابجولان کرکی دولت آباد کی قید
مین بہیجا اور خود لی احمدنگر کو جاکر محاصرہ کیا لیکن وہان جب کچہہ کام نہ برآیا تو کچہہ لوگونکو
اوس قلعہ کی گرد چہوڑ کر خود بطرف بیجاپور چلا گیا عادلخان بہی قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور
عنبر اوسکی تمام ملک اور کچہہ پرگنات شاہی پر بہی کہ بالاگہات کی طرف تہا قابض و متصرف
ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پہر قلعہ شولاپور کہ ہمیشہ اوسپر عادلخان اور نظام الملک مین نزاع
رہتی تہی جاکر محاصرہ کیا اور یاقوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر برہانپور بہیجا اور تب
ملک میدان نام توپ کو دولت آباد سی منگوا کر شولاپور بزور بازو فتح کیا یہہ خبر وحشت اثر
سنکر خاطر فیض مظہر حضرت بادشاہ کی بہت حزین و غمگین ملال ہوئی اسی درمیان مین

مکتوب نذر محمد خان والی بلخ کا ملاحظہ مین گذرا مضمون کا کہ مین آپ کو بجای پدر اور
ولی نعمت کی جانتا ہون پہلی پیسر بے اجازت میری مقصد اس گستاخی اور شرارت کا
ہوا ہی الحمد للہ کہ اوسکو خوب گوشمالی ہو گئی لیکن اب عداوت اور غبار درمیان لشکر
کابل اور سپاہ بلخ کی واقع ہو گیا ہی تو امیدوار ہون کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سی
موقوف کرکی اوسکی جگہہ اور کسی کو یہان مقرر فرماوین چونکہ اجرای امید امیدوارونکی شیوہ
پسندیدہ ہی اسواسطی صوبہ کابل کو مدار المہام خواجہ ابو الحسن کو سپرد کیا اور احسن اللہ پسر
خواجہ مذکور بوکالت باپ کی حاکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچہزار سوار خواجہ کو بضابطہ
دو اسپہ او رسہ اسپہ تنخواہ دیوین اور احسن اللہ کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھہ ہزار
سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علم سی ممتاز فرما کر خلعت مع شمشیر و خنجر مرصع و فیل سی
مشمول عنایات بیکران کیا اور فرمان کیا کہ خانہ زاد خان طرف بارگاہ کی متوجہ ہوا اور جب کہ
اثنا مین موسم جاڑی کا شروع ہوا اور بہار و لطف کشمیر کی تمام ہوئی تو اسجہت سی چھبیسوین
تاریخ شہریور کی رایات اقبال طرف لاہور بلند ہوئی اور نیک ساعت مین وہ شہر قدوم میمنت
لزوم شاہی سی میمنت اندوز ہوا اور وہان صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سی موقوف
کرکی اوسکی جگہہ یمین السلطنت آصف خان کو مقرر کیا پہر طرف ہرن منارہ کی کہ خاص شکارگاہ
توجہ فرمائی اور اسی تاریخ خانہ زاد خان نی کابل سی آکر آستانہ بوسی حاصل کی اور جب خاطر
اقدس شکارگاہ سی فارغ ہوئی تو پہر لاہور مین لوٹ آئی وہان عرضداشت مہابت خان
کی آئی کہ شاہجہان ملک پٹنہ اور بہار سی بنگالہ طرف ولایت بنگالہ کی گئی ہو شاہزادہ پرویز

ن فوج حضرت اسواج صوبہ بہار مین داخل ہوئی اور سابق لکھا گیا ہی کہ شاہجہان نی داراب خان
پسر خان خانان کو قسم لیکر حاکم بنگالہ کیا تہا اور بنظر احتیاط اوسکی ایک بی بی اور ایک پسر اور
ایک بھتیجی کو اپنی ہمراہ رکھا تہا اور بعد جنگ دریای لونس کی اون سبکو قلعہ رہتاس مین
چھوڑ کر داراب خان کو لکھا کہ خود آکر موضع گڑھی مین میری ملازمت کری داراب خان نی
اپنی کج فہمی اور بدخوئی سی صورت حال کو بطور دیگر سمجھہ کر عرضی بھیجی کہ زمینداروں نی متفق
ہو کر یہان آنی مجکو گھیر رکھا ہی اس جہت سی مین حاضر خدمت ہو نہین سکتا جب شاہجہان
داراب کی آنی سی مایوس ہوی اور پاس انکے لوگ مردانہ کار طلب بہی نرہی تہی تو لاچار ہوکر
پسر داراب کو عبد اللہ خان کی حوالہ کیا اور سامان او محلونکو ہمراہ لیکر جس راہ سی کہ دکن سی
آئی تہی پہر اوسی راہ سی طرف دکن کی کوچ کیا اور جو داراب سی یہہ نالایقی ظہور مین آئی
تو عبد اللہ خان نی اوسکی جوان بیٹی کو قتل کیا پہر شاہزادہ پرویز نی صوبہ بنگالہ کو مہابت خان
اور اوسکی لڑکی کی جاگیر مین دیکر وہانسی معاودت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو حکم کیا
کہ داراب کی محاصرہ سی دست بردار ہون تا وہ ملازمت مین حاضر ہووی آخر وہ آکر
مہابت خان سی ملا جب حضرت بادشاہ نی سنا کہ داراب خان مہابت خان کی پاس
آگیا ہی تو فرمان بہیجا کہ اوسکی زندہ رکھنی مین کیا فائدہ ہی چاہیی کہ بعد پہنچنی فرمان کی
اوسکا سر کاٹ کر درگاہ شاہی مین روانہ کرو پہر خانہ زاد خان کو خلعت خاص اور
شمشیر مرصع پہول کتار اور خاصہ گہوڑا مرحمت ہوا اور آنکی صوبہ داری بنگالہ کی خدمت
پہر امر اللہ کی فرمان بہ ادہر طلب ہوا اوسکی طلب عبد الرحیم کی جو پہلی خطاب خانخانانی

مشہور تھا [illegible] پہلے صوبہ دکن میں فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہو کر قلعہ
دولت آباد میں قید تھے اور شاہجہان بنگالہ سے طرف دکن کی لوٹا تھا اسواسطے بارگاہ سلطانی سے
سے مخلص خان جلدتر طرف شہزادہ پرویز کی بھیجا گیا تا اوسکو ہمراہ بڑے امیروں دکن کے
اوسطرف بلا توقف رخصت کریں اور مقرب خان کو موقوف کر کے قاسم خان کو اوسکی
جگہ آگرہ کی حکومت کا خلعت بخشا اوسی تاریخ عرضی اسد خان بخشی دکن کی برہانپور سے
آئی کہ یاقوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع دکھلاپور میں کہ شہر سے بیس کوس پر ہے
آ گیا ہے اور سے [illegible] بقصد اوسکی مقابلہ کی نکلا ہے اسواسطے فرمان بتاکید تمام ہوا کہ
ہرگز بے پہنچنے مدد کی اوسکی مقابلہ کو جلدی نہ کرے اور سامان جنگ بہم پہنچا کر کمک کی آنی تک
شہر میں رہے اور بہ ماہ اسفندارمذ سنہ اکتیس ہجری میں رایات اقبال بادشاہی طرف
کشمیر کے روانہ ہوئے اس سال میں شاہ جہان درمیان ملک دکن کے پھر داخل ہوا اور عنبر نے
بعد ادائے رسوم خیرخواہی واسطے خوشی شاہ جہان کی ایک لشکر ساتھ یاقوت خان کے برہانپور
کی طرف بھیجا کہ جا کر اوسطرف کو تاراج کریں اور شاہ جہان کو لکھ بھیجا کہ آپ بھی جلدتر اوسطرف
پہنچیں شاہ جہان بھی اوسطرف متوجہ ہو کر دیول گانوں میں مقام کیا اور عبداللہ خان اور محمد تقی
مخاطب بہ شاہ قلیخان کو ہمراہ ایک فوج کی اوسطرف بھیجا کہ یاقوت خان کی ہمراہ ہو کر برہانپور
کو محاصرہ کریں اور بعد اوسکی خود بھی آ کر لال باغ میں کہ شہر کی قریب تھا [illegible] اور راؤ رتن وغیرہ بندگان
بادشاہی کہ قلعہ میں تھے شہر کو خوب مضبوط کر کے حفاظت میں ساعی ہوئے شاہ جہان کی حکم
دیا کہ ایک طرف سے عبداللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ قلیخان قلعہ پر حملہ کریں [illegible]

جب اللہ خان تھی اوسطرف قلعہ والون نی زور دیا اور لڑائی سخت واقع ہوئی اور دوسری
طرف سی شاہ قلی خان اور فدائیخان اور جان نثار خان نی دیوار قلعہ کو توڑ کر مقابلون کو سامنی
سی ہٹا دیا اور اندر گھس آئی اوسوقت سربلند رای نی اپنی کچھہ لوگون کو عبداللہ خان کے
مقابل چھوڑ کر خود شاہ قلی خان پر آیا اور جو اوسوقت اکثر ظامع لوٹ کی بازار اور کوچون مین
متفرق ہو گئی تھی اور شاہ قلیخان تھوڑی لوگونسی قلعہ کی روبرو میدان مین قدم ہمت روکی
ہوی تھا سربلند رای کی مقابل ہوا اس جنگ مین اکثر بندگان شاہی کہ سربلند رای کی ساتھہ تھے
مارے گئی پھر شاہ قلی خان نی قلعہ مین گھس کر دروازہ بند کر لیا لیکن سربلند رای نی ایسا اوسکو
سخت محاصرہ کر کے تنگ کیا کہ شاہ قلی خان گھبرا کر سربلند رای سی بعد قول وقرار لینی کی آملا جب
شاہ جہان نی یہہ خبر سنی تو دوبارہ فوج آراستہ کر کی یورش کا حکم دیا اس مرتبہ دلاوران قلعہ
کشا نی زیادہ پہلی سی کوشش کی اور فوج شاہی سی کہ اندر قلعہ کی تھی بودن خان مع اپنی چند
قریبون کی اور بابا میرک داماد لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راو رتن شاہ جہان کی فوج کی ہاتھہ سے
مارے گئی اور کام اہل قلعہ پر تنگ ہوا اور اتفاقاً ایک گولی سید جعفر کی گردن پر پھسلتی لگی وہ
گھبرا کر پیچھی لوٹا اوسکو بھی دیکھہ کر اکثر دکنی مضطرب ہو کر بھاگ گئی لیکن اوسی وقت خبر آئی
کہ شاہزادہ پرویز مع مہابت خان سپہ سالار افواج شاہی بنگالہ سی آپہنچی کنارہ نربدا کی اوترے
ہوئی ہین اسلیئی لاچار ہو کر شاہجہان نی محاصرہ چھوڑ کر بالاگھاٹ کی طرف کوچ کیا
اوسوقت عبداللہ خان شاہجہان سی الگ ہو کر اندر بیٹھ رہا اور شریفخان بھی جدا
ہو کر نظام الملک کی پاس چلا گیا اور اسی سال مین مرزا کوکلتاش خان اعظم نی وفات

پائی اسکا باپ معززون عزیزین سی تہا اور اوسکی والدہ نی اکبر بادشاہ کو دودہ پلایا تہا اور جناب عرش آشیانی اس لحاظ سی میرزا کو بہت عزیز رکہتی تہی امیر بڑا امیر کیا تہا اور اوسکی اور اوسکی فرزندون کی طرح طرح کی ناز او ٹہائی تہی فن سیر اور علم تاریخ مین اسکو کمال مہارت تہی تحریر و تقریر مین بی بدل تہا خط نستعلیق مین شاگرد میرزا باقی پسر ملا میر علی کا ہی مدعا نویسی مین اپنا ثانی نہ رکہتا تہا لیکن علم عربی سی ناواقف تہا شعر سی بہت شوق رکہتا تہا یہہ رباعی اوسکی تصنیف سی ہی رباعی عشق آمد و از جنون بر و مندم کردہ ؛ وابستہ صحبت خردمندم کردہ ؛ آزاد ز بند دین و دانش گشتم ؛ تا سلسلۂ زلف کسی بندم کردہ ؛ وفات اسکی احمد آباد گجرات مین ہوئی لیکن اوسکی لاش کو دہلی مین لاکر قریب روضۂ حضرت سلطان المشائخ جناب نظام الدین علیہ الرحمہ کی اوسکی باپ کی قبر کی پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک بقا کا ہوا تو بادشاہ نی داور بخش کو حضور مین طلب فرما کر خانجہان کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم ہوا کہ جلد آگرہ سی طرف احمد آباد گجرات کی جا کر بخوبی اوس ملک کی حفاظت مین سعی اور کوشش کری

بیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

مبارک شنبہ کی دن دسوین ماہ جمادی الثانی سنہ ایکہزار چونتیس ہجری مین آفتاب جہانتاب نی اپنی نور سی برج حمل کو منور کیا اور بیسوان سال [illegible] شروع ہوا دامن کوہ [illegible] مین [illegible] مشغول ہوئی اور [illegible] سی [illegible] اور مقام [illegible] جشن [illegible]

لالہ زار کیے ہتی جو اس موسم مین کوتل پیر پنجال برف سی لا مال ہوتا ہی اور سوارونکو
اور دہر سی گذر دشوار ہوتی ہی اسواسطی عبور لشکر شاہی کا کریوہ پیر پنچ سی واقع ہوا یہان جنگل
نارنگیون کا ہی اور طرفہ یہ ہی کہ دو تین سال تک درخت پر رہتی ہین اور مشہور ہی کہ قریب
ہزار نارنگیون کی ایک درخت مین لگتی ہین انہین دنون مین ابوطالب پسر آصف خان بجای
باپ کی حاکم لاہور کا ہو کر اوسطرف رخصت ہوا اور سید عاشق پسر سردار خان نی بہی طرف
کوہستان شمالی پنجاب کی واسطی بندوبست کی کہ اوسکی باپ کی ذمہ پر تہا رخصت پایا
اور اوسکو خطاب کامگار کا دیکر منصب چار صدی اور ڈیڑہ سو سوار سی ممتاز کیا اور جمعہ
اونتیسوین تاریخ مقام نور آباد مین کہ کنارہ دریای بہت کی ہی اتفاق نزول کا
ہوا یہان سی کشمیر تک ہر منزل مین مکانات بنی ہوی ہین اوترنی کی وقت حاجت
خیمہ کہڑی کرنے کی نہین ہوی اور ان چند منزلون مین لشکر شاہی نی بسبب کثرت
برف کی راہ دشواری سی قطع کیا اور اسی راہ مین ایک آبشار ملا کشمیر کی آبشارون
سی بہتر تہا بندگان شاہی نی وہان ایک مکان مختصر بنایا تہا تہوڑی دیر اوسمین
بیٹہ کر چند پیالی نوش کیی اور وہان کی سیر سی خوشی حاصل کیی اور فرمایا کہ یہان پتہر
پر تاریخ میری آنی کی کندہ کرین کہ یادگار رہی اس منزل مین لالہ اور سوسن اور
ارغوان اور چمبیلی پہلا ہوا ہی کہ کشمیری لالہ گنگا ہی ہی روز یکشنبہ غرہ اردیبہشت
کو قصبہ بارہمولہ کہ کشمیر کی تعلقات سی ہی خیام گاہ لشکر ظفر پیکر کا ہوا اس
منزل کہ گہاٹی خود [illegible] بادشاہ اور سب اہل کشتی پر بیٹہ کر طرف

موکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نور منزل مین کہ درمیان دولت خانہ کے واقع ہی بہار
پہولون کی آخر تہی لیکن اودی چنبیلی باغ کو معطر کرتی تہی جو اکثر کتب طب خصوصا ذخیرہ
خوارزم شاہی سی معلوم ہوا تہا کہ زعفران کے کہانے سی ہنسی آتی ہی اور اگر بہت کہاتے
تو بسیاری خندہ سی خوف ہلاک کا ہی اسواسطی حضرت بادشاہ نی چند قیدیون کو کہ واجب
القتل تہی بہ حضور بلاکر قریب پاو بہر زعفران کی کہ چالیس مثقال ہوی کہلائی اور دوسرے
دن اسی مثقال کہلائی لیکن کچہ اون پر اثر ہنسی کا ظاہر نہوا مرنا تو درکنار ہی اور بہائی
انی رای سنگہ دلن کو محافظ کانگڑہ کا مقرر فرمایا اور داور بخش نی گجرات سی آکی دولت آستانہ بوسی
کی حاصل کی اور انہین دنون سردار خان کو عارضہ سوء القنیہ کا شروع ہوا آخر اسہال دموی
ہوگیا گیارہوین محرم کو قصبہ ملتان مین اوسکا انتقال ہوا اور اوسکو موضع نوحصار مین کہ مولد
اوسکا تہا دفن کیا عمر اوسکی پچاس سال کی ہوئی یہ خبر سنکر حضرت ظل اللہی نی فوجداری
کوہستان شمالی پنجاب کی الف خان کو کہ وہان کی کمکیون مین تہا سپرد کی اور اوسکی
بیچا مگار کو ہمراہ لشکر رکہا اور انہین دنون مصطفی خان حاکم ٹہٹہ نی دار ناپایدار دنیا
سی رحلت کی اور وہ صوبہ شہریار کو عنایت ہوا پہر عرضداشت اسد خان بخشی دکن سی معلوم
ہوا کہ شاہجہان دیول گانو مین پہنچی اور یاقوت خان حبشی معہ لشکر عنبر کی برہانپور
کو گہیر ہوئی ہی اور سربلند رای نی قلعہ کو درست کر کی اوس ہی مقابلہ کر رہا ہے
بدخواہ ہر چند کوشش کرتے ہین لیکن کچہ کر نہین سکتی ہین بعد چند روز کی خبر

... ہوکر چلا گیا ... ادہی پہنا تو سربلند رای

تو طرح طرح کی عنایتون سی سرفراز فرمائی منصب بیست ہزاری ذات و پنجہزاری سوار کے ساتہہ
خطاب رای رایان کی کہ دکن مین اوس سے زیادہ خطاب نہین کا سیا تہا پہر جب شاہجہان
برہانپور مین سی لوٹکر دکن مین گئی تو راہ مین ضعف قوی مزاج پر غالب ہوا اور اس
عارضہ مین یہہ خیال آیا کہ اپنی والد سی اپنی قصور معاف کرانا چاہیی اور اس نیک خیال
سی ایک عرضداشت اپنی ندامت اور شرمندگی کی اپنی گناہون اور نافرمانی سی لکہہ
کر حضور جہانگیری مین روانہ کی حضرت بادشاہ نی اوسکو دیکہکر فرمان اپنی ہاتہہ سی
تحریر فرماکر اوسکی جواب مین بہیجا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ اگر دارا شکوہ اور اورنگزیب
کو ہمارے پاس بہیجدو اور قلعہ رہتاس اور اسیر کہ تمہاری تصرف مین ہی بندگان
شاہی کی سپرد کرو تو البتہ تقصیرین تمہاری معاف ہونگی اور ملک بالاگہاٹ کا
تمکو دیا جاویگا اور جب یہہ فرمان پہنچا تو شاہجہان نی اوسکی تعظیم اور استقبال کرکی
باوجودیکہ ان اپنی بیٹون سی کمال محبت رکہتی تہی واسطی رضامندی اپنی باپ مہربان کے
دونون صاحبزادون کو ہمراہ عمدہ چیزون کی پیشکش کے لیی جواہرات اور ہاتہی اور ہتیارون اور
بڑے بڑے ہاتیون سی سامان قریب دس لاکہہ روپیہ کی بارگاہ والا مین
روانہ کیا اور سید مظفر خان اور رضا بہادر کو کہ محافظ قلعہ رہتاس کی تہی لکہہ
بہیجا کہ حضرت والد ماجد کی واسطی فرمان حکم بجا لاکر اور بی توقف قلعہ اونکی سپرد
کردینا اور سلطان مراد بخش کو ہمراہ لیکر ملازمت مین حاضر ہونا اور اسی طرح

حیات خان قلعه دار اسیر کو بھی لکھہ بھیجا کہ قلعه بادشاہی لوگون کی سپرد کر کے حاضر
حضور مین ہو پہر بعد اسکی خوناسک کی طرف روانہ ہوی انہین دنون عرب کے
واسطے لانی سلطان ہوشنگ پسر شاہزادہ دانیال اور عبدالرحیم خان خانخانان کے گیا تھا
اون کو ہمراہ لاکر زمین بوسی سے مشرف ہوا حضرت بادشاہ نے ہوشنگ کو مظفر خان
بخشی کے سپرد کیا اور عنایات سے مخصوص فرماکر حکم دیا کہ اسکی خبرگیری کیا کرے اور
مال بادشاہی سے سرانجام اسکے سامان کا ایسا کرے کہ اسکو کسی بات کی فکر اپنے
اور حاجت نرہی پہر خانخانان نے اکر زمین بوسی سے جبین خدمت کو نورانگین کیا
اور بہت دیر تک مارے خجالت کی سر زمین سے نہ اوٹھایا اوسوقت جہان پناہ
نے اوسکی تسلے اور دلنوازی کو ارشاد کیا کہ جو کچھہ اتنے دنون مین ظاہر ہوا
بحکم قضا و قدر کے تھا کچھہ اسمین ہمارا تمہارا اختیار نہین اب گذری باتون سے
شرمندہ اور خجالت زدہ نہو پہر جب اونے سر زمین سے اوٹھایا تو بخشیون کو
حکم ہوا کہ اسکو لاکر مقام مناسب اسکے مین کہڑا کرین پہلے اس سے حضرت بادشاہ
نے نورجہان بیگم کے بہائی سے آصف خان اور فدائی خان کو سلطان
پرویز کے پاس بہیجا تہا کہ مہابت خان کو اوسنے جدا کر کے بنگالہ کیطرف روانہ کرین
اور خانجہان گجرات سے اکر کار نیابت شہزادے کا کرے ان دنون مین عرضداشت
فدائی خان کے آئی کہ مینے ہرچند شہزادے سے حکم عالی بیان کیا
لیکن وہ مہابت خان کی جدائی اور خانجہان کی ہمراہی پر راضی نہین ہوتے

اور خہنا [illegible] پای جو بیرا ضنا لشکر مین بجلد [illegible]

تہا اسوقتہی ساتہ کچہ پر مین مہیرک خان بخشیان کو جلد طلب کیا غرض کہ فدائی خان کی عرضی سے
پیر دوسرا فرمان شہزادہی کو تاکید لکہوایا کہ ہرگز ہرگز خلاف حکم نکرنا اور اگر مہابت خان بنگالہ
کی جانی پر راضی ہو تو جریدہ متوجہ بارگاہ شاہی کا ہو اور تم سب ساتہہ امرا کے برہانپور مین مقیم رہو
اور جب خاطر فیض مظاہر سیر و شکار کشمیر سے فارغ ہوئی تو انیسوین ۱۹ محرم کو سن ایکہزار پینتیس ۳۵ ہجری مین
طرف لاہور کے توجہ عالی فرمائی پہلے ہوچکا ہی کہ پیر پنجال کے پہاڑون مین ایک جانور ہوتا ہی مشہور
ساتہہ ہما کی کہ وہان کی لوگ کہتی ہین اسکی خوراک سوا ہڈیون کے نہین اور ہمیشہ اسکو ہم اوڑتی ہوئے
دیکہتی ہین اور بیٹہی ہوی کم دیکہا ہی چونکہ خاطر عالی اسکی تحقیق کے طرف کمال متوجہ تہی فرمایا
کہ جو قراول اسکو بندوق سی مار لاویگا ہزار روپیہ انعام پاویگا اتفاقا جمال خان قراول اسکو
بندوق سی مار کر لایا اور چونکہ زخم اوسکی پاون مین لگا تہا اسوقتہی زندہ اور تندرست سامنی آیا
حضرت ظل الہی نے اوسکا پوٹہ دکہوایا کہ خوراک اوسکی دریافت ہو جب اوسکا چینہ دان چیرا گیا تو اوس مین سے
ہڈیون کے ٹکڑے نکلی اور کوہستانی لوگون نی عرض کیے کہ مدار اسکی خوراک اونہین ہڈیون کے
ٹکڑون پر ہے اور ہمیشہ اوڑنی کے حالمین زمین کو دیکہتا رہتا ہی جہان ہڈی دیکہتا ہی چونچ سے
اوٹہا کر اوڑتا ہی اور پتہر پر ڈالتا ہی کہ ریزہ ریزہ ہوجاتا ہی پہر اونکو چنکر کہا لیتا ہے اس صورت مین
غالب ظن ہے کہ ہما [illegible] یہی جو [illegible] ہما بر ہمہ مرغان ازان شرف دارد کہ استخوان خورد و طائری نیازارد
[illegible] پہنچ [illegible] شاہ [illegible] ہوئی اور اسکی [illegible] سیاہ سپیدی [illegible] ہی اوسکو ملوایا
[illegible] اوسی [illegible] ہوئی [illegible] مین اوسکی اعتبار کیا

پہر لاہور میں نزول اقبال فرماکر لاکہہ روپیہ خانخاناں کو مرحمت کیے اور دہین قاسم خان میر بحر جہانگیر نگر ڈہاکہ سے آکر شرف کورنش حاصل کیا اور خط بادشاہ کا مع تحفہ و ہدایا کی کہ اوسمین ایک سفید شاہین تہا نظر مقدس مین پیشکش کیا اور عجیب تر یہہ ہی کہ انہیں دنون مین داور بخش نے ایک شیر نذر کیا جو بکری پر عاشق تہا اور یہہ دونون ایک پنجرے مین رہا کرتی تہی اور اکثر اوس بکری کی بغل مین لیکر جفتی کی طرح اوس پر حرکت کیا کرتا تہا جس طرح اور جانور مادہ سی جفتی کرتی ہین بادشاہ نے حکم کیا کہ اس بکری کو پوشیدہ کر دین تو اوس شیر نے بیتابی اور فریاد و زاری شروع کی تو میں نے ایک اور بکری اوسی رنگ و قد کی اوسمین ڈلوادی اول شیر نے اوسکو سونگہا پہر اوسکی گردن منہ مین لیکر چاب کیا پہر میں نے ایک بہیڑ اوسکی روبرو کی اوسکو بہی شیر نے مار ڈالا جب اوسکی پہلی وہی بکری کہ معشوقہ اوسکی تہی پنجرے کی اندر ڈلوائی تو اوس طرح اوس سے مہربانی کرنی لگا اور جونہیں لیٹ کر اوس بکری کو اپنے سینہ پر ڈالکر اوسکا منہ چاٹنے لگا اور اب تک کوئی جانور ایسا نہ دیکھا تہا کہ اپنی جفت کا منہ چاٹے اور بعد اوسکے انہیں دنون فاضل خان کو دیوانی صوبہ دکن پر مقرر فرماکر ڈیڑہزاری ذات اور ڈیڑہزاری سوار سے سربلندی دیکر خلعت اور ہاتھی گہوڑا مرحمت کیا اور ہمراہ اوسکی پینتیس ۳۵ امیرونکو واسطے خلعت روانہ کیے اور چونکہ مہابت خان نے ہاتھی بنگالہ سے لائی ہوئے اب تک حضور مین نہ بہیجے تہی اور وقت تغیر لوگون کی جاگیر کے وہان سے بہت روپیہ لیکر اپنے تصرف مین لایا تہا اسواسطے مطالبہ سرکاری اوسکی ذمہ پر تہا تو حکم ہوا کہ عرب دست غیب اوسکی پاس جاکر ہاتہیون کو لی آوی اور فیصلہ حساب زر مطالبہ سرکاری کا بہی کرتا آوی اور عنقریب اوسکی عرضی جدائی جات سے آئی کہ مہابت خان نے شہزادہ کی اجازت بنا لیکے بنگالہ کیطرف کوچ کیا ہے اور خانجہان گجرات [illegible] اور شاہزادہ [illegible] ہوا اور [illegible]

خانجہان [illegible] بادشاہ [illegible]

ذکر مطالبہ سرکاری از مہابت خان

اور جا بجا ... ی بہادری اور اوس ... ابا

مجکو بکمال شرم و پشیمانی نے لکہا تہا مین جلد اوسکو ملاحظے کے واسطی حضور مین بہیجتا ہون امید الطاف

بیکران سے یہہ ہی کہ قلم عفو اوسکی گناہون پہ کہینچا جاوے اس عرضی کے جواب مین فرمان ہوا کہ عرض تیری درگاہ

باب مین مقبول ہوئی لیکن طہمورث کو بلالیا شہزاده دانیال کا شاہجہان کے خدمت سی جدا ہو کر ملازمت شاہی

کو آیا اور قبل اسکے ہوشنگ چہوٹا بہائی اوسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تہا اب یہہ بہی اگر عنایات بادشاہی سے

سی سربلند و کامران ہوا اور ان دونو کو بجہت کمال نوازش اور ممتازی کی سلام کا حکم ہوا اپنی

اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو طہمورث سی اور ہوشمند بانو بیگم صاحبزادی شہزادی خسرو کو ہوشنگ سے

نسبت کر دی اور معتمد خان کو خدمت بخشیگری سی عزت امتیاز کے زیاده کی اور جو بہت دنون سے

خاطر شریف مین خواہش سیر کابل کی تہی اسواسطی شہر پسندیده مذکور کو بقصد سیر و شکار کے اوسطرف

کوچ کیا اور چند روز باہر لاہور کے شہر کے جمعہ کے روز کابل کی طرف روانہ ہوئی افتخار خان پسر احمد بیگ

خان نے کابل سے سر اهداد کا لاکر پیش کیا حضرت بادشاہ نے سجده شکر خداوند کریم ادا فرما کر شادیانہ

بجانی کا حکم دیا اور فرمایا سر اوسکا لیجاکر لاہور مین قلعہ کے دروازی پر لٹکا دین اور مفصل قصہ اوسکا

یون ہی کہ جب ظفر خان پسر خواجہ ابو الحسن کابل مین پہنچا تو اوسنی سنا کہ بنگیش سے بقصد فتنہ پردازی

کے اطراف غزنین مین آیا ہی تو ظفر خان نے باتفاق امراے متعینہ وہان کے اوسکی مدافعت کو

لشکر جمع کیا اس اثنا مین اهداد [illegible] نے موقع پاکر اوسکی اشارت [illegible] مین آکر

[illegible] اور [illegible] شروع کی [illegible] بندگان شاہی

[illegible]

احداد کے زوال کو پہلی احداد نے سنا کہ لشکر بیوس شکست کہا کر لوٹ گیا اور اب ظفر [illegible] کی طرف آتا ہی
تو بہاگ کر کوہ آوا غزنین کہ پاس اوسکا تہا پناہ گیر ہوا اور اوس پہاڑ کو اپنا بچاو جانکر پہلی ہی سامان
و اسباب سے آراستہ کر رکہا تہا دو تنخواہان شاہی جب قریب اوس درہ کی پہنچی تو یکدل سب نے ہوکر ہر طرف سے
ہجوم کیا اور بیاتوین جمادی الاول کو نقارہ ظفر بلند آوازہ کر کے داد شجاعت کی دی و صبح سی تین پہر دن تک
خوب لڑائی رہی قریب عصر کے عنایت الہی شامل دولتخواہان شاہی کی ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر پیکر
کے تصرف مین آگیا اوس وقت ایک احدی پاس شمشیر اور جمدہری اور انگوٹھی کہ وہان پائی تہی پہچان ظفر
خانکو دکہائی اوسکو دیکہ کر سب نے یقین کیا کہ یہہ اوسی بدنہاد کے ہین آخر ظفر خان چند لوگون کی ساتھ
اوسکو ڈہونڈنی لگا بعد جستجو کے معلوم ہوا کہ ضرب بندوق سی مارا گیا پہر چند [illegible] کرائی لیکن
مارنی والا معلوم نہوا پہر اوسکا کاٹ کر سردار خان کے ہمراہ درگاہ والا کو روانہ کیا اور ظفر خان
وغیرہ افسر فوج حسب مراتب اضافہ مناصب اور مراحم خسروی سے مخصوص اور خورمی اندوز ہوئے
پہر خبر دی کہ سلطان رقیہ بیگم دختر میرزا ہندال کے کہ بیگم منکوحہ حضرت اکبر بادشاہ کی تہین اکبر آباد
مین اونہون نے انتقال کیا عشرت شبابی کی یہی اور پہلی بیوی یہی تہین اکبر بادشاہ کی لیکن
نہوئی انکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کی انکی سپرد کیا تہا انہون نے فرزندی کی پرورش کرین
عمر انکی چوراسی سال کے ہوئی اور انہین دنون مین عبد الرحیم پسر بیرم خانکو [illegible]
سرفراز فرمایا کہ یہہ خطاب خانخانانی کا عنایت فرمایا اور [illegible] حاکم [illegible] کیا
پہر مہابت خان کی پاس سے [illegible] فیلخانہ شاہی [illegible]
داخل [illegible]

ایک میرزادہ منصبدی سی نسبت کردی ہی جو بلا اجازت بادشاہی ہوا تہا اوسواسطی
اوس شخص کو طلب فرماکر ارشاد ہوا کہ کیون بلا اجازت ہماری ایسی سردار کی لڑکی سی تو نی نکاح کیا
وہ جواب واجبی عرض نکرسکا پہر اوسکو گوشمالی دیکر قید کیا اور انہین دنون میرزا دکنی پسر میرزا رستم
صفوی کا خطاب شاہنوازخانی سی سربلند ہوا پہر کنارہ دریای چناب کا معسکر دولت واقبال سے کامیاب ہوا

اکیسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سی

سہ شنبہ کی روز انیسوین تاریخ جمادالثانی کے سنہ ایکہزار پینتیس ۱۰۳۵ ہجری مین نیر جہان
افروز خورشید نی برج حمل مین تحویل فرمائی اور اکیسوان سال جلوس مبارک کا
شروع ہوا کناری چناب کی ایکدن اہتمام جشن مین گذرا اور دوسری روز وہان سے
آقا محمد ایلچی شاہ ایران کو خلعت مع خنجر مرصع اور تیس ہزار روپیہ دیکر ہمراہ جواب محبت نامہ کے
رخصت کیا اور واسطی شاہ عباس کے ایک گرز مرصع الماس سے لاکہ روپیہ کے قیمت کا
اور ایک جڑاو نفیس خنجر برسم تحفہ اوسکی حوالہ کیا اور پہلی جو عرب دست غیب کو
مہابت خان کے پاس واسطی لانی ہاتہیون کے اور اوسکی طلب مین بہیجا تہا
ان روزون وہ لوٹ کر لشکر ظفر اثر مین داخل ہوا طلب اوسکی بہ تحریک
آصف خان کے وقوع مین آئی تہی اور اون لوگون کا منشا یہ تہا کہ اوسکو
مبتلای بلا کر دین اور دست تعرض اوسکی ناموس اور مال وجان پہ
دراز کرین اور ایسی باتین اوسکی تخریب اساس کی سمجہی تہی مہابت خان برخلاف

راجپوت دلاوری مع چند سرداران ہوا لفوجے آیا لہٰذا گر معاملہ بے

بے آبروئی کا وقوع مین آوی اور کوئی تدبیر پیش نہ چلی تو بیہ آبرو بچانی کو مع اہل و عیال

جان نثار ہو جاوین ع وقت ضرورت چو نماند گریز ٭ دست بگیرد سر شمشیر تیز ٭ چند

لوگ اوسکی اس طرح پر آنی سے بدگمان ہوی لیکن آصف خان اوس طرح غافل اور بی پروا

رہا جب بادشاہ کے خدمت مین اوسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جبتک وہ دیوان

اعلی کو حساب مطالبات سرکاری کا نہ سمجھالی اور مدعیون کے راضی نامی حاصل نکری

سلام و کورنش کو حاضر نہو اور بیچ مقدمہ خواجہ برخوردار پسر خواجہ عمر نقشبندی کے کہ

مہابت خان نے اپنی لڑکی اوس سے نکاح کردی تھی اور وہ بحکم شاہی مقید ہوا تھا

فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو کچھ مہابت خان نے اوسکو دیا ہے اوس سے وصول کرکے

خزانہ مین داخل کری جو اوس روزکناری دریای بہٹ کی مقام تھا اور آصف خان

باوجود ایسے قوی دشمن کے کہ سر دینی پر حاضر تھی بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پار

چہوڑکر خود مع عیال اور کل فوج اور سامان کے پل پر ہوکر دوسری طرف اوتر گیا

یہان تک کہ اکثر خدمتگاران تھا ہے اور تمام کارخانجات مثل خزانہ اور توپخانہ وغیرہ کی بہی پار

اوترکے تقسیم ہوی اور اوس روز معتمد خان بخشی اور میر توزک بہی پار اوترکے ہمراہ پیش خانہ

کے آگی بڑہ گئی تھی فجر کو جب مہابت خان نے جانا کہ ایسی فرصت پر آئی ہے اور کوئی

صورت بچاؤ کی نہین تو ایسی وقت مین کہ کوئی گرد بادشاہ کے نہ تھا خود ہمراہ اپنی

امرا اور سرداران راجپوتان دلاور پانچہزار کے اپنی مقام کا ...

اور دو ہزار راجپوتون کے وہان چھوڑ کر حکم دیا کہ اس پل کو جلا دین اور اگر کوئی اوترا چاہے
اوس سے لڑین پھر خود معہ باقی سوارون کی دولتخانہ شاہی کیطرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم شاہی
مین گھس کر معتمد خان کے خیمہ کی پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچھا معتمد خان اوسکا آواز سنکر
تلوار باندھی ہوی خیمہ سے نکلا مہابت خان نے اوسکو دیکھکر حضرت بادشاہ کا احوال دریافت
کیا اوسوقت مہابت خان کو سو راجپوت تلوار اور برچھی لیی گھیری ہوی تھی اور گرد وغبار سے
چہرے لوگون کے خوب پہچانی نہ جاتی تھی پھر وہان سے دروازہ کلان کیطرف گیا وہان
دولتخانہ کی آگی چند لوگ اردلی والی اور کچھ خواجہ سرا کھڑی ہوی تھی مہابت خان ہوادار دولتخانہ
تک جا کر گھوڑی سے اوترا اور دو سو راجپوتون سے غسلخانہ کیطرف چلا تو معتمد خان نے
آگی بڑھ کر اوس سے کہا کہ یہ گستاخی اور بیباکی ادب سے بعید ہی تھوڑی دیر یہان توقف کر کہ
مین جا کر تیری عرض واسطی کورنش اور زمین بوسی کے کرون لیکن مہابت خان نے
کچھ جواب ندیا جب غسلخانہ کی دروازہ پر پہنچا تو اوسکی لوگون نے کواڑ کہ بنظر احتیاط
بند کر دیی تھی توڑ ڈالے اور دولتخانہ کے اندر گھسی اوسوقت چند خواص کہ حضرت
بادشاہ کے گرد و پیش کھڑی تھین مہابت خان کے گستاخی کو عرض کیا تب بادشاہ
اپنی بارگاہ سے نکلکر پالکی مین بیٹھی تو اوسوقت مہابت خان نے دوڑ کر بطور رسم
کورنش اور زمین بوسی کی ادا کرکے او پالکی پر قربان ہو کر عرض کیا کہ جہان پناہ
جب مین یقین جانا کہ بسبب دشمنی آصف خان کے [illegible]
[illegible] اور [illegible]

کرکے اونکی دامن عنایت مین پناہ لینے کو آیا ہون اگر مین گنہگار لایق قتل او سیاست کی ہون
تو حضور پُرنور مجکو اپنی روبرو سیاست فرماوین اور اس عرصہ مین اوسکی ہمراہے راجپوتون
نے فوج فوج آکر سراپردہ بادشاہی کو گہیر لیا اوسوقت خدمت شاہی مین سوا عرب دست غیب سے
او میر منصور بدخشی اور جواہر خان خواجہ سرا او بلند خان اور خدمت پرست خان اور فیروز خان
اور خدمت خان خواجہ سرا اور فصیح خان مجلسے اور چند خواصون کے کوئی اور حاضر نہ تہا چونکہ اوسکی
بی ادبی سی بادشاہ کو کمال غصہ آیا تہا بمقتضای غیرت بادشاہی کی دوبار ہاتہ قبضہ پر شمشیر کے ڈالا کہ تلوار
خاص نکال کر مہابت خان کا سر اوڑا دین لیکن ہر بار میر منصور بدخشی نے ترکی مین عرض کیے کہ وقت
تحاب کا نہین ہے بمقتضای وقت اسکو دلاسا فرماکر معروض اسکی قبول فرمانا بہتر ہے اور
منتظر بامداد الہی اسکی ہنر اور وقت پر حوالہ فرماوین چونکہ عرض اوسکی اوس وقت بمقتضای خیر
خواہی اور نمک حلالی کے تہی اسواسطے آپکو ضبط فرمایا اور راجپوتون نے اندر باہر سے دولتخانہ
گہیر لیا چنانچہ سوا اسکی او اوسکی نوکرون کے اور کوئی نظر نہ آتا تہا اور اسوقت پہر مہابت خان نے
عرض کیے کہ یہ وقت سواری کا ہے بقاعدہ مقررہ سواری فرماوین او یہ غلام فدوی ہمرکاب
ہو تو کہ لوگون پر ظاہر ہو جاوے کہ گستاخی یہ حسب الحکم عالی کی تہی یہ اپنا گہوڑا
آگی کرکے عرض پرداز ہوا کہ اسی گہوڑی پر جلوہ افروز ہوں لیکن غیرت
بادشاہی نی اوسکی گہوڑی پر سوار ہونی سے باز رکہا او خاصہ گہوڑا سواریکا
طلب فرمایا اور واسطی لباس اوتارنے پوشش سواری کی چاہا کہ خیمہ مین جاکر علیحدہ
ہوا چاہین لیکن مہابت خان نے اسمین بہی بمواعرض وقت تاخیر فرمائی کہ اسی خاصہ

حاضر ہوا اور بادشاہ او سیر [illegible] بقدر دو [illegible] پہلے دولتخانہ سے تشریف لیگئی پہر مہابت
خان نی اپنا ہاتی پیش کرکے عرض کی کہ چونکہ وقت شورش اور اژدہام کا ہے صلاح دولت
اسمین ہے کہ ہاتی پر سوار ہوکر شکارگاہ مین تشریف فرما ہووین بادشاہ بلاتردد ہاتی پر سوار
ہوئے اسوقت مہابت خان نی اپنی ایک راجپوت معتمد کو مہاوت کیا اور دو راجپوتون کو خواصی
مین بٹہایا اوسوقت مقرب خان وہان پہنچکر مہابت خان کی اجازت سی حضرت بادشاہکی پاس
ہودی مین جا بیٹہا اور اوس کشمکش مین زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور خدمت پرست
خان خواص نے کہ صراحی شراب اور پیالہ شرابے اوسکی ہاتہ مین تہی بہزار خرابی
ہاتی کے پاس جاکر کنارہ ہودی کا مضبوط پکڑا ہر چند راجپوتون نے چاہا کہ اسکو
نکالی دین مگر وہ ہودی سے جا لپٹا اور چونکہ باہر جگہ بیٹہنی کی نہ تہی خواصی مین
بیٹہ گیا اور جب آدہ کوس اسطرح سی تشریف فرما ہوی تو اوسوقت گجپت خان داروغہ
فیلخانہ کا خاص ہاتی سواری بادشاہ کا لیکر پہنچا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی مین تہا
مہابت خان نی اشارہ کرکے اون دونو باپ بیٹون کو شہید کیا غرض سیر و شکار کے
پیرایہ مین مہابت خان حضرت بادشاہ کو اپنی خیمہ مین لیگیا بادشاہ کچہہ دیر
اوسکے خیمہ مین جاکر رونق افروز ہوی وہان مہابت خان نی اپنی لڑکون کو
گرد بادشاہ کے تصدق ہونی کو کہا اور اپنی اس غفلت پر کہ نورجہان بیگم کو ہمراہ
بادشاہ کے نہ لایا کمال متاسف ہوا اور چاہا کہ پہر بادشاہ کو دولتخانہ مین لیجاکر ہمراہ
نورجہان بیگم کے اپنی [illegible] آدمی اس [illegible] سے پہر بادشاہ کو دولتخانہ مین

جبوقت بادشاہ پالکی مین سوار ہوئی تہی نورجہان بیگم نے فرصت غنیمت
جانکر ہمراہ جواہر خان خواجہ سرا کے کہ داروغہ محلون کا تہا دریا سے اوترکر اپنی بہائی
آصف خان کی خیمہ مین چلی گئین اور مہابت خان بیگم کے چلی جانی سے کمال نادم و پشیمان
ہوا پہر دیپی و واسطی لانی شہریار کے ہوا اور چاہا کہ اوسکا جدا کرنا حضرت بادشاہ سی بہتر
نہین بہا اسواسطی بادشاہ کو سوار کرکے شہریار کی مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی حوصلگی
اور بردباری سے جوکچہ وہ عرض کرتا تہا ویسا ہی عمل مین لاتی تہی راہ مین سے جہجو تو
شجاعت خان کا ہمراہ ہوگیا اور شہریار کے ڈیری مین پہنچکر مہابت خان نے راجپوتون
کو اشارہ کیا کہ جہجو کو مارڈالین اوہر جب نورجہان بیگم پار اوترکے اپنی بہائی آصف خان کے
یہان گئین تو افسران فوج اور امیران بادشاہی کو بلاکر عتاب کیا کہ تمہاری غفلت
اور سستی سی یہ معاملہ خراب پیش آیا اور تم سب آگی خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور رسوا
ہوی اب جسمین صلاح دولت ہو سب ملکر وہ کام بجالاؤ سبہون نے یکدل و یکزبان
ہوکر عرض کیے کہ اب بہتر یہی تدبیر ہے کہ کلکو فوج مرتب کرکے آپکی ہمرکاب دریا سے
اوترکے مخالفون کو مارکے زمین بوسی حضرت بادشاہ [illegible] مشرف ہونگی جب بادشاہ نے
یہ مشورت بیفائدہ دولتخواہون کے سنی تو عقل جہان [illegible] ناپسند فرماکر اوسی
رات مقرب خان اور صادق خان بخشی اور میر منصور اور [illegible] خان کو آگی بہیجی
آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بہیجا کہ وہ [illegible] اور لڑنا محض
خطا اور بیفائدہ ہے ہرگز کبہی ایسی صلاح [illegible] ہوگی اور جب [illegible]

اور جب مین تمہاری مخالفون کی پاس ہون تو تم کسطرح بچاو اور امید بہتری ہو اور نظر
اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میر منصور کے ہاتھہ بھیجی تا آصف خان یہ گمان کرے
کہ حضرت بادشاہ نی یہ باتین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطرداری کو کہلا بھیجی ہین
لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے پھر فدائی خان کہ اس فتنہ پردازی سے
آگاہ ہوا تو سوار ہوکر کنارے پر آیا بلکہ جلد دیکھکر پار جانی کو بیتاب ہوا اور اوس شور و غوغا مین اپنی
چند نوکرون کی ساتھہ مقابل دو توپخانہ کے دریا مین پار جانی کو گھسا چھہ آدمی اوسکی ساتھہ کے بہہ گئے
اور چند لوگ بہزار خرابی پہنچتی ہوی پار پہنچے غرض کہ اپنی پار اوتر کر مخالفون سی جنگ کی چونکہ اوسکی
اکثر رفیق مارے گئی اور کچھہ بر آمد کار نہ دیکھا اور جانا دشمن قوی ہے مین حضور تک پہنچا سکون گا
یہہ سوچ کر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہریار کے خیمہ مین رہی اور آٹھوین فروردین
کو مطابق بیست و نہم جمادی الثانی کے آصف خان باتفاق امراے لشکر اور خواجہ ابو الحسن کے
نورجہان بیگم کو لیکر دریا کی براہ پایاب کہ غازی بیگ میر بحر نے ڈہونڈ کر نکالے
تھی اوترنی لگی اتفاقا بہی راہ وہی تھے تین چار جگہہ گہری پانی مین جا پڑی اوترتی وقت
انتظام لشکر کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سی اوترنی لگی آصف خان اور خواجہ ابو الحسن
اور ارادت خان مع [illegible] بیگم روبرو شاہی فوج غنیم کے کہ جنگی ہاتھی وہان کہڑے
تھی آئی اور کنارے دریا کو محکم کر رکہا تھا واقع ہوئی اور فدائی خان بپایان آب ایک
تیر کے فاصلی سے دوسری فوج کے مقابل مین اوترا اور ابو طالب پسر آصف خان اور
شیر خواجہ اور اللہیار [illegible] فدائی خان کے پیچھے اوتری [illegible]

غنیم نے دوا [illegible] جمع کیا اور ہنوز آصف خان وغیرہ دریا مین تہی کہ دونو طرف کے لوگ
اور گہوڑی اور اونٹ مقابل ہوی معتمد خان پار اوتر کر ایکطرف کہڑا تماشا قدرت الہی کا دیکہنی
لگا کہ سوار و پیادہ اونٹ گہوڑی درمیان دریا کی ایک دوسری کی پیچہی کوشش و تسلی مین
کرتے ہین اوسوقت ندیم خواجہ سرائی بیگم کے لوگون کو پکارا کہ جناب بیگم صاحبہ فرماتی ہین کہ توقف
مت کرو پار اوترو کہ دشمن مجرد تمہاری پار اوترنے کی بہاگ جاویگا یہہ خطاب و عتاب
بیگم کا سنکر خواجہ ابو الحسن اور معتمد خان نے گہوڑی پانی مین ڈالدی اور سپاہ غنیم اور رجپوتون
نے بہی گہوڑی انکی مقابلہ مین ڈالی عماری مین بیگم کے ساتہہ دختر شہریار اور دختر شاہنواز خان
کے تہین ایک تیر شہریار کے لڑکے کی بازو پر لگا کہ مہد علیا نور جہان بیگم نے اوسکو اپنی ہاتہہ سے نکالا
اور سب کپڑی خون سے خراب ہوی اور جواہر خان خواجہ سرا داروغہ محل اور ندیم خواجہ سرا
بیگم کا اور خواجہ سرا آگی فیل عماری کی جان نثار ہوی اور ہاتی کے سونڈ پر بہی زخم تلوار کے لگی
ہاتی لوٹا پیچہی سے بہی اوسکی چند زخم برچہون کے لگی فیلبان گہبرا کر ہاتی کو گہیرے مین
لگیا اور گہوڑی بہی تیرنے لگی لیکن ہاتی تیر کر بہزار خرابی نکلا اور دولتخانہ بادشاہی مین
بیگم جا کر اوترے اور تمام راجپوتون نے آصف خان کیطرف قصد کیا وہ کسی اور طرف
نکل گیا اور خواجہ ابو الحسن گہوڑی سے جدا ہو کر بہاگا ایک کشمیری ملاح نے اوسکو
بہزار خرابی نکالا اتنی مین فدائی خان ہمراہ اپنی نوکرون اور اکثر بندگان شاہی
کے پار اوتر کر دشمن کے فوج سے جدا اونکی سامنی تہی لڑنے لگا اور لڑتا ہوا خیمہ شہریار تک
گیا اور سمین حضرت بادشاہ تہی پہونچا جو اندر سرا پردہ کے تہی اللہ لوگ بہرتی ہوی تہی

آگ بجھا سکا اور تیر دونون سمت اڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکی صحن دولتخانہ مین بادشاہ کی آگی تک پہنچی
یہانتک کہ فدائی خان کے طرف سے سید مظفر کہ مرد جنگ آور دلاور تہا اور عطاء اللہ نام قریب
فدائی خان کی مارے گئے اور سید عبد الغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کی گہوڑی کی بہی چار پانچ
زخم آئی جب اوسنی دیکھا کہ مین کسیطرح حضور شاہی تک پہنچ نہ سکونگا تو وہان سی لوٹا اور دریا سے اوترکر
اپنی اہل و عیال مین درمیان قلعہ رہتاس کے چلا گیا اور وہان سی گہربار کو ایک موضع کرجاک ٹنڈیا کو گیا
مدد بخش نام زمیندار وہان کا اسکا آشنا تہا اوسنی اسکی اہل و عیال کو اپنی پاس رکہا اور یہ وہان سی جریدہ ہندوستان
کے طرف آیا اور شیر خواجہ اور اللہ وردی خان قراول باشی اور اللہ یار پسر افتخار خان کا ہر ایک انمین جدا ہوکر
ایک ایک طرف چلے گئے اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین مہابت خان کی ہاتہ سے نہ بچونگا تو لاچار
مع اپنی بیٹے ابو طالب کے تین سو سوار باگیر اور اہل خدمت سے بہاگ کر طرف قلعہ اٹک کے کہ اوسکی جاگیر مین تہا
آیا جب رہتاس مین پہنچا تو سنا کہ ارادت خان یہان سی قریب پہنچا ہوا ہے آدمی بہیجکر اوسکو اپنی ساتہ
ہونے کی بہت کہا لیکن وہ مہر اسکے کو راضی نہوا آخر آصف خان قلعہ اٹک مین جاکر داخل ہوا اور سامان
جنگ سے قلعہ مضبوط کیا اور خواجہ ابو الحسن بیدرنگ لشکر کیطرف لوٹ آیا اور مہابت خان سی ملا اور اوس سے
قول و قرار لیکر اوسکی مہری تحریر ارادت خان اور معتمد خان کی نام بہیجی کہ تم آجاؤ تمہاری جان و عزت
پر کچہ نقصان نہ اویگا پہر جب وہ لشکر مین آئی تو اونکو لیجاکر مہابت خان سے ملوایا اور اسی روز
نوروز سنیچر پانچم کا آصف خان کی دوستی کی باعث اتگیا اور بعد اسکے الٰہی شاہ خواجہ ایلچی ندر محمد خان
والی بلخ کا درگاہ شاہی مین آیا اور بعد ادائی کورنش و تسلیم کے خط ندر محمد خان کا کہ مشتمل
اخلاص و نیاز مندی پر تہا مع تحفہ و ہدایا کے نذر اقدس مین گذرانا اور بعد اوسکا پیشکش کے

ایلچی بہی کچہ سوغات مظفر محمد خان کیطرف سے گہوڑے اور غلام ترکی وغیرہ سب سامان پچاس ہزار روپیہ کی
قیمت کا تہا اوسوقت تیس ہزار روپیہ اوس ایلچی کو انعام دیی اور جب آصف خان مہابت خان سے
ڈر کر قلعہ اٹک میں گیا اور اوسکو سامان جنگ سے آراستہ کیا تو اوسکی ساتہہ کل قریب تین سو آدمیوں کے
تہی مہابت خان نے اپنی نوکروں کو ہمراہ احدیان بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے
بسرداری بہروز نام اپنی ایک لڑکے اور شاہ قلی کے روانہ کیا کہ جلد جاکر اٹک کو محاصرہ کریں اونہوں نے
جاکر قلعہ کو گہیر لیا لیکن عہد و سوگند سے آصف خان کو تسلی دیکر یہہ حال مہابت خان کو لکہا اور جب
لشکر بادشاہی دریای اٹک سی اوترا تو مہابت خان رخصت لیکر قلعہ اٹک کی طرف گیا اور آصف خانکو
مع ابوطالب و خلیل اللہ ولد میر میران کے مقید کر لیا پہر وہ قلعہ اپنی لوگوں کے تفویض کیا پہر عبد الخالق
بہتیجی شمس الدین خوافی کو کہ آصف خان کا خاص مصاحب تہا مع محمد تقی بخشی شاہجہان
کے کہ محاصرہ برہانپور میں اوسکو پکڑا تہا ان دونوں کو قتل کیا اور ملا میر محمد قنوجی کو کہ استاد
آصف خانکا تہا جب اوسکی بیڑی ڈالنی لگے تو بسبب خوب نہ لگنی پیچ کی تہوڑی حرکت سے وہ بیڑی
پاؤں سے نکل گئی تو اوس بات کو حمل اوسکی ساحری پر کیا وہ حافظ قرآن تہا ہمیشہ مشغول تلاوت رہتا
تہا اوسوقت بہی وہ قرآن آہستہ آہستہ پڑہتا تہا تو مہابت خان کو یقین ہوا کہ یہہ مجکو بددعا دیتا ہے
اس خوف سے اوسکو بہی مروا ڈالا یہہ ملا محمد فضائل علوم عربی اور فارسی سے آراستہ تہا اور زیور صلاح
اور پرہیزگاری سے پیراستہ افسوس کہ اوس سفلہ بیباک نے قدر ایسے مرد کی نہ پہچانی اور بیہودہ
ضائع کیا پہر جب نواحی جلال آباد میں مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ وہاں کے کافروں کا
آکر ملازم ہوا طریقہ اونکا قریب طریقہ [illegible] کے ہی کہ ایک جگہ آدمی [illegible] صورت [illegible]

یا پتہر سے بناکر پوجتی ہین اور ایک عورت سی زیادہ نہین کرتے مگر جبکہ وہ پانچ یا خاوند اوسسے ناراض
ہو اور جب کہ دوست یا قریب کے گہر جاوین تو دروازی ہی نہین جاتی جہت پر ہوکر جاتی ہین اور اپنی شہر کا
سوا ایک دروازی کے اور نہین رکہتی اور سوا خوک وماہی کے سب گوشت کہاتی ہین اور حلال جانتی ہین کہتی ہین
جو ہمارے لوگون مین سے گوشت مچہلے کا کہاوی وہ اندہا ہو جاتا ہے اور کباب نہین کہاتی اور سرخ کپڑی کو
بہت عزیز رکہتی ہین اور اپنی مردیکو لباس پہناکر اور ہتیار بند ہوا کر مع صراحے شراب اور پیالہ کے قبر مین
رکہتی ہین اور قسم اونکی یہہ ہے کہ سری ہرن کی یا بکری کے آگ مین رکہین پہر وہان سی اوٹہاکر درخت
پر رکہدین کہتی ہین جو ہمارے یہان ایسے قسم جہوٹہ کہاوی تو وہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے اور اونکی یہان
اگر باپ بیٹی کے عورت کو پسند کری تو لی لی بیٹا اس بات مین کچہہ برا نہین مانتا بادشاہ نی اونسے کہا
کہ ہندوستان کی جس چیز کو تمہارا دل خواہش کری مانگو اونہون نے گہوڑی اور تلوارین اور
نقدی اور سروپا سرخ طلب کیے اور مرادے کامیاب ہوری وہان سے جگت سنگہ پسر راجہ باسو کا
لشکر شاہی مین سے بہاگ کر طرف کوہستان شمالی لاہور کے چلا گیا تو بعد اسکی حضرت بادشاہ نی صادق
خان کو صوبہ داری پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ جگت سنگہ کو گوشمالی بخوبی
کرنا اور خود بدولت سیر و شکار فرماتی ہوی یکشنبہ کو چہبیسوین ماہ اردی بہشت کی نیک
ساعت مین داخل شہر کابل مین ہوی اور ہاتہی پر سوار ہوکر نثار کرتی ہوی براہ
بازار ہوکر باغ شہر آرا مین کہ قریب قلعہ کے تہا نزول اجلال فرمایا جمعہ کے روز ہشتم ماہ خورداد
کا تہا حضرت بادشاہ کے قبر پر تشریف لیگئی اور لوازم نیاز مندی ادا کرکے اونکی
باطن سے استمداد چاہے پہر زیارت میرزا ہندال اور اپنے عم بزرگوار میرزا محمد حکیم کی جاکر

فاتحہ پڑہی اور خداوند کریم سے اوسکی مغفرت چاہے اور بعد اسکی قصہ عجیب جو نہانخانہ
تقدیر سے ظہور مین آیا حال پاداش اور جزای مہابتخان کا ہی تفصیل اوسکی یون ہے کہ جب
مہابت خان سے کنارے دریا سے بہٹ کے ایسی بی ادبی ظہور مین آئی اور امرا بسبب اپنی
غفلت سی ماری خجالت اور شرمندگی کی بادشاہ کی روبرو آنکہ نہ اوٹھا سکتی تہی تو راجپوتون نے
مہابت خان کیے ہمراہے کی بسبب غلبہ اور اقتدار کے اسقدر سر اوٹھایا کہ کسی کو اپنی مقابل نہ نجانتی تہی
اور ہر کس و ناکس پر ظلم و تعدی شروع کیا یہانتک کہ اونکا زمانہ بدلا اور اونکا ظلم اونکی سر پر خرابی لایا کہ اونکی
ایک جماعت نی اپنی گہوڑی چرنے کو چہوڑ دیے بادشاہی احدیون سے کہ اوسکی حفاظت
پر تہی جب راجپوتون کو اس حرکت سی منع کیا تو راجپوت مقابل کو کہڑی ہوے
اور ایک احدی کو تلوارون سے پارہ پارہ کر دیا اوسکی خویش و قریب اور سب احدیے
درگاہ مین فریاد کو گئی اور خواہان انصاف ہوی بادشاہ سے نے حکم کیا کہ اگر تم اوس
راجپوت کا نام و نشان جانتی ہو تو ظاہر کرو کہ حضور مین اوسکو بلوا کر جواب طلب کیا جاوے
بعد ثابت ہونی خون کے روبکاری مین اوسکو سزا دی جاوی گی احدی اس بات پر راضی
ہوکر لوٹ گئی اتفاقا جماعت راجپوتون کے اونکے قریب ٹہہری ہوئی تہی دوسری دن
سب احدی بادشاہی یکدل و یکجان ہوکر راجپوتون کے مقام پر پہنچی اور اونکو گہیر لیا
جو احدی تیر اندازی اور فن توپ بندوق مین کامل تہی شور و غوغا مین بہت راجپوتون
کا کام تمام کیا اور اونمین سے بہتون کو کہ مہابت خان جنکو ان سے زیادہ عزیز رکہتا تہا
تلوارون سے مار دیا غرض کہ قریب [illegible] سو راجپوت کے وہان احدیون کے ہاتھہ

ماری گئی اور کابلیون نے بھی اطراف مین باہر جہان راجپوت کو پایا پکڑکر مع ... قتل
ہندوکش سے پار لیجاکر ترکون کے ہاتھ بیچا اور اسیطرح قریب پانسو راجپوتون کے کہ اکثر اونمین
سردار قوم تھے اور شجاعت اور مردانگی مین نامور فروخت ہوے غرض کہ مہابت خان خبر غلبہ احدیون کے
سنکر سوار ہوکر اپنے نوکرون کے مدد کو دوڑا اور راہ مین غلبہ اونکا دیکھکر اس خوف سے کہ کہین
مارا نجاوے لوٹ آیا اور دولتخانہ شاہی مین پناہ لیے بموجب اوسکی عرض کے جمال خان اور دستم
حبشیون اور کوتوالون کو حکم ہوا کہ جاکر اس فتنہ کو دور کرین پہر معروض ہوا کہ باعث
اس فساد کے بدیع الزمان عزیز خواجہ ابو الحسن کا اور اوسکا بہائی خواجہ قاسم ہین
دونون کو حضرت بادشاہ نے روبرو بلاکر تحقیق کیا اونسے تقریر جیسے آو اسنو سکی چونکہ مہابت
خان کے بہت لوگ تیر و تفنگ سے ماری گئی تہی اسواسطے اوسکی خاطرداری ضرور ہوئی ان
دونون کو اوسکی سپرد کر دیا اور اوسنے نہایت خرابی سے ان دونون کو اپنی گہر بہیجکر
قید کیا اور اونکا سب مال و سامان ضبط کر لیا پہر وہان خبر آئی کہ عنبر حبشی دکن مین اسی عمر
بہ اسی برس کی مر گیا یہ عنبر فنون سپاہگری اور طریقہ سرداری اور تدبیر و بندوبست مین لاثانی تہا آخر تک
بخوبی بعزت رہا اور کبہی حبشی غلام ایسی رتبہ کو نہین پہنچا ہے پہر سید یوسف حاکم دہلی نے بسبب
تحریک مہابت خان کے عبد الرحیم خانخانان کو کہ اپنی جاگیر پر جاتا تہا لوٹا کر لاہور کیطرف روانہ
کیا بعد اوسکے خبر آئی کہ شہزادہ دارا شکوہ اور اورنگ زیب بیٹے شاہجہان قریب اکبرآباد کے
پہنچے ہین حضرت جہان پناہ بسبب آنیکے اونکے شگفتہ خاطر اور خوش ہوے لیکن مہابت خان
منتظر تہا ان کا اس ... کہ پہچاتا ... اونکو دیدار گاہ شاہی مین

لادی اور چونکہ خاطر شریف طرف شکار کے بہت مائل تہی اسواسطی الہ وردی قراول بیگی نے
واسطی شکار قمرغہ کے ایک نور کلان جسکو ہندی مین ناور کہتی ہین سوت کی رسیون سی بنواکر
بیننکی کسکی اوسپر پچیس ہزار روپیہ صرف ہوی تہی بنابران متصدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو
لیجاکر موضع ارغندہ مین کہ وہان کی شکارگاہ ہے اوس نور کو کہڑی کرین اور شکار کو
ہر طرف سی اوس نور مین لاوین اور خود بادشاہ مع اہل حرم اور پرستارون کے سیر شکار کو
متوجہ ہوی شاہ اسماعیل ہزارہ بی کہ جماعت ہزارہ اوسکو اپنا مرشد اور پیر جانتی تہی مع اپنی لواحق
اور توابع کے آکر وہ پیر نانوس کے باہر ڈیرہ کیا حضرت بادشاہ مع نورجہان بیگم اور اہل حرم کے
شاہ اسماعیل کے یہان تشریف لیگئی اور بیگم نے اوسکی اولاد کو جواہرات اور ہتیارے جمع دی پہر وہان سے
شکار کو جاکر قریب تین سو کی رنگ اور قوچ کوہی اور جرخ اور ریچہ کہ اوس نور مین آئی تہی شکار
کرے اور سوانح اس سال سے یہ حال ہے کہ جب شاہجہان نے یہ خبر بی ادبی اور گستاخی مہابت
خان کے سنی تو بسبب کمال غیرت کے غصہ مزاج پر غالب ہوا اور باوجود کم جمعیت اور بی سامانی کے
ارادہ کیا کہ اپنی والد ماجد کی خدمت مین چلکر مہابت خان کو سزای واقعی اوسکی
بے ادبی کی دیوین اس ارادی پر تیسوین رمضان کو ہزار سوارون سے مقام ناسک
ترنبک سی روانہ ہوی اور یہ خیال فرمایا کہ وہان تک پہنچتی تک لشکر زیادہ جمع ہو جاویگا جب
اجمیر مین پہنچی تو راجہ کشن سنگہ پسر راجہ بہیم کہ ہمراہ پانسو سوار کے ہمرکاب آیا تہا اجل طبیعی سے
مر گیا اور اوسکی ہمراہی متفرق ہو گئی اور فقط پانسو سوار بہ ہزار پریشانی ہمراہ رہے تہی
اسواسطی یہ صلاح کی کہ کچہ دنون تہٹہ مین جاکر بسر کرین اسی ارادہ پر اجمیر سے ناگور

اوبناگور سے جودہپور مین آئی اور وہان سے طلب کو آگرہ گئے اور ہمایون بادشاہ مرحوم
بھی اسی راہ سے ایک ایام ہرج مرج مین سندہ اور ٹھٹھہ کو گئی تھی یہ موافقت ساتہ جد بزرگوار کے
عجائبات سی ہے اور جب خاطر دریا مقام حضرت جہان پناہ سے کے سیر و شکار کابل سے فارغ ہوئی
تو دوشنبہ کے دن غرہ ماہ شہریور کو کابل سے آگرہ کے طرف مراجعت فرمائی اوسیدن خبر بیماری
شہزادہ پرویز کے پہنچی کہ درد قولنج بکمال شدت ہوا تہا علاجون سی کچہہ خفیف ہوا سے پہر قریب اوسکے
عرضی خانجہان کیے آئی کہ شہزادہ پہر پانچ گہڑی تک بیہوش رہا لاچار طبیبون نے پانچ داغ سر و
پیشانی نیز مین دیے لیکن ہوش نہوا بعد کچہہ دیر کے ہوش آیا اور باتین کین پہر بیہوش ہوے
طبیبون نے بیماری صرع تجویز کی ہے اور یہ ثمرہ کثرت شراب خواری کا ہے جیسے شہزادے
مراد اور دانیال دونو چچا انکی اسیکی سبب ہلاک ہوی ہین پہر انہین دنون مین شہزادہ
اورنگ زیب اور داراشکوہ خدمت جد بزرگوار مین اگر زمین بوس سے سعادت اندوز ہوے
اور باقی اور جواہرات اور آلات مرصع قریب دس لاکہ روپیہ کے پیشکش کرکے بہ تحسین
فاضل خان سے معروض ہوا کہ بایسنقر پسر سلطان دانیال مرحوم کا امرکوٹ مین شاہ
جہان سے جدا ہوکر راجہ جگسنگہ کے طرف گیا ہے عنقریب شہزادہ پرویز کے خدمت مین پہنچیگا
اور اسی سال مین آوارگی اور خرابی مہابت خان سے ظہور مین آئی
قصہ مختصر اوسکا یون ہے کہ جب سے اوس سے وہ گستاخیے ظہور مین آئی تہی مزاج اوسکا
بدل گیا تہا اعیان دولت اور امیران سلطنت سے سلوک نامناسب کرکے سبکو آزردہ کردیا
تہا اگرچہ حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے

ظاہر میں عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ نورجہان بیگم تنہائی میں عرض کیا کرتی تھی اوس سے
بیان فرما دیتے چنانچہ بار بار اوس سے فرما دیا کہ بیگم تجکو مارا چاہتی ہے خبردار رہنا اور [illegible]
خان کی جو شائستہ خان پسر آصف خان سے منسوب ہے لکھتی ہے کہ میں قابو پا کر مہابت خان کو
بندوق سے مارونگی یہاں تک کہ رفتہ رفتہ وہم اوسکا بادشاہ کی طرف سے کہ جسکے
سبب سے ہوشیار ہوکر جماعت راجپوتوں کو پہلے دربار میں لا کر چارونطرف دولتخانہ کے
لا کر کھڑا کرتا تھا کم ہوگیا اور وہ انتظام اوسکا بحال نرہا اور علاوہ اسکی عمدہ نوکر اوسکی کابل میں
احدیوں کے ہاتھ سے ماری گئی تھی اور نورجہان بیگم برخلاف اوسکا ہمیشہ موقع دیکھتی تھیں اور دلاور
کارآزمودہ کی جماعت کو دلاسا اور عنایات سے آمادہ کر رکھا تھا یہاں تک کہ ہوشیار خان خواجہ
سرا بیگم کا لاہور سے دو ہزار سوار نوکر کرکے لایا اور رکاب شاہی میں بھی اتنی دنوں میں بہت جمعیت
ہوگئی تھی قریب رہتاس کے حکم صادر ہوا کہ تمام سپاہ نو اور قدیم سامان سجا کر حاضری کے واسطے
راہ میں کھڑی ہوں پھر بلند خان خواص کو حکم دیا کہ مہابتخان کی پاس جا کر حضرت بادشاہ کی طرف سے
حکم پہنچا دے کہ آج بیگم اپنی لوگونکی حاضری لیتی ہیں بہتر یہ ہے کہ تم پہلے مجرائیوں کو آج موقوف رکھو
مبادا باہم کچھ گفتگو ہو کر جھگڑا واقع ہو جاوے اور اوسکے بعد خواجہ [illegible] کو روانہ کیا کہ یہ بات
خوب سمجھا آوے مہابت خان حسب الحکم دربار میں کورنش کو حاضر نہیں ہوا دوسرے دن
سپاہ شاہی بہت بارگاہ میں جمع ہوئی بادشاہ نے مہابتخان کو کہلا بھیجا کہ تم
ایک منزل آگی چلا کرو اگرچہ وہ مطلب اوس تقریر سے پا گیا لیکن جو احدیوں کی لڑائی سے دب گیا
تھا کچھ [illegible] ظاہر نکرسکا اور [illegible] آگی کو روانہ ہوا حضرت بادشاہ اوسکے بعد روانہ ہوئی اور [illegible]

تو چلی مہابت خان اوس منزل مین نہ ٹہہر سکا اور وہان سے بہی کوچ کرکے دریا کی بہت سی اوتر [illegible]
مقام کیا اور بادشاہ نے لشکر اسطرف مقیم ہوا ہو وہان سے افضل خان کو اوسکی پاس بہیجکر یہ پیغام
کہلا بہیجین اول یہ کہ شاہجہان ٹہٹہ کی طرف گئی ہین تو تم اونکی پیچہے جاکر بندوبست اونکی مہم کا کرو
دوسری یہ کہ آصف خان کو قید سی چہوڑکر حضوری مین اوس کو بہیجدو تیسری یہ کہ طہمورث
اور ہوشنگ پسران سلطان دانیال کو بارگاہ معلی مین بہیجادو چوتہی یہ کہ لشکر خان پسر
مخلص خان کو کہ تم ضامن اوسکی ہوئی تہی درگاہ والا مین حاضر کرو اور اگر آصف خان کے
بہیجنی مین تاخیر ہوگی تو یقین جاننا کہ فوج جرار تجہپہ مقرر کیجاویگی افضل خان مہابت خانکی
پاس گئی جاکر فرزندان سلطان دانیال کو ہمراہ لی آئی اور آصف خان کے باب مین اوس کے
طرف سی عرض کیے کہ جو مین بیگم کی طرف سی مطمئن نہین ہون تو ڈرتا ہون کہ اگر آصف
خان کو چہوڑ دون تو بادا سپاہ مجہپر بہیجی جاوی جس خدمت پر آپ مجہکو حکم فرمائین
مین دل و جان سے حاضر ہون جب اوسطرف لاہور سے نکل جاؤن گا تو بسر و چشم آصف
خان کو بارگاہ معلی کیطرف روانہ کردونگا جب افضل خان نے آصف خان کی بہیجنی کا
عذر بیان کیا تو بیگم اوس کی اون باتون سے غصہ ہوئین افضل خان سے پہر جاکر مہابت خانکے
جو کچہہ دیکہا او سنا تہا صاف صاف بیان کردیا اور کہا آصف خان [illegible] روانہ کر [illegible] تاخیر [illegible]
[illegible] آصف خانکی
[illegible]
[illegible]

وہان بہی کوچ کیا اشتیون کو لشکر بادشاہی کی بہی دریای بہت سی عبور کیا عجیب غریب ہے
کہ غلبہ اور مغلوبی مہابتخان کے دونون اسجگہہ واقع ہوئین اور بعد چند روز کے ابوطالب پسر آصف
خان اور بدیع الزمان داماد خواجہ ابوالحسن اور اوسکی بہائی خواجہ قاسم کو بہی بہزار سعادت درگاہ والا کے
طرف روانہ کیا جب جہانگیر آباد مین موکب اقبال کا نزول اجلال ہوا تو داوربخش پسر خسرو اور خانخانان
اور مقرب خان اور میر جملہ نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ساتوین
ماہ آبان کو سواد لاہور نزول معسکر اقبال سے روشن ہوا اوس مبارک دن مین آصف خان نے
صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور سوا اسکی منصب وکالت بہی اوسکی نام رہا اور حکم ہوا کہ دیوان
خانہ مین بیٹہکر کار وبار مالی اور ملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابوالحسن کو عنایت کی اور
افضل خان بعد موقوفی میر جملہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر جملہ کو بخشیگری پر مقرر
فرمایا اور سید جلال ولد سید محمد نبیرہ شاہ عالم بخاری کو کہ قبر انکی گجرات مین ہے جیسا کہ مذکور ہوا رخصت وطن
کی عنایت ہوئی اور ہاتی انکو بخشا وہان معروض ہوا کہ مہابت خان پٹنہ کی راہ سے لوٹکر ہندوستان کی طرف
گیا اور یہ بہی سنا گیا کہ بائیس لاکہ روپیہ اوسکی وکیلون نے بنگالہ سے وصول کرکے روانہ کئی ہین اور قریب
دہلی کے پہنچی ہین اسواسطی صفدر خان اور سید خان اور علیقلی درمن اور نور الدین قلی اور انکی برادر
سنگہان کو ہزار احدیون کی مقرر کیا کہ جلد تر جاکی وہ روپیہ قبضہ مین لاوین ان لوگون نے جاکر شاہ آباد
کے قریب ان لوگون سے کہ خزانہ لاتی تہی ملی اونہون نے [illegible] بچایا [illegible] مبالغ [illegible] کی باشتیاد ون
ہاہی لشکر بادشاہی لوگون سے لڑکر وہ روپیہ لیلی اور لوگ جو ہمراہ خزانہ کے بہاگ گئی پہر ان لوگون
وہان پہنچکر خزانہ [illegible]

ہفت ہزاری ذات و سوار سی ہزار دو اسپہ سہ اسپہ سرفراز فرما کر خلعت مع شمشیر اور اسپ با زین
مرصع اور فیل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر بندگان حضرت سے اوسکی ہمراہ کرکے واسطی استیصال مہابتخان
کے رخصت دی اور صوبہ اجمیر اوسکی جاگیر مین مقرر ہوا اور چونکہ مہم جگت سنگہ کی صادق خان سے سرانجام
نہوئی تھی اور اوسکو مہابتخان کا دوست جانتی تھی اسواسطی حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے
اور اوسی روز جگت سنگہ او مخلص خان نے کوہستان کانگڑی سے آکر ملازمت بادشاہی حاصل کی اور مکرم
خان کوکہ حاکم ملک کوچ کا تھا صوبہ داری بنگالہ فرما کر فرمان صادر ہوا کہ جلد تر اپنی مقام سے بندوبست بنگالہ
کو روانہ ہو اور خانہ زاد خان کو حضور مین بھیجدی سلطان پرویز کہ کثرت شراب خواری سے مرض قولنج
مین مبتلا ہوا تھا رفتہ رفتہ صاحب فراش ہوا ہرچند اطبائی سعی علاج مین کیے مگر کچھہ فائدہ نہوا آخر شب
چہارشنبہ ساتوین صفر کو ایکہزار چھبیس ہجری مین اس جہان فانی کو وداع کیا اور اول وہین اوسکی لاش کو
زمین کے سپرد کرکے پہر اکبرآباد مین لائی اور اوسکی باغچہ مین دفن کیا جب یہ خبر مسامع جلال سبحانی مین
پہنچی تو درد و بیقراری کا علاج صبر و شکیبائی سے فرما کر تقدیر الہی پر راضی ہوئی عمر شہزادی کی
اڑتیس سال کی ہوئی اوسوقت کی شعرا نی اوسکی وفات کی تاریخ اس عبارت مین نکالی وفات
شاہزادہ پرویز پہر خانجہان کو حکم صادر ہوا کہ جو کچھہ اولاد اور متعلقین باقی ماندہ کو دیکھہ کر
فلک اشتباہ کیطرف روانہ کری اور انہیں دنون مین شاہ قلی خان محمد خان کو رخصت کر
وطن کی طرف فرمایا ... [illegible] ... اوسوقت اور
چالیس ہزار روپیہ مرحمت ہوئی ... [illegible] ... ہمراہ تحفہ بھیجی
... [illegible] ... خان نے دکن سے

آکر سعادت زمین بوس حاصل کی اور میرزا رستم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انھین
دنون عرضداشت متصدیان دکن کی آئی کہ یاقوت خان حبشی کہ بعد عنبر کے اس ملک مین سردار نامی
تھا اور اوسکی حیات مین بھی سپہ سالاری لشکر اور انتظام ملک تفویض اسکی تھا باظہار دولتخواہی
اور اختیار بندگی کی پانسو سوارون سے قریب جالن پور کے آکر سربلند رای کو خط بھیجا کہ مین فتح
خان پسر عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد دولتخواہی بادشاہ جم جاہ حضرت جہانگیر سلامت کی آمادہ
اور مستعد کرکے پہلے سب سے خود حاضر ہوا ہون وہ سب بھی پی در پی آکر یہان حاضر ہونگے جب
خانجہان سربلند رای کی تحریر سے اس باب مین مطلع ہوا تو اپنی تحریر یاقوت خان کو بکمال تسلی اور
امیدواری کے بھیجی کہ اپنی اس ارادی کو جلد تر وقوع مین لاوی اور سربلند رای کو بھی خط لکھا کہ
یاقوت خان کی دعوت اور مہمانداری اور خاطرداری بخوبی کرکے اوسکو جلد تر برہانپور کی
طرف بھیجدی اور پہلی گذر چکا ہے کہ شاہجہان تھوڑی لوگون سے ٹھٹہ کی طرف گئی تھی
چونکہ ایام شہزادگی سے بادشاہ والاجاہ شاہ عباس والی ایران سے دوستی کمال کی تھی
تھے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام ہرج مرج مین بھی خبر بھیجا کی ہوئی تھی اسواسطی
شاہجہان کی دلمین آیا کہ اوس طرف چلکر اوسکی قریب رہنا چاہیی تا اوسکی مدد اور اتفاق سی یہ غبار دفع ہو
دفع ہو غرض جب قریب ٹھٹہ کی پہنچی تو شریف الملک کہ حاکم وہان کا تھا دو ہزار سوار اور بارہ ہزار
پیادہ جمع کرکے اور قلعہ کو درست کرکے مستعد لڑائی کو باہر نکلا شاہجہان کی ساتھ اوسوقت کل تین سو
پانسو آدمیون کی تھی لیکن آگی انکی وفادار ہی اور ولایتی کے تھی باستقلال لڑائی کی اور
[illegible]

کر لیا تہا پر جون او فصیل کی اوپر سی لڑائی شروع کی شاہجہان نی اپنی لوگون کو تاکید منع
فرمایا کہ ہرگز قلعہ پر حملہ کرنا اور رعایا کو ناحق تیر و تفنگ سی مت مارنا لیکن باوجود اس ممانعت کی
جان نثارون نی دو بار حملہ قلعہ پر کیا لیکن اوس کی مضبوطی اور درستی سی کامیاب نہوئی اور
چونکہ انہون نی خاطر شریف شاہجہان کی مریض ہو گئی تہی اسواسطی ارادہ روانگی عراق کا
ملتوی رہا اور خبر بیماری شاہ پرویز کی بشدت سنکر جانا کہ وہ اس عارضہ سی جان
بر نہ ہوگا پھر انہین دنون خط نور جہان بیگم کا آیا کہ مہابتخان صدمہ افواج شاہی سی گھبرا
کر چلا گیا ہی کہین ایسا نہو کہ تمہاری لڑکون کو بہکا کر مفسدہ پردازی کری صلاح دولت
اسی مین ہی کہ تم پھر دکن مین جا کر چند دنون وہین توقف کرو مصرعہ خود فلک
از پردہ چہ آرد بیرون ۔ اسواسطی باوجود ضعف و نقاہت کی بسواری پالکی براہ بہار
اور گجرات کی دکن کی طرف روانہ ہوئی اور انہین دنون مین خبر موت شاہزادہ پرویز
کی پہنچی تب بہت جلدی کوچ فرمایا اور یہ وہ راہ ہی سلطان محمود غزنوی اسی راہ سی جا کر
بتخانہ سومنات کو فتح کیا تہا اور شاہجہان گجرات مین احمد آباد سی بیس کوس پر جا نچانیر
کے گہاٹ سی نربدا اوتری اور راجہ بگلانہ کی علاقہ مین ہو کر ناسک ترنبک مین [illegible]
دکن کی اپنی لوگون کو وہان چھوڑ آئی تہی پہنچی اور چونکہ ان لوگون کی عمارت لائق سکونت
کی نہ تہی موضع جنیر مین جا کر اقامت فرمائی انہین دنون آصفخان منصب ہفت ہزاری سی
[illegible] شاہجہان
[illegible] دکن [illegible] معروض ہوا

کہ نظام الملک نے براہ فتنہ پردازی اور کوتاہ اندیشی کے فتح خان پسر عنبر اور باقی نیے نوکروں کو
سرحدات ملک بادشاہی پر بھیجا ہے تا فساد برپا کریں اسواسطے عمدۃ الملک خان جہان نے
واسطے حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ بندۂ قدیمی خدمتگذار ہے اپنی جگہہ چھوڑ کر حفاظت
برہانپور پر مقرر کرکے خود باعث کر ظفر طراز بالا گھاٹ کی طرف کوچ کیا اور موضع کھڑکی تک
پہنچا اور نظام الملک نے انکی روانگی سنکر اپنے قلعہ دولت آباد سے سر باہر نہ نکالا اور منجھ بہالات
اس بیباکی مار ڈالا محمد مومن کا ہے وہ سادات سیفی تھا اور قرابت قریب نقیب خان سے رکھتا
تھا جب عراق سے آیا تو حضرت اکبر بادشاہ نے سادات خان نبیرۂ عم نقیب خان کو لڑکی
کا نکاح اسسے کردیا تھا جب جنوب شاہجہان کا ملک پورب میں ہوا اسکو وہاں جاگیر سے
شاہجہان سے آکر ملا اور چند مدت اس کشمکش میں ہمراہ رہا سادات خان نے کہ شہزادہ
پرویز کے ہمراہ تھا محمد مومن کو لکھا کہ تم میرے پاس چلے آؤ وہ شاہجہان کی خدمت سے جدا
ہوکر سلطان پرویز کے پاس چلا آیا اوسکے آنیکی خبر جب حضرت بادشاہ نے سنی تو اپنے پاس
طلب فرما کر اوس سیدزادہ کو مست ہاتھی کے پانو سے مروا ڈالا ہر چند شاہ پرویز نے سفارشیں کیں
لیکن خاطر شاہی مہربان نہوئی اور انہیں روزوں نظام الملک نے قلعہ دولت آباد میں حمید خان
نام ایک حبشی غلام کو معتمد اپنا کر کے سب کاروبار ریاست اوسکے سپرد کیا باہر وہ اور اندر اوسکی
بی بی قابض ہوکر نظام الملک کو بھی بسبب شغل مرغوب در قفس کیا جب خان جہان قریب دولت
آباد کے گیا تو حمید خان نے تین لاکھ ہون کہ بارہ لاکھ روپیہ ہوا اوسکی بی بی خانجہان خان کے پاس
بھیجکر فریب سے اوسکو ملاکر اسباب پیدا کیا کہ تمام ملک بالا گھاٹ کا سوا قلعہ احمد نگر نظام الملک

کی قبضہ مین چہوڑ جاوی افسوس ہی کہ اس ناحق شناس نی اسقدر روپیہ پر ایک [illegible]
دیا اور کچہہ حقوق تربیت شاہی کا خیال نہ کیا اور بہانہ جات مین بادشاہی مفسدون کو
لکہہ بہیجا کہ یہہ ضلع نظام الملک کی لوگون کی سپرد کرین اور خود میری پاس چلی آوین اور یہی
تحریر سپہدار خان حاکم احمدنگر کو بہیجی جب سپاہ نظام الملک کی احمدنگر گئی سپہدار خان نی قلعہ دینی
سی انکار کیا اور کہا اس ملک مین تم شوق سی عملداری کرو مگر مین قلعہ دون یہہ ممکن نہین اگر
فرمان جہانگیری لی آؤ تو اوسوقت تمہاری حوالہ کرونگا ہرچند نظام الملک والون نی ہاتہہ پانو
ہلائی کچہہ مفید نہ ہوا اور باقی افسران نالایق نی کل ملک بالاگہاٹ کا نظام الملک کی لوگون کی
تفویض کر دیا اور برہان پور مین لوٹ آئی اور حمید خان حبشی کی حقیقت یہہ ہی کہ اس غلام کی
ایک عورت تہی دکن کی جب نظام الملک کو عورتون اور شراب کا شوق ابتدا مین ہوا تو
یہہ عورت محل مین جانی لگی اور نظام الملک کی دوا ٹہی جیسے شراب اور بدکار عورتین لیجاتی اور اوسکو
شوق شراب نوشی اور مجالست نازنینون مین مشغول رکہتی اور رفتہ رفتہ اوسکی یہان ایسی
حاوی ہو گئی کہ اندر آپ اور باہر اوسکا شوہر تمام کارخانہ مین متصرف ہوئی اور جب یہہ عورت سوار
ہوا کرتی تو امرای ملک اور افسران سپاہ اوسکی ہمرکاب چلا کرتی اور عرض معروض اوسی سی کرتی
یہان تک کہ عادل خان نی اپنی فوج نظام الملک پر بہیجی تو ادہرسی اس عورت نی نظام الملک
کی سپاہ کو ہمراہ لیکر مقصد روانگی کا [illegible] مقابلہ کیا اور یہہ سوچا کہ مین عورت ہون اگر فتح
ہوئی تو بڑا نام ہوگا اور اگر میری شکست ہوئی تو عادل خان کا کچہہ نام نہین سب کہین گی
ایک عورت کو [illegible] کیا بڑا کام کیا اور عورت [illegible] نقاب پوش [illegible]

حاضر رہتی تہی جمعیت بار کمر مین اور کرتی ہاتہون مین ڈال کر نکلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مردانہ لیتی
ہمراہ رکہتی تہی بہت داد و دہش کرتی ہر روز سرداروں سی رعایت اور سپاہ پر سخاوت کرتی
آخر ہنگام مقابلہ فوج جادل کو کوشش مردانہ کر کر میدان مین شکست فاش دیکر اوسکا تمام توپخانہ
اور بیت المال اپنی قبضہ مین کرلیا اور سامان تمام لوٹ آئی پہر عرض اقدس مین گذرا کہ امام قلیخان
فرمانروای توران نی کہ چند سال سی میر سید برکت آپکی ایلچی کو ماوراءالنہر مین بکمال تعظیم و تکریم
سلوک آدمیانہ اوس سی کیی اور جب خبر مخالفت شاہجہان کی سنی تو قدوۃ ممالک اسلام عبدالرحیم
خواجہ اور ارکان خواجہ کو بہت سی تحفی اور ہدیی ہمراہ دیکر آپکی ایلچی کی ساتہہ رخصت کیا ہی
کہ طریقہ محبت و الفت کو استحکام دین اور نامہ محبت التیام اپنا اونکی ہاتہ بہیجا ہی خواجہ عبدالرحیم
ماوراءالنہر مین بڑی نامی اور گرامی ہین نسب شریف ان کی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
تعالی عنہ سی ملتی ہی اور بادشاہ توران عبداللہ خان انکی جد بزرگوار خواجہ جویبار کا معتقد و مرید ہی
حضرت بادشاہ انکی آنی سی بہت راضی ہوی اور اونکی بہت تعظیم کی اور اعیان دولت سی استقبال
کرایا جب وہ قریب کابل کی آئی تو ظفر خان نی استقبال کرکی شہر مین اوتارا اور مجلس عالی آراستہ
کرکی اونکی عمدہ دعوت کی پہر حضرت بادشاہ نی لاہور کی دو تین منزل موسوی خان کو مع خلعت خاصہ
اور خنجر مرصع کی اونکی پیشوائی بہیجکر جس طرح اون کو راضی کیا پہر بہادر خان اوزبک کو کہ عبدالمومن خان
کی وقتمین حاکم رہا تہا اور سلطنت جہانگیری مین منصب چہار ہزاری کا رکہتا تہا اونکی استقبال کی روانہ
کیا اور جب خواجہ مذکور قریب لاہور کی آئی تو حسب الحکم خواجہ ابوالحسن وزیر اور [illegible] خان نی
بہی استقبال کرکی ملاقات کی پہر [illegible] بادشاہی [illegible] بادشاہ کی

اور [illegible] بیٹا [illegible] اون کو منصب کلان اون کی [illegible] اور عزت فرمائی اور قریب تخت کی بٹھلاکر
پچاس ہزار روپیہ اونکو بطریق انعام کی مرحمت فرمائی اور دوسری دن چودہ قاب کہانیکی
اور خاص سی سونی چاندی کی برتنون مین [illegible] واسطی خواجہ مذکور کی بہیجین اور وہ سب
برتن مع سامان اونہین کو دیے پہر صوبہ داری بنگالہ سی خانہ زاد خان کو معزول فرماکر مکرم خان
ولد معظم خان کو اونکی جگہہ سرفراز فرمایا جب مکرم خان اوس ملک مین پہنچی تو بسبب اتفاق واسطے
استقبال ایک فرمان کی کہ اونکی نام گیا تہا کشتی پر بیٹہکر ایک تالاب مین کہ درمیان مین پڑا تہا
آئی اور کنارے کے قریب پہنچکر ملاحون سی کہا کہ کشتی کو پانی مین ٹہراؤ کہ مین نماز عصر کی پڑہ لون
تقدیر اوس وقت ایک ایسی آندہی آئی کہ کشتی پانی مین ڈوب گئی اور مکرم خان مع اپنی رفیقون
کے کہ اوس کشتی مین تہی غریق بحر فنا ہوگئے کوئی نہ بچا اور انہین دنون خانخانان ولد بیرم خان
نے بہتر سال کی عمر مین اجل طبیعی سی اس دار فانی سی انتقال کیا تفصیل اسکی یہہ ہے کہ جب خانخانان
دہلی مین آیا تو ضعف اوسکی مزاج پر غالب ہوا اور یہہ واسطی علاج کی وہین مقیم ہوا آخر درمیان
سال ایکہزار چہتیس کی ودیعت حیات کی کارسازان قضا و قدر کی سپرد کرکے اوس مقبرہ
مین کہ اپنی بی بی کی واسطی بنایا تہا دفن ہوا یہہ اس سلطنت کی بڑی امیرون مین سی
تہا حضرت اکبر بادشاہ کی عہد مین اسنی بڑی بڑی فتحین کین تہین جیسی فتح گجرات
اور شکست دینا مظفر گجراتی کا کہ جسی سی وہ ملک ممالک محروسہ شاہی مین داخل ہوا اور جیسے
فتح جنگ سہیل کی کہ وہ ہمراہ بہت سا ہتیون یا [illegible] توپ خانہ عظیم کے آیا تہا مشہور ہی کہ اوسکے
ہمراہ ستر ہزار سوار تہی اور خانخانان کی ہمراہ بیس ہزار خانخانان اوس پر بہی بدولت اقبال ایک

تک لڑتا رہا آخر فتح پائی اور راجہ علی خان سا سردار مارا گیا تیسری فتح
ملک پٹنہ اور سندھ کی ہی اور زما [illegible] مکانی مین اسکی بڑی بیٹی شاہ نواز خان سے بیاہی گئی
تہوڑی لوگونسی عنبر کی لشکر کو شکست دی تہا جیسا کہ گذر چکا غرضکہ یہہ بڑا دلاور اور امیر نامی
تہا اگر موت فرصت دیتی تو اور بہی عمدہ کام اس سی زمانہ مین یادگار رہتی قابلیت اور
کمال مین یکتای زمانہ تہا زبان عربی اور فارسی اور ترکی اور ہندی خوب جانتا تہا اسکی عقل کی
بہت باتین اور شجاعت کی اکثر حکایتین مشہور ہین فارسی اور ہندی مین شعر کہتا تہا
واقعات بابری کو اسنی بحکم اکبر بادشاہ کی ترکی سی فارسی مین ترجمہ کیا ہی یہہ چند اشعار اوسکی ہین

شمار شوق ندانسته ام که تا چند ست — جز این قدر که دلم سخت آرزومند ست
بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار ست — نگاه اهل محبت تمام سوگند ست
نه دانه دانم و نی دام این قدر دانم — که پای تا به سرم هر چه هست در بند ست
مرا فروخت محبت و لے ندانستم — که مشتری چه کس ست و متاع من چند ست
ادای حق محبت عنایتی ست ز دوست — وگرنه خاطر عاشق بهیچ خرسند ست
ازان خوشم بسخنهای دلکش تو رحیم — که اندکی بادای عشق تا چند ست
رباعی ز نهار رحیم از پی دل نروی — بیهوده بآرزوی دل در گروی
گفتم سخنی و باز هم میگویم — خواهش کاری همیشه کاهش روی

اور جب راجہ امر سنگہ زمیندار ملک [illegible] نی بندگی اور دولتخواہی اختیار کی تو بعد اسکی عرضداشت
ہوا کہ آپ [illegible] ہوئی ہین ہی امیدوار ہین کہ ان

سعادت سی ... اندوز ہون اسواسطی تہہ ... کہ اوسکو ہمراہ اپنی بارگاہ شاہی
مین لی آوی اور خطر اوسکی سرفرازی کی فرمان ... خلعت و اسپ تہور خان کی ہمراہ
بہیجا اور جب حضرۃ بادشاہی مین معروض ہوا کہ مہابت خان جاکر شاہجہان سی ملگیا ہی
تو اوسکی مقابلہ مین خانجہان کو خطاب سپہ سالاری سی امتیاز بخشا تفصیل اسکی یون ہی کہ
جب مہابت خان بارگاہ شاہی سی جدا ہوا اور لشکر بادشاہی نی اوسکا تعاقب کیا تو اسنی
نجات اپنی سوا اسکی نہ دیکہی کہ شاہجہان کی پاس جاوی پہر ایک عرضی ہمراہ اپنی کسی معتمد کے
خدمت شاہجہان مین بہیجی کہ اگر قصورات میری معاف ہون تو قدمبوسی مین حاضر
ہون شاہجہان نی بمقتضای وقت اوسکی قصور معاف کرکی فرمان مرحمت عنوان ساتہہ
ہاتہہ مبارک کی اوسکی تسلی کو بہیجا پہر وہ قریب دو ہزار سوار کی ہمراہ لیکر راہ راج پیپلہ اور ملک
بہرچ سی ہوکر شاہجہان کی پاس پہنچا اور خیبر مین سعادت ملازمت سی شرفیاب ہوکر
ہزار اشرفیین اور ایک الماس ساٹھہ ہزار روپیہ کا مع ورسامان کی پیشکش کیا شاہجہان
نی اوسکو انعام مین خنجر مرصع اور شمشیر مرصع اور خاصہ گہوڑا اور ہاتی خاصہ مرحمت فرماکر سرفراز
کیا اون دنون خانجہان نی خطوط پے در پے بہیجکر عبد اللہ خان کو برہانپور مین بلوایا
اور وہ وہان آکر خانجہان سی ملکر چند روز برہانپور مین رہا آخر خانجہان لوگون کے
بہکانی سی اوسکی طرف سی بدگمان ہوا اور اتفاقا وہ ہمراہ ایک خدمتگار کی خانجہان کی یہان
ملنی کو آیا خانجہان نی اوسکو قید کرلیا اور یہہ حال بارگاہ شاہی مین لکہہ بہیجا اوسکی
جواب مین فرمان صادر ہوا کہ اوسکو قلعہ آسیر مین نظر بند رکہی چونکہ بعہد [illegible] سی

[illegible]

مسموع ہی تھوڑی دنون مین خان جہان نی انجام کا نتیجہ پایا قصہ اوسکا یون ہوا کہ جب
دماغ اوسکا عنایات جہانگیری سی ... ادہ غرور کا ہوا تو بعد جلوس حضرت شاہ جہان کی
تخت خلافت پر اوسنی مکر و فریب برائی شروع کیا آخر حضرت شاہ جہان کی جانب سی بدگمان
ہوکر بھاگا یکشنبہ کی شب ستائیسوین ماہ صفر سنہ ایک ہزار اونتالیس ہجری مین مع فرزندون
اور ایک جماعت افغانون کی دار الخلافت اکبر آباد سی نکلکر راہ ادبار کی پکڑی شاہجہان نے
اسی رات خواجہ ابو الحسن اور سید مظفر خان اور الہ وردی خان اور رضا بہادر اور بیر تھی
راتھور کو فوج دیکر اوسکی تعاقب مین بھیجا انھون نی قریب دہولپور کی اوسکو جا لیا اور باہم
لڑائی سخت واقع ہوئی رضا بہادر مارے گئی اور بیر تھی زخمی ہوا اور خان جہان کی بھی دو لڑکے
کام آئی اور خود جان بچا کر وہانسی نکل کر دکن کی طرف بھاگا اور نظام الملک سی مل کر
متحرک سلسلہ فساد کا ہوا انہین دنون خود حضرت شاہجہان نی مع عساکر منصورہ دکن کی
طرف توجہ فرمائی اور برہانپور مین نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت جہانگیر کی وقت مین
ارادتخان کا خطاب رکھتا تھا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کو روانہ کیا بالاگھاٹ مین خان جہان
لشکر افواج شاہی سی لڑا آخر شکست فاش کھا کر پچھم کی طرف افغانستان مین چلا گیا حضرت
شاہجہان نی عبد اللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سردار کرکی مع سید مظفر اور معتمد خان کوکہ اور خنجر خان
اور باقی امرا اوسکی تعاقب مین بھیجا اور لشکر فیروزی سی اثر سندہ مین پہنچکر اوس نی بہ عنایت دست
سی الا اوس وقت خان جہان نی ہاتھ حیات سی دہوکر اپنی بیٹون اور اہل قرابت کی ساتھ لشکر
شاہی سی مقابلہ کیا اور مارا گیا اور خان بہادر فیروز جنگ نی اوسکا سر شاہجہان کی خدمت مین

ان انیسویں ماہ اسفندارمذ کو ساعت
مسعود [illegible] انتکار [illegible] واقع ہوا اور یہ جانا
اختیاری نہ تھا بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرما ہندوستان کا مزاج مقدس سے بہت
ناموافق ہو گیا تھا اسواسطے ہر سال شروع موسم بہار میں رنج سفر گوارا فرما کر تشریف
لیجایا کرتے اور بعد استیفای لذات بہار کی موسم سرما میں پھر ہندوستان کی طرف
معاودت فرماتی اس سفر میں چند روز پہلے خواجہ عبدالرحیم کو تیس ہزار روپیہ عنایت کیے تھے
اب اندنون ہتنی مع ہودہ نقرہ کی مرحمت فرمائی

بائیسواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز یکشنبہ تیسرے رجب سنہ ایک ہزار چھتیس ہجری میں آفتاب نے برج حمل میں تحویل کی
اور بائیسواں سال جلوس والا کا شروع ہوا کنارے دریای چناب کی جشن نوروز کا آراستہ
ہوا پھر وہانسے کوچ بکوچ ملک سیر و شکار کرتے ہوئے منزل بمنزل کشمیر میں رونق افروز ہوے
جب خدمت والا میں عرض ہوا کہ مہر خان حاکم بنگالہ دریا میں غرق ہو گیا وہ صوبہ حاکم
سے خالی ہے اسواسطے کشمیر سے فدائی خان کو حکومت بنگالہ پر مقرر فرما کر منصب پنجہزاری
ذات و سوار و خلعت و اسپ عراقی بالق کہ شاہ ایران نے بھیجا تھا مرحمت فرما کر اوسکو
طرف بنگالہ رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی
اور پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بیگم صاحبہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکی ابو سعید نواسہ

اعتماد الدولہ کو حکومت پٹنہ سی سرفراز [illegible] منشی اور بہادر خان [illegible] بعد

تبدیلی جہان گیر قلیخان کی مقرر فرمایا بعد رخصت خاصہ دیکر اوسکو رخصت کیا اور سرکار
کالپی محتشم خان کی جاگیر مین مقرر ہوا آب [illegible] کی خامہ و زبان اور زبان بیجبیان ذکر قصہ
رحلت اس بادشاہ والا شوکت کی لکہنی سی عاجز ہی اسواسطے کہ حسن صورت اور خوبی
سیرت اس بادشاہ کیوان بارگاہ کی اس مرتبہ کی ہی کہ جسنی دیکہا ہی وہی خوب جانتا ہی بیات
نشستے چو بر تخت شاہنشہی ٭ گرفتی جہان فر ظل اللہی ٭ فروزندہ افسر و تخت بود ٭
کریم و رحیم و جوان بخت بود ٭ خلاصہ یہہ ہی کہ حضرت بادشاہ کشمیر مین تہی کہ مرض
مزاج اقدس پر غالب ہوا یہان تک کہ نہایت ضعف سی پالکی پر سوار ہوکر سیر و شکار مین متوجہ ہوا کرتے
ایک روز درد کی اسقدر شدت کی کہ لوگ ناامید ہوگئی تہی اور زبان مبارک سی بہی کلمات
ناامیدی کی نکلی لوگون مین اضطراب اور پرستاران خاص مین نہایت پریشانی ظاہر ہوگئی لیکن
جو چند روز کی زندگی باقی تہی بخیر گذری بہوک جاتی رہی اور افیون سی کہ چالیس سال سی
نوش فرماتی تہی نفرت ہوئی سوا چند پیالہ شراب انگوری کی کچہہ طلب نہ فرماتی اور انہین دنون مین
شہریار کی ابرو اور پلکین اور بال اوڑ گئی مونچہہ کی بسبب مرض داء الثعلب کی گر پڑی ہر چند
طبیبون نی علاج کیا کچہہ فائدہ نہ بخشا اسلیی اوسنی اجازت لی کہ چند روز لاہور مین جاکر اوسکی
علاج مین مشغول ہو حسب اجازت پہلی سی اوسطرف روانہ ہوا اور داور بخش پسر خسرو کہ شہریار
کی تحویل مین دیدیا اوسکی فائدہ کی بحکم احتیاط و دوربینی نورجہان بیگم نی مقید کرا رکہا تہا جاتی وقت
اوسنی التماس کی کہ اوسکو کسی کی حوالہ کرو تو وہ ارادت خان کی سپرد ہوا بعد اسکی [illegible]

[illegible] تشریف فرما ہوئی تماشای راو مین
خانہ زاد خان پسر مہابت [illegible] بنگالہ سی آ [illegible] بہی سی کامیاب ہوا اور ہاتی
عمدہ پیشکش کیا اور سید جعفر بہی خدمت [illegible] بان سی جدا ہوکر حاضر حضور ہوا بعد اسکی
رایات اقبال طرف لاہور کے روانہ ہوئی اور مقام بیرم محلہ مین آکر شکار کہیلا یہ ایک پہاڑ
بلند اور نہایت عمدہ ہی اوسمین بیٹہکین بندوقچیون کی واسطی بنی ہین بوقت شکار زمیندار
وہانکی ہرنون کو پہاڑ پر ہنکا کر چڑہا دیا کرتی ہتی جب بادشاہ کی نظر مبارک کی سامنی وہ ہرن لڑہتی
تو اوسوقت بندوقچی اونکی گولی مارتی وہ زخمی ہوکر پہاڑ سی معلق اوپر تلے ہوتی ہوئی زمین پر
آگرتی اور عجب تماشا دیکہنی مین آیا کرتا اس اثنا مین ایک پیادی نی ہرن کو پہاڑ پر ہانکا وہ آگی
جاکر کہڑا ہوگیا اوس آدمی نی چاہا کہ کسی طرح پیچہی آگی جاکر ہرن کو ہٹکا دی جو پہاڑ کا کنارہ تہا
اوسکا پانو پہسلا اوسنی ایک چہوٹی درخت کو پکڑا تقدیر سی وہ بہی اوکہڑ آخر وہ آدمی زمین پر
گرکر مرگیا مزاج بادشاہی معاینہ اسحال سی کمال مکدر ہوا اور شکارگاہ سی لوٹ کر دولت خانہ
کو آئی اوسکی والدہ نی آکر کمال فریاد وزاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلی فرمائی لیکن خاطر
شریف مین اوسکا درد جم گیا گویا ملک الموت اسصورت مین آیا تہا اوسوقت سی بیقراری
شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پہر موضع راجور مین آکر مقام کیا اور بہیردن سی حسب عادت
کوچ کیا راہ مین پیالہ مانگا اور لب پر رکہتی ہی دل نی قبول نہ کیا اور طبیعت بگڑی دولتخانہ
مین آنی تک یہی حال رہا اور پچہلی شب سی تکلیف زیادہ ہوئی یہانتک کہ چاشت کی
وقت روز یکشنبہ تاریخ اٹہائیسوین ماہ صفر سنہ ایکہزار سینتیس ہجری کی مین

مطابق ... [illegible] ... ہوئی ... [illegible] ... ثانی

آشیانہ جسمانی سی پرواز کیا اور تما [illegible] یف سانحہ ... کی ہوئی جہان مین تہلکہ واقع

ہوا اور لوگون پر پریشانی ... [illegible]

داور بخش کا تخت سلطنت پر

اسوقت آصف خان کہ فدائیان و دواعیان دولت شاہ جہان سی تہا ساتہہ ارادت خان کی ہمداستان ہوکر داور بخش پسر خسرو کو قید مین سی لایا اور نوید سلطنت موہومہ سی اسکو شیرین کام کیا مگر داور بخش اسبات پر یقین نہ لاتا تہا آخر کو قسمین شدید سی اونہون نی اوسکی تسلی کی اور اوسکو سوار کر کی چتر شاہی اوسپر بلند کیا اور آگی کو چلی نور جہان بیگم ہر چند اپنی بہائی آصف خان کو بلاتی تہی مگر اوسکی طرف سی سوای عذر کی کچہہ ظہور مین نہ آتا تہا لاچار ہوکر نور جہان نی نعش جہان گیر کو اپنی ساتہہ لیا اور ساتہہ شاہزادہ ہی عالیمقدار کی ہاتہی پر سوار ہوکر اونکی پیچہی روانہ ہوئی اور آصف خان نی بنارسی نام ہندو کو ڈاک چوکی مین شاہ جہان کی پاس روانہ کیا او صورت واقعۂ جہان گیر بزبان وہ سی بیان کیا اور بسبب عدیم الفرصتی کی نوبت تحریر عرضی کی نہ آئی لہذا اپنی انگشتری اوس ہندو قاصد کو واسطی اعتماد کی دیدی القصہ اوس رات کو نوشہرہ مین توقف کر کی صبحکو کوچ کیا اور پہاڑ سی نکل کر بہنبر مین مقام کیا اور وہان تجہیز و تکفین سی فراغت پاکر نعش جہانگیر کو ساتہہ مقصود خان اور اور ملازمان شاہی کی روانہ کیا لاہور کو جمعہ کی دن بیچ طرف دریا کی اوس باغ مین کہ نور جہان نی بنوایا تہا نعش شاہی کو جوار رحمت الٰہی مین سپرد کیا ... [illegible]

اصرار ... [illegible] ... ملازمان بادشاہی کا لشکر ... بادشاہ مرحوم کی ... [illegible]

نی واسطی شفاعت اور [illegible] کامیاب دولت [illegible] خان کی بیہ طلبیدہ اور تمہید اوسکی ہی اور داور
بخش کو تخت سلطنت پر بٹہایا ہی اور درحقیقت اوسکو گوسفند قربانی بنایا ہی سب امرا جماعت
اور بمتابعت آصف خان کی کرکی جو کچھ [illegible] نہا ویسا ہی کرتی تہی اور گرد و نواح شہر مین خطبہ
داور بخش کی نام پڑہا گیا اور وہان سی روانہ لاہور ہوی اور جو ہمیشہ صادق خان کی طرف سی
آصفخان کو بی اتفاقی و بی اخلاصی حضور شاہجہان مین معلوم تہی اور اوس سی اسطرح کی
حرکات ظہور مین آتی تہین اسوقت مین خوف عظیم صادق خان کو ہوا اور آصفخان کی
خدمت مین واسطی شفاعت اپنی تقصیرات کی التجا کی آصفخان نی شاہزادہای عالی مقدار
کہ نورمحل سی اونکو لیا تہا اوسکی سپرد کیی کہ ان کی خدمت مین سعادت اندوز ہو کر اس دولت
اور سعادت کو شفیع جرایم اپنی کا کری اور بہن آصف خان کی کہ نکاح مین صادقخان کی تہی خدمت
شہزادون مین مستعد ہو کر مانند پروانہ کی اون پر فدا ہونی لگی اور آصفخان جو کہ اپنی بہن نور
جہان بیگم کی طرف سی مطمئن نہ تہا تو اوسکو نظر بند رکہا اور حفاظت تمام اور حراست
مالاکلام عمل مین لایا کہ کوئی آدمی اوسکی پاس جانی نہ پاتا تہا اور نورجہان اس فکر مین تہی
کہ شہریار سریر آرا ہوا اور وہ برگشتہ بخت جو اسواقعہ سی آگاہ ہوا تو بسبب نادانی عورت
کوتہ اندیشکی اپنی آپ کو بادشاہ قرار دیکر دست تصرف تمام کارخانجات اور خزاین
شاہی مین دراز کیا جسکو جو چاہا دیا اور جمع کرنی مین لشکر اور سپاہ کی بڑا و تمامی کا [illegible]
متصرف ہوا چنانچہ اوسنی ایک ہفتہ مین ستر لاکہ [illegible] نقد منصبداران قدیم اور
جدید کو دیا اور گرد [illegible] استحال [illegible] کی [illegible] [illegible] کرنی لگا اور

میرزا بایسنقر فرزند شاہزادہ دانیال نہ جہانگیر بہاگ کر اوسکی پاس لاہور
مین گیا تہا اپنی جگہہ سردار کیا او ر کروایا اور اوسنی یہہ نہ جانا کہ کاربردازان
قضا و قدر سینہ دولت مین ایسی ن اور شوکت کی اسخدمت جلیلہ کو برگزیدہ کیا ہے
کہ بادشاہان عالی حوصلہ غاشیہ اطاعت اوسکی کا کہندہی پر ڈالینگی اور فرمان برداری
اوسکی کو فخر اپنا سمجھینگی اوسطرف سی آصف خان نی داور بخش کو ہاتہی پر سوار کیا اور خود
بہی ایک ہاتہی پر سوار ہوکی اوسکی ہمراہ ہوا اور آمادہ کارزار اور پیکار ہوکر غول مین قرار پکڑا اور
خواجہ ابوالحسن اور مخلص خان اور الہ وردی خان اور سادات بارہ کہ ہر ایک اونمین شیر بیشہ
پیکار تہا ہراول مین رزم جو ہوی اور شیر خواجہ مع فرزندان دانیال التمش مین مقرر ہوا اور ارادت
خان نی ساتہہ بہت سی امرای عالی مقدار کی برنغار مین پای ثبات کا جمایا اور صادق خان
اور شاہ نواز خان اور معتمد خان جرنغار مین مقرر کیی گیی اور شہر سی تین کروہ پر مقابلہ فریقین کا ہوا
پہلی ہی حملہ مین انتظام اور جمعیت سپاہ شہریار کی متفرق اور پراگندہ ہوی اوسنی ملازمان جدید
کو مقابلہ مین امرای قدیمی اس دولت علیا کی بہیجا تہا تو اون مین سی ہر ایک نی اپنی راہ لی ایسی
وقت مین شہریار برگشتہ روزگار ساتہہ دو تین ہزار سوار جرار قدیمی کی باہر شہر لاہور کی کہڑا ہوا
انتظار نیرنگی تقدیر کا کہتا تہا ع تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون * ناگاہ ایک غلام ترک کی
جنگ گاہ سی لوٹ کر قلعہ مین گیا اور اوسکو یہہ خبر دلکوب سنائی اور وہ برگشتہ روزگار انجام کار
اپنی کو نہ سمجہا اور بسبب ہمنوئی ادبار کی لوٹ کر قلعہ مین آیا دوسری روز امرائی آگرہ متصل
شہر کی طرف عیدگاہ جو قاسم خان کی لشکرگاہ تہا گیا اور اکثر اوسکی نوکر قول و قرار لیکر آصف خان

آ ملی [illegible] میں جا کر [illegible] خانہ بادشاہی میں توقف کیا اور صبح کو
امرا عظام نے داور بخش کو سریر آرائی ادبار کیا اور شہر [illegible] حضرت جنت مکانی میں جا کر ایک
گوشہ میں جب رہا فیروز خان خواجہ سرا کہ محرم [illegible] ترحم سرکا تھا اوسکو باہر لایا اور اللہ وردی خان کو
سپرد کیا اور فوطہ اوسکی کمر سے کھولکر اوسکے ہاتھ اوس سے باندھے اور سامنے داور بخش کے اوسکو لیگئے یہان
تقدیم مراسم کورنش کی جہان اوسکے لیے تجویز کی گئی تھی وہان قید کیا گیا اور دو روز کے بعد اوسکی
آنکھوں میں سلائی پھیر کر معدوم البصر کیا اور چند روز کے بعد طہمورث اور ہوشنگ فرزندان دانیال کو بھی
پکڑ کر قید کر دیا آصف خان نے عرضی خوشخبری اس فتح و فیروزی کی شاہجہان کے حضور میں روانہ کی اور
التماس کیا کہ موکب گیہان شکوہ جلدی تشریف لا کر جہان کو حوادث سے خلاص اور پاک کریں
اب کچھ حال بنارسی قاصد کا کہ وہ درگاہ شاہجہان میں آیا اور شاہجہان مستقر الخلافہ اکبر آباد میں
تشریف لائے لکھا جاتا ہے القصہ بنارسی بیس دن میں جلد ہی سے کہ وہ ایک منزل ہے درمیان کشمیر اور
لاہور کے اونیسویں 19 تاریخ ربیع الاول کے سنہ ایکہزار سینتیس ہجری قدسی میں یکشنبہ کے دن بمقام
خیبر میں کہ وہ انتہا سرحد نظام الملک کی واقع ہے پہنچا اور مہابت خان کے ڈیرہ میں راستے سے جا کے
کر صورتحال عرض کی مہابت خان مانند برق کی ڈیوڑھی حرم سرای اقبال پہ جا کر محل میں خبر پہنچائی
شاہجہان محل سرا سے باہر آئے بنارسی نے زمین بوس کیا اور حقیقت حال معروض کی اور آصف خان کے
مہر شاہجہان کی نظر سے گذرانی تو اس حادثہ کی اطلاع سے شاہجہان پر ایک صدمہ پہنچا اور آثار اندوہ و ملال
چہرے سے ظاہر ہے جو وہ وقت مقتضی اقامت اور ادای مراسم تعزیت اور ترتیب لوازم اوسکے کا
نہ تھا اوسی وقت بالتماس مہابت خان [illegible] آئی اللہ [illegible] وقت میں ہم رکاب تھے پنجشنبہ کو ۲۳ تاریخ ربیع الاول

کی سال ایکہزار سینتیس ہجری قدسی ... در ساعت ہمایون فتح پیوند کی تہی نہضت موکب
دولت و اقبال کا طرف مستقر سریر ... اور راہ گجرات سی روانہ آگرہ ہوئی اور فرمان رحمت
عنوان مشتمل و پر پیچی بنارسی ... اور نہضت موکب سعادت جانب دار الخلافت
اکبر آباد کی امان اللہ او بایزید خان کی ساتہہ کہ دولت خواہ شاہجہان کی تہی آصف خان کی
نام روانہ کیا اور ایک فرمان عالی شان محتوی اوپر عنایات و نوازشات بادشاہانہ کی مصحوب جان
نثار خان کی بنام خان جہان افغان کی کہ وہ اوسوقت مین صوبہ دار دکن تہا بہیجا گیا اور یہہ جان
نثار مزاجدان و مصاحب شاہجہان کا تہا اور غرض اس ارسال فرمان سی یہہ تہی جان نثار خان جاکر ساتہہ مژدہ دہانی
ہو لطف بادشاہی کی اوسکو راغب و مائل کری منشا اوسکا دریافت کری جو کہ ہنگام زوال دولت اور بدبختی
اوسکی کا قریب پہنچا تہا سو وہ راہ راست سی گمراہی کرکی ایک خیال محال مین ابال کر خوار و سرگشتہ بادیہ ضلالت
کا ہوا اور ساتہہ نظام الملک کی موافق خواہش اپنی کی پیمان کیے اور قسمین سخت درمیان مین لایا چنانچہ
پہلی چال یہہ چلا کہ ملک بالا گہاٹ سمیت قلعہ احمد نگر اوسکی تصرف مین دیا اور اس کام مین سعی بلیغ کی جو
فتنہ و فساد کرتا تہا اور ارادہ باطل اپنی دل مین ٹہان لیا تہا تو اول ملک کو دشمن کی ہاتہہ مین سونپ
دیا کہ شاید بری وقت مین وہ کام آوی اور انہین فنون مین رہا ہی رو بہیلہ کہ قبل حلت جنا ...
... شاہجہان سی بنی سعادت حاصل کرکی چاند پور مین کہ داخل ولایت نظام الملک ہی مقیم
... خان جہان سی ملکر باعث فتنہ و فساد ہوا اور آثار فتنہ و عصیان صوبہ دکن کی کہ بہائی اوسکا دیوان شہر ... تہا
... جہانسی باتفاق ... تہا ... فساد برپا ... کیا القصہ جان نثار
... [illegible]

ساتھ سکندر دوتانی اور افغانون کی کہ وہ اوس کی یار اور رفیق تھی برہان پور مین چھوڑ کر خود
ساتھ تمام بندگان شاہی کی کہ ظاہر مین اوسکی [illegible] شامل تھی جنگ اور جدل [illegible] فتنہ کی
ماندو مین آیا اور اکثر محال مالوہ پر متصرف ہوا اور فتنہ پردازی [illegible] حیل اور تفکرات باطنی اپنی کو
سبب روشن کیا اور جلدی وہان سی پلٹ کر برہان پور مین چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہانی
سرحد ملک گجرات مین پہنچا عرضداشت ناہر خان کی کہ ساتھ خطاب شیر خانی کی سرفراز تھا مشتمل اوپر
نیاز اور عقیدت اور دولتخواہی اپنی اور ارادہ باطل سیف خان کی کہ اوس وقت مین وہ صوبہ دار احمد آباد
گجرات کا تھا پہنچی اور جو سیف خان جہانگیر کی حیات مین مصدر گستاخی کا نسبت بندگان شاہجہان
کی ہوا تھا اور وہ اس سبب سے پریشان و ترسان تھا اور اب عرضداشت ناہر خان کی مصدق اسمعنی
کی ہوئی لہذا شیر خان کو ساتھ نوازش شاہانہ کی امیدوار کری اور عہدہ صاحب صوبگی گجرات کی سرفراز
کیا اور فرمان ہوا کہ شہر احمد آباد کو تصرف مین لاکر حوالہ معتمدون اپنی کی کری اور سیف خان کو نظر بند کرکے
کر حاضر درگاہ کری اسوقت مین سیف خان بہت بیمار تھا اور جو بڑی بہن نواب قدسی القاب فلک
احتجاب ممتاز الزمانی کی بیچ حبالہ نکاح سیف خان کی تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھ بہن اپنی کی بہت
محبت ظاہر کرتی تھین اور مراعات خاطر اون کی کی اوپر ذمت ہمت شاہجہان کی لازم تھی
لاجرم خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوی اور سیف خان کو نظر بند حضور مین لے آوے
اور نگاہ رکھی کہ چہ خبر سیف خان کو نہ پہنچی اور موکب منصور نی گذر دریائی [illegible] بعد اسی فراغت
پاکر حوالی قصبہ سیلوہر مین کہ بر کنار آب [illegible] واقع ہی نزول فرمایا اور اسی مقام دولت مین جشن
وزن قمری عمر ابد پیوند [illegible] پائی اور سید دلیر خان بارہہ کہ یکتا جوانان و بہادران [illegible]

... منصب اونکی ... [illegible] ... ورتبہ

مین تبدیل ہی شرف زمین بو [illegible] ... سے واضح ہوا کہ گجرات کی ساہوکار و دن ہی
سوار کا مقرر ہوا اور اسی جہت [illegible] ... ہوا کہ آصف خان اور دوسری دولتخواہ
پھشیات سے کہ بعضی اون کر [illegible] ... گئی تہی حوالی لاہور مین اوسکی مقابلہ مین فتح
کرداور بخش کو دست نشان کر [illegible]
پائی شہریار قلعہ لاہور مین متحصن ہوا اور حقیقت مین لو یا وہ قید خانہ مین آیا خدمت پرست خان
سکہ واسطی لانی سیف خان کی گیا تہا جو حوالی احمد اباد مین پہنچا شیر خان واسطی استقبال فرمان عنایت
عنوان اور خلعت خاصہ کی شہر سی آیا اور جبین سعادت مین بوسی سی روشن کی اور سیف خان
لاچار ہوکر ہمراہ خدمت پرست خان کی روانہ درگاہ ہوا اور شاہجہان نی بسبب شفاعت نواب
فلک احتجاب کی قصور اوسکی معاف کیی اور قیدسی رہا کر دیا اور شیر خان ضبط و نسق شہر سی فراغت پاکر
ستہا اور لوگونکی مثل میرزا عیسی خان و میرزا والی وغیرہم ہمہو آباد مین سعادت زمین بوسی سی مشرف
ہوی اور جو تالاب کانکریہ کہ باہر شہر احمد آباد کی واقع ہی محل نزول رایات اقبال کا ہوا سات روز
وہان پر واسطی نظم و نسق ملک کی اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب پنجہزاری ذات و سوار
اور صوبہ داری ملک گجرات سی سرفراز کیا اور میرزا عیسی خان کو منصب چارہزاری اور دو ہزار
سوار اور ایالت ملک ٹھٹہ کی عنایت کی اور واسطی انتظام کارخانہ سلطنت اور مصالح دولت کے
خدمت پرست خان کو کہ محرم و معتمد تہا نزدیک آصف خان کی لاہور کو روانہ کیا اور فرمان عالیشان
بخط خاص لکہا کہ ان دنون مین آسمان آشوب طلب اور زمین فتنہ جو ہی اگر داور بخش پسر خسرو اور
بہائی اوسکا اور شہریار اور فرزندان دانیال کو آوارہ صحرای عدم کریں تا کہ دولتخواہ ہماری فکر سے فارغ ہو

اورظلم سی چہوٹین تو یہہ بات صلاح [illegible] ہی اور نہایہ

یکشنبہ بست و دوم جمادی الاولی [illegible] ہجری قدسی مین

کے بیچ دولتخانہ خاص لاہور کی خطبہ [illegible] ہ گیا اور داور بخش کو کہ دو کہ

سلطنت کی واسطی شورش و فساد کی [illegible] شاہ کیا تہا قید کرکی بدہ کی رات

پچیسوین تاریخ ماہ مذکور کی اوسکو اور اوسکی بہائی گرشاسپ اور شہریار اور طہمورث اور ہوشنگ

فرزندان شاہزادہ دانیال کو آوارہ دشت فنا کیا کہ یہہ پانچ بیٹے اونکی خس و خاشاک وجود

سی پاک ہوا اسوقتمین موکب اقبال با جاہ و جلال حدود ملک رانا مین پہنچا اور رانا کرن سنگہہ

گوالکنڈہ مین کہ پہلی اس سی وہ ساتہہ رانا امر سنگہہ باپ اپنی سعادت آستان بوسی سی معزز

دربار سپہر اقتدار مین حاضر ہوکر زمین بوسی سی سربلند ہوا اور پیشکش لایق عزت اور شان اپنی

کے پیش کی اور سعادت جاودانی حاصل کی اور خسرو دریادل نے نوازشات شاہانہ

سی اوسکو مفتخر اور سرفراز کرکے ساتہہ خلعت فاخرہ اور شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ و فیل خاصہ ساتہہ

اسباب اور سامان طلائی و نقرئی کی عنایت فرمایا اور دہکدگی لعل قطبی کی کہ تین ہزار

روپیہ کی تہی اوسکو بخشی اور پرگنات جاگیر اوسکی کو بدستور سابق رکہا اور اوپر کنارہ کول

ماندل کی جشن مبارک وزن شریف سال شمسی سینتیسوان عمر ابد پیوند کا ہوا اور سترہوین

جمادی الاولی کو نواح دار البرکت اجمیر مخیم خیام سپہر احتشام عسکر ظفر قرین کا ہوا اور بادشاہ دریا

دل بموافق آئین اپنی جد بزرگوار جلال الدین محمد اکبر شاہ کی پیادہ پا واسطی زیارت مزار حضرت

سید الاولیا کی گیی اور آداب زیارت کی ادا کرکے خیرات و انعامات اون لوگون کو سرفراز و شادکام

... جب ... ہوا الکر حکم کیا گیا ... جان جالبہ

تیار کرین اور موافق درخواست مہابتخان لارکی جو اجمیر اوسکی جاگیر مین مقرر کی عازم دار
الخلافت ہوئی اثنای راہ مین خان عالم مظفرخان معموری اور بہادرخان اوزبک اور راجہ
جی سنگہہ اور رای سنگدلن اور راجہ بہارت بندیلہ سید بہوہ کاری اور علاوہ انکی اور بندہای شاہی نے
حاضر دربار ہو کر آستان بوسی سی سربلندی پائی اور شب پنجشنبہ چہبیسوین جمادی الاولی کو باہر دار الخلافہ
اکبرآباد کی نورجہان بیگم کے باغ مین رونق افروز ہوئی قاسم خان حاکم اکبرآباد نی سعادت زمین
بوس حاصل کی صبحکو کہ روز پنجشنبہ تہا بادولت و اقبال اورنگ بادشاہی کی ہاتھی پر سوار ہوے
اور زر سفید و سرخ دو تحویلداران شاہی مین دلیا سی پہینکتی ہوی شہر مین داخل ہوے اور دامن مراد
اہل حاجت کو گلہای مقاصد سی مالامال کیا

جلوس شاہ جہان غازی اورنگ سلطنت

جو ساعت جلوس میمنت مانوس کی روز دوشنبہ ستائیسوین ماہ جمادی الاخری کی مقرر ہوئی تہی اسلیے
دولتخانہ ایام شہزادگی مین تشریف لی گئی اور وہان بمنزل کامرانی و شادکامی مین مقام کیا اور
تاریخ مذکور کو سوار سمند اقبال و دولت ہو کر قلعہ مبارک مین داخل ہوئی اور بیچ دولتخانہ خاص و عام کی
سریر سلطنت کو ساتھ جلوس شرف کی بلند پایگی بخشی اور خطبہ و سکہ نام نامی و القاب گرامی سے مزین ہوا
اور طغرای غرای شاہجہانی فرامین دولت یہ لکہا گیا ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی
شاہجہان بادشاہ غازی اور جہان سر نو جوان اور عالم از سر نو شادمان ہوا

[illegible]

تاریخ ... [illegible] ... تا خاتمه الحاق کرده شد که انجمله

ایام وصال در مدح سروران این کشور ... [illegible] ... برجعت تمام شده بود و ندارد انجمله قصیده

در مدح جناب نواب معلی القاب وزیر الدوله امیر الملک نواب محمد وزیر خان صاحب بهادر مرحوم و مغفور مشتمل بر عرض حوائج و شکایت تهیدستی با امید انجاح مرام و درستی

قصیده ذو مطلعین

بجا بسوی جهان گشتم از پریشانی — نیافتم که گشاید بند پریشانی

ز بس بضعف و نقاهت که دیده ام گشت — گمان بجسم شود مهرهٔ سلیمانی

مقدمات فلاحت که میدهم ترتیب — نتیجه بر بند بدیگر از پشیمانی

معالجی نتوان یافت اندرین عالم — که بخت را ز سبات آمده بقضائی

بجنگ آبله بر پای هر که افتادم — نیاز من شده سرمایهٔ گرانجانی

شب فراق عزیزان به تیرگی روزست — دمی بتیره شبم گر شوی خرامانی

به بزمگاه جهانم بجای حلهٔ عیش — زمانه دوخته بجسمم لباس عریانی

ز ریش خاطر اگر مرهم از فلک خواهم — کند بزخم دلم سرنگون نمکدانی

هوای عشق نشسته بدامنم [illegible] — [illegible] قلم [illegible]

بجست و جوی سعادت چو دیده وا کردم — نظر برون نخرامد ز بار حیرانی

بگاه تتمهٔ مطالب ز فکر پیچاپیچ — خطا شکسته بود نامه ام اگر خوانی

ز بسکه لنگر خوانت [illegible] | [illegible] بماند شامی [illegible]

بهار گلشن امن گذشت [illegible] | بجای گل بدماند گل مغیلانی

ز عقدها که به تقدیر از فلک افتاد | محل شوند بحجر ناخن جهان بانی

رئیس کشور دولت که چاکران درش | عطا کنند بمردم خطاب خاقانی

شوند دامن آمال مردمان پر زر | چو آستین کرم بر جهان بیفشانی

هر آنکه بهره ز لطف تو بردمی شاید | به نیم جو نخرد حاصل بدخشانی

ز رنج تو روح فزاید بخستگان ستم | کف تو مایهٔ خجلت دهد به نیسانی

بهر رأیی تو سنجیدم و بدل گفتم | چه نسبت است بمهتاب ذره نورانی

بعهد دولت جمشید و عهد دولت تو | تفاوت بود از کفر تا مسلمانی

عزیز مصر سخاوت ترا از ان گویم | که خلق نام تو کردند یوسف ثانی

وزیر دولت و دنیا رحیم عالمیان | که آیتی ست وجودش ز لطف سبحانی

جمال یوسف و علم و شجاعت حیدر | شده نصیب تو اینک ز فضل یزدانی

چو پیشوای تو آمد محمد مرسل | بپای بوس تو گردید مفتخر قاآنی

رسید وقت که اینک بر ابلق ایام | نشینی از پی تسخیر ملک آسانی

ز سهم آب حسامت فلک همی ریزد | شرر بخرمن آمال الشقی و جانی

سزد بمدح تو از آب زر رقم سازم | قصیده که چنین است مطلعش ثانی

مطلع ثانی

بعزم صحت را … الهم / … تا تابی

هنوز طرز کلامت نشد به … / … نکته تابینی

دو دو پیاده به پیشت براه ترک فلک / بهر بسیط پی نخجیر اسب میرانی

بدفع قصر جلالت دل ستم کیشان / بجای سنگ سزد پایه پا به پیشانی

عصاست خامه بدست تو از پی یاران / کند بکار عدوی تو کام ثعبانی

شکفتگی شده چندان بروزگار تو عام / که غنچه نا شده گلها کنند خندانی

زدود صیقل عدل تو زنگ ترس چنان / که منعدم شده صفوت ز روی نصرانی

بساط قصر تو زیبد ز اطلس گردون / فروغ بزم تو شمع عذار خوبانی

صفای طبع تو ضدیت از جهان برداشت / جلیس سایه شود آفتاب تابانی

زمین به بوسه نعل سم سمند تو شد / چنان رفیع که گشته سپهر کیوانی

ز انعدام مثالت تجدد امثال / پی ثبوت ندارد دلیل اذعانی

بود بذات تو ظاهر که کلی اقبال / چو مهر منحصر آمد بفرد وحدانی

بعالم از پی آغاز دولت دارد / قضا بسجت عدویت حلول سریانی

بمنبری که توان خواند خطبه نامت / سزد بسلمش اندیشه پایه بالانی

سحر سمند تنا ور از آن نشنید / بر آستان تو هر شب که سود پیشانی

قبله گویم ولی کعبه خواست زان رو / که سجده گاه مرادی و کعبه حاجاتی

ز صیت عدل تو کاهید مایهٔ لشو[illegible] … چنان که زلف ندارد دگر هوای طو[illegible]

جهان به عهد رفاه تو آنقدر آ[illegible] … که زینت گشت ز گیسو نشان پیچانی

فروغ عارض تو زیب از که یافته است … ز نور روی تو روشن سرای امکانی

حباب ولد ز دریا گهر برون آید … بقدر وسع کرم از تو دامن افشانی

شمیم زلف تو گر صبحدم صبا نبرد … ز عطر بهره نیابد گل خیابانی

سخن به نسبت مدحت بلند شد چندان … که کرد لاف مساوات تخت سلطانی

مگر به روی تو لاف فروغ زد مهتاب … که داد آتش خجلت تنش بدو بابی

تهمتنان جهانت چو زال پیش آیند … تو هر طرف که به نصرت سمند میر آیی

تنت ز جود و شجاعت درایت و همت … بعرصه گاه جهان یافت صحن ارکانی

بیا بمجلس خاطر که در دلم بینی … هزار شاهد معنی نبات بستانی

بجام ام نرسد نشئه‌ای که بشری بینی … ز بسکه یافته شهرت بشکر افشانی

ز فیض خاطر بیضای من بود که سحر … چنین به اهل جهان دم زند ز نورانی

ز آب گوهر نظم بدیع من شاید … که خیجی آب شود از گداز حیرانی

اگر به نزهت گلزار طبع من بینید … چو لاله داغ حسد خجلت شود [illegible]

[illegible] … [illegible]

به نظم من نرسد نظم انوری بشنو … که هست دعوی ما را خجسته برهانی

ز نظم [illegible] حلاوت [illegible] … نه چون حلاوت نظم ز مدح سلطانی

سخن دراز بمدح سخن از آن آ... | ...ت بهر

ز خوف آنکه سطبع تو تا گران نبود | ...گویم زده

کنون زبان بدعای تو میکنم مشغول | که بر دست تو هرگز نداشت ...

جبین خامه بود تا بصفحهٔ اوراق | بسجده پیش خداوند انسی وجانی

ز مهر خوان تو بادا صحیفهٔ اقبال | فروغ یاب بعالم چو مهر نورانی

قصیده دیگر در مدحت نواب عظمت قباب جناب یمین الدوله وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بهادر صولت جنگ محتوی بر مضامین تعزیت و تهنیت

سحر بگوش من این مژده ناگهان آمد | که روزگار بکام جهانیان آمد

طلوع صبح امید ست انبساط کنید | که شب ملال شد و روز شادمان آمد

رسید عهد تماشای عارض گلزار | هزار بر سر هر شاخ خطبه خوان آمد

اگر دل از خلش خار جهان خون شد | بهار از سر نو زیب بوستان آمد

گر از تطاول غم بود جان بشرف هلاک | چه غم که بخت بامداد مهربان آمد

چو رفت آب ز جو جوق تشنه کامی بیست | که چشمه سار بقا راحت روان آمد

زبانه نیست گر از نوش نیشتر خالی | چه رنج نیش که از نوش جاودان آمد

حدیث شکوهٔ ایام بیحوان اکرد مهر | نوید عیش دو است چو درمیان آمد

بشنو که گوش ... | که ساز و برگ طرب باهر انس و جان آمد

نازی انعام حق تماشا کر | چه جود ماست که در جیب هر زیان آمد
الهی که جا گردد دریا بردم | سخن بقهقهه بهم دوش از دهان آمد
دست پیرزدی و در رسید اسفندار | بعندلیب بگو اینکه دور آن آمد
مئی سرو چکید جای زر زیر سر خار | نوید وصل ز جانان بسوی جان آمد
ز بسکه سنگ طرب بیزد آسمان بر خاک | بجای برگ گل از شاخ بوستان آمد
بدهر مایه عشرت هر آنچه بود امروز | بصرف بار که سرور جهان آمد
قدرشناس سخن عارف رموز خرد | که رمزهای نهان بر دستش عیان آمد
[illegible] شرع و مطاع جهان محمد علی | که فخر خانی ازین نام در جهان آمد
بیا بمسند بخت نشین که بهر نثار | [illegible] که هر انجم بر آستان آمد
زرانه زمین و گل از باغ و گوهر از دریا | [illegible] که لعل و در از سر زبان آمد
نشد از وجود تو زیبنده مسند دولت | چنان که خلق ز جود تو کامران آمد
چرا زمانه بخندد چو گل ز فیض نسیم | که چو تو سرور فرخنده و جوان آمد
دو و نخیل تو گردون چو چاکران [illegible] | که پای قدر تو بر فرق فرقدان آمد
کلید کار بدست تو داده اند امروز | برآر کار که کار خدایگان آمد
[illegible] | که خلق [illegible] چو تو جهانبان آمد
بحلم ساز و کرم ورز و مهربانی کن | چو کار ساز جهان بر تو مهربان آمد
ز [illegible] عدل تو گم گشت نام جور از دهر | چنانکه کبک بشاهین هم آشیان آمد

ز بهر خطبهٔ نامت مجعل امکان	تخت پایه بی...
چو وزن حلم تو کردم بکوه در میزان	بوزن کاه...
نیافت پایهٔ عشرت کس اندرین ایام	چو دولت...
مدام خاطر احباب تو بود خرم	همیشه... ـن چیکان آمد
نوال جود تو باد ابهار گلشن دل	چنانکه عدل تو آرایش روان آمد
رخ تو مهر و دلت مهر و خوی تو همه مهر	بدین سه مهر زمین رحم جاودان آمد
نه خوف شحنهٔ زهدت که معصیت گاه است	بسوی سنگ خم باده خود دوان آمد
زمانه نو کند اسباب عشرت انسی آن	که چون تو وارث دولت سزان آمد

قصیده دیگر در مدح جناب نواب عالی مرتبت والا منقبت امین الدوله وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراهیم علیخان صاحب بهادر دام الله تعالی اقباله و ضاعف ملکه و اجلاله

هزار شکر خداوند داور ادوار	که بوستان خزان دیده دید روی بهار
هزار امید که بد در دل جهان مضمر	کشید بر ورق دهر صورت اظهار
مدار دوباره فلک شد بکام مایس عمر	نگر دوباره رسید آب رفته از انهار
چمن که بود بهجران گل دریده قبا	شده بفیض ربیعش لباس نو بکنار
صبا چه گفت ندانم بگوش غنچه خبر	که از فرط مسرت درید جامه چو نار
چنین ز بهر که آراست جعد خود سنبل	سخن ز بهر که مالید غازه بر رخسار
بلی [illegible] نوبت که ایام گشت [illegible]	لبش دریافته که [illegible] از این مضمار

[illegible] بشد ز [illegible] نسیم | دمید ز شاخ بنفشه بر وفق [illegible] نگار

بنشست [illegible] نهاد دیده نرگس | بذوق وصل که برخاست سرو در گلزار

نگر [illegible] هست مژده روح افزا | که می‌رساند گلشن نوای تازه هزار

نوای مقدم سلطان کشور خوبی | نگار چابک و دلبر حبیب گلرخسار

دماغ گل که چنان شد نشاط اندوده | هوای دهر که زینسان شده نشاط آثار

بچشم غیرت نرگس بچهره غیرت شید | بزلف غیرت سنبل بخنده رشک انار

شکرلبی که بتوصیف شکرین خندش | دهان غنچه ببندد حلاوت گفتار

سهی قدی که [illegible] است سایه قدش | سهی قدان چمن را تربیت غمخوار

بشور خنده شیرینش نی شکر | بدل هزار گره دارد از غم او بار

بنکهت گل رویش چه رنگ و بو دارد | چمن که لاف برآرد ز زادگان بهار

بتی که [illegible] بهمین بتان دهر مدام | جبین [illegible] ز خاک [illegible] کنند نگار

پری رخی که پری را نبود هرگز | ز سینه در غم وصلش هوای بوس و کنار

دو چشم او که دو مخمور باده حسنند | بگوش [illegible] نالهای زار

جفاگر ستم ایجاد شوخ عربده خو | بناز صبر گداز و بغمزه دل آزار

بهم چو ابروی وحشی که دائم از وحشت | کنند [illegible] گاهی [illegible] فی الظلام

ستم که در غم وصلش مدام [illegible] | چه [illegible] که [illegible] ازین شب [illegible]

ز وصل او نرساند چه بخت [illegible] | [illegible] شده دائم با [illegible]

... بم | ظاهر ... خان سعدت ارکان

مدار امر ریاست ... بر والا قدر | که بهر بحر جود بست ذات او معیار

جلیس محفل اخلاص [illegible]ت | که گشت لطف عمیمش بهر خلق حصار

امیر مملکت ٹونک سرور عادل | که نام او شده سرنامهٔ کتاب وقار

عماد قصر امارت رئیس دریا دل | مغیث بیکس و محبوب خواجگان کبار

علیم علم عدالت رئیس و راس کرام | کریم طبع و کرم خو مکرم ابرار

محیط علم و درایت محاط فضل و کمال | مرید صدق و وفا و مراد مردم زار

نسیم گلشن اقبال و مهر اوج شرف | در محیط تا عین علم کوه وقار

چه نسبت است بکف سحاب بخشایش | چه نسبت است گهر را بقطرهٔ امطار

بصد سنین که خورشید کان زر سازد | هزار کان زر او است بهر بحر انبار

نهنگ بحر شجاعت غضنفر هیجا | بلطف آیهٔ رحمت بقهر آتش بار

فلک باین همه رفعت که دارد از ایام | به پیش رفعت قدرت بخاک شد هموار

قصیده دیگر بزبان اردو در تهنیت مسند نشینی و حصول اختیارات از طرف سرکار انگریزی بکلانیان و الاجناب نواب امین الدوله وزیر الملک حافظ محمد ابراهیم علیخان صاحب بهادر صولت جنگ دام اقباله و ضاعف ملکه و اجلاله

چمن میں آج کس گل کی تجمل کا سامان ہے | کہ ہر شاخ نہال گل پہ بلبل تہنیت خواں ہے

کہ ... آمد آمد کا یہ شور گلشن میں | کھلی ہے چشم نرگس ہمہ تن چشم حیراں ہے

نوید اقبال کس کا ہے زبانی میں | کہ یوں عالم سے گردوں تک تماشا دید جنباں ہے

دن ہی [illegible] کا گرچہ عید کی دیکھو
وہ ساعت ہے کہ اسکی عید جان [illegible]

دن ہی کہ تجمل تمنا اہل عالم کا
بہیلا پہولا مراد و دن سے ہر خندان ہے

یہ وہ ساعت ہے کہ جسکو دیکھی ہر سو
گل مقصد [illegible] سبکا لبالب جیب و دامان ہے

[illegible] گل ہے نغمہ عشرت کی سنی کو
نسیم عیش سے رقاص ہر برگ گلستان ہے

لب [illegible] محفل میں ہے بس صدا ظاہر
کہ ابراہیم خان نواب کی آقائی دوران ہے

سخاوت سیکہہ لے حاتم کو گر ہے حوصلہ اسکا
کہ بخشش بے سوال خلق طرز جود و احسان ہے

دم بخشش تیری دست کرم کو سب کہتی ہیں
الہی ہاتھ ہیں یا یہ کوئی ابر بہاران ہے

بہلا کیا ابر سے نسبت ہے جود دست عالی کو
کہ برساتا ہے وہ پانی کو اور یہ گوہر افشان ہے

امید مردہ ہوئی زندہ کرم سے آپکی ہر دم
جو ہی مقصد جسکا کوئی تو وہ گویا آب حیوان ہے

نہیں اس عہد میں بے بہرہ کوئی کامیابی سے
کف نواب عالیجناب رشک فیض باران ہے

عدو پر قہر میں ہے مثل برق عافیت سوزان
[illegible] دم دریا مثل مہر تابان ہے

یہ امن و چین ہے سبکو کہ ظلم کی ہاتھ سے ہرگز
نہ ہی برباد کوئی دل نہ رنجیدہ اور نہ نالان ہے

رعایا خوش ہے آسودہ ملک آباد بخشش سے
خوشی میں [illegible]

نہیں [illegible] کہ ناکامی سے ہو خستہ
[illegible] پریشان ہے

بیان کیا حال شوکت ہو قلم سے جسکا عالم میں
عطارد [illegible] بیان ہے

نہیں محروم اس سے ہی موافق یا مخالف ہو
عدو کو موت [illegible] احسان ہے

یہ [illegible] کیا ہی [illegible] جنگل میں
[illegible] ہے

ترقی دین و دنیا کا یہ باعث ہاں کہ ہیں حیدرے — ابوبکر و عمر ہادی محمد حیدری عثمان ہے

کہلایے عقیدہ ہم نام خلیفہ [illegible] رہو ہے — کہ اپنا ہی کا حافظ جہان میں آپ یزدان ہے

دعا یہ ختم کرتا ہوں [illegible] ہیں — کہ ہیں اس جہاد میں ہیں سب عالم پہ احسان ہے

ترقی پر رہے یارب ستارا ہمیں آقا [illegible] کا — جہانگیر جب تک آباد ہے جنت کا سامان ہے

غزل

دل ز فقدان وفا یاس و رنج آلوده است — جسم یک انبار دان درد و غم اندوده است

اعتبار ما و من [illegible] تا بود احتیاج — بی‌خبر هر کس که باشد خاطرش آسوده است

هستی دوران [illegible] اعتباری بیش نیست — دیده تا بر هم زنی عالم سرابی بوده است

بی دلیل بخت باشد فوز مطلب مستحیل — گرچه از سر تا قدم در جستجو فرسوده است

نسبت لطف کریمان یاد گر با طالب است — در حقیقت بندگی بر خویشتن [illegible] است

در جهان بود کسی کو نیست نازار روزگار — ز انقلاب روز و شب ناخواندگی آسوده است

تا فزوده‌ای از تغافل رنج دل سیماب هم — ناله را گریه‌های نیم‌شب افزوده است

غزل دیگر دو مطلعین

نظر در دیده از شوق لقای جانان می‌رقصد — اسیر زلف او شد دل چو دیوانه می‌رقصد

ز شوخی مردم چشم تو اندر خانه می‌رقصد — برقص از گردش چشم سیه پیمانه می‌رقصد

رسد تا با لب شیرین ز شوخ نمکسار[illegible] — هوس در سر به یک باده [illegible] می‌رقصد

ز شوخی‌های طرز نغمه‌خوان [illegible] — دل اندر سینه چون جان در بدن [illegible] می‌رقصد